

تذکرہ اولیائے پاکستان افغانستان

دمشرق اومغربی پاکستان مشاہیر  
اولیاء اللہ اوعالمانو حالات

# روحانی رابطہ

او

# روحانی ترویج

جلداول

مؤلف  
عبدالحمیم اثرافغانی

مکتبہ حضرت سید نجات قلندر علیہ الرحمہ  
قریہ مہونی سیدان

تذکرہ اولیائے پاکستان افغانستان

دمشرق او مغربی پاکستان مشاہیر  
اولیاء اللہ او عالمانو حالات

رُوحانی رابطہ

او

رُوحانی بیرون

مؤلف

عبدالحلیم اثر افغانی

ناشر

مکتبہ حضرت سید نجات قلندر علیہ الرحمہ قریہ ہونی سیدان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رُوحَانِي رَابُّطُهُ  
 ۱  
 رُوحَانِي بَرُونِ

تالیف \_\_\_\_\_ عبدالحلیم اثر افغانی

ژبه \_\_\_\_\_ پښتو

کتابت \_\_\_\_\_ مولوی محمد گل سعید مزاری

ناشر

مکتبه حضرت سید نجات قلندر علیہ الرحمہ قریه هونی سیدان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العلمين الرحمن الرحيم ٥  
 ملك يوم الدين ٥ اياك نعبد واياك  
 نستعين ٥ اهدنا الصراط المستقيم ٥  
 صراط الذين انعمت عليهم ٥ غير  
 المغضوب عليهم ولا الضالين ٥

(آمين)

وانما يخشى الله من عباده العلماء ط

الا ان اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون

ولا تقول لمن يقتل في سبيل اموات ط بل احياء ولكن لا تشعرون

الله ولي الذين امنوا ويخرجهم من الظلمات الى النور

وصلى الله تعالى على خير خلقه ونور عرشه محمد وآله واصحابه اجمعين



R

# اولیاء اللہ

(فَوَهْدًا عَبْدًا مِنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنَاهُ لَدُنَّا عِلْمًا)  
 کہ نظر کا شوک پہ کار درویشانو خود بہ و وینی وقار درویشانو  
 پہ دغلارے بلورشی خدای رسول تہ کہ شوک یون کاندی پہ لاز درویشانو  
 ہر گفتار پہیہ د خدای پہ در قبول وی چہ قبول ییوی گفتار درویشانو  
 ہستے کرم بازار بل یا بجهان نشته لکہ کرم دے بازار درویشانو  
 پہ یوہ قدم تو عرشہ پورے رسی مالیدے دے رفتار درویشانو  
 صبرہ خلق یے زیارت کا پس لہ برگہ چہ بازار وی پہ مزار درویشانو  
 بادشاہان ددے دنیا وارہ پراتہوی لکہ خاور پہ دربار درویشانو  
 ہر بہار لہ خزان پہ بجهان شتہ دے خزان نہ لوی بہار درویشانو  
 دجنت د باغ کلونہ پہیہ ہیر وی کہ شوک او وینی کلوار درویشانو  
 چہ دنیا یے کورہ د خدای د پارہ ترکہ صدر رحمت شہ پہ روزگار درویشانو  
 دقار و حال تہ کورہ حال یے شہ شو راستہ ماہ کوہ انکار درویشانو  
 پہ ہر چاہہ د غضب لیندہ کا کشتہ خطانہ درویمی گزار درویشانو

درست دیوان درخمن دار تو دا غزل شہ

چہ بیان یے کرو کردار درویشانو

(عبد الرحمان بابا)

# فہرست

صفحہ	زمانہ	عنوان	نمبر شمار
۶	۵	فہرست دعوایہ کتابوں	۱
۱۲		تسکر	۲
۲۶		تہرون	۳
۲۹		دیباچہ	۴
۳۸	۹ ستمبر ۱۹۴۳ء	تقریظہ حافظ محمد ادریس مرحوم	۵
۴۲	۱۰ اکتوبر ۱۹۴۳ء	تقریظہ محمد یونس سیٹھی	۶
۴۶	۱۴ اکتوبر ۱۹۴۳ء	تقریظہ سید نصر من اللہ مشوانی	۷
۵۰	۱۳ نومبر ۱۹۴۳ء	تقریظہ خان عبدالودود خان	۸
۵۲	۲۵ نومبر ۱۹۴۳ء	تقریظہ شیخ محمد حسین صاحب	۹
۵۶		حضرت سنان ابن یحییٰ ہذلی المعروف	۱۰
۶۲	۳۵ء	پہ احمیاب بایار فوی اللہ عنہ۔ شہید	
۶۴	۳۹۲ء	سید جلال بخاری گنج علم شہید	۱۱
۶۸	۳۹۳ء	مولانا علی ابن یوسف دلازاک	۱۲
۷۱	۲۸۵ء	حضرت داتا گنج بخش لاہوری	۱۲
۱۳۰	۲۰۰ء	حضرت مدیح بابا چشتی	۱۳
۱۳۵	سنہ ۵	شیخ ابوبکر صالح	۱۵
۱۳۶	۵۲۴ء	حضرت آق شوربانی مغول شاہی	۱۶
۱۳۵	۵۴۲ء	حضرت میران علی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی	۱۷
۱۵۸	۵۷۷ء	حضرت سنی سرور سلطان	۱۸

نمبر شمار	عنوان	زمانه	صفحه
۱۹	سلطان بختیار خلجی، مشرق پاکستان	۴۰۲ هـ	۱۶۳
۲۰	سید امیر کبیر - سندهی	۴۳۰ هـ	۱۷۲
۲۱	شیخ شهاب الدین، سهروردی	۴۳۲ هـ	۱۷۴
۲۲	حضرت خواجہ معین الدین حسنی	۴۳۲ هـ	۱۸۵
۲۳	حضرت سید مبارک غزنوی	۴۳۲ هـ	۲۳۲
۲۴	حضرت لعل شہباز قلندر سهروردی	۴۵۰ هـ	۲۴۱
۲۵	حضرت ابراہیم وانشہند انصاری	۴۴۰ هـ	۲۴۵
۲۶	حضرت شیخ بہا الدین ذکویا ملتانی	۴۴۶ هـ	۲۴۹
۲۷	خواجہ بابا فرید گنج	۴۷۰ هـ	۲۴۱
۲۸	حضرت جلال الدین میر سرخ بخاری	۴۹۰ هـ	۲۷۴
۲۹	اولیائے مشرق پاکستان	—	۲۸۸
۳۰	شیخ شرف الدین توالہ	۷۲۵ هـ	۲۹۹
۳۱	شیخ جلال الدین تبریزی	۷۳۳ هـ	۳۰۵
۳۲	سلطان خواجہ الدین مبارک شاہ	۷۴۷ هـ	۳۰۵
۳۳	سلطان علاء الدین علی شاہ	۷۴۷ هـ	۳۱۰
۳۴	حاجی الیاس شاہ	۷۵۱ هـ	۳۲۲
۳۵	غیاث الدین اعظم شاہ	۷۸۶ هـ	۳۲۳
۳۶	مولانا سراج الدین عطاء	۷۸۵ هـ	۳۲۴
۳۷	حضرت شیخ راجہ بیابانی	۷۸۵ هـ	۳۲۹
۳۸	عثمان اخگر سراج	۷۸۳ هـ	۳۳۱
۳۹	شیخ علاء الحق	۷۸۳ هـ	۳۳۴
۴۰	حضرت مخدوم جہانیاں	۷۸۸ هـ	۳۳۷



نمبر شمار	عنوان	زمانه	صفحه
۴۱	خواجہ بہاء الدین نقشبندی	سنہ ۷۹۱ھ	۳۶۰
۴۲	حضرت بدر عالم زاہدی	سنہ ۷۹۲ھ	۳۶۹
۴۳	قاضی سراج الدین صدیقی	سنہ ۸۰۰ھ	۳۷۹
۴۴	نور قطب عالم	سنہ ۸۱۸ھ	۳۸۴
۴۵	حضرت پیر قتال زاہدی	سنہ ۸۲۱ھ	۳۸۶
۴۶	حضرت خواجہ محمد کیسودراز ثانی	سنہ ۸۲۵ھ	۳۸۷
۴۷	سید محمد کیسودراز اول	سنہ ۸۲۰ھ	۳۸۸
۴۸	سیدنا آدم بنوری	سنہ ۸۵۳ھ	۴۰۳
۴۹	سادات تارن	_____	۴۰۵
۵۰	سیدنا محمد طاہر الحسینی	سنہ ۸۲۰ھ	۴۰۵
۵۱	خواجہ یحییٰ کیسودراز غوثی	سنہ ۸۳۳ھ	۴۰۷
۵۲	شیخ صدر الدین صدر جہان	سنہ ۹۳۲ھ	۴۱۵
۵۳	حضرت سید علی ترمذی، پیر بابا	سنہ ۹۹۱ھ	۴۲۰
۵۴	مولانا شیخ احمد سون	سنہ ۱۰۳۰ھ	۴۲۷
۵۵	حضرت سید پیر ابراہیم بخاری	سنہ ۱۰۳۳ھ	۴۵۴
۵۶	مولانا عبدالوہاب اخون پیغوی بابا	سنہ ۱۰۴۰ھ	۴۵۹
۵۷	شیخ محمد طاہر ہندکی	//	۵۰۵
۵۸	حضرت مولانا اخوند درویش	سنہ ۱۰۴۸ھ	۵۰۹
۵۹	شیخ سید خواجہ ذکریا	سنہ ۱۰۵۵ھ	۵۲۳
۶۰	اخوند محمد یونس کیلانی	سنہ ۱۰۵۹ھ	۵۵۴
۶۱	شیخ امام الدین خلیل	سنہ ۱۰۶۰ھ	۵۶۶
۶۲	حضرت شیخ رحیمکار کا صاحب	سنہ ۱۰۶۳ھ	۵۷۱

نمبر شمار	عنوان	زمانہ	صفحہ
۴۳	شیخ حمید انصاری (سوق پاکستان)	۱۰۴۳ھ	۵۹۰
۴۴	شیخ حاجی بہادر کوہاٹی	۱۰۴۸ھ	۵۹۵
۴۵	حضرت اخوند الیاس یوسفزائی	۱۰۸۶ھ	۴۱۲
۴۶	حضرت شیخ حبیب پشوری	۱۰۹۳ھ	۴۲۳
۴۷	حضرت اخوند مامون یوسفزائی	۱۰۹۹ھ	۴۲۵
۴۸	مولانا سعد اللہ خان وزیر آبادی	۱۱۰۲ھ	۴۲۷
۴۹	مولانا شیخ سعدی لاہوری	۱۱۰۸ھ	۴۳۰
۷۰	مولانا سید محمد قطب پٹوری	۱۱۰۸ھ	۴۳۳
۷۱	حضرت مولانا محمد اسماعیل غوری	۱۱۱۱ھ	۴۳۷
۷۲	حضرت پیر سید حسن پشوری	۱۱۱۵ھ	۴۳۹
۷۳	حضرت شیخ عبد الغفور پشوری	۱۱۱۶ھ	۴۴۸
۷۴	حضرت میاں عبدالحی سندھی	۱۱۱۷ھ	۴۵۲
۷۵	حضرت اخوند میاں نعیم	۱۱۲۱ھ	۴۶۳
۷۶	حضرت شیخ محمد یحییٰ ڈاک	۱۱۳۱ھ	۴۶۵
۷۷	حضرت شیخ شہباز قلندر قادری	۱۱۳۳ھ	۴۷۵
۷۸	حضرت شیخ شہباز مہمند	۱۱۴۶ھ	۴۷۷
۷۹	حضرت شالہ محمد غوث قادری لاہوری	۱۱۵۲ھ	۴۷۸
۸۰	حضرت میاں عبد الحکیم کاکر	۱۱۵۳ھ	۴۹۴
۸۱	حضرت شالہ عبد الرحیم (سوق پاکستان)	۱۱۵۸ھ	۷۰۷
۸۲	حضرت شیخ جنید پشوری	۱۱۶۲ھ	۷۰۹
۸۳	حضرت شالہ عبد اللطیف بہاولی	۱۱۶۵ھ	۷۱۳
۸۴	حضرت شیخ محمد مؤمن	۱۱۸۲ھ	۷۲۳

نمبر شمار	عنوان	زمانه	صفحه
۸۵	حضرت میان محمد عمر چمکنی	سنة ۱۱۹۰ هـ	۷۲۵
۸۶	حضرت شیخ اخوند محمد نقشبندی	سنة ۱۱۹۱ هـ	۷۲۸
۸۷	حضرت اخوند محمد صدیق پهلوانی	سنة ۱۱۹۵ هـ	۷۵۳
۸۸	حضرت حافظ محمد صدیق بشوالی	سنة ۱۱۹۸ هـ	۷۵۴
۸۹	اخوند حافظ محمد، عمر زانی	سنة ۱۲۰۴ هـ	۷۵۷
۹۰	حضرت صوفی سید محمد انور (شیرازی)	سنة ۱۲۱۲ هـ	۷۵۹
۹۱	اخوند سید شیر محمد فاروقی	سنة ۱۲۱۲ هـ	۷۶۱
۹۲	حضرت حافظ عبدالمقتدر البوری	سنة ۱۲۱۵ هـ	۷۶۹
۹۳	حضرت محمدی صاحبزاده چمکنی	سنة ۱۲۲۰ هـ	۷۷۴
۹۴	حضرت فضل احمد، معصومی	سنة ۱۲۳۲ هـ	۷۸۰
۹۵	حضرت عبید الله میان گل چمکنی	سنة ۱۲۳۳ هـ	۷۹۳
۹۶	افند زاده فیض الله	سنة ۱۲۳۴ هـ	۷۹۵
۹۷	بابا فیض الله تیراهی	سنة ۱۲۳۵ هـ	۷۹۷
۹۸	حضرت سید عبدالحکیم بخاری	سنة ۱۲۳۶ هـ	۸۰۲
۹۹	حضرت سید سوسست (سندی)	سنة ۱۲۴۲ هـ	۸۰۵
۱۰۰	حضرت سید احمد شهید بریلوی	سنة ۱۲۴۴ هـ	۸۱۳
۱۰۱	حضرت شاه سلیمان تونسوی	سنة ۱۲۴۷ هـ	۸۴۳
۱۰۲	حضرت نور محمد تیراهی	سنة ۱۲۴۸ هـ	۸۴۹
۱۰۳	حضرت بابا مستجاب (قبائلی علاقه مهند)	سنة ۱۲۷۵ هـ	۸۵۳
۱۰۴	حضرت سید محمد ایردگوئی	سنة ۱۲۹۳ هـ	۸۵۸
۱۰۵	حضرت شیخ عبد الغفور دسوات	سنة ۱۲۹۵ هـ	۸۹۶
۱۰۶	حضرت شاو بابا صاحب دیر	سنة ۱۳۱۲ هـ	۹۱۹

نمبر شمار	عنوان	زمانہ	صفحہ
۱۰۷	حضرت مولانا نجم الدین ہمدانی	س ۱۳۱۹ھ	۹۲۲
۱۰۸	حضرت میاں فقیر اللہ جلال آبادی	_____	۹۲۶
۱۰۹	حضرت مولانا عبد الوہاب دمانکی	س ۱۳۲۲ھ	۹۳۱
۱۱۰	حضرت مولانا محمد اسرائیل شہید	س ۱۳۳۳ھ	۹۴۰
۱۱۱	حضرت خواجہ سید مراد شاہ گیلانی	س ۱۳۵۶ھ	۹۵۱
۱۱۲	حضرت پیر فضل واحد حاجی صاحب دکن	س ۱۳۵۷ھ	۹۵۸
۱۱۳	حضرت سید میر آغا جان گیلانی	س ۱۳۶۹ھ	۹۸۰
۱۱۴	حضرت سید یاد شاہ جان	س ۱۳۷۲ھ	۹۹۱



## تَشْكُرُ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على نبيِّ محمد وآله  
 واصحابه الطيبين الطاهرين وعلى عباد الصالحين، چہ خُما داتلف،  
 روحانی رابطہ، اور روحانی تپون، تکمیل تہ اور سیدہ، دہولونہ اول  
 زہ داتلف تعالیٰ جلّ وعلیٰ شانہ شکر یہ ادکوؤم چہ مالہ ے دخپلو  
 نیکو بندگانو، عالمانو، بزرگانو، شہیدانو دتذکرے اوسوانح حیات  
 لیکلو توفیق را کر، چہ عامو مسلمانانو ورونر و تہ ترینہ فائدہ اور سیر  
 او خُما دپارہ د نیک بختی موجب او کر خیر، بے شمیرہ درود او سلام  
 دے وی پہ روح پرفقوح حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اود دھوئی پہ آل او اصحابو باندے چہ دھوئی دروحانی فیوضاتو  
 شفقت او مہربانی پہ برکت داینک بختی جمانصیب شوہ۔ اود دھتولو  
 اولیاء اللہ درجے دے خدائی بلندے کری چہ دچاند کرہ پہ دے  
 کتاب کبن راغلے دہ او کہ نہ دہ لیکن خُما روحانی سرپرستی او  
 رھمائی ے فرمائیلے دہ۔ او پہ دے سلسلہ کبن پہ ظاہری او باطنی  
 دواہ و طریقو سرے بے شمیرہ مہربانی راسرہ کری دی۔ دے نہ پس  
 چہ کومو ورونر و اومشفق دوستانو چہ دے علمی، ادبی، تاریخی  
 او تحقیقی روحانی تذکرے دتالیف او اشاعت پہ سلسلہ کبن پہ  
 مختلفو طریقو سرے خُما امداد کرے دے، او خُما جوصلہ افزائی  
 ے کرے دہ۔ دھوئی شکر یہ ادا کول ہم پہ مالازم دی حُکہ چہ  
 وَمَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ - خدای دے تلولہ نیک اجر ورکری

دہریے زمانے سے دہریوں کے لیے "پہ موضوع بہ دمک" پہ مختلف اخباروں اور سالو کنس جہاں مضمون نہ چاہ کیدل۔  
 پہ مارچ ۱۹۴۳ء کنس یوہ ورج جہاں عزیز ترین دوست اور مشفق  
 جناب محمد یونس سیٹھی جستی نظامی دہریہ دہریہ کنس جہاں مضمون نہ  
 قبائل پینور راتہ دا خبرہ اور پاندے کرلہ۔ چہ دے خیلو مطبوعہ  
 مضامینولہ دنور و اضافہ سورہ کہ یو کتابی شکل ور کرے نو فائدہ  
 بہیے زیاتہ شی۔ او یو مستقل عالمی اور وحانی یادگار بہ پاتے شی۔  
 دہریہ عالمی موصوف دیو دہریہ نیک تجویز و و۔ خدائی دے ورلہ  
 دے نیک اجر ور کرے۔ دہریہ شریف الفاظ ہم داسے دی الدال  
 علی الخیر کفایہ۔ دہریہ دا خبرہ جہاں تہ پریوتہ۔ او تر اگست  
 ۱۹۴۳ء دہریہ مشرقی اور مغربی پاکستان دیو خوشامیرو (۴۲)  
 اولیاء اللہ دومہ حالات راجع کرلہ چہ دہریہ نہ پتہ سورہ صفحہ نو  
 کتاب جو رید لے شاہ۔ چہ وخت چہ دہریہ سورہ مضمون عالمانو او  
 فاضلانور و نو و او دوستانو تہ پیش کرلہ۔ چہ ہفتی ملاحظہ  
 کری۔ اصلاح او تر ہم پکین او کری او ضروری مشورے را کری۔ نو ہفتی  
 دہریہ نیکو مشور و او ہدایا تو سورہ سورہ دا کتاب دہریہ زیاتہ خونیں گہ۔  
 دہریہ تعریفیے او کر۔ او پہ دہریہ و نو الفاظو کنس یو تقریبونہ پرے  
 اولیکل۔ چہ روستو بہ ملاحظہ کرلے شی۔ کو مو فاضلانو عالمانو۔  
 ہزرگانو او ادیبانو چہ دہریہ سورہ ملاحظہ کرے دہریہ ہفتے کنس (۲۱)  
 قدوة السالکین حضرت لالہ عبد الرحیم نیازی استاذ فلسفہ  
 او الہیات دہریہ پینور یونیورسٹی (۲) حضرت آغا سید عنایت علی شاہ  
 ضیاء جعفری قادری (۳) چشتی (۴) آغا سید محمد امیر شاہ کیلانی  
 قادری (۵) جناب سید محمد امین کیلانی۔ قادری (خوکیانی) (۵)

جناب عبدالودود خان ریسیج آفیسر دوزارت اطلاعات مرکزی حکومت پاکستان (۲۶) جناب محمد یونس سیٹھی چشتی نظامی۔ (۲۷) جناب سید نصر من اللہ مشوانی۔ (۲۸) اور جناب محمد امین مائل ابن مولانا غازی سیف الرحمان الکوزی علیہ الرحمۃ نومونہ دیادولو دی۔

پہلے دے تقریظوں کو کنیں یو تقریظ دے سید حافظ محمد ادریس شہید ہم دے۔ چھ دغہ اولے تقریظ دے۔ اوڈے تولونہ اول مادا مسودہ حافظ شہید تہ دے ملاحظے دے پارہ حوالہ کرے وہ حافظ شہید محمد مدرس اوہمزولے وو۔ اومانہ دے خپل رورنہ کران وو۔ حافظ شہید چھ دے پینور یونیورسٹی دے شعبہ عربیہ صدر وو۔ فاضل عالم او بے مثله ادیب وو۔ محمد چھ دولا نور و کتابونو (۱) "پسنوادب" (۲) تکرار دے سید افغانی "ہم ہفہ تقریظونہ لیکلی دی۔ حافظ شہید بہ محمد چھ کتاب صرف تقریظ نہ لیکلو بلکہ محمد کتاب تولہ مسودہ بہ یے پہ خپل تیزاوتند تنقید سر پہ بل مخ راتہ وارہ ولہ۔ اومانہ بہ یے دوبارہ مسودے لہ ترتیب ورکول راپارہ کرل۔ دے کتاب سرہ ہم حافظ شہید دغہ شان سلوک کرے وو۔ او بیچہ دغہ مسودہ م سبغالی محمد یونس چشتی تہ دے ملاحظے دے پارہ ورکرلہ نرہ غوی پکین ہم دے شہیرہ ترمیم او اضافے دے پارہ بنود نے راتہ اوکرلے۔ او پہ دے شان سرہ دے کتاب مسودے لہ م پہ دوئم حل نوے ترتیب ورکر۔ او دے کتاب دے پارہ م کا تب تہ حوالہ کرلو۔

محمد چھ دے کتاب کنیں دے تولونہ زیات تاریخی او تحقیقی مضمون دے حضرت سید علی المجہوری المعروف پہ دے تاکجی بخشش لاہوری قدس سرہ پہ حقلہ دے۔ پہ دے مضمون کنیں دے بعض حوالہ

زیات تحقیق دپارہ پہ جنوری ۱۹۶۷ء کنس لاہور تہ تلے ووم ہلنہ م  
 د جناب شیخ محمد اکرام صاحب سی۔ ایس۔ پی چیف ایلمنٹس ریڈر  
 محکمہ اوقاف حکومت مغربی پاکستان سرہ پہ دے غرض ملاقات کرے  
 وو۔ چہ موصوف لوی فاضل عالم مورخ اودیب دے۔ داسلامی تصوف  
 وسیع مطالعہ لری۔ ”رود کوثر“ ”آب کوثر“ ”موج کوثر“ دھوی داسے  
 قابل قدر تالیفات دی چہ تراہدلا بہ ددوی دعالی فضیلت یادگار پاتے  
 وی۔ د۱۹۳۷ء راسے دموصوف سرہ حمّا ادبی تعلق موجود دے۔ او پیر  
 شفقت راسرہ فرمائی۔ خیال م داو وچہ حمّا پہ دے مسودہ بہ موصوف  
 ہم بونظر واجوی۔ اود تصوف بعض مباحث چہ حمّا پہ دے کتاب کنس  
 راغلی دی دھنے پہ حقلہ بہ مفید مشورے او ہدایات راکری۔ چہ  
 حمّا دے تالیف افادیت نور ہم زیات شی۔ ہر کلمہ چہ ہوی ددے کتاب  
 مسودہ اولیہ لہ۔ نو پیر زیات شی خوبن کر۔ دموصوف پہ نظر کنس  
 حمّا ددے تالیف لوی تعریف داو و۔ چہ پہ دے کنس پہ خصوصیت  
 سرہ دشمال مغربی پاکستان دھنے بے شمیر بزرگانو عالمانو او  
 شہیدانو تذکرہ راغلے دہ۔ چہ تراوسہ پورے دپاکستان دیوبل  
 ادیب او مورخ پہ کومہ تذکرہ کنس نہ دے راغلے۔ موصوف پیر نیکے  
 مشورے ہم راکرے او علاوہ دھنے نہی ددے کتاب د اشاعت د  
 اخراجا تو دپارہ دمحکمہ اوقاف حکومت مغربی پاکستان د طرف نہ  
 خلو نیم زرہ رو پئی ہم پہ طور د ”قرض حسنہ“ سرہ منظورے کرے۔ او  
 دیوسل کتابو نو خرید کولو منظوری یے ہم او فرمائیلہ۔ دایقینا چہ  
 پیر لوی علی امداد اوشا باشہ وو۔ چہ حمّا حوصلہ مے نور ہم او پتہ  
 کرلہ۔ اوزہ یے ددے قابل کریم۔ چہ داخبل تالیف نور ہم پہ بنہ او  
 مکملہ طریقہ سرہ دخیل اشاعتی ادارے ”دارالاشاعت باجوڑ“



پہ اہتمام سرچاپ کر لے شہ۔ پہ دے علمی امداد چہ زاد بنا علی  
 شیخ محمد اکرام صاحب ہر خومرہ شکر یہ ادا کر کم کہ بہ وی۔ پہ دے  
 منہ کنیں اعلیٰ حضرت شہر یار جہانزیب خان والی سوات دسٹل کتابونو  
 اخستلو منظوری او فرمائیلہ او د عزتمند جناب "شیخ محمد حسین"  
 پی۔ اے کرم ایجنسی او عزتمند جناب سید "نصر من اللہ" پی اے شمالی  
 وزیرستان (میرانشاہ) ہم دے کتاب د اشاعت د پارہ پنچہ پنچہ سو  
 روپیہ بطور د پیشگی راکو لو او د پنچہ پنچہ سو کتابونو خرید کولو  
 مہربانی او کر لہ۔ او د عزتمند جناب سید "اجلال حیدر زیدی صاحب  
 پی۔ اے مالاکنہ ایجنسی یونر روپیہ بطور د پیشگی راکر لے۔ او ورک  
 یے دو سو کتابونہ خرید کول ہم منظور کر ل۔ او د بنا علی صدر  
 مملکت پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صاحب د سکریتریٹ  
 د طرف نہ دے کتاب د پنچہ سو جلدونو د خریداری منظوری ہم  
 راتہ راور سیدہ۔ نو ماہ خیال او کر۔ چہ مالہ دے دوستانو مشرانو  
 دے حوصلہ افزائی نہ دا فائدہ اخستل پکار دی۔ چہ کتاب کہہ بز  
 روستو چاپ شی خیر دے۔ لیکن چہ ہر خومرہ ممکن کید لے شی، ہفہ  
 ہومرہ نورے اضافے پکبنں او کر لے شی۔ پہ خصوصیت سر د شمال مغربی  
 پاکستان د ہر خومرہ نور و بزگانو حالات چہ پہ لاس راتلے شی  
 ہفہ پکبنں شامل کر لے شی۔ د بزگانو پہ حالا تو او واقعات تاریخی او  
 تحقیقی نظر و اچولے شی۔ او پہ دے شان سو د کتاب پہ زیات نہ  
 زیات مکمل شکل کنیں پیش کر لے شی۔ دے نتیجہ د اشوہ چہ  
 روغ کتاب د اول نہ تر آخرہ پورے پہ خلورم حل د نوی سر نہ لیکو  
 نہ ملا او تر لہ۔ د بزگانو د حالا تو راغونہ لولو د پارہ تر لے لے  
 علاقو مز لونہ ہم او کر ل۔ دے شہیرہ کتب خانو د قلمی او مطبوعہ

ذخیر و اوداتی یاداشتوں و ابیاضونہ میں فائدہ و اخیستلہ۔ د نوی  
 سر نہ میں ترتیب و رکب۔ دھر خومرہ حصے چہ کتابت شومے وو۔ یہ  
 ہفتے کتب رد و بدل ترمیم و اضافے میں اوکریے۔ او یہ دے شان سرہ درے  
 کتاب "روحانی رابطہ" اور "روحانی ترون" دتالیف کو مہم کار چہ یہ  
 مارچ ۱۹۴۳ء کتب میں شروع کریے وو۔ ہفتہ اوس پہ اکتوبر ۱۹۴۵ء  
 کتب یہ درے کالہ زمانہ کتب د خدا ی یہ فضل او کرم سرہ سر رہ  
 اور سیدہ۔ او ہفتہ مسودہ چہ یہ ہفتے کتب د (۲۲) بز رکائو حالات  
 وو۔ او یہ ۱۲ صفحہ مشتملہ وہ اوس د ۱۰۲ بز رکائو یہ حالات او  
 ۱۰۷۲ صفحہ مشتملہ دہ۔ والحمد للہ علی ذالک۔  
 یہ آخر کتب زہ د ہفتہ تولو اصحابو شکریہ ادا کوؤم د چاد عالمی ذخیر  
 نہ چہ ما فائدہ اخیستی دہ۔ او دخیل گران سرور مولانا عبد القاسم  
 نقشبندی د موضع موسیٰ زئی ضلع پشاور پہ خاص طور سرہ  
 شکریہ ادا کوؤم۔ چہ ہفتی د دے کتاب کتابت پہ بہترین پستو  
 رسم الخط کتب کریے دے۔ او د کتاب پہ حسن او خوبی کتب یے  
 اضافہ کریے دہ۔

(۱۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

(عبدالحلیم اثر افغانی)

## دحوالے دکتابونوفهرست

پہ دے کتاب "روحانی تہرون، کتب چہ د کو موقہی کتابونو۔  
 بیاضونو یاداشتونو او شجرہ نسبونو او مطبوعہ کتابونو نہ حوالے  
 آخستے شری دی۔ پخیلہ خیلہ موقہ د ہریو کتاب نوم ورسرہ  
 ورسرہ درج کرے شوی دے۔ چہ دا اقتباس د فلا نکی کتاب حنے  
 آخستے شوی دے۔ اوچہ کو مے قہی نسخہ دی ہفہ چہ د کو مو عالمانو  
 یا خاندانونو سرہ موجود دے دی۔ دھوی حوالے ورسرہ پہ دے غرض  
 ورکے شوی دی۔ چہ کو مو کسانو دا علمی خزانہ ترنن ورخے پورے محفوظہ  
 ساتلے دے۔ دھوی نومونہ د شکر یے پہ دول ذکر کوؤل راہہ مناسب  
 بلکہ لازمی معلومیدل۔ دحوالہ او ماخذ د کتابونو نومونہ داری:-

- ۱) تاریخ فرستہ ۱) تاریخ کامل ابن اثیر ۳) افغانستان و
- یک نکالہ اجمالی بہ تاریخ آن ۲) تاریخ یعقوبی ۵) تاریخ بلاذری ۶)
- بیچ نامہ ۷) کتاب الہند د البیرونی ۸) تذکرۃ الابراہم د اخوند رویزہ
- ۹) نظم الدرر فی سلک السیر ۱۰) شجرہ پیران مانکی ۱۱) تاریخ خورشید
- جہان ۱۲) تاریخ صولت افغانی ۱۳) شجرہ پیران مردان ۱۴) تذکرۃ مشایخ
- مچست ۱۵) مقالہ عبدالحی حبیبی ۱۶) فوائد الفوائد ۱۷) سفینۃ الاولیاء
- ۱۸) آئینہ تصوف ۱۹) آئین اکبری ۲۰) ثمرات القدس ۲۱) کشف الظنون
- ۲۲) قاموس الاعلام ۲۳) خزینۃ الاصفیاء ۲۴) نفحات الانس د مولانا
- عبد الرحمان جامی ۲۵) اخبار الاصفیاء ۲۶) تاریخ مخزن پنجاب ۲۷)
- نزہۃ الخواطر ۲۸) مآثر الکرام ۲۹) مقالہ د مولانا محمد شفیع (لاہور) مرحوم

- ۳۰) حدائق الحنفیة (۳۱) معارج الولاية (۳۲) دائرة المعارف اسلامی  
مقاله د هدایت حسین جلد ۲ (۳۳) فهرست د موسیود یو ۳۳۷  
۳۴) تذکرة علماء هند (۳۵) سبک شناسی د ملک الشعراء بهار  
ایرانی (۳۶) تاریخ د تصوف اسلام (۳۷) اسماء المصنفین (۳۸) بزم صوفیہ  
۳۹) آب کوثر د شیخ محمد اکرام (۴۰) کتیبہ د مزار د حضرت داتا گنج بخش  
۴۱) دیباچہ د کشف المحجوب تالیف د نکلسن (۴۲) کشف المحجوب (الف)  
طبع لاہور (ب) طبع سمرقندی (ج) طبع لینن گراڈ (د) قلمی نسخہ ملکیت د  
مولا نامحمد شفیع لاہوری مرحوم (۴۳) اسرار التوحید (۴۴) تاریخ الاسلام د  
امام زہبی (۴۵) وفيات الاعیان تالیف د ابن خلکان (۴۶) طبقات الصوفیہ  
تالیف د خواجہ انصاری ہروی (۴۷) کتاب المستظم تالیف د ابن جوزی  
۴۸) مرآة الجنان تالیف د امام یافعی (۴۹) تحقیقات چشتی تالیف د نور احمد  
چشتی لاہوری (۵۰) طبقات ناصری (۵۱) تاریخ لاہور تالیف د کنہیا لال۔  
۵۲) مقالہ د بنی انصاری د کراچی اشاعت سر و ش کراچی (۵۳) سیر العارفین  
د شیخ جمالی طبع دہلی (۵۴) "داتا گنج بخش" تالیف د محمد الدین فوق  
۵۵) کشف الاسرار (۵۶) تاریخ مخزن افغانی تالیف د نعمت اللہ خان ہروی  
۵۷) مجمع الانساب تالیف د نور محمد کوهاتی (قلمی) (۵۸) تاریخ مرصع تالیف  
د محمد افضل خان خٹک (قلمی) (۵۹) منتخب التواریخ د بدایونی (۶۰)  
سر الاسرار فیما یمحتاج الیہ الابرار تالیف د حضرت میران محی الدین شیخ  
عبد القادر جیلانی طبع بمبئی (۶۱) د تاریخ نو سے مطالعہ (قلمی) (۶۲) مقدمہ  
د سر الاسرار (۶۳) تاریخ وزیرستان مطبوعہ سلسلہ (۶۴) اولیائے  
مشرقی پاکستان (۶۵) خواجہ غریب نواز تالیف اداره تعلیمی (۶۶) مقالہ  
د حافظ محمد اسلام (۶۷) مقالہ د حضرت آغا عنایت علی شاہ ضیاء  
جعفری قادری (۶۸) تاریخ ابن حوقل بغدادی (۶۹) تاریخ اصطخری۔



- ۱۷۰) تاريخ د بشاري مقدسي (۷۱) اخبار الصالحين (۷۲) تذكرة اولياء افغان  
 (۷۳) د پښتو ادبياتو تاريخ (۷۴) آئينه حقيقت نما تاليف د اكبر شا خان  
 سلار زايي نجيب آبادي (۷۵) تاريخ حيات افغاني تاليف د نواب محمد حیات  
 خان توانه (۷۶) تذكرة اولياء ملتان (۷۷) اخبار الاخيار تاليف د شيخ  
 عيد الحق دهلوي (۷۸) انوار اصفياء تاليف د اداره علميه (۷۹) شجرة  
 د سادات بخاري د پليښور (قلمی) (۸۰) تحفة السادات (۸۱) مکتوب د سيد  
 غلام حسن کاظمي د آزاد کشمير (۸۲) شجرة سادات بخاري د کوجرگرهي  
 (۸۳) شجرة سادات پير ابراهيم خيل بخاري د باجوړ (۸۴) مکتوب د جهانيان  
 جهان گشت تاليف د محمد ايوب قادري (۸۵) بهار گزب (ضربه بهار انډيا)  
 بابت ۱۹۹۸ (۸۶) مناقب الاصفياء (۸۷) بزم مملوگيه (۸۸) نام حق  
 (فارسي) (۸۹) سفر نامه ابن بطوطه (۹۰) مسلم بنکله ساهيه (۹۱) گلزار  
 ابرار (۹۲) رياض السلاطين (۹۳) مرآة الاسرار (۹۴) لطائف اشرفي  
 تاليف د حضرت شاه اشرف جهانگير (۹۵) مکتوب د شاه شرف الدين  
 منيري (۹۶) مناقب الولايات (۹۷) سبع سنابل (قلمی) (۹۸) ديوان د پير  
 مطيع الله گيلاني کوهايي (قلمی) (۹۹) شجرة سادات مشواني د شرارود  
 (۱۰۰) شجرة اکمليه (۱۰۱) بياض د ابوالقاسم نصير الدين (قلمی) (۱۰۲)  
 سير محمدی (۱۰۳) معراج العاشقين (۱۰۴) تاريخ الافغان تاليف د سيد  
 جمال الدين افغاني (۱۰۵) تاريخ افغننه (۱۰۶) بياض د سادات پلوسي د  
 پليښور (۱۰۷) المعالي شرح آمالي تاليف د ميان محمد عمر چکني (قلمی) (۱۰۸)  
 حالات مشواني تاليف د ميان محمد يوسف مشواني د هزاره (۱۰۹)  
 گزيتير آف دي هزاره د سترکت بابت ۱۹۰۸ تاليف د ايچ. دي.  
 والهن (۱۱۰) نارته وليست فرنهير پراونس د سترکت بابت گزيتير  
 پشاور و هزاره (۱۱۱) بلوچستان د سترکت گزيتير کويته پشين

دست‌ترکت. تالیف دآر هیوز. بتلر او دیوان جمعیت رایے. (۱۱۲) پروموشن  
 آف لرننگ ان محمدن پیر دی (۱۱۳) لوکل گورنمنٹ بحوالہ دفعہ ۵۱ ایکٹ  
 ۳۳ سال ۱۸۸۱ء شجرۃ نسب مشوانی (۱۱۴) گزیتیر دی باجور تریبس  
 تالیف دہنتر (۱۱۵) بیاض دسادات مشوانی دیاجور (۱۱۶) مقالہ د  
 مسٹر جے کوٹ مین (۱۱۷) کلیات دادین (۱۱۸) بیاض دسید نصر اللہ جان  
 مشوانی (قلمی) (۱۱۹) پنجوانی لیکوال (قلمی) (۱۲۰) شجرۃ سادات محمدن (قلمی)  
 (۱۲۱) مناقب دمیان عمر تالیف دمسعود کل پاسنی (۱۲۲) تاریخ جهان دیر  
 (قلمی) (۱۲۳) فرمان د شہنشاہ جلالین اکبر بابت سنہ ۱۵۷۲ء (۱۲۴) تاریخ  
 باجور تالیف دغلام محمد خان ابراہیم خیل خان داسمار (قلمی) (۱۲۵)  
 مکتوب سادات چنار کوٹ باجور (۱۲۶) کتاب الغزویہ تالیف داحسن  
 سالاک (قلمی) (۱۲۷) مناقب دشیخ عبد الوہاب المعروف بہ اخون پنجو  
 تالیف دشیخ عبد الغفور عباسی (قلمی) (۱۲۸) مناقب اخوند پنجو تالیف د  
 میان علی چشتی (قلمی) (۱۲۹) کتاب الانوار تالیف دملّا خاکی (قلمی) (۱۳۰)  
 مناقب منظوم تالیف دمیان بادشاہ (قلمی) (۱۳۱) بیاض دمیان غلام صدیق  
 (قلمی) (۱۳۲) بیاض دحکیم ابو حامد امجد (قلمی) (۱۳۳) پستانہ شاعران  
 (۱۳۴) تذکرۃ دشیخ رحیمکار (۱۳۵) تحفۃ الاولیاء تالیف درضوانی (۱۳۶)  
 تاریخ یوسفزایے (۱۳۷) مشائخ دعلماء سرحد (۱۳۸) تحفۃ صالح تالیف  
 داندلہ یار الکوری (قلمی) (۱۳۹) سلوک الغزاة تالیف دعلامت شینواری  
 (قلمی) (۱۴۰) سالنامہ مجلہ اولس کوئٹہ (۱۴۱) قاموس اعلام جغرافیائی  
 افغانستان (۱۴۲) تاریخ پشاور طبع سنہ ۱۳۴۲ (۱۴۳) الروح علی اهل  
 الہواء والربیع تالیف دعبید الرحیم مانگراوی (۱۴۴) اکبرنامہ (۱۴۵)  
 توکجا اکبری (۱۴۶) اقبال نامہ (۱۴۷) منتخب الباب (۱۴۸) تمہید  
 ابی شکور سانی (۱۴۹) کتاب العوارف تالیف دشیخ شہاب الدین سہروردی

- (۱۵۰) آئین اکبری (۱۵۱) پستانه مؤرخان (قلمی) (۱۵۲) خزینة الاسرار  
تالیف : میان محمد عمر چکنی (قلمی) (۱۵۳) تبیان الحائق (قلمی) (۱۵۴)  
بحر الفراست (قلمی) (۱۵۵) دیوان د حافظ الپوری (۱۵۶) رشد نامہ  
تالیف د مولا نارکن الدین (۱۵۷) شرح جام جہان نما تالیف د میان  
کریم داد ابن اخوند رویزہ (قلمی) (۱۵۸) د پستواد ب درے کورنی تالیف  
د عبدالحی حبیبی (۱۵۹) ارشاد المریدین تالیف د اخوند رویزہ (قلمی) (۱۶۰) مطہر  
نسخہ (۱۶۰) ارشاد الطالبین تالیف د اخوند رویزہ (۱۶۱) مخزن الاسلام  
تالیف د اخوند رویزہ (۱۶۲) فوائد الشریعت د اخوند قاسم پاپین خیل  
(قلمی) (۱۶۳) دیوان د میان کریم داد (قلمی) (۱۶۴) بیاض د ملا صالح اعوان (قلمی)  
(۱۶۵) طبقات ناصری (۱۶۶) پتہ خزانہ تالیف د محمد هوتک (۱۶۷) حاننامہ  
تالیف د بایزید رومیان (قلمی) (۱۶۸) دیوان د دولت لوانہری (قلمی) (۱۶۹) دیوان  
د علی محمد مخلص (قلمی) (۱۷۰) دیوان د ملا علی ارزانی (قلمی) (۱۷۱) دیوان د  
مرزا خان بیضاوی انصاری (۱۷۲) مقصود المؤمنین تالیف د بایزید رومیان  
(۱۷۳) خیر البیان تالیف د بایزید رومیان (۱۷۴) شرح قصیدہ آمالی تالیف د  
اخوند رویزہ (۱۷۵) تحفۃ الخانیہ تالیف د میان کریم داد ابن اخوند رویزہ  
(۱۷۶) حقیقۃ الایمان (۱۷۷) مقامات قطبیہ تالیف د حلیم کل (۱۷۸) شجرۃ  
سادات پشین (۱۷۹) تیسیر القرآت (قلمی) (۱۸۰) بیاض د میان جمیم کل (قلمی)  
(۱۸۱) بیاض د میان محمد وسیم (قلمی) (۱۸۲) توضیح المعانی تالیف د میان  
محمد عمر خٹکنی (قلمی) (۱۸۳) مکتوبات امام ربانی مجد الف ثانی (۱۸۴) د  
پستوہار او جہار تالیف د ہار مستہتر (۱۸۵) دیوان د مصری خان گکیانی  
(۱۸۶) تذکرۃ د اخون الیاس (۱۸۷) مناقب الحضرات تالیف د محمد ابن بدخش  
مکی (قلمی) (۱۸۸) نکات الاسرار تالیف د سیدنا آدم بنوری (قلمی)  
(۱۸۹) خلاصۃ المعارف تالیف د سیدنا آدم بنوری (قلمی) (۱۹۰)

تیرہیر شاعران تالیف د اثر افغانی (۱۹۱) نور الہدیٰ (۱۹۲) سعدیہ شرح  
 خلاصہ کیدانی (قلمی) (۱۹۳) دیوان دجان محمد کاکر (۱۹۴) شجرہ  
 سادات عبد الرزاق (قلمی) (۱۹۵) مصباح الیقین تالیف د اخوند  
 اسماعیل ابن مہرجان عمرزائے ہشنفر (قلمی) (۱۹۶) تذکرہ جمیل  
 (قلمی) گلزار محبت د بہاؤ الدین نقشبندی (قلمی) (۱۹۸) ملح الابوار  
 تالیف د سید احمد (۱۹۹) مخزن الاسرار تالیف د صفی اللہ (قلمی) (۲۰۰)  
 بدر منیر تالیف د صفی اللہ (قلمی) (۲۰۱) کتب سعادت تالیف د فیض اللہ  
 اخندزادہ (قلمی) (۲۰۲) تحفۃ الناظمین تالیف د میاں وسیم (قلمی) (۲۰۳)  
 کزالد قائق منظوم فارسی تالیف د محمد جمال بن نصر اللہ لودھی (قلمی) (۲۰۴)  
 بیاض د شیخ عبد الحاق قصوری پشاوری (قلمی) (۲۰۵) لطائف المعارف د  
 ثعالبی (۲۰۶) کتاب المسالك والممالک د امام جوینی (۲۰۷) کتاب ترکستان  
 د موسیو بار تہولہ (۲۰۸) بیاض د محمد مسعود قصوری (قلمی) (۲۰۹) بیاض  
 د نور محمد پشاوری (قلمی) (۲۱۰) قائد الانام (قلمی) (۲۱۱) حاشیہ لاجبوتی  
 تالیف د ملا باز میر اخندزادہ (قلمی) (۲۱۲) شجرہ شیخ محمد کل کا کاخیل  
 (قلمی) (۲۱۳) شجرہ صدیقیہ وغفوریہ (قلمی) (۲۱۴) بیاض د سید  
 محمد شاہ تارن سدومی (قلمی) (۲۱۵) نافع المسلمین تالیف د اخوند کدا  
 (۲۱۶) الشرائع والاحکام (قلمی) (۲۱۷) قصیدہ د محمد خان عمرزائے (قلمی)  
 (۲۱۸) تذکرہ غوثیہ تالیف د شاہ محمد غوث قادری (۲۱۹) تاریخ کشمیر  
 (قلمی) تالیف د مفتی محمد شاہ سعادت (۲۲۰) نجات لطیف (۲۲۱) شجرہ  
 خلفاء حاجی بہادر (قلمی) (۲۲۲) ذخیرۃ القراء (قلمی) (۲۲۳) مفید المفتی تالیف  
 د علامہ عبد العلی آسی مد راسی (۲۲۴) تحفۃ المرشد (۲۲۵) تکملہ د تحفۃ  
 المرشد تالیف د محمد حسن (۲۲۶) خوارق عادت تالیف د شاہ غلام قادری  
 (قلمی) (۲۲۷) یادرفقہ کان تالیف د محمد الدین فوق (۲۲۸) تاریخ سلطانی

- (۲۲۹) مقدمه د حصن الایمان (۲۳۰) تذکرۃ الاولیاء الافغان (قلمی)  
 (۲۳۱) صقال الضمائر و مسامرة السرائر تالیف د خواجہ محمد سعید  
 نقشبندی سندھی طبع بمبئی سنہ ۱۳۹۱ھ (۲۳۲) شجرۃ سلسلہ غفوریہ  
 (۲۳۳) مکتوبات د میان فقیرانہ جلال آبادی شکارپوری (۲۳۴) شرح  
 قصیدۃ بردۃ (قلمی) تالیف د نور محمد قریشی (۲۳۵) ریاحین الصلوٰۃ (قلمی)  
 تالیف د محمد سعید بازگل (۲۳۶) شمائل بنوی (قلمی) تالیف د میان محمد نور  
 چکنی (۲۳۷) تاریخی دستاویز مملوکہ د اکثر سید انوار الحق گیلانی (قلمی)  
 (۲۳۸) دیوان د حافظ البوری (۲۳۹) مقاصد الفقہ (قلمی) تالیف د محمد  
 صاحبزادہ (۲۴۰) درود محمدی (قلمی) تالیف د محمدی صاحبزادہ (۲۴۱) شجرۃ  
 نسب حضرات طوطکان (قلمی) / تجوید القرآن طبع دہلی (۲۴۲) حاشیہ  
 د کتاب المباحث العالیہ (قلمی) تالیف د میان وسیم (۲۴۳) تضمین د پند نامہ  
 عطارد (قلمی) (۲۴۴) شجرۃ طریقت منظوم (قلمی) تالیف د عبید اللہ میان  
 (۲۴۵) تذکرۃ سعیدیہ (قلمی) / رسالہ سچیل سائین (۲۴۶) اولیائے کرام  
 (۲۴۷) ملفوظات شیخ (۲۵۰) تذکرۃ د میان مستجاب (قلمی) (۲۵۱) حاشیہ  
 ہدایۃ المخلصین (قلمی) (۲۵۲) دیوان عبد العظیم رانی زلی (۲۵۳) دیوان  
 د احمد دکلچی (۲۵۴) اکبر نامہ د عبد الحمید سواتی (قلمی) (۲۵۵)  
 مکتوبات د صاحبزادہ مراد احمد (قلمی) / سالنامہ (۲۵۶) مناقب غوث  
 تالیف د میان ولی محمدی (قلمی) (۲۵۷) واقعات جہاد ملاکنڈ تالیف د  
 عبد الکریم (قلمی) (۲۵۸) ہدایۃ السالکین تالیف د محمد حسن چغوزای  
 (۲۵۹) شجرۃ نسب د حاجی صاحب ترنگزای تالیف د سیّد عبد اللہ (قلمی)  
 (۲۶۰) ماہوار مجلہ ہاتف بابت اپریل سنہ ۱۳۲۵ھ (۲۶۱) کتاب تحریک ریشمی  
 رویال (۲۶۲) کتاب حاجی صاحب د ترنگزای د نور اللہ خان نصر (۲۶۳)  
 کتاب «سلسلہ قادریہ» تالیف د حاجی محمد آمین ماشوخیل

مرحوم (۲۶۴) بحر الانوار تالیف د عبد الرؤف (۲۶۵) مکتوب د محمد امین  
 خوکیانی (قلمی) (۲۶۶) مناقب غوثیہ تالیف د استاد مرحوم مولانا محمد  
 اسماعیل کیلانی د طور و قلمی (۲۶۷) تاریخ سندھ طبع اعظم کدھ  
 (۲۶۸) دبستان مذاہب (۲۶۹) تحفہ سعادت تالیف د سید عبدالستار  
 شاہ بینوا نیازی، نظامی، چشتی، قادری (قلمی) (۲۷۰) "روضۃ السلام"  
 د مولانا شرف الدین کشمیری (قلمی) (۲۷۱) مکتوبات د سید ابوالمعالی  
 کشمیری (قلمی) (۲۷۲) شرح د صحیح بخاری تالیف د شاہ محمد غوث قادری  
 (قلمی) (۲۷۳) مجمع البرکات (قلمی) (۲۷۴) جامع العلوم، تالیف د شاہ محمد  
 غوث کیلانی قادری (قلمی) (۲۷۵) "مرآة الاولیاء" تالیف د حافظ اخوند  
 محمد شعیب د تور پھیری (قلمی) (۲۷۶) "صفت نامہ" (قلمی)

---



---



---

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## تہرون

د اکتاب "روحانی تہرون" د اولیاء اللہ اودین اسلام د بزرگانو  
او عالمانو د ژوند په حالاتو او ددھنوي په مبارکو تعلیماتو باند ۛ مشتمل  
د ۛ اوکوم پاکیزه تعلیمات چہ ځمونږ د ۛ بزرگانو علماً او عملاً موږ ته  
راکړی دی. اوکوم پیغام چہ دوی موږ ته را رسول د ۛ دد ۛ تولو  
سرچشمه یو کا دۛ. چہ هغه د رسول مقبول محمد مصطفی صلی اللہ  
علیہ وسلم مبارک تعلیمات دی او پاکیزه پیغام د ۛ. نو په د ۛ وجه  
حماد آرزو وکا چہ زه دد ۛ خپل تالیف تہرون (انتساب) د خاندان  
نبوت اورسالت دیو ممتاز فرد د نام نامی او اسم گرامی سره اوکرم.  
چنانچہ ۛم په د ۛ بناماد د ۛ خپل کتاب تہرون

د عزتمند جناب سید اجلال حیدر زیدی غزنوی

پولیتیکل ایجنټ د ملاکنډ ایجنسی

د مبارک نوم سره اوکړلو. امید د ۛ چہ ددوی له برکتہ د ۛ کتاب  
ته مقبولیت حاصل شی.

د اکتاب د دارالاشاعت باجوړ قبائلی علاقے ملاکنډ  
ایجنسی نه شائع کوولے شی. اوزہ پخپله ۛم د باجوړ د ترکلانی قوم  
دسلارزی قبیلے دفتح خانخین کورنی یوفر دیم. په د ۛ اعتبار سره  
د موصوف په نوم دد ۛ کتاب د منسوب کولو چہ بله کومه تاریخی



وجہ دہ۔ پہ دے موقع ہفتے تہ اشارہ کوؤل ہم ضروری کنہم۔

ہفتہ تاریخی وجہ دادہ۔ چہ عزتمند جناب سید اجلال  
حیدر زیدی غزنوی صاحب دحضرت سید مبارک الغزنوی علیہ  
الرحمۃ نمسے دے۔ ہفتہ سید مبارک الغزنوی چہ دحضرت شیخ  
الاسلام والمسلمین شیخ شہاب الدین عمر سہروردی علیہ الرحمۃ  
خورشید و و۔ اوہفتہ سید مبارک الغزنوی چہ دسلطان شہاب محمد  
ابن سام غوری پہ درخواست باندے دہغوی دروحانی رہنمائی دپارہ  
پہ ۱۵۸۷ھ کنہ ہندوستان لہ غزالہ راغلے و و۔ او ددوی دروحانی  
رہنمائی اونیکو دعا کا نو پہ یرکت پہ سنہ ۱۵۹۳ھ مطابق سنہ ۱۱۹۳ھ کنہ دہلے  
فتح کرے شوے و و۔

بیاجہ ہر کلہ دہلے فتح کرے شو۔ او پہ ۱۵۹۲ھ کنہ را واپس  
شول نویہ دے غزا کنہ چہ د مختلفو پینتو قبائلو کو م غازیان ور  
سرہ و و۔ ہفتہ بیہ پہ کوہستان رُوہ۔ کوہ سلیمان او کوہ قیسی کنہ۔  
اوپہ وادی پینور۔ ہشتنغر۔ سوات۔ دیر او باجوہ کنہ آباد کری  
و و۔ پہ دے اعتبار موبزہ د دے پور تہ یاد کر و شو و علاقو موجود  
پینتانہ دہفتہ غازیانو اولاد یوچہ دحضرت سید مبارک الغزنوی  
پہ روحانی رہنمائی کنہ یے دہندوستان پہ زمکہ جہاد ونہ کری دی۔  
د اسلام بلوغ یے پور تہ کرے دے۔ او بیام دہغوی پہ د عاسرہ دلتہ  
آباد شویو۔ اود احسن اتفاق دے۔ چہ د ملاکنڈ ایجنسی پولیٹکل  
ایجنٹ جناب سید اجلال حیدر زیدی ہم ددغہ حضرت سید  
مبارک غزنوی سہروردی پہ اولاد کنہ یو ممتاز فرد دے۔  
ہر کلہ چہ د ساداتو دے بختور خاندان سرہ حمونزد دیر۔  
سوات۔ باجوہ دپینتو دغہ زور تاریخی تعلق دے۔ او پہ مونہ

باندے یے دغہ پخوانی تاریخی حقداری او احسان ہم دے - اوپہ دے  
 شان سرلا دجناب سید اجلال حیدر زیدی د خاندان سرلا حمونہ  
 د ۱۳۵۲ھ راسے د اولہ سولہ یونوی (۱۹۱۱ء) کالو پخوانے "روحانی ترون"  
 موجود دے۔ نوپہ دے وجہ ہم زلا دا خبرہ خپلہ نیک بختی کینم  
 چہ دے کتاب انتساب د دوی مبارک نوم تہ اوکرم اُمید دے چہ  
 قبولیت عامہ ورتہ حاصل شی والحمد للہ مد رب العالمین۔

عبدالحلیم اشرفغانی

سلار زائے فتح خان خیل د باجوڑ

۲۷ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ

---



---

## دیباچہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اسلام چہ دنیا تہ کوم نظام پیش کرے دے۔ ہفہ د توحید مذہب دے  
د دے معنی دادہ۔ چہ پہ یوحدا ی۔ یو رسول۔ یو قرآن باندے دایمان  
راو پلو۔ او یوے کعبے تہ د فح کولونہ پس چہ پول پدے یو کلمہ د توحید  
اَلَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

باندے را غونہ شی۔ نو دوی تر منجہ یو روحانی رابطہ او ترون پیداشی  
پہ قرآن مجید کنس د دے تعبیر پہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ اِخْوَةٌ سِرۡةِ شَوِیۡدۡةِ او پہ  
حدیث شریف کنس د دے پہ حقلہ دا سے ہدایت شویدے۔ الْمُؤْمِنُونَ  
کِیۡسَمٌ وَّ اِجِلٌ اِذَا اِشْتٰکٰی عَضُوۡمُهُۥ اِشْتٰکٰی کُلُّہٗ۔ معنی داچہ تہول  
مسلمانان دیو وجود پہ مثال دی۔ "ہر کلمہ چہ د بدن یو اندام پہ درد  
شی۔ نو نور تہول وجود و سِرۡةِ خَوِکِیۡ" د غہ مثال د مسلمانان دے  
د ہر یو مسلمان انفرادی تکلیف بہ تہول مسلمانان پہ اجتماعی شکل سِرۡةِ  
محسوس کو ی۔ بنکارہ خبرہ دہ۔ چہ د مشرق دیو مسلمان پہ درد چہ  
د مغرب یو مسلمان دردینی۔ نو د دے وجہ ہم فقط د اسلام روحانی  
ترون (رابطہ او تعلق) کید لے شی۔ او اسلام ہمد غہ "پاکیزہ روح" او  
"روحانی ترون" پہ بنی نوع انسان کنس پیدا کرے دے او پیدا کول یے غواہی  
او نبرہ مسلمانانوتہ یے د اہدایات کرے دے۔ چہ دا "روحانی ترون" دے  
مضبوط او سابق۔ او کہ فکر او کړو نو د آیت شریف وَ اَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ  
جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ہم د مطلب دے۔

حمونہ بزرگان اولیاء اللہ اور روحانی پیشوایان چہ ہر خومرہ تیر  
شوی دی۔ او ہفوی پخپلہ خپلہ زمانہ کوم تعلیم او درس خلقوتہ

ورکے دے۔ او خپل ژوندی په کوم کار کښ صرف کړې دے۔ مونږه  
 چه په هغه غور او کړو۔ نو د هغوی ټول عمر په دے کښ تیر شو دے  
 او دایه مشغل او کار وو۔ چه د مسلمانانو په زړو نو کښ روحانی صفای  
 راشی۔ د مسلمانانو د زړو نو نه خیر مے لرے شی۔ او مسلمانان په رشتیا  
 سره داسه صحیح مسلمانان شی۔ لکه چه په قرآن مجید کښ په آیت  
 عَلَى الْكُفَّارِ رَحْمًا بَيِّنَةً مِّنْ رَبِّكَ لَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ الْبَشَرَةَ  
 دَرُحْمًا يُبَيِّنُكُمْ دَعَارِيفٍ اَوْ توصیف پیدا کولو د پاره مونږه بزګانو او روحانی  
 پیشوایانو کوشش کړې دے۔ چه د مسلمانانو زړونه د یو بل سره نږدے  
 کړی۔ او د مسلمانانو تر منځه دغه «روحانی تړون» مضبوط کړی۔ او داسه ګا  
 خبره ده۔ چه مسلمانان صحیح مسلمانان شی۔ د اسلام صحیح روح او پیرنی  
 نو خپله هغه بیا د خدای پاک د رضانه بله نه شی کووے۔ او د خدای رضا  
 هم د غه ده۔ چه مسلمانان دے نور ټول امتیازات ختم کړی۔ ځان دے  
 یو «أُمَّةٌ مُّسْلِمَةٌ» او «خَيْرُ أُمَّةٍ» او کړی۔ او ټول دے یو تن او وجود شی۔

په بر صغیر پاک او هند کښ د «اسلام رنډا» «مونږه روحانی  
 پیشوایانو او بزګانو خوره کړې ده۔ ځکه چه د اسلام تعلق د زړه او رڼ  
 سره دے۔ مسلمان هغه دے۔ چه ایمان یی راوړے وی۔ ایمان څه شی دے  
 «إِقْرَأْ بِاللِّسَانِ وَتُصَدِّقُ بِالْقَلْبِ» دے۔ د زړه تصدیق او یقین هله راتلے  
 شی۔ چه د اسلام رنډا زړه ته اور سپړی۔ او د خدای د مخلوق زړو نو ته  
 که د اسلام مینه او د خدای او رسول سره د تعلق ساتلو محبت ننوتلے  
 دے۔ نو هغه هم مونږه د دے روحانی رهنمایانو په همت سره هر څه  
 شوی دی۔

بیشکه مونږه پخوانو مسلمانانو بادشاهو غزا کول او جبهه دونه  
 کړی دی۔ او د کفارو او مشرکانو په ملکونو یی د اسلام بیرغ و اوږول

دی۔ لیکن جنگ نہ روستو د غیر مسلم خلق و زرو نہ پہ چلاو نیکو  
اخلاقو او پاکیزہ و و تعلیماتو اور روحانی تصرفاتو سرہ ہم دے بزرگانو پہ  
قبضہ کین روستی دی۔ او شوک چہ د اسلام د بنمان و و ہفہ  
د اسلام جان نثار سپاہیان کری دی۔

کہ فکر او کپرو یو تبلیغی مذہب دے۔ د نیکی او پاکیزگی مذہب  
دے۔ د نیکو اخلاقو، خوینو او عادتو نو مذہب دے۔ اور روحانی صفائی  
مذہب دے۔ پہ دے وجہ دیوہ منلے شوے خبرہ دہ سچہ د اسلام ہول  
فتوحات، اخلاقی فتوحات دی۔ اودا اخلاقی فتوحات او پہ خاور کجہ  
دنیا کین د اسلام د رنرا خور و لوکار نامہ حمونیزہ روحانی پیشوا یانو  
اوبزرگانو انجام تہ رسو لے دہ۔

حقیقت دادے۔ چہ د اسلام دعوت او ہدایت د ہول بتی نوع انسان  
د پارہ عام دے۔ او ہر ہفہ انسان چہ د اسلام پہ دائرہ کین داخل  
شوے دے۔ کہ ہفہ د ہر ملک او ہر قوم چہ دے۔ ہرہ ژبہ چہ وائی،  
پہ رنگ توردے، کہ سپین، کہ سوردے کہ زیر، کہ بادشاہ دے  
کہ غریب، ہول یوشان مسلمانان دی، او ہول یور و نپڑہ دی، اودے  
عملی ثبوت حمونیزہ د روحانی بزرگانو پہ مبارک ژوند کین موند لے شی،  
حمونیزہ د بزرگانو اور روحانی پیشوا یانو لوی تعریف دادے  
چہ د کمال اوبزرگی حاصلو نہ پس د دنیا ہر ہفہ حصے تہیے خان  
رسو لے دے۔ چر تہ چہ د اسلام د تبلیغ بہ زیات ضرورت و و۔ پہ دے  
اعتبار دوئی دیو ملک ہم نہ و و۔ او بیا سرہ د دغ نہ د ہر یو ملک ہم و و۔  
د دے پہ حقلہ حضرت شیخ عبدالحلیم ابن عبد اللہ ابن اخوند ریزہ علیہ  
الرحمۃ ثومرہ سیکل خبرہ کرے دہ۔ فرمائی: ہ

پہ ہریو وطن کین گرجی، غریب نہ وی بے پروائی وی

ہر یو ملک لڑکچہ ورشی ہفہ ملک ددکا د خدای دی

حمونب د بزرگانو د عقیدہ وہ۔ چہ پول ملکونہ د خدای دی۔ پول  
مخلوق د خدای مخلوق دے۔ او ددوی کار د خدای مخلوق تہ د خدای  
پیغام رسول دی۔ او بیکارہ خبرہ دہ۔ چہ د خدای اور رسول د پیغام  
روح دادے چہ د دنیا پول مسلمانان یورونرہ دی۔

ماپہ دے کتاب "روحانی تہرون" کنبن د پاکستان د دوامی حصہ  
مشرقی او مغربی دکنز و مشہور و بزرگانو حالات را جمع کړی دی۔ ددوی  
ژوند ددوی تعلیمات اور روحانی درس شمونرہ د وړاندے دے۔ ددوی  
د حالاتو د مطالعہ کولونہ بہ معلومہ شی۔ چہ شمونرہ د بزرگان کہ د ملک  
پہ یوہ حصہ کنبن پیدا شوے وی۔ او کمال یے حاصل کړے دے۔ نو بیا یے  
پہ کور، کلی، ملک او وطن پورے زړہ نہ دے تړے۔ بلکه دیو او چمتہ مقصد  
د حاصلولو د پارچہ ہفہ د خدای اور رسول رضادہ۔ او د دین اسلام  
اشاعت او تبلیغ دے۔ د ملک بلے حصہ تہ ملی دی۔ او ہفہ لوړ مقصد  
یے حاصل کړے دے۔

زکا بہ ددے خپلے خبرے وضاحت پہ یو مثال پیش کولو سرہ  
او کرم۔ او ہفہ دادے۔ چہ حضرت سید عبد اللہ گیلانی علیہ الرحمہ  
چہ د بناد شریف نقیب الاشراف وو۔ روحانی رہنما وو۔ د بغداد شریف  
نہ د مملکت شام، حما، نوے علاقے تہ ٹی، بیا د ہفہ ٹای نہ د بحیرہ  
عرب پہ لارہ د "وادی سندھ" مشہور بندر کا دیول تہ ٹی۔ بیا مشہور  
تاریخی شہر "تہتہ" کنبن استوکن کیری۔ دلته کنبن وفات کیری، مزار  
مبارک یے د تہتہ پہ تاریخی قبرستان مکی کنبن جوړیږی۔ او د  
"سید عبد اللہ صحابی رسول" پہ مغر ز لقب یاد یری۔ لیکن ددہ خوی  
پیر سید حسن القادری گیلانی پہ تہتہ شہر پورے زړہ نہ تری۔

دوادی سندھ نہ رار وائیری۔ دُکجرات کا تھیا واپ۔ دہلی۔ لاہور پہ  
لارہ پینور بنار تہ راخی۔ دلتہ کبن آبادیری جماعت جویری۔ درس  
ورکوی۔ امر بالمعروف کوی۔ دُخدای مخلوق ترینہ بیعت کوی۔ روحانی  
فیوضات ترینہ حاصل کوی۔ لنگرونہ ورکوی۔ مگر خپل سکے روس  
شاہ محمد فاضل کشمیر تہ لیبری۔ چہ زیارت یے ہلتہ پہ سری نگر  
کبن جویری۔ بیا د حضرت پیر سید حسن القادریؒ نہ روستو  
دوہ حامن پاتے کیبری۔ یو حضرت سید زین العابدینؑ چہ ہفتہ ہم د  
پینور بنہر نہ ہزارے تہ خئی۔ مزار مبارک یے د ہزارے د حویلیاں  
نومے بنہر سرکا دے۔ اودویم خویئے حضرت شاہ محمد غوث قادری  
گیلانی لاہور (پنجاب) تہ خئی۔ چہ مزار یے پہ لاہور بنہر کبن جویری۔  
ورپے د دے خاندان یوہ کورنی کابل تہ خئی۔ بلہ جہام تہ خئی۔ اونس د  
سادا تود دے نقیب الاشراف خاندان بزرگان پہ بغداد۔ حیدر آباد  
سندھ۔ پینور۔ کشمیر۔ لاہور۔ کابل اوجہام کبن یعنی تولواہمو  
اسلامی ملکونو اومرکزونو کبن پراتہ دی۔ نوکہ فکر اوکرو دایو  
مثال دے۔ چہ دے بزرگانو پہ ہیٹھ یو ملک پورے زبہ نہ تہ لو  
بلکہ د دوئی پہ و پاندے د اسلام د خدمت یو عظیم مقصد پروت  
وو۔ یو نصب العین وو۔ اوہنے تہ د رسید لو د پارا بہ یے کوشش  
کولو۔ دیتہ یے نہ کتل چہ زہر تہ پیدا شوے ییم۔ اوحما کو م کور۔  
کلے او وطن دے۔ کہ بالفرض ہوئی دے خبرو تہ کتلے۔ اود پلار پہ  
سجادہ گدی او مال ہال پورے یے زبہ تہ لے۔ نوبیاٹھونز د دغہ پوتنی  
مثال پہ طور د حضرت پیر سید حسن القادریؒ والد ماجد حضرت  
سید عبد اللہ گیلانی پہ تہتہ بنہر کبن پیر لوئی روحانی  
پیشوا وو۔ پیر قدر عزت او حرمت یے وو۔ د "اصحابی رسول"



پہ معزز لقب یادیدلو۔ بیا خود حضرت پیر سید حسن قادری  
 گیلانی علیہ الرحمۃ دپارۃ دا خبرۃ دیرۃ آسانہ وے۔ چہ ہم ہلنہ پہ  
 تھتہ بنہ رکبن پاتے شوے وے۔ سجادۃ نشین شوے وے۔ اوڈ  
 آرام ژوند یے تیرۃ ولے۔ دغہ شان حضرت پیر سید حسن قادری  
 چہ کلہ پینور بنہر تہ تشریف راوړلو۔ نودلتہ ددوی ہم دپړلوئی  
 قدر او عزت وؤ۔ ددے ملک مشہور خانان۔ نوابان، پول مریدان  
 وو۔ دپینور مشہور نواب۔ نواب محسن خان مہمند رچہ نن ورٹے  
 دپینور مشہور کلے کوتلہ محسن خان ہم ددہ پہ نوم آباد دے)  
 ورلہ خیلہ لوری بی پہ نکاح ورکړے وے۔ دکابل گورنر نواب امیر خان  
 یے مرید وو۔ لیکن سرۃ ددغہ نہ چہ کلہ حضرت پیر سید حسن قادری  
 گیلانی وفات شو۔ نوددہ مشرحوئی چہ دلور دطرفانہ دنواب محسن خان  
 نمسے وو۔ ہذہ ہزارے تہ خئی۔ اوکشرحوئی حضرت شاہ محمد غوث  
 لاہور تہ خئی۔ اوپہ دواپور رنر وکبن یوہم دپینور کدی۔ مال ہال۔ عزت  
 دولت۔ شہرت تہ آسہ نہ کوی۔

ددے وجہ شہ وے۔ ۹ ددے وجہ دادا چہ حمونزہ دامشران  
 بزراگان پہ دے حقیقت باندے پوہہ وو۔ چہ اسلام یو تبلیغی مذہب  
 دے۔ یومشن دے۔ اوپول ژوند دغہ تہ وقف کول دی۔ اوہم داہنہ  
 خیز دے۔ چہ حمونزہ پول مشران اوروحانی رہنمایان دجہاد دپارۃ  
 اوداسلام دتبلیغ دپارۃ دڈنیا دیوسر نہ بل سر تہ رسیدلی دی۔ چہ د  
 غزنی نہ بہ راروان شول اوپہ سومنات بہ یی پہ غزا کبن خان شہید  
 کولو۔ دبخارا او تبریز نہ بہ راروان شول اوپہ بککل اواسام کبن یے د  
 دین تبلیغ کولو۔ ددے وجہ ہم دغہ وے چہ دہغوئی ژوند داسلام د  
 پارۃ وقف وؤ۔ اوڈ موجودہ دور مسلمانو پہ شان پہ کور پہ یتھی۔

پہ مال پہ مال - پہ کلی پہ جم - پہ کنڈی - پہ رور پہ عزیز پورے یے  
 زمرہ نہ ووترے - اونہم ددوی پہ برکت دد نیا قول مسلمانان یورونہ  
 شوی دی - دد نیا گوٹ گوٹ تہ داسلامی رورولی داپیغام دوی  
 رسوے دے -

کہ فکر اوکرو دایو مثال دے - اوٹمون ددے مشاہیر و بزرگانو  
 پہ رہنمائی سرچہ دمسلمانانو تر منٹہ کوم "اسلامی روحانی ترون"  
 عملی شکل موند لے دے - یو خواتہ دھغے اندازہ لکول بہ ترینہ آسان  
 شی اوبل خواتہ حمادا آرزو دہ - چہ ددے بزرگانو د مطالعہ نہ مونہ  
 داسبق واخلوچہ حمونہ ہر یو مسلمان دخیل زک نہ داحیال اوباسی -  
 چہ ددے چرتہ پیدا شوے دے - اودہ کورکے او وطن کوم پودے - ؟  
 بلکہ داحیال پہ زک کبں پیدا کری چہ ددے خیل لوی اسلامی ملک  
 او مملکت ہر ہغہ حائی چہ چرتہ ددین اسلام او مسلمانانو نیکی کرہ  
 پہ دہ کید لے شی - ہغے تہ دخان رسولو کوشش اوکری -

پہ دے کتاب کبں دستگاہ نہ دروستوزمانے بزرگانو حالات  
 لیکلی شوی دی - چونکہ دھغے بزرگانو د ولادت تاریخونہ معلوم نہ دی  
 پہ دے وجہ د تاریخ وفات د زمانے پہ لحاظ چہ سلسلہ وار پہ وپاندے  
 روستونہ مانہ کبں دہر خومرہ بزرگان تیر شوی دی پہ ہغہ مناسب  
 ئے حالات دلہ درج کر لے شول -

تردے وختہ پورے چہ دہر خومرہ بزرگانو د حالات تو تذکرے  
 حماد نظر نہ تیرے شوے دی - پہ ہغے کبں زیات بحث دہریو بزرگ د  
 کشف او کرامت پہ واقعات و باندے وی - لیکن حقیقت دادے چہ کشف  
 او کرامت دیو بزرگ د پارہ وقتی خیزدے - اود بزرگی اصلی مقصد نہ  
 دے - نہ چہ روستو د حضرت پیر بابا علیہ الرحمہ پہ تذکرہ کبں بہ پہ

تفصیل سورہ پر مے بحث راشی۔ ہر یو مسلمان لہ چہ خدائی پاک دبزرگئی مرتبہ ورکری۔ اوپہ خپلو اولیاؤ کبں یے شمار کری۔ نو فوری طور ہذہ لہ دوعہ نعمتونہ ورکری۔ یو داچہ خلق پر مے رامات شی۔ شہرت یے اوشی۔ پہ ظاہرہ کبں خود اسے بنکار یری۔ چہ دا شہرت ددغہ بزرگ دپارہ د عزت خبرہ دہ۔ لیکن پہ حقیقت کبں داپہ ہفہ بانڈے د خدائی د طرف نہ یو امتحان وی۔ او دا ہفہ تہ یو کار حوالہ شو مے وی۔ چہ د خدای مخلوق تہ بہ د دین اسلام تبلیغ کو مے۔ ہدایت بہ ورتہ کو مے۔ ددوی دا اخلاق و اصلاح بہ کو مے۔ نو بیا کہ یو بزرگ پہ دے امتحان کبں ثابت قدم پاتے شی۔ او دغہ شہرت د خپل ذاتی عزت، و جاہت او مرتبے او مال راہو لو ذریعہ اونہ گرجوی۔ نو ہفہ لہ د کشف او کرامت مرتبہ ورکری۔ او بیا د امرتبہ ہم فقط د دے دپارہ ورکوی۔۔ چہ د خلق و عقیدت و رسرہ پیدا شی۔ او دے چہ د دین اسلام کو م تبلیغ ہفوی تہ کو مے۔ دنا کارہ رسمونو اور واجونونہ یے منع کو مے۔ د ہفوی اخلاقی، معاشی، معاشرتی اصلاح کو مے۔ نو چہ خلق د دہ لہ پہ نصیحت او ہدایت بانڈے عمل تہ تیار شی۔

چنانچہ پہ دے وجہ موزیہ دا او ویل چہ کشف او کرامت مقصود نہ دے۔ بلکہ د مقصد د حصول دپارہ اسباب دی۔ او ہفہ آسانتیا کائنہ دی۔ چہ د دین اسلام پہ کار کبں د کامیا بید لو دپارہ خدائی پاک ٹی خپل یونیک بندہ لہ ورکری۔ پہ دے بناء دایو وقتی خیزدے۔ او اصلی خیز ہفہ پیغام دے۔ ہفہ تعلیمات دی۔ چہ یو بزرگ قوم تہ پیش کری وی۔

ددے پور تہ وجوہاتو لہ مخہ ما پہ دے خپل کتاب «روحانی ترون» کبں دہولو بزرگافو یہ تذکر و کبں د ہفوی د کشف او کرامت یہ

حقلہ بحث نہ دے کرے۔ بلکہ د بحث بنیادی نقطہ م راکر حوے  
 دے۔ چہ مؤنبرہ ہفہ روحانی رہنمایان او پیشوایان چہ دچاد تبلیغ،  
 رشد، او ہدایت پہ برکت چہ نن پہ برصغیر پاک او ہند کین د اسلام  
 رنہ اخورہ دے۔ دچاپہ برکت چہ پہ دے زمکہ دومرہ مسلمانان پیدا  
 شول۔ چہ ہفوی پہ دے برصغیر کین د (اَلَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ)  
 بیرغ اودرہ ولو۔ او د حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم د دین د سر لوړی د  
 پارہ یی د "پاکستان" پہ نوم یو اسلامی مملکت جو پکړلو۔ او دچا د  
 برکتہ چہ نن مؤنبرہ قول پہ "یور، روحانی ترون" یور ویزہ یو نوچہ را  
 معلومہ کړوچہ مؤنبرہ دغہ روحانی مشران خوک وو۔ کلمہ پیدا شول؟  
 روحانی رنای دچانہ حاصلہ کرے وک۔؟ د دوی صحیح تاریخی حالات اوتاریخی  
 مقام خردے؟ اونن مؤنبرہ پہ دے مملکت کین پہ کومہ کومہ خاورہ  
 پراتہ دی۔؟

پہ دے اعتبار سرہ حماد اتالیف "روحانی ترون" یو قسم تاریخی او  
 تحقیقی تذکرہ دے۔ او دیر داسے بزرگان چہ د ہفوی تاریخی حالات معلوم  
 نہ وو۔ یا پہ ہفے کین اختلاف وو۔ پہ ہفے باندے ورسے ورسے علمی او  
 تاریخی بحثونہ ہم شوی دی۔ او پہ خصوصیت سرہ دمغربی پاکستان  
 دشمال مغربی علاقہ د پیروداسے بزرگانو حالات پکین راغونہ شوی دی۔  
 چہ تراوسہ پورے یے ذکر نہ ووشوے، توفیق ورکوونکے اللہ تعالیٰ  
 دے او ہم د اللہ تعالیٰ جل وعلی شانہ د پاک ذات نہ امید لرم چہ دے  
 کتاب تہ مقبولیت حاصل شی۔ والحمد لله رب العالمین  
 عبدالحلیم آثر افغانی ولد سید کریم ولد سید احمد ولد خواجہ  
 ترکلا نے، سلار زائے، فتح خان خیل د باجوڑ، ملا کنہ ایجنسی

## تقریظ (سرائی)

(الہ قلم نے عزتمند جنٹا مولانا خاٹن محمد ادریس، صدر شعبہ عربی پشاور یونیورسٹی

پشاور)

خلق چہ دمور اوپلار قبرلہ خو ورخے لاریشی۔ نو د شوق جذبہ  
یے کمہ شی۔ اوچہ خہ مودہ تیرہ شی۔ نو دمیراتے دنیا پہ لانجو کبش  
داسے اختہ شی۔ چاہ پہ اختر، شب قدر کبش ہم ورتہ تیز کران بیکاری  
خوسرہ ددے خٹے قبرونہ داسے دی۔ چہ خلق دھفے پہ زیارت  
نہ ستری کیڑی۔ اوچہ هرخل مزار تہ یے دُعا کوی نو نوے خوند بیا  
موی۔ کہ وخت پکار وی۔ کہ یے دم تو زور پکار وی۔ اوکھ پیسے پکار  
وی۔ پہ ہیخ خیز دریغ نہ کوی۔ او دمزار دسر نہ هر خہ زار کوی۔ داو لے؟

دا حکمہ چہ دد غہ مزار ونو خاوندان پہ خیل ژوند کبش د  
برخے خاوندان وو۔ او دھوی دزیرینہ د خلقو پہ زرو نو کبش زرداگانے  
پیدا کو لے۔ دھوی مثال درو بنانہ مشعل وو۔ چہ تول خای پرے  
رو بنانہ وو۔ دھوی د اسلام بیرغ اوچت کرے وو۔ او بے خبرہ خلق  
یے د خدائی اور سول دلاری نہ خبرہ ول۔ د خدائی پہ مینہ مست وو۔  
او دھنہ د دین عاشقان وو۔ نو داسے ژوند یے بیامونده۔ چہ نر د قبر  
نور و بیرونہ دیکھونو خلقو پہ زرو نو حکومت کوی۔ او کو م سرونہ  
چہ بیجا نہ تپ تری۔ دھوی د سای چو لے تہ زورینہ پراتہ بی۔  
دے تہ "روحانی بیرون" ویلے شی۔ او موین مسلمانان خلق د خان

سرا پہ دے تہوں، کلک تہلی یو۔

دے وینا تہ حاجت نشتہ۔ چہ نن چہ پہ "پینتو نخواستہ" کین د  
اسلام کومہ رنہا خورہ دہ۔ داد دغہ یو خو مزار ونو د پا کو اورا حوبرکت  
دے۔ چہ تول وطن یے د اسلام پہ پری تہ لے دے۔ اوہر سہ مے شے د  
خدائی د مینے لیوالہ کرے دے۔

عجیبہ خبرہ دادہ۔ چہ پہ پینتو رتہ کین تر اوسہ ہیٹ یو عالم  
یاد مصلے خاوند دا کار نہ دے کرے۔ چہ ددغہ بزرگانو د ژوند پاکیزہ  
حالات دے دقام نرو، بنیو تہ واورا وی۔ اوہوی تہ د سبق اخیتلو  
موقع پہ لاس ورکری۔

مہونہ عزتمند اشنا او خصوصاً حماد سبق ملکرے قاضی عبدالعلیم  
اشراف خانی پہ دے حقلہ د مبارکٹی وردے۔ چہ ہفہ پہ دے پاکہ موضوع  
قام اوچت کہ۔ اوٹس د پینتو نخواستہ نہ بلکہ د قبلین او مہر خیز پاکستان  
د دیر و بزرگانو حالات یے پہ دیر محنت سرا راغونہ کرل۔ او یو کینا نشتہ  
مجموعہ یے مونہ تہ را ورا نہ دے کرلہ۔

قاضی صاحب د دنیا دیرے تو دے سہ لید لے دی۔ خو  
شکر دے چہ تو د سو پر شوہ نہ دے۔ دہفہ قلم چہ د پینتو پہ  
رہکہ کین روان شی۔ نو بے اختیار لعلونہ او ملغلرے را بر خیرہ کری۔  
نوپہ کوم موضوع چہ لیکلی شروع کری۔ نو د خوبے۔ پستے۔ روانے او۔  
آوارے رتہ سرا اللہ پاک ورتہ د تحقیق او تالاش دا سے طاقت ور کہ  
دے۔ چہ پہ ہفہ موضوع باندے غرا میدان دوارہ آوار کری۔ شبہ  
او ورخ پہ خان یوہ کری۔ او دا سے عجیبہ عجیبہ نکتے را وایں۔ چہ  
عافلان ورتہ حیران پاتے شی۔ او ذرہ دا خلاصہ ددے در و رغانی  
لوتار علی تحقیق قدر او تعریف او کری۔ لیکلی بہ ہر حق او کری۔

خود تحقیق میدان شاہِ حلیٰ نے کی ہے۔ اود کتابوں نے رائے  
 بہ ہر شوک اوکری، خو پہ ہفت کتب دے عقل نیلے زغلول، اود منطق  
 او فلسفہ پہ تلہ سنجول دیونیم کاردے۔ اوقاضی عبدالحلیم اثر  
 افغانی لہ رب العالمین دا تول بنایستونہ پہ یوٹای ورکری دی، زہ  
 کلہ وایم چہ قاضی صاحب دم صفا نو د باغ یودا سے مالیاردے۔  
 چہ شارے زمکے تہ ارم شی۔ نوشاہی باغ او وزیر باغ ترینہ جور  
 کری، اود بنکلی تحقیق پہ بنایستو و کلو نو د خیل تالیف رونق  
 زیات کری، پہ دے کتاب ”روحانی ترون“ کتب پہ خصوصیت سرے  
 د حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمة۔ حضرت خواجہ معین الدین  
 حسن چشتی اجمیری علیہ الرحمة او حضرت حاجی عبد اللہ بہادر  
 کوہاٹی علیہ الرحمة پہ حقلہ چہ کومہ تاریخی او تحقیقی خیر نہ  
 یے کرے دے۔ ہفتہ دیو تاریخی شاہکار حیثیت لری۔ اوزہ یے دخیل  
 خبرے پہ ثبوت کتب پیش کو وے شم۔

”پستوادب“ ”تذکرہ سید افغانی“ ”تیرہیر شاعران“ ”اتالیق  
 یشتو“ ”پشتو قواعد“ او ”سیرت د پاک رسول“ دیر مشہور دی۔  
 اوس چہ مادہ ہوی نوے کتاب ”روحانی ترون“ ولید۔ چہ دبزرگانو  
 تیرہیر حالات یے پکس راغونہ کری دی، نو بے اختیار ہم یے لاس  
 بنکل کرل، او مر حبا مورتہ او وے۔ حکم چہ دبزرگانو حالات یے  
 پہ داسے طرز کتب راغونہ کری دی۔ چہ ہفتہ دکراماتو جونک  
 نہ دے۔ بلکہ سم تاریخ حالات یے رایوٹاے کری دی، اود دھوی  
 تعلیمات یے راخر کند کری دی، کرامت ووقی خیز دے۔ او تعلیم  
 تریں تلہ دائم اوقام خیز دے۔ ہما پہ خیال پہ دے موضوع باندے  
 تراوسہ پہ اردو کتب ہم داسے کتاب یکے شوے نہ دے۔ چہ پہ

ہفتے کین سوچہ تاریخی حالات اور تعلیمات راغونہ شوی وی، پدے  
موضوع چہ کوم کتابونہ بازار کین خرخیبری هغه دتاریخ او عقل  
دوارونہ لرے لرے وی. اود عقیدت پھٹای شک او شبہ پیدا  
کوی.

اللہ پاک دے دقاضی صاحب داکوشش پہ خپل  
دربار کین قبول کړی اود "روحانی ترون" پہ لرونو کین  
دے ټول پاکستان مسلمانان را او تړی: امین بنامین: -

دستخط

حافظ محمد ادریس

(صدر شعبہ عربی پشاور یونیورسٹی)

۲۹ ستمبر ۱۹۶۳ء



# تقریظ

(رای)

الحمد لله عز وجل، جناب محمد بن سیدتی، دیتی، داکٹر دھکمه نشر و

اشاعت قبائیل پشاور

۴

پہ پینتو، اردو، فارسی، کینی، اونورو، ربو کین، دمسلمانان اور وحانی  
پیشوا یا نو، اسلامی مبلغان اور دین عالمات دکرے داسے خود پرے  
لیکے شومے دی۔ ولے یوہ تذکرہ ہم تر اوسہ حما د نظریہ داسے نہ دہ  
تیرہ شومے۔ چہ پہ ہنے کین صرف دھو و لیانو اور شدانو دژوند  
حالات اور تعلیمات راغونہ کپی شوی وی۔ کو موحہ مغربی اور مشرقی  
پاکستان کین اس توکنہ کرے وی۔ اور دھوی مبارک مزار ونہ ہم پاکستان  
کین موجود وی۔ حما پہ خیال د داسے یو کتاب ضرورت د موجودہ وقت  
د تولونہ لویہ تقاضا وے۔ پہ دے وجہ ہم چہ د پاکستان د اسلامی  
مملکت نوی کھول تہ دھو پاکو هستو پیژاند کلوئی ضروری کپڑے شی۔  
کو موحہ د تولونہ اول پہ دے علاقو کین د علم اور فان رنرا خور و  
کرے دہ۔ اور دلہ یے د اسلام جھنڈے د تورے اور توپک پہ زور نہ  
بلکہ دھدایت اور شاد پہ ذریعہ اوچتے کرے دی۔ اوپہ مونبرہ  
باندے یے لوی احسان کرے دے۔ او بیابہ دے وجہ ہم د داسے یو  
کتاب ضرورت تر د محسوس کید و۔ چہ پاکستان مونبرہ د اسلام پہ  
نم جونہ کرے دے۔ اور موجودہ وقت کین د پاکستان د حکومت  
اور عوام د اوسے دے۔ چہ داسے راوے چارے اور لوی چہ  
پہ ہنے د عمل کو لو پہ ذریعہ د پاکستان مسلمان د اسلامی تعلیمات

اور وایا تو مطابق خیل انفرادی او اولسی ژوند تیر کری۔ او کما دی  
ترقی سرے سرے خیل روحانی او اسلامی قدر و نہ ہم ژوندی اوساتی۔  
او ہم دغه د وخت تقاضا دے۔

» روحانی ترون « چه د بنا علی « اثر » یوقیمتی تاریخی او  
تحقیقی اثر دے۔ چیر په بینه چول سرے د وخت دا اہمہ تقاضا  
پورے کوی۔ ترکومہ چه تمام معلومات دی پستو ژبه کنب بل د اسے کتاب  
نشتہ۔ چه په هغه کنب موبن د مشرقی او مغربی پاکستان د روحانی  
پیشوایانو د اسلام رہنمایانو د ژوند حالات د و مہرے په تحقیق سرے  
لیکلی شوی وی۔ لوستونکو ته به پخپله دا خبره څرکندہ شی۔ چه همل  
پاکے هستی وے۔ چه د هغوی په ذریعہ د پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
صحیح تعلیمات موبن ته رارسید لے دے۔ نو د دوی په تابعداری او  
پیروی کنب موبن د پاره د دینی اود نیاوی فلاح اونجات راز پروت دے۔ دوی  
په خپل عمل او په خپل تعلیم سرے موبن ته دا خبره ښود لے دے۔ چه ټول  
مسلمانان دیوبل سرے په داسے مضبوط «روحانی» او مذہبی رشتو تړلی  
دی۔ چه هغه طاقت دوی دیوبل نه نه شی جدا کووے۔

دا «اسلامی اور روحانی ترون» د جغرافیائی نسلی اولسانی  
حدود و نه چیر اوچت دے۔ مسلمانان که هغوی مشرق کنب دی۔ او که  
مغرب کنب دیوبل سرے د مذہب اسلام په تحقیقی او «روحانی ترون» سرے  
تړلی دی۔ د دے پیشوایانو او مبارکو هستو د پاک او سپیکله تعلیم اوس  
موبن د ژوند د لارے د پاره د مثال کار ورکووے شی۔ حقیقت دا دے۔  
چه هم د دے پاکو هستو په روحانی طاقت، په مرستہ، ژوند اسلامیک  
پاکستان جوړ شو۔ اوانشاء اللہ هم د دوی په روحانی رہنمایۍ او تربیت  
به د پاکستان مسلمانان په یو نه شلیدونکے روحانی رشتہ کنب سر ل

ترتله تہلی وی۔ اود اسلامی رور ولی پہ یوھمیل کنب بہ ترابدہ پٹیلی وی۔  
د دے تولو مرشدانو د ژوند یو مقصد وو۔ اوھغه نصب العین پہ  
ہیرو مختصر و الفاظو کنب اعلائی کلمہ اللہ وو۔

د کتاب مؤلف بنا علی عبد الحلیم اثر د دے کتاب پہ تالیف کنب  
چہ کومہ خواری کرے دہ۔ اود خپل تحقیق او خیر نے پہ ذریعہ کوم حقائق  
یہ بر خیرہ کری دی۔ ھغه یواھے ہم ددوی برخہ دہ۔ ھم داسے اہل قلم  
دیو ملت شاندار تاریخی پس منظر د خپل قلم پہ سوکھ نمایانہ او۔  
روبنانہ کوی۔ پہ یو ملت کنب د د غسے اہل قلمو فقدان د ملت د گمنامی  
باعث گرخی ی۔ د فارسی ژبے یو شاعر پہ دے حقلہ بندہ ویلی دی بہ  
در دفتر زمانہ قد نامش از قلم  
ہر ملت کہ مردم صاحب قلم نہداشت

بنا علی عبد الحلیم اثر د پاکستانی ملت د روحانی پیشوایانو د ژوند  
حالات او د ھغوی تعلیمات پہ ہیر تحقیق سر لیکلی دی۔ چہ د ملت موجو  
اواندہ نسلونہ خپل دینی او قومی مشران ھیر نہ کری۔ اود دے مشرانو  
د لوړ نصب العین پہ لارہ کنب د خان۔ د مال عملی قربانی ورکولو ته  
ھروخت تیار وی۔ پکار دی چہ د اکتاب د ھر پاکستانی مسلمان پر کور  
کنب موجود وی۔ او ھر څوک د دے رہنمایانو د ژوند حالات او ارشادات  
د دے اولوی او خپل ایمان دے پروتازہ کری۔ دغه کار د دے ھستود  
احسان ادا کولو د ټولونہ بہترہ طریقہ دہ۔

نرہ پہ آخر کنب یو ځل بیا فاضل مؤلف ته د داسے مفید  
جامع او تحقیقی کتاب پہ پیش کولو مبارکباد وائیم۔ او امید کوو مچہ  
د ابہ د پاکستانی ملت د روشن فکر او منورہ طبقہ د پارہ  
دیں کتہ ور ثابت شی۔ اود دوی بہ د خوب وطن د مادی

ترقی د کوششونو سره سره د خپل "روحانی ترون" د  
 مضبوطه دپاره زیات نه زیات شکل او کړی-  
 خدای د مے فاضل مؤلف ته نور هم برکت  
 ورکړی او دا کتاب د مے د عامو مسلمانانو د فائدے  
 دپاره مقبول او گرځوی- .

محمد یونس سیټھی  
 (د پتی پرائیوٹ پبلشنگ آرگنائزیشن،  
 پشاور)  
 (مؤرخه ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۳ء)

---

## تقریظ (رای)

لِقلمہ دعالی قدر عزتمند جناب سید نصر من اللہ مشوالی پی، اے،  
میرانشاہ شمالی وزیرستان

مادد ے کتاب ”روحانی تہرون“ زیاتے حصے اولوستے، پہ دے کنب د پاکستان د مشرقی اومغربی دوار و حصود ہذہ مشاہیر و اولیاء اللہ بزرگانو عالمانو اوقوی مشرانو ڈر وند حالات پہ پورے تحقیق سرے راجع کری شوی دی۔ چہ ہغوی پخپل ژوند کنب د خپلے نیکی پاکیزگی تقوی او پرہیزگری پہ وجہ کامیاب او د عزت او افتخار ژوند تیر کر پے دے۔ او د خپلے روحانی صفائی پذیریعہ یے د عامو مسلمانانو د روحانی رہنمایے او پیشرایے او چتہ درجہ موند لے دے۔

اسلام مونہ تہ د زریعہ د ماغ او دروح د صفائی تعلیم را کوی۔ اسلام مونہ تہ د نیکو اخلاق او پاکیزہ ژوند تیر و لودرس را کوی۔ اسلام مونہ تہ د انسانی حہ قول مسلمانان یوسرو نہ دی۔ اتحاد او اتفاق د اسلام ہذہ پاکیزہ تعلیم دے۔ چہ نن د دے پہ برکت قول مسلمانان قوم یو وحدت دے۔ او یوملت دے۔ او حمونہ دغہ بزرگان اوروحانی رہنمایان چہ نن د ہغوی نومونہ د اسلامی تاریخ پہ پانر و پاتے دی۔ او حمونہ عوام او خواص قول د ہغوی نومونہ دیر پہ قدر عزت سرے اخلی۔ د هغه باعث ہم دغہ دے۔ چہ دوی پخپلہ ہم د اسلام پہ اصولو محکم پاتے شوی دی۔ او قوم تہ لے ہم د نیکی۔ نیکو کاری او چتو اخلاق۔ انسانیت د دوستی۔ انصاف۔ مساوات۔ رواداری۔ اتحاد۔ اتفاق او د اسلام او د مسلمانانو

دسر لوہی د پارک د قربانی۔ ایثار او خلوص نہ کار آخستلو تعلیم ورکړے  
 دے۔ اود اہم د هغوئ د نیکو کوششونو نتیجه ده۔ چه نن په بر صغیر  
 پاک او هند کښ دین اسلام۔ او مسلمان قوم یو عظیم الشان قوت او طاقت  
 دے۔ د دے کتاب نوم ”روحانی ترون“ پیرموزون نوم دے۔ مونږ به  
 د توله دنیا مسلمانان دیو ”روحانی ترون“ په بنا د دیو بل سره روڼ کړیو۔  
 داسه روڼه چه د نسل، ملک، وطن او قوم هېڅ یو امتیاز د دغه په منځ  
 کښ نه شئ حایل کید لے۔ او مونږ به د پاکستان لس کروړه مسلمانان هم  
 د دے ”اسلامی روحانی ترون“ په بنا د هر کله یو لاس یو موټی او یو طاقت  
 شولو۔ نو د دنیا په نقشه باند دے د پاکستان په نوم یو عظیم الشان اسلامی  
 حکومت او مملکت په وجود کښ راغلی دے۔ او نن هم د دغه ”روحانی  
 ترون“ برکت دے، چه مونږ به د مشرقی او مغربی پاکستان ټول مسلمانان  
 یو یو تڼ او وجود کړیو۔ او مونږ به د دنیایو عظیم قوم او ملت جوړ کړے  
 دے۔ او هم دغه د اسلام روحانی ترون دے۔ چه نن د پاکستان اسلامی  
 حکومت د دنیا د ټولو اسلامی حکومتونو غم در د او خوشحالی دواړه داسه  
 گزړی لکه خپل۔ او په هر ناز که موقع باند دے د دنیائو اسلام د هر یو  
 ملک او هر یو قوم سره چه پاکستان کومه همدردی کړے ده۔ او هر  
 وخت دے کوی۔ او کوم د رورولې لاس او امداد چه دے ورسره کړے دے  
 او اوس دے هم کوی۔ نو د دے ټوله همدردی باعث هم دغه ”اسلامی  
 روحانی ترون“ دے۔

نن که اسلام او مسلمان قوم د دنیا یو لوی عظیم الشان قوت  
 او طاقت دے۔ نو د دے راز هم دغه دے، چه په یو خدای، یو رسول او  
 یو قران باند د ایمان لرلو۔ یو د قبله ته مخ کولو۔ او یو د کلمه ویلو په  
 وجه د ټولو مسلمانانو په زړونو او روح کښ یو ولے موجود دے۔

یولوئی روحانی وحدت موجود دے۔ اودا یودا سے عظیم الشان قوت او  
 طاقت دے۔ چہ د دنیا پول مادی طاقتونہ د دے پہ مخکس نہ شی  
 اودریدلے۔ د دے کتاب "روحانی ترون" افادی پهلود ادا۔ چہ پہ  
 دے کس مونہ تہ د خیلو هغه مشرانو پاکیزہ کارنا مے را ورا ندے شوے  
 دی۔ چہ هوی خیل ژوندون، خالص د خدائی درضا د پاره د مسلمان  
 قوم د دینی اود نیاوی بهتری د پاره وقف کرے وو۔ اود مسلمان قوم د معاشی  
 معاشرتی، تهذیبی اود تمدنی ترقی د پاره۔ اوپہ قوم کس د وحدت او اتفاق  
 راوستلو د پاره یے کوششونه کری وو۔ بنکاره خبره دے۔ چہ د خیلودا سے  
 مشاهیر و د حالاتونہ خبردار کیدل پہ عام پاکستانی ملت او خصوصاً حمونیز  
 پہ نوی کھول کس د خلوص او ایثار جذبہ پیدا کو وے شی۔ اونن ورخے چہ  
 حمونیز کوم موجوده نسل دے دوئی تہ اوورسے راتلو کی نسل تہ هم  
 د دے خیز ضرورت د ہے۔

د دے کتاب یوہ بلہ پهلو چہ هغه د ستائنے حق لری۔ د ادا۔  
 چہ د کتاب پہ علمی، تاریخی او تحقیقی طرز سر لیکلے شوے دے۔ پدے  
 سلسله کس د مثال پہ طور د حضرت خواجہ یحییٰ کبیر، حضرت  
 سید شیخ رحمکار کا صاحب۔ حضرت شیخ عبد اللہ المعروف حاجی  
 بهادر د کوهانپ او د حضرت پیر سید علی پیر بابا۔ او حضرت شاہ محمد  
 غوث قادری حالات چہ م لوستای دی۔ نود هغه د هغه دا وٹیل شم۔ چہ  
 فاضل مؤلف عبد الحلیم اثر افغانی پہ د دے کتاب کس صرف تاریخی واقعات  
 او حالات نہ دی راجمع کری۔ اونہ یے د بزرگافو د عاموند کر او سوانحصر  
 پہ شان فقط د کرامتونو پہ واقعاتو راتلو لو اکتفاء کرے دے۔ بلکه دھر  
 یو بزرگ د ژوند د تاریخی حالاتو بیا نولو پہ سلسله کس یے پہ خالص  
 علمی تحقیقی او تاریخی رنگ کس تفصیلی بحثونہ کری دی۔ د هغه تاریخی

زمانہ یے متعینہ کرے دے۔ اوہم پہ دغہ طرز سرہ یے دھغہ دژوند  
 واقعات او دھغہ پیغام او تعلیماتو لہ ترتیب ور کرے دے۔ چہ پہ  
 ہغو بانہ دے دا کتاب د نور و عاموت تذکر و نہ ممتاز  
 شوے دے۔ اُمید دے چہ دے کتاب د مؤلف دا کوشش  
 بہ د خدا یی پاک پہ بارگاہ کبش مقبول شی۔

او عامو مسلمانانوتہ بہ ترینہ فائدا اور سیری،

دستخط

دَسید نصر من اللہ مشوانی۔ پولیتکل ایجنٹ د میرانشاہ

شمالی وزیرستان

(۱۶) اکتوبر ۱۹۴۳ء



## تقریظ (رای)

(لہ قلمہ عزتمند جناب عبدالودود خان ریسرچ آفیسر وزارت تعلیم  
او اطلاعات مرکزی حکومت پاکستان راولپنڈی)

پہرے دمز کے ہر قدم پہ احتیاط سرکارتی  
دمز کے لاندے عجب سنگلی نازنین پرانہ دی

(حاجی محمد امین مرحوم)

د آدم نہ داخلہ تردے دمہ دمزک اوژوند سلسلہ روانہ دہ۔ او تر قیامتہ  
بہ جاری وی۔ پیر سنگلی سنگلی کسان دے تور و خاور ولاندے شول۔  
مون۔ وینو چہ دے ہر ویہ بعضو قبر و نو چنلے لکے سنگاری۔ د جمعہ پہ  
شپہ پرے دیوے بلیری۔ او خلق دلرے لرے نہ ددوئی سلام تہ راجی، دا  
حکے چہ دے کساو پہ خیل ژو۔ کبش ہمیشہ د اللہ رضا کرے موعہ۔ دروند  
واکے یے د نفس نہ ترورے وے ہم دا وجہ دہ۔ چہ دوی پہ اولیاء اللہ  
نومیری۔ عام پستانہ اولیاء اللہ تہ د خدا ی پاک نیازین "او" د برخ  
خاوندان "والی، دھر پستانوں پہ مار غو کبش دا خبرہ ناستہ دہ۔ چہ دے  
کساو لہ خدایے پاک پہ ژوند کبش خہ برخہ ورکری وے۔ او دھن برخ  
پہ وجہ دوی تہ دا لورہ درجہ حاصلہ شوے دہ۔

مون پخیل ژوند کبش د بابا گانو د مقام نہ سترکے نہ شو  
پتولے۔ مون د بے بابا گانو، د خدای نیازینو، او د برخ خاوندانو لہ شو۔  
او ددوی پہ طفیل د خدای پاک نہ خیل مراد ونہ غوارو۔ ولے مون لہ  
دا ہم پکار دی۔ چہ دے ہر گانو د حال نہ حان خبر کرو۔ او دھوئی

دنیک سیرت پہ قالب کیں خیل ژوند ہم وچوؤ۔ دے دپارے ضرورت وؤ  
 چہ دے بزگافہ ژوند پہ کومہ طریقہ تیرے وؤ۔ چہ دوی دادومرے لویہ  
 مرتبہ حاصلہ کرے دے۔ کہ کیدے شی۔ چہ مونہ ہم ددوی دماضی پھرنا  
 کیں دخیل حال سولا داسے اوکرو۔ چہ مستقبل مور و سنانہ شی۔ راکار د  
 قاضی عبد الحلیم پہ شان دیو پوھے اوخواری کیں لیکوال نہ پہ غیر بل چا  
 نہ شو کو وؤ۔ آفرین شہ پہ ہنہ چہ را پاشیدے۔ اودتول پاکستان دے برخے  
 خاوندان "یے" روحانی تھرون پہ شپول کیں داسے رنگ پیش کرل۔ چہ نہ  
 یو اٹے داخلہ ورت پورے شہ۔ بلکہ دپینتو ادب یوہ زبردستہ خلاف ہم دے شہ  
 زہ ہنہ لہ پہ دے داسے سینہ کار مبارکی ور کوؤم۔ اوامیل کوؤم چہ دپینتہانہ  
 رونہ بہ دے نہ فائدہ واخلی۔

دے کتاب تہ ترتیب دتاریخ پہ لحاظ رکھے شہ دے۔ دست گہ  
 نہ شروع کیری اوپہ ۱۳۲۱ھ باند ختم کیری۔ یعنی کہ شوک خہ کم دے "زدو کالو"  
 تاریخ اودے "روحانی مشرانو" دژوند حالات پہ یو خائی مطالعہ کول غواری۔  
 ہوتی دے دگران اثر صاحب "دا" اثر "اولوی"۔

داخلہ یہ مونہ دمشرانو نہ آوریہ۔ چہ پستانہ پہ ایر مسلمانان  
 شوی دی دوی اود اسلام رشتہ دیرے مضبوط دے۔ دقاضی صاحب  
 داکتاب تاسوتہ اوبائی چہ دروحانی مشن اکثر چلو وئی پستانہ وؤ۔  
 کہ ہنہ پہ دہاکہ کیں وؤ۔ کہ پہ پنجاب کیں وؤ۔ اوپاکہ پہ سندھ  
 کیں وؤ۔۔

دستخط

عبد الودود خان ریسرچ آفیس دمرکزی وزارت تعلیمات  
 او اطلاعات دحکومت پاکستان، راولپنڈی۔

(۱۲ نومبر ۱۹۴۳ء)

## تقریظ (رای)

(لہ قلمہ دےز تمند جناب شیخ محمد حسین صاحب پولیہکل ایجنٹ دے)

### کرم ایجنسی

یہ قرآن مجید کنس اوڈ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پہ احادیثو کنس حائی پہ حائی د خدائی سرکہ د تعلق قائم کو لو۔ خدائی د خان رسولو۔ پہ خدای توکل کو لو۔ د نفس او شیطان د مخالفت کو لو ہدایت شو دے۔ او د اہل منزلونہ او مقامات دی۔ چہ ہفتہ د اسلام د تعلیم اصلی او صحیح تقاضا دے۔ او پہ دے باندے د اسلام د روحانیت او معرفت بنیاد قائم دے۔ مونہ لہ د اسلامی روحانیت او معرفت پہ معنی خان پوہہ کول پکار دی۔ خبر دے دادے۔ چہ د شریعت، طریقت، حقیقت، او معرفت مجموعے تہ روحانی صفائی و نیلے شی۔ او د معرفت خاوند ہفتہ دے چہ دے خاور و وارو بنیادی خیزونو د حاصلید لو پہ ذریعہ د ہفتہ پہ زریہ اور روح کنس صفائی رانے وی۔ او ایمان پے پے قوی شوے وی۔ د دے خبرے وضاحت داسے دے۔ چہ شریعت یو دستور العمل، ضابطہ او قانون دے۔ او پہ ہم دے دستور العمل باندے عمل کو لو تہ طریقت وائی۔ بیا د دغہ عمل کو لو پہ ذریعہ چہ یونہی د خدائی پاک پہ کو مورازونو باندے آگاہ شی دے تہ حقیقت وائی بیا دغہ آگاہی نہ یعنی د علم د عملی اربخ نہ چہ دیو مسلمان پہ زریہ کنس کو مہ رہا حاصلہ شی۔ ہفتہ تہ معرفت وائی۔ اوچہ د معرفت چاتہ حاصل شوے وی۔ یعنی زریہ روضانہ شوے وی، ہفتہ تہ عارف او بزرگ و نیلے شی۔ چھوہنہ د مسلمانانو تاریخ پہ دے کو اہ دے۔ چہ د کو مے ورثہ نہ دنیاتہ د اقدس دین اسلام رانے دے۔ د ہفتہ نہ واخلہ ترین

ورخے پورے داد نیا دد غہ شان عارفانہ خالی شوے نہ دلا۔ او مسلمانانو  
تیر شوے د خوار لس سوکہ کالو تاریخ مونبر۔ تہ د ابنائی چہ عامو مسلمانانو پھر  
یودور کنب د دے خیلور روحانی مشرانو۔ عارفانو ابزرگانو پھر وند کنبس ہم  
قدر کرے دے۔ اود دھوی د وفات نہ روستو ہم ورسوہ عقیدت سالتے دے۔  
او ثبوت یے ہفہ بے شمیر مزارات دی۔ چہ د ملک پہ کوپ کوپ کنبس مونبر  
د بخوانو بزرگانو اور روحانی رہنما یافو د یادگار و نوپہ شکل تر اوسہ باقی  
پاتے دی۔ اود عامو خاصو مسلمانانو د سقیدت مرکز ونہ دی۔

مونبرہ پاکستان د اسلام پہ نوم حاصل کرے دے۔ اودا  
موچہ ارادہ دہ چہ د مادی ترقی سرے سرے د خیل اسلامی تہذیب تاریخ  
اوثافت ہفہ روایات او اقدار ہم راژ وندی کر وچہ د اغیار و د غلامی پہ  
ورخو کنبس یا چو بن نہ ہیر شوی دی۔ یا ترینہ عافلہ شوی یو۔ د دے نیک  
مقصد د حاصلو د پارہ چہ کوے گزے طریقے کید لے شی۔ پہ ہفہ کنبس یوہ  
لویہ طریقہ د ادا۔ چہ مونبرہ خیل خان د خیلور روحانی رہنما یافو د ژوند  
د حال اتونہ اود دھوی د تعلیم اتونہ خبر کرو۔ او پہ ہفہ باندے د عمل کولو  
کوشش او کرو۔ اود دنیا پہ دے یو خور و رخے ژوند کنبس د خان د پارہ  
د آخرت توینہ اولتوؤ۔

د پاکستان پہ مشرقی او مغربی حصو د وار و کنبس بے شمیر  
اولیاء اللہ تیر شوی دی۔ او پہ اردو۔ فارسی ژبو کنبس د دھوی د حال اتو  
گنر کتابونہ موجود دی۔ لیکن د اکتابونہ پہ عام طور د بیلے بیلے علاقے  
د بزرگانو پہ حقلہ دی۔ لکہ د سندھ د بزرگانو د حال اتو خان لہ کتابونہ  
دی۔ د پنجاب د بزرگانو خان لہ او د بنگال د بزرگانو خان لہ۔ یو خور ترین  
ورخے پورے د سرحل او قبائلی بزرگانو پہ حال اتو باندے کوم کتاب نہ وؤ۔  
اولہ د اجہ تر اوسہ پورے پ۔ اردو فارسی۔ پسنیق سندھی۔ یو ژبہ

کتاب ۱۰۰ اسے کتاب نہ ووچاپ شوے چہ پہ ہفے کتب د پاکستان د دوارو  
حصو د بزرگافو د حالا تو سلا سلا یہ خصوصیت باندے د پاکستان  
د قبائلی علاقو د بزرگافو حالات ہم بیان شوی دی۔

زہ د بناغلی رور عبدالحلیم اثر افغانی د دے قابل قدر تالیف  
"روحانی ترون" پہ لید لوزیات پہ دے خوشحالہ شوم۔ چہ دے پنچلہ  
ہم د پاکستان د قبائلی علاقے ملاکنہ ایجنسی یو قبائلی دے۔ او  
خبرنگہ چہ د پاکستان پہ ادبی تاریخ کتب پہ اول حل د اسلامی  
ادب او تاریخ یو د اسے شاہکار پیش کر وچہ پہ ہفے کتب د پاکستان  
د مشرقی او مغربی دوارو سا نگو د بزرگافو حالات پہ تحقیقی رنگ  
کتب پہ یو "روحانی ترون" کتب راغونہ کری شوی دی۔ نو ہم دغہ شان  
پہ اول حل دے د اشانہ ارہ کارنامہ ہم انجام تہ اور سؤلہ۔ چہ د  
پاکستان د قبائلی علاقو د بزرگافو د حالا تونہ دے د باقی پاتے پاکستان  
عام مسلمانان خبردار کړل۔ چہ سوونہ کالہ پنچواد دے قبائلی علاقونہ  
روان شوی وو۔ د روحانیت او معرفت رونی مثال دے پہ لاس کتب  
آخستے وو۔ او د بر صغیر پاک او ہند تر آخر س پورے دے سووے وو۔  
ماچہ د بناغلی اثر افغانی پہ دے کتاب کتب د پینور او دیر  
د ویرنوفو د قبائلی علاقو پہ بزرگافو کتب د حضرت اخون صاحب د  
سوات۔ حضرت اخون الیاس صاحب د دیر۔ اخون فیض اللہ  
خان صاحب د اورکزی تیرا۔ حضرت شیخ ابراہیم دانشمند ارمر  
د وزیرستان۔ شیخ صدر جہان د درابن دیر د اسماعیل خان۔  
او حضرت میان عبدالحکیم کاکر د کوئٹہ د ویرن حالات او لوستل۔  
چہ د دن ورخٹہ سووونو کالہ پنچوائے د ہند نہ واخلہ تر  
بنکال پورے د اسلام رنہ خورہ کرے دے۔ او جہاد ونہ دے کری

دی۔ نودام محسوسہ کر لہ چہ د پاکستانی قبائل و ایمانی جذبہ بہ دے  
خیلو مشاہیر و د حالاً تو یہ لوستو نورہ ہم مضبوطہ شی۔ اود دغہ  
پخوانو مشاہیر و بزم کافو د تعلیم پہ اثر بہ دوی ہم ہفہ شان د دین  
اسلام خد متونہ انجام تہ اور سو وے شی۔ لکہ چہ د دغہ بزم کافو  
پہ رتوند کنب د ہفہ زمانے پخوانو قبائل و چہ سرتہ رسوی و و۔

حما یہ نظر کنب د اکتاب "روحانی ترون" پہ ہر لحاظ سرہ  
دیر غورہ او بہترین کتاب دے۔ زہ د دے پہ تالیف بنا غلی عبد المحلیم  
اثر لہ مبارکی و رکوؤم۔ اود عاکوؤم چہ کوم نیک مقصد د پارہ د اکتاب  
لیکے شوے دے۔ عامو مسلمانا فو تہ ترینہ دغہ نیکہ فائدہ اور سیری  
اود خدا ئی پاک در کاکنب ورتہ مقبولیت حاصل شی۔

شیخ محمد حسین

(سی۔ ایس۔ پی) پولیٹکل ایجنٹ کرم ایجنسی۔

پارہ چنار -

۲۵ نومبر ۱۹۴۳ء

## حضرت اصحابِ بابا رحمۃ اللہ علیہ

حضرت اصحاب بابا رضی اللہ عنہ در رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یوحلیل القدر اصحابی دے ددوی نوم مبارک حضرت سنان ابن سلمہ ابن جُبَیْن ہندی دے۔ پہ سہ گز کبں د مغربی پاکستان د وادی پلینور پہ علاقہ داؤد زائی کبں د کفارو پہ خلاف پہ جہاد کبں شہید شوے دے اومزار مبارک یے د علاقہ داؤد زائی د موضع مٹی خوا سو دے۔

ھر کله چہ د سابق صوبہ سرحد پہ علاقہ کبں د حضرت اصحاب بابا د مزار مبارک سر د عام او خاص مسلمانانو د پر زیات عقیدت دے۔ او د دے علاقے د تلوو بزرگانو پہ زیارتونو کبں یوم تازہ در جہ لری او بل خواتہ سر د دے نہ عام خلق د دے نہ نا خبرہ دی چہ دادر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم د کوم یو صحابی مزار دے۔ پہ دے وجہ د مناسب معلومی چہ وادی پلینور تہ د دوی دراتلوو۔ او شہادت موندلو د بیان نہ نکبں بر صغیر پاک او ہند تہ د مسلمانانو دراتلوو او د غزا کانو ابتدائی حالات پہ اختصار سر د بیان کرو۔

پہ دے سلسلہ کبں د ایاد لرل پکار دی۔ چہ کومے علاقے نن ورخے پہ جغرافیائی طبعی او سیاسی طور سر د ایران۔ افغانستان۔ سرحد۔ پنجاب۔ سندھ۔ اوبلوچستان پہ نومونو یادیری۔ د مسلمانانو دراتلوو پہ وخت کبں د دے پورتو علاقو او ملکو نومو نہ داوو۔ ایران۔ کرمان۔ مکران۔ سیستان۔ طخاوستان۔ کابل۔ زابل۔ خراسان۔ زرنج۔ قفص۔ روع۔ توران۔ سندھ۔ پہ دے کبں د وادی پلینور پخوانے د ستقم زور نوم روع وٹو۔ او بیا چہ د ستقم نہ روستویہ دے علاقہ

بدھ مذہب تہ عروج حاصل وو۔ نو بیاد علاقہ دخہ نور و علاقہ پہ  
شمولیت سرکہ دبدہ ہیکہ پہ نوم یادیدلہ۔ دتاریخ فرشتہ (جلد ۱ ص ۱۸) د  
بیان مطابق دبدہ ہیکہ علاقہ پہ اور دوالی دبا جو رنہ دقلات دویژن  
دپخوانی مقام قند ایل پورے وہ۔ اوپلنوالے پے دکوٹہ دویژن دسبی  
نومے مقام نہ ددریائے سندھ پورے وو۔

دتاریخ کامل ابن اثیر (جلد ۳ ص ۳۵) دروایت مطابق ایران مکران  
سیستان درے واریہ ملکو نہ ترستہ پورے دحضرت عمر رضی اللہ عنہ  
دخلافت پہ زمانہ کین فتح شوی وو۔ پہ ۲۲ھ کینے چہ ایران پہ مکمل  
طور سرکہ فتح کرلے شو۔ نو دحضرت عبد اللہ ابن عامر ابن ربیع رضی اللہ عنہ  
پہ مشرق کین پرلہ پسے دکرمان۔ سیستان او مکران علاقہ فہم فتح شوے۔  
خہ ورخے پس ددے علاقہ خلقوچہ بغاوت اوکر۔ نو پہ ۲۳ھ کینے د  
حضرت سہل ابن عدی او حضرت عبد اللہ ابن عبد اللہ ابن عتبہ رضی  
اللہ عنہم پہ مشرق کین دوبارہ مکران فتح کرلے شو۔ دحضرت عاصم ابن عمر  
او حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم پہ مشرق کین سیستان فتح  
کرلے شو۔ او دحضرت حکم ابن عمر تغلبی پہ مشرق کین د مکران علاقہ  
فتح کرلے شو۔ او دے فتوحات و حاصلو نہ پس دحضرت عمر رضی اللہ  
عنہ دیو حکم مطابق نورہ پیش قدمی کول بند کرلے شو۔

پہ ۲۴ھ کین چہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ شو۔  
نو پہ ۲۵ھ کین دحضرت عبد اللہ ابن عامر ابن کریز رضی اللہ عنہ پہ  
مشرق کین کابل فتح کرلے شو۔ لیکن چہ دمسلمانان اولسکر واپس شو  
نودے خلقو بغاوت اوکر و۔ پہ ۲۸ھ کین دحضرت عبد الرحمان ابن سمر  
ابن حبیب قریشی رضی اللہ عنہ پہ مشرق کین چہ دوبارہ کابل فتح کرلے  
شو۔ نو د کتاب "افغانستان و یک نگاہ اجمالی بہ تاریخ آن" دروایت



مطابق د کابل په علاقہ کښ خلیفہ د اسلام د تعلیم ورکولو د پاره حضرت  
عبد الرحمان ابن تمیم رضی الله عنه او حضرت جلیل رضی الله عنه مقرر کړل  
شول. څه موده پس د کابل بادشا کا او لکید کا په بے خبری کښ ی دغه  
د پاره صحابه کرام شهیدان کړل. د دوی د وار و زیارتونه د کابل په  
بڼه کې واقع دی. او په شهیدان صالحن یاد یزی. په دغه پس په  
س ۲۹ هـ کښ چه د حضرت عبد الله ابن عامر رضی الله عنه په حای  
حضرت ابو موسی اشعری رضی الله عنه د ټولو مشرقي ملکونو حاکم اعلی  
مقرر کړل شو. نو حضرت عبد الله ابن عمر لیثی رضی الله عنه ی د  
سیستان حاکم مقرر کړل او د هغوی په مشرۍ کښ کابل په دریم ځل فتح  
کړل شو (کامل ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۷۷)

دغه شان هم په د ۳۹ هـ کښ د مکران علاقہ یو ځل بیا  
د حضرت عبید الله ابن معمر رضی الله عنه په لاس. او د کرمان علاقہ د  
حضرت عبد الرحمان بن عیسی رضی الله عنه په لاس سړی دوباره فتح  
شولو. د سیستان حکومت حضرت ربیع ابن زیاد حرثی رضی الله عنه  
ته او د کرمان حکومت حضرت مجاشع ابن مسعود رضی الله عنه ته حواله  
شو. او حضرت ابن معمر پخپله دخراسان په لور جهاد ته روان شو.

حضرت مجاشع ابن مسعود رضی الله عنه د کرمان د علاقې نه د  
افغانی سیستان په لوری غزاله راروان شو. او د موجوده قلات غلزی  
او د وندی د علاقو فتح کولو نه روسته د موجوده خوست علاقہ ی هم  
فتح کړله. او دلته ی د عربو غازیانو څه خاندانو هم آباد کړل. (ابن شهر آشوب جلد ۱ ص ۱۸۰)  
د دغه نه روستو د حضرت ربیع ابن زیاد رضی الله عنه په مشرۍ  
کښ د افغانی سیستان. موجوده جنوبي افغانستان، د مغربی پاکستان  
د پیره پرویزن قبائلی علاقې او د بلوچستان شمالي او شمال مغربی

حصے فتح شولے۔ ختم مودہ پس چہ حضرت ربیع ابن زیاد رضی اللہ عنہ  
 خراسان تہ د حاکم اعلیٰ حضرت عبد اللہ ابن عامر رضی اللہ عنہ لیلو  
 لہ لار۔ نومقامی خلقو بغاوت اوکړلو۔ اومقامی مسلمانان حاکمان یثے دخپلو  
 علاقونہ اوکښل۔ هرکله چہ حضرت عبد اللہ ابن عامر رضی اللہ عنہ  
 د دغے نہ خبر شو۔ نو حضرت عبد اللہ ابن سمرہ ابن حبیب قریشی رضی  
 اللہ عنہ یثے د دے علاقو والی مقرر کړلو۔ چونکله حضرت ابن سمرہ رضی  
 اللہ عنہ یو تجربه کار افسر وو۔ د حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 صحبت یافته صحابی وو۔ اود دے نہ مخکښ یثے په س ۲۸ کښ کابل فتح  
 کړے وو۔ هغه چہ راغلو نو زرنج ښهر یثے فتح کړلو۔ بیا د زمل او برمل  
 او کوکۍ کسی په منځ کښ چہ کومه علاقہ ده۔ (پنی د افغانستان سمیت جنوبی  
 او د مغربی پاکستان پیره ډویژن د شمالی او جنوبی وزیرستان او د کوټه  
 ډویژن د فورت سنه یمن علاقے) د ایثے فتح کړل ورسپه میدانۍ علاقو ته  
 را کښته شو۔ د ښو، پیره اسماعیل خان، کوهاپ علاقے یثے فتح کړلے۔ د دے  
 نه چہ فارغ شو نو د وادی کرم په لار واپس شو۔ اود کابل، غزنی او قندهار  
 په علاقو کښ چہ کوم خلق باغیان شوی وو۔ د هغوی علاقے یثے دوباره فتح  
 کړلے۔ او خپل دارالحکومت زرنج ته واپس اوکړئیدو۔ په دے اعتبار سره د سابق  
 صوبه سرحد جنوبی اضلاع او ملحقه قبائلی علاقے۔ او د بلوچستان د کوټه  
 ډویژن علاقہ او د افغانستان د سمیت جنوبی علاقے په اول ځل او په مکمل  
 طور سره د حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم د دغه جلیل القدر صحابی  
 حضرت عبد اللہ ابن سمرہ ابن حبیب قریشی رضی اللہ عنہ په لاس ۲۹  
 کښ فتح شوی دی چہ داد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ د خلافت زمانه وه۔  
 په س ۳۰ کښ چہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفه شو۔ نو د دوی د  
 خلافت په زمانه کښ د حضرت ربیع ابن کاس عنبری رضی اللہ عنہ په لاس

دسیستان توله علاقہ سر دوبرہ فتح شولہ۔ او دحضرت ثابت ابن دغور رضی  
اللہ عنہ پہ مشرئی کنب دجنوبی افغانستان او دقلات دویژن توله  
علاقے فتح شولہ۔

پہ سترہ کنب دحضرت علی رضی اللہ عنہ دشہادت نہ پس چہ  
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ امیر شو۔ نو پہ سترہ کنب حضرت حارث  
ابن مرہ عبدی رضی اللہ عنہ دبلوچستان دقلات (قیقانان) پہ علاقہ  
باندے یوہ سختہ حملہ اوکرلہ۔ او پہ ہتے کنب دے سرے نور اکثرہ غازیان شہید  
شول۔ ددوئی دشہادت نہ پس حضرت عبد اللہ ابن سوار عبدی رضی اللہ  
عنہ ددے علاقے دفتح کو لو دپارہ مقرر شو۔ ہغہ دخلور سرے غازیان نو  
راغے۔ مکران یے فتح کر و۔ خو میاشے یے دلہ تیرے کرے۔ بیایے دقلات  
دویژن باقی پاتے علاقہ فتح کرلہ۔ او بیا واپس دمشق (شام) تدارا۔ خہ  
نیتہ روستو بیا قلات دویژن نہ راغے او دتاریخ یعقوبی جلد ۱ ص ۲۷۷  
اونارنج کامل ابن اثیر جلد ۳ ص ۳۷۷ مطابق د مقامی ترک قوم د  
لاس نہ سرے دخپلو غازیان نو ملکر وشہیدان شول۔ چہ ددے بولو اصحاب  
کرامو رضی اللہ عنہم مبارک مزار ونہ پہ قلات کنب دی۔

دیخوانہ دا واقعات پینس شول او بل خوا حضرت عبد الرحمان ابن  
سمرہ رضی اللہ عنہ چہ دکابل دفتح نہ اوزکار شو۔ نو دخپل لسنکریو  
بہادر غازی او درسول پاک جلیل القدر اصحابی حضرت مہلب ابن ابی صفیر  
رضی اللہ عنہ لہے د مجاہدین اسلام یو لوئی لسنکرو کر و۔ ہغہ د  
کابل۔ ننگرہار پہ لارہ راغے درے خیبر یے فتح کر۔ وادی پینورتہ راغے۔  
دا علاقہ یے فتح کرے۔ داتک نہ پورے ووت دملتان پورے دپنجاب شمالی او  
جنوبی علاقے یے فتح کرے۔ ورپے دوا دی سندھ شمالی علاقے او دبلوچستان  
دکوئٹہ دویژن علاقے یے فتح کرے۔ دقلات پر مقام یے دترک قوم دکفاروسرے

سختہ غزا اوکریہ۔ اودنتہ تھے ہم برے پیاموندہ۔ یہ تاریخی اعتبار سے کہ حضرت  
 مہلب ابن ابی صفیر در رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اولنے اصحابی دے۔ چہ  
 ددوئی پہ مشرئی کنبن پہ سلسلہ کنبن ددرکہ خیر پہ لارہ دوا دی پینور  
 علاقہ مسلمانان ففتح کرے دہ۔ اودنتہ دکلمہ توحید لا الہ الا اللہ محمد  
 رسول اللہ نعرہ پورے شوے دہ۔ ظاہرہ خبرہ دہ۔ چہ دوئی پہ دے غزا  
 کنبن دوا دی پینور او پنجاب علاقے فتح کوٹے۔ نوپہ دے اسلامی لشکر  
 کنبن چہ در رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوم اصحاب شامل وو۔ یہ  
 ہنوی کنبن بے شہیرہ اصحاب کرام پہ دے علاقہ کنبن شہیدان شوی دی۔  
 اونن چہ پہ خصوصیت سرہ دپیناور دویژن پہ علاقہ کنبن دپخوانو  
 کفار و دآباد و دپہیر کو پہ خواپورے د شہیدان کوم مزارات دی۔ یہ  
 ہنوی کنبن بہ ددغہ سلسلہ داولی جہاد پہ موقع د شہیدان شوو  
 اصحاب کرام و رضی اللہ عنہم مبارک مزار و تہ ہم موجود دی۔

مخکنبن دا بحث تیر شوے دے۔ چہ حضرت عبد اللہ ابن سوار  
 عبدی رضی اللہ عنہ پہ سلسلہ کنبن دقلات پہ مقام سرہ دخیلو ملگرو  
 غازیان شہیدان شوی وو۔ چنانچہ ددغہ واقع نہ دوا کالہ روستو  
 پہ سلسلہ کنبن دخراسان حاکم اعلیٰ حضرت زیاد رضی اللہ عنہ  
 اولکیدہ د حضرت ابن سوار عبدی شہید د نیمگری پاتے مہم دسرتہ  
 رسول و دپارے حضرت سنان ابن سلمہ ابن محبت ہذلی رضی اللہ عنہ  
 مقرر کر لو۔ دتاریخ بلا ذری صلیٰ د بیان مطابق حضرت سنان رضی اللہ عنہ  
 دیر لوئی عالم۔ فاضل او د خدائی نہ ویرہ لرویکہ انسان وو۔ خہ وخت چہ  
 دے دہندوستان پولے تہ را ورسیدہ نو د مکران خلق باغیان شوی وو۔  
 حالانکہ ددہ نہ مخکنبن حضرت حکم ابن جبیلہ عبدی رضی اللہ عنہ دا  
 علاقہ فتح کرے وہ۔ حضرت سنان رضی اللہ عنہ چہ را ورسیدہ نوپہ

۱۔ پیرہ بہادرئ سرکائی د علاقہ یوہل بیافتح کرلہ۔ اور دے علاقے د آبادی  
 د پارکائی اقامات اوکرل۔ خہ ورٹے پس د خراسان حاکم اعلیٰ زیاد رضی  
 عنہ اولکیدہ۔ د حضرت سنان ابن سلمہ رضی اللہ عنہ پہ قاتے حضرت  
 راشد ابن عمر جدیدی رضی اللہ عنہ د دے علاقہ حاکم ان کرو۔ لیکن  
 لبرے ورٹے پس د قلات د غزانہ د واپسی پہ موقع د مندپ او بھر پیچ  
 قبیلو پہ منحور و نوکین د مید نوے قوم د پنجوس رخ لبکر سرکائی  
 مقابلہ رانلہ۔ او پہ ہنگین حضرت راشد رضی اللہ عنہ شہید شو۔ او د  
 ہنگہ پہ حاکم حضرت سنان رضی اللہ عنہ د اسلامی لبکر واکے پہ لاس کئے  
 و اخیستے او یوہل بیا حضرت سنان رضی اللہ عنہ د دے علاقہ حاکم ان شو۔  
 حضرت سنان رضی اللہ عنہ راوگر حیدہ۔ د قلات او کوہتہ د ویزن توے  
 علاقے یے فتح کرلے۔ دوہا کالہ یے دلتہ تیر کرل۔ د ملک دامن امان قائم کو لو  
 پاخہ انتظامات یے اوکرل۔ او بیا یے د جنوبی وزیرستان او پیرہ اسماعیل  
 خان پہ طرف مخہ اوکرلہ۔ د علاقے یے فتح کرلے۔ د بنوں او کوہات د علاقہ  
 فتح کو لو نہ روستو وادی پشینور تہ راور سیدہ۔ د مرکزی مقام د پشینور  
 فتح نہر روستو د بہ ہیہ پہ دے علاقہ کوکین شمال طرف تہ د متی او مینی  
 پہ مزکریے د وادی پشینور او قبائلی علاقہ مہمند باجوڑ، سوات وغیرہ د بلہ  
 مذہب د پیر و کاراؤ د یو لوئی لبکر سرکائی سخت جنگ او شو۔ او ہم پہ د غہ جہاد  
 کین سرکائی د خیال و غازیو ملکر وہ شاکہ کین شہید شو۔

(دحوالہ د پارہ صلا خط کرئی تاریخ بازارئ صفحہ ۴۳۳ او چچ نامہ صفحہ ۷۷۷)

۲۔ تاریخی اعتبار سرکائی حضرت سنان ابن سلمہ ابن محقق ہذا رضی اللہ  
 عنہ د حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہذا جلیل القدر اصحابی دے  
 چہ د مجاہدین اسلام د امیر پہ حیثیت د مغربی پاکستان شمال مغربی علاقے  
 وادی پشینور تہ د اسلام رنہ راورے دہا۔ او پہ صحیح تاریخی استناد سرکائی

دَدوئی مزار مبارک معلوم دے۔ اوہم دغہ شان پہ تاریخی اعتبار سے دَدوئی مزار مبارک پہ دے زمکہ باندے اولے ”کنج شہیدان“ دے۔ چہ دَدوئی پہ دیر اوراد مزار کینں دَدوئی نہ علاوہ نوربے شہیرہ غازیں او اوصحاب کرام ہم ورسوہ یوہای دفن کرے شوی دی۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ دغہ شان ہر کدہ چہ دَدوئی پہ شہادت (۱۳۲۹) دیار لس سوہ او یو کم خلوینست کالہ زمانہ تیرہ سوہ ۴۰۔ اوبل خواتہ دَسابق صوبہ جنوبی اضلاع یعنے دَپرہ دَپرہ ویزن علاقہ تہ داسلام رنر اپہ سنہ کینں اوشمالی اضلاع یعنے دَپینور ویزن میدانی علاقہ پہ سنہ ۱۲۸۵ھ اوبیا پہ سنہ ۱۲۸۵ھ کینے رارسید لے دہ۔

پروستور اتونکو پانر وکینں مونبرکہ د سنہ ۳۸۶ھ نہ دَروستئی زمانے دمسلمانانو مشاہیر و بزرگانو حالات بہ درج کوو د سنہ ۱۲۸۵ھ نہ تر سنہ ۱۲۸۶ھ پورے دغہ منجئی ۳۲۱۔ کالہ زمانے چہ کوم اسلامی تاریخ دے۔ ہفہ خان لہ دیو جلد تحقیقی بحث حقدار دے چہ یو تفصیلی کتاب پرے اولیکے مٹی۔

# حضرت سید جلال بخاری کبج علم شہید علیہ السلام

۳۸۶ھ

حضرت سید السادات شیخ المشائخ محمد جلال الدین جعفر بخاری کبج علم

شہید پہ دیار لسمہ پیری کبج د حضرت سید الشہداء امام حسینؑ

مسیح دے بشجرہ د نسب یے د اسے دے۔

۲

۱

سید جلال الدین جعفر بخاری کبج علم۔ حوی د سید امیر علی۔ حوی د

سید محمود مکی۔ حوی د سید محمد مہدی۔ حوی د سید حسن عسکری

حوی د سید امام علی نقی حوی د سید امام محمد تقی حوی د سید

امام علی رضا حوی د سید امام موسیٰ کاظم حوی د سید امام جعفر صادق

حوی د سید امام محمد باقر حوی د سید امام علی زین العابدین حوی د حضرت

سید الشہداء امام حسین علیہم السلام رضی اللہ عنہم اجمعین۔

د حضرت سید جلال بخاری کبج علم شہید مزار مبارک د ملاکنی

ایجنسی پہ ریاست دیر کبج پہ تالاش نوے علاقہ کبج دے۔ اوپہ کوم کلی

کبج چہ د دوئی مزار مبارک واقع دے۔ ہفتہ ہم د دوئی د مزار مبارک پہ

مناسبت سرکہ "زیارت کلی" والی۔ د ملاکنی نہ چہ چترال نہ کوم پوخ سرک

تلی دے۔ داکلی د دغہ پوخ سرک پہ غارہ باندے دے۔ او د ملاکنی نہ د

د دوہ ویشٹ اوچکدر نہ د دیار لیس میلون پہ فاصلہ باند شمال طرف تہ

واقع دے۔

د ابوریحان البیرونی او نور و مؤرخین نو د بیان مطابق پہ ۳۸۶ھ

کبج چہ د حضرت امیر سبکتگینؒ اوراجہ جی پال ترمنگہ پہ وادی لمغان کبج

خونہ جنگ او شہ (امیر سبکتگینؒ غزنویؒ د راجہ جی پال د اوپری پہ موسم

پہ د ارالحکومت لمغان باندے حملہ اوکرا) او د جی پال فو خونہ پہ ماتے

سرشول نو بیا ورپسے چہ دغہ غازیان پہ ہپہ باندہ را روان شول اود کفار  
 دغہ مات شوے لبکرے رایہ مخہ کرو۔ نو غازیانو دراجہ جے پال در می د  
 موسم دار الحکومت ہنہ (تحصیل صوابی) تہ دنگر ہار کنہ، باجوہ اوسوات  
 پر زکوہ دپرلہ پسے غزاگانو کولونہ روستو خانوہ را او بیکلی وو۔ او پد غہ  
 زمانہ چہ پد دے پور تہ یاد شو و علاقو او ملکونو کنہ د کفار و کوم حکومتونہ  
 قلعہ کاٹے وے۔ او کو مے مخے او مضبوطے آبادی د مضبوطو مورچو پہ شکل کنہ  
 موجود دے وے نو ہنہ د غازیانو پہ لاس ہسے پد آسانہ باندے فتح شوئے وے۔  
 بلکہ پد قہ یہ قہ او توتہ پد توتہ زمکہ باندے د کفار او مشرکا نو د فوجونو  
 او اولسی خلقو و د مسلمانانو غازیانو تو تر مخہ بے شمیرہ خونری جگنہ شوی وو۔  
 پد دے غزاگانو کنہ چہ دکنہ، باجوہ، سوات، بونیر، مردان، یلینو رہ غزیر  
 او میدانی علاقو کنہ کوم مسلمانان شہیدان شوی دی۔ ہنہ خان لہ جل اور  
 بخت غوری۔ پد دے تونو علاقو کنہ چر تہ چہ د کفار و پخوانی آبادی دی۔ او  
 دھنے د کھنہ را تو او آثار قدیمہ و گیر چاپیر دے شمیرہ شہیدانوزیا تونہ چہ  
 موجود دی۔ د اہم د دغہ دور شہیدان دی چہ اکثر پد دوی کنہ دیر نو  
 لوی عالمان، سیدان او بزرگان دی۔ د لڑے لڑے ہیو او نو نہ د اسلام لبکر  
 سر دلتہ راغلی دی او د اسلام د سر لوری او اشاعت د پارے پد دے زکوہ  
 د شہادت جام خنیلے دے۔ چنانچہ پد دغہ شہیدانو کنہ یونامور شہید  
 حضرت سید السادات محمد جلال الدین جعفر بخاری کبج علم دے۔ چہ د تالاش پہ  
 علاقہ کنہ پہ جہاد کنہ شہید شوے وو۔ اونہم د دغہ زیارت کلی، پہ بغواؤ شا  
 کنہ د کفار و پخوانی اوزرے مگر پنے آبادی او دھنے کھنہ رونہ او آثار قدیمہ موجود  
 دی۔ پد دے سلسلہ کنہ د حضرت اخوند روبرہ بابا وایتا دے دے۔ چہ  
 حضرت سید جلال بخاری کبج علم پد دغہ غزاگانو کنہ د سوات پہ زمکہ باندہ  
 شہید شوے وو۔ او زیارت یے د وادی سوات پہ "ابوہا" نومے کلی کنہ



جور شوے و۔ دازارت سہ ۳۸۶ نہ تر سہ ۱۲۴ پورے ہم پہ دے حائے  
 باندے وو۔ ہر کلہ چہ پہ سہ ۱۲۴ کبن د یوسفز و قبیلے خلق د سوات کجے  
 تراشریک ستول۔ اوبیار و ستو د یوسفزی قام د ملی زی نومے قبیلے خلق د  
 سوات ہنے اوچت ستول۔ اود موجودہ ریاست دیر پہ تالاش نومے علاقے  
 بانڈ آباد ستول۔ نود دے ملی زی قبیلے یو خوکسانو د شپے پہ پتہ د حضرت سید  
 جلال بخاری تابوت د ابوہا نومے کلی د دغہ پخوانی قبرنہ اوکنبلو۔ اود تالاش  
 پہ موجودہ زیارت نومے کلی کبنے خنب کرلو۔ اوپہ دغہ وجہ پہ زیارت  
 ابوہاد واپر و کلی کبن د سید جلال بخاری پہ نوم د دوی زیارتونہ موجودہ  
 لیکن خرنکہ چہ موزہ روستو د حضرت سید حسین جلال بخاری  
 مخدوم جہانیان جہان گشت (متوفی سہ ۱۱۸۶) پہ تذکرہ کبن واضحہ کرے دے۔  
 پہ موضع ابوہا کبن چہ د سید جلال بخاری پہ نوم کوم مزار دے۔ دغہ پہ حقیقت  
 کبن دے مخدوم جہانیان جہان گشت د گئی حائی او خلوت خانہ و جہ و ستو  
 ترینہ خلقو مزار جور کرے دے۔ اود تالاش پہ علاقہ کبن چہ کوم مزار دے  
 ہغہ د دے سید محمد جلال بن بخاری کج علم شہید مزار دے۔ د حضرت  
 سید جلال بخاری کج علم شہید تذکرہ پہ دوہ و جھوسر د دخیل کتابہ اول  
 سر کبن راورلہ۔

الف | یوہ وجہ د ادہ چہ د مغربی پاکستان پہ دے شہا مغربی حصہ کبن چہ  
 د حضرت رسول مقبول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہ اولاد کبن کومو  
 نامور و سید انو د اسلام د سر لوری د پارہ جہادونہ او غزاکانے کمر دے۔ دھوئی  
 پہ مبارکوقد مونو خموںز داملک بختور شوے دے۔ اوپہ آخرہ ٹے د شہادت جام  
 خنبے دے۔ اود دوی د پاکو وینو پہ قربانی جوںز پہ دے ملک کبن د اسلام  
 باغ بنیرازہ شوے دے۔ پہ دغہ سید انو کبن د زمانے پہ لحاظ چہ د کوم یوہ  
 د تولونہ بخوالی آل رسول حالات پہ صحیح تاریخی پول سوہ موزہ تہ معلوم

دی۔ ہذا حضرت جلال الدین بخاری کتب علم شہید علیہ الرحمۃ و  
الرضوان دے۔

ب | بلہ وجہ دارہ چہ ددوئی پہ اولاد کنیں ددے نور داسے کسان تیر  
شوی دی۔ چہ ہفوی کتب علم شہید خصوصی تعریفونہ ژوندی  
ساتلی دی۔ اوچونیزہ دمغری پاکستان خاورہ ٹے پہ ہفہ بخنورہ کرے۔  
حضرت سید جلال بخاری عالم وو۔ اود عالم کار خلقوتہ رشد اوہدایت  
کول وی۔ حضرت کتب علم شہید مجاہد وو۔ اود مجاہد اوغازی کار پچیلو  
پاکو وینو د اسلام دنہالگی او باغ آبیری کول وی۔ اود ادوارہ فرانس  
دوئی دغہ درے وارہ نمسویہ سنبہ شان سرے سرتہ رسولی دی۔ پلے  
وجہ پہ موتیرہ تولو ددوئی دیر لوی حق او احسان دے۔ چہ اللہ  
پاک دے دہفہ پہ بدلہ کنیں ددوئی پہ کور باندہ انوار و باران اوکری۔

---

## حضرت شیخ مولانا علی ابن یوسف دلازاک

د زینۃ التواریخ اونور وکثر و تاریخونو مطابق هر کله چه د لمغان په مقام د راجه جی پال دری لکه فوڅ له حضرت امیر سبکتگین غزنوی علیه الرحمۃ د غازیاو په شپټه زرخ فوڅ باندې شکست ورکړلو او یاد کړن، باجوې، سوات او سمه په لار د اباسین تر غاړې پورې د کفارو لښکر په مات او غلاؤ او د هند په مقام د آخری شکست ورکولو نه وروستو راجه جی پال د سر د باقی پاتې لښکر د هند واند اباسین نه پورې ایستلو نو د وادی پېښور د حفاظت د پارو ټی خپل یو سردار د لس زره مسلمانانو غازیانو سره پرېښودلو او پخپله غزنی ته واپس شو د اتول د سلا مشوره واقعات دی - په دې موقع چه دغه لس زره غازیان په وادی پېښور کېښ ایډول شوی وو - په دوی کېښ د پښتو د مختلفو قبیلو خلق شامل وو - چه په هغوی کېښ گدا نه او دلازاک په خاص طور سره د یاد ولودی - د غازیاو په دې لښکر کېښ دوه لوی مشهور عالمان او مریدان پېښویان وو - چه د هغوی نوم وو حضرت شیخ مولانا یوسف دلازاک او د بل نوم وو حضرت شیخ مولانا علی ابن یوسف دلازاک علیهم الرحمۃ د واپار او څو وو - او د امیر سبکتگین د طرف نه د غازیانو د دې لښکر سره په دې علاقه باندې د محکمه قضایه عهله مقرر شوی وو - وروستو په شکسته کېښ د امیر سبکتگین غزنوی وفات وشو - او د هغه په ځای د هغه ځوی سلطان محمود غزنوی بادشاه شو - نو د دې سلطان محمود غزنوی په زمانه کېښ په محرم ۳۹۱ هـ کې د وادی پېښور مسلمان نائب الحکومه سلطان محمود غزنوی ته سوال جواب ولیر چه راجه جی پال سره د لوی لښکر نه په وادی پېښور باندې د خپل کولو په نیت د لاهور نه راروان شو د دې وروپس پوره د

لسن میا شتے تیار ٹی نہ پس دراجہ جے پال فوجونہ پہ میاشت د شوال ۱۳۹۵ھ  
 کبں اٹک نہ پورے وتل۔ او دے پہ نہ د سلطان محمود غزنوی اسلامی  
 لسنکرے ہم وادی پینور کبں د مسلمانانو او مشرکانو د فوجونو تر منجہ پورے  
 درے میا شتے (شوال۔ ذی قعدہ۔ ذالحجہ) جنگ او شو۔ او آخر پہ سپریم لا  
 تاریخ د محرم الحرام ۳۹۲ھ مطابق ۵ اگست ۱۰۰۱ء د مسلمانانو لسنکر لہ غنائی  
 فتح ورکیر۔ اوراجہ جے پال د سلطان محمود غزنوی پہ بند کبں غزنی تہ  
 بندیوان بوتلے شو۔ دے جہاد پہ موقع حضرت شیخ مولانا یوسف دلازاک  
 علیہ الرحمة د ضلع مردان د مرکزی بنار مردان سرے نزد د بغداد نو مے  
 کالی پہ مقام شہید شو۔ چہ مزار مبارک ۷ دے کالی نہ قبلہ غارے تہ ہدیگر  
 کبں دے اود دہ نالہور فرزند حضرت شیخ مولانا علی دلازاک علیہ الرحمة  
 د ضلع پینور د مشہور کالی چار سدا پہ مقام شہید شوے وو۔ چہ مزار  
 مبارک ۷ د چار سدا پہ ہدیگر کبں دے۔ پہ بابا صاحب علیہ الرحمة مشہور  
 دے اوزیا رنگا د خاص او عام دے حضرت شیخ مولانا علی د سلسلہ عا جنید علیہ  
 بغداد پہ مشاہیر و اولیاء کبں دے۔ اولکہ چہ روستو پہ ذکر رشتی حضرت خواجہ  
 معین الدین حسن چشتی اچیری چہ ہندوستان تہ تشریف و پولونو پہ دغہ سفر  
 کبں ۷ د چار سدا پہ مقام دے حضرت شیخ مولانا علی دلازاک پہ مزار مبارک چیلہ  
 او کبیلہ و۔ دن ورے نہ ترخہ بھکبں مودے پورے د دوئی د مزار مبارک سرے  
 یوہ کتبہ موجود و۔ چہ پہ ہنوی کبں د دوئی نوم «علی» لیکے شوے وو۔ دے نوم  
 پہوجہ پہ عوامو کبں دار وایت مشہور شوے وو۔ چہ داد حضرت سیدنا علی ابن  
 ابی طالب کرم اللہ وجہہ مزار دے حالانکہ دار وایت یعنی غلط دی۔ ویلے شی چہ  
 وادی پینور دوہ مشہور علی اور وحانی خاندانونہ یعنی د بھہنی د قاضیانو  
 خاندان او د مانگ شریف کبں انو صاحبانو خاندان د وایت پہ نسب باند د دوئی  
 اولاد دے۔ پتاریخی اعتبار سے حضرت بابا صاحب د چار سدا د وادی

پیشو، مشاہیر و اولیاء کتب داولئی پیری، اولیاء اللہ کتب ولی اللہ، او  
عالم شہید دے۔ مزار مبارک تھے دروہانی انوار و مرکز دے۔ اوچار چاپیرک تلو  
علاقہ پرے روہانہ دے۔ قدس سرہ العزیز:

حضرت شیخ الشیوخ سید ابوالحسن،

علی، الہجویری،

داتا گنج بخش

سہ ۸۵ء

لہ دہجویر "موجودہ نوم" شیلکر "دے اونن ورخے ددے حائے

دغہ پخوانے نوم" ہجویر "دیرو کو خالقو

تہ معلوم دے

(آثر)

## حضرت شیخ الشیوخ سید ابوالحسن علی، الہجویری، داتا گنج بخش، سنہ ۱۸۵۴ھ

کہ نظر کا خوک پہ کار د درویشانو  
خود بہ و وینی وقار د درویشانو

عبدالرحمان بابا یہ دے پورتنی شعر کہیں بلکل رستیا خبر کہے دے۔ دڑو  
اوقیری داسے سپرے دے۔ چہ یعنی خزان نہ لری۔ د دنیا مادی زوراو  
قوت کہ ہر خمورہ زیات شی۔ خولوئی عیب ئے دادے۔ چہ پائنت نہ لری۔  
د باد یوہ چپہ وہ تیرہ شی۔ مگر دروہ و معنی اور ہونو سلطنت تر پیرہ  
پیرہ پائیری۔ او پاتے کیری، زرکونہ، زرکونہ کلونہ پرے تیرشی۔ بیامہم  
یادونہ یے باقی وی۔ ژوندی وی۔ اور وینانہ وی۔

زرکالہ مخکس د غزنی لہ لویہ ہنہرہ دوہ فاتحان را او بلل۔ یوہ مزکے  
اوسہرے واخیستے۔ اورالاندے یے کپل۔ اودوئم فاتح نہروہ اونول۔ اوڈ  
زہونونہرے فتح کرو۔ ملکونہ اوہیوادونہ پاتے نہ شول۔ خوهفہ چاہہ  
زہونہ فتح کری وو۔ اوپہ زہونوئے سلطنت کولو۔ دھوئی بے تاحہ بادشہ  
تراوسہ پورے چلیری۔ اوآثارے داسے بنائی۔ چہ د فقر اور ویشی دغہ  
بادشاہی بہ تر عمرہ باقی وی۔

د غزنی لومہے فاتح سلطان محمود و۔ چہ بہ مزکوئے سلطنت کاوہ۔  
مگر دوئم فاتح علی ہجویری دے۔ چہ سلطنت یے تراوسہ قائم دے۔  
د دے لوی روحانی فاتح د حالانہ خان خبرول حمونز۔ پارہ یقیناً چہ د  
نیک بختی خبرہ دہ۔ چہ د غزنی نہ راروان شوے دے۔ اوپہ لاہورے  
دیرہ نیولے دہ۔

حضرت شیخ سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش ہفہ بزرگہ

او مقدسہ ہستی دے۔ چہ دھوئی رونہ مبارک دھر یو مسلمان دبارہ  
د تقلید او پیر وی کو لو نمونہ دے۔ پہ پنجمہ صدی ہجری کنس چہ کو مو  
روحانی پیشوایانو او مشہور و بزرگانو پاکستان تہ تشریف رز رہے۔  
پہ ہوئی پو لو کنس دوئی تہ ممتاز مقام حاصل دے۔ دوئی پہ خپل  
اخلاقی اور روحانی قوت سرے د خلقو ز پرو نہ اسلام تہ راکنسل۔ اود  
اسلام د صد اقا و حقانیت سرے اشنا کرل۔

د حضرت داتا گنج بخش نوم علی دے کنیت اے ابو الحسن دے۔ اود  
بابا جی نوم اے عثمان دے۔ حسنی سید دے۔ او پہ نہم پشت کنس د نسب  
سلسلہ اے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ تہ رسیاری۔

دوئی د خپل کتاب "کشف المحجوب" او نور و تاریخی کتابو نو اتد کرو  
نہ چہ د دوئی کو م حالات معلوم شوی دی۔ ہفہ دلتہ درج کو وے شی۔

د غزنی بنہر پہ پخوانی زمانہ کنس پہ یوہ لوہہ دھیری بانڈے آبادیو  
قلعہ بند بنہر و۔ پہ ہفہ زمانہ د دے بنہر نہ چار چاپیرہ کنر کلی و و چہ  
ہفہ ہم یو قسم لہ د دے بنہر بھری محلے وے پہ دغہ معلو "کنس دیوے نوم  
"بھوپر" و۔ اود بلے محلے نوم "جلاب" و۔ اود ادوارہ محلے یا کلی دیوبل سر پست  
و۔ پہ دے وجہ د حضرت "داتا گنج بخش" علیہ الرحمۃ د نوم مبارک سر بھوپر  
او جلابی دوہ نسبتی نومونہ لیکلے شی۔

د دوئی د پیدائش صحیح تاریخ نہ دے معلوم۔ ترن ورنے پورے چہ  
عامو موثر خانویہ دے باب چہ خہ لیکلی دی۔ دھغ خلاصہ دارہ چہ ہر  
کلہ د دوئی عمر او یا کالہ و۔ او پہ ۶۵۰ کنس وفات شوے دے۔ نو دے  
نہ پہ قیاس سرے دا اندازہ لگو وے شی۔ چہ د دوئی د پیدائش کال پہ ۵۵۰  
و۔ لیکن پہ دے سلسلہ کنس چہ محاکم خپل تحقیق دے۔ او پہ دغہ  
بانڈے بہ روسو تاریخی او تحقیقی بحث پہ تفصیل سرے راشی دھغ لہ

مخہ دعامو مؤرخا خود اد ریاو را خبرے غلطے وی۔ بلکہ :-

(الف) حضرت داتا گنج بخش پہ سن ۸۰۰ھ کیں پیدا شوے وو۔

(ب) ددوی عمر مبارک اووہ اتیا کالہ وو۔

(ج) اوپہ سن ۸۰۰ھ کیں وفات شوے وو۔

(د) دغہ شان دعامو مؤرخا خود اد روایت ہم صحیح نہ دے۔

چہ حضرت داتا گنج بخش پہ سن ۸۰۰ھ یا سن ۸۰۰ھ کیں لاہور تہ  
تشریف راوپے وو۔ بلکہ حماد اوکد تحقیقی بحث پہ رنیا کیں چہ روستوبہ  
راشی۔ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمة پہ سن ۸۰۰ھ کیں دعالی ابن ربیع  
ابن مسعود ابن محمود غزنوی د حکومت پہ زمانہ کیں لاہور تہ راغلے وو۔  
دغہ زمانہ چہ پہ کومہ کیں حضرت داتا گنج بخش علی الجویری  
پیدا شوے وو۔ د غزنی پہ تاریخ کیں د "زرین عہد" او "تاریخی زمانے" پہ نومو  
سره یادیری۔ دامیر سبکتگین او ورپسے دغہ د نامور فرزند سلطان محمود  
غزنوی پہ برکت پہ زرگو نو عالم ان فاضلان او دیوھ او عقل خاوندان پہ غزنی  
کیں راجع کینل۔ او روستو د ابنہر د علم او فن پہ اعتبار سرے دومرے آباد  
شہ۔ چہ ہرے کوخہ او ہرے محلہ کیں دے دینی او عالمی مدرسے وی۔ او د علم ادب  
او حکمت دور دورے وے۔

حضرت داتا گنج بخش پہ غزنی کیں دغہ وخت د نامور وعالم انونہ  
ابتدائی دینی علمونہ حاصل کرل۔ پہ دے سلسلہ کیں چہ دوی د غزنی  
دکومو عالم انونہ فیض حاصل کرے دے دغوی نومونہ دادی۔

(۱) شیخ ابو الفضل ابن الاسعدی (۲) شیخ غلاتق اسماعیل

(۳) شیخ ابو عبد اللہ محمد ابن الحکم المعروف (۴) شیخ سعید ابن ابی السعید

پہ غزنی کیں د ابتدائی دینی علمونہ حاصلونہ روستو د نور علی فضیلت  
اور وحانی ترتیب د پارے دغہ وخت د اسلامی ملکہ نو پہ سفر



روان شول۔ اودھنے زمانے دنور و عالمانو اوبزرگانو د عامے قاعدے مطابق د علم او معرفت پہ طلب کنبس یے دتو لو اسلامی ملکونو دگنرو بزرگانو۔ مشائحو او عالمانو نہ استفادہ اوکرلہ۔

د حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ پہ زمانہ کنبس چہ پہ ہارچاہیہ اسلامی ملکونو کنبس کوم مشاہیر علماء او مشائخ موجود و۔ او دوی ورسو ملاقات شوے دے۔ او دھوی نہ یے فیض حاصل کرے دے۔ ددغو اکثر و بزرگانو او عالمانو حالات دوی پخپل کتاب "کشف المحجوب" کنبس بیان کری دی۔ چہ دھوی تعداد سو و نو نہم زیات دی۔ د اختصار پہ وجہی دروی د یو خونامور و استادانو او مشائحو نو مونہ دلتہ لیکل شی۔

(الف) د شام او عراق پہ عالمانو اوبزرگانو کنبس:- | ۱۱ | شیخ ذکی العلاء

۷، شیخ ابوالقاسم سیدی ۳، شیخ ابوالحسن سالبہ

(ب) پہ اہل فارس ایران کنبس:- | ۲، شیخ ابواسحاق ابن شرمار

۵، ابوالحسن علی ابن مکرون ۶، شیخ ابومسلم بردی ۷، شیخ ابوالفتح

۸، شیخ ابوطالب ۹، شیخ الشیوخ ابواسحاق

(ج) پہ اہل کرمان کنبس:- |

۱۰، خواجہ ابوعلی الحسین البرکاتی ۱۱، شیخ محمد ابن مسلمہ

(د) د خراسان پہ عالمانو کنبس:- |

۱۲، شیخ مجتہد ابوالعباس داستانی ۱۳، خواجہ ابوجعفر محمد ابن علی

۱۴، خواجہ محمود نیشاپوری ۱۵، خواجہ احمد خاوی، سرخی (۱۶)

۱۷، شیخ احمد سمرقندی ۱۸، خواجہ عبداللہ انصاری ہروی

(۵) د آذربائیجان پہ عالمانو کنبس:- | ۱۸، شیخ شفیع فرخ

۱۹، شیخ ابو عبداللہ ۲۰، شیخ ابوطاہر کشوف

(۲۱) خواجہ حسین سمرقندی ۲۲، شیخ سہاکی

(۱) د کابل بازار شہر کنبس کوم مشاہیر علماء او مشائخ موجود و۔ او دوی ورسو ملاقات شوے دے۔ او دھوی نہ یے فیض حاصل کرے دے۔ ددغو اکثر و بزرگانو او عالمانو حالات دوی پخپل کتاب "کشف المحجوب" کنبس بیان کری دی۔ چہ دھوی تعداد سو و نو نہم زیات دی۔ د اختصار پہ وجہی دروی د یو خونامور و استادانو او مشائحو نو مونہ دلتہ لیکل شی۔

(۲۳) شیخ احمد حوی د شیخ خرقان (۲۴) شیخ ادیب کنویئی

(و) د ماوراء النہر پہ عالم انوکین :- (۲۵) خواجہ امام خواص

(۲۶) ابو جعفر ابن محمد الحسین (۲۷) خواجہ فقیہ ابو محمد یاقزای

(۲۸) احمد ایلانی (۲۹) خواجہ عارف علی ابن اسحاق (۳۰) شیخ ابو الفضل ابن الحسن الختلی

لکه چہ مخکین ذکر او شو۔ حضرت داتا گنج بخش د عالم حاصلو

د پاره لرے لرے ملکونو سفرے کړے دي۔ مثلاً د آذربایجان۔ قهستان۔

خونستان۔ فرغانه۔ ماوراء النهر۔ عراق (بغداد) شام (بیت المقدس)

و (دمشق)۔ طبرستان۔ طوس۔ ترکستان۔ خراسان۔ هرات۔ کابل وغیره

وغیره ملکونه شول۔ او په دے ملکونو کین د اپورته چہ یاد شول۔ دغه عالمان

اونور په شمیره عالمان ئه لیدلی دی۔ د هغوی په صحبت اود رس کین پاتے شوی

دی۔ اود هغوی نه ئه دینی علمونه مثلاً فقه۔ حدیث۔ تفسیر اونور د معقول

اومعقول علمونه حاصل کړي دی۔ او په خصوصیت سره د حنفی مذهب

د فقه او اصول لوی عالم اود حنفی مذهب پیرو کار وو۔ اود حضرت

امام اعظم ابو حنیفه نعمان کوفی رضی الله عنه سره ئه زیاته مینه وه۔

د عالم حاصلو لویه دے سفر ونوکین چہ د طریقت اومعرفت د

کومو مشهور و بزرگانو سره ئه لیدل کتل شوی دی۔ په هغوی کین دیو

مشهور بزرگ نوم دے۔

حضرت شیخ ابو الفضل ابن الحسن الختلی الجنیدی

چہ هغه د حضرت شیخ ابو الحسن حضرت مرید وو۔ اود هغوی د طریقت


سلسله حضرت سید ایطایفه جنید بغدادی علیه الرحمة ترسیں ی۔

اوهم د هغوی په نسبت د اسلسله په جنیدیه سره مشهوره ده۔

چناغچہ حضرت داتا گنج بخش په خصوصیت سره دے حضرت ابو الفضل

الختلی مرید وو۔ د دغه علاوہ د طریقت اومعرفت د نور و کومو مشاهیر

بزرگانوسرچہ ددوی ملاقات شوے دے۔ دھنوی پہ محبت کنس پاتے  
شوے دے۔ اودھنوی نہ ئے فیض حاصل کرے گے۔ پہ دھنوی کنس دیوٹو  
بزرگانو نمونہ دادی:-

- (۱) حضرت شیخ ابوالسعید ابوالخیر علیہ الرحمۃ
- (۲) حضرت شیخ ابوالعباس احمد الاشکانی علیہ الرحمۃ
- (۳) حضرت شیخ ابوالقاسم  گزگانی علیہ الرحمۃ
- (۴) حضرت شیخ ابوجعفر ابن المصباح الصیدانی علیہ الرحمۃ

### د حضرت داتا گنج بخشؒ لاہورتہ راتل

لاہور بنہرتہ د حضرت داتا گنج بخشؒ راتل لو پہ حقلہ یوہ قیصہ بیانولے  
شی۔ چہ ہر کلہ حضرت داتا گنج بخش د شریعت او معرفت پہ تولو  
ظاہری کو باطنی علمونو کنس کمال حاصل کرلو۔ نو د خیل پیر شیخ ابو  
الفضل ابن الحسن الختائی د طرف نہ ورتہ حکم او شو چہ لاہورتہ لاریشہ۔  
د د غم پہ جواب کنس دوئی خیل پیرتہ عرض او کر و۔ چہ پہ لاہور کنس خو  
حمایر بھائی شیخ حسین زنجانی موجود دے۔ اود اسلام داشاعت او تبلیغ  
خدمت لگیادے کوی۔ نو پدا سے حال کنس لاہورتہ حماد تللو خواہ حاجت دے؟  
لیکن د دے پہ جواب کنس خیل پیر صاحب ورتہ اوفر مائیل۔ چہ بحث مکوہ  
فوراً خان لاہورتہ اور سوہ۔

چنانچہ د خیل پیر د طرف نہ د دے حکم پہ اورید لو حضرت داتا گنج  
بخش را روان شو او لاہورتہ را ورسید۔ اود لاہور بنہرتہ بھرے پہ یو  
سرائی کنس شپہ تیرہ کرلہ۔ اوصالہ بنہرتہ ننوتلو۔ نو کہ خہ گوری چہ خلق  
یوہ جنازے را خیسے وے۔ دوئی پیوس او کر۔ چہ دا جنازہ دچا دے؟ خلق ورتہ  
جواب ور کر۔ چہ داد فخر الدین حسین زنجانی جنازہ دے۔ نو د خیل پیر

بھائی حسین زنجائیؒ کو نوم اورید لوسرہ سمدستی ورتہ دخیل پیر طریقت ہفہ  
حکم وریاد شو۔ چہ فوراً لاہورتہ خان اورسورہ۔ چنانچہ دد غہ حکم پہ  
اسرار و اود اللہ تعالیٰ پہ حکمت یاندے حیران پلے شو۔ بیاد خلق سورہ  
روان شو۔ اودخیل پیر بھائی پہ جنازہ اوتکفین کنیں شامل شو۔

د اقصیہ ہم پدے جو رباندے د حضرت شیخ المشائخ نظام الدین اولیاءؒ  
پہ کتاب "فوائد القوادکنیں بیان شوے دے۔ بیاد ہفہ نہ نور و مختلفوت ذکرہ  
لیکونکو لکہ مفتی غلام سرور لاہوری وغیرہ پخیلو کتابونو کنیں رانقل کرے  
دے۔ لیکن پہ تاریخی اعتبار سورہ د اقصیہ پیرہ زیاتہ عجیبہ دے۔ چہ روسلو  
پہ دے باندے تفصیل سورہ بحث راشی۔ بیاہم ددے قیصے نہ د حضرت دادا  
گنج بخشؒ لاہورتہ د رات لوجہ کوم غرض اومقصد دے۔ ہفہ واضعہ  
کیسے شی ۱۰ اوہفہ دادے۔ چہ دوئی دخیل پیر پہ ہدایت اوحکم سورہ۔

لاہور بنہرتہ تشریف راوے وو۔ اوہاد ہفہ خبرے ثبوت دے۔ چہ  
کومہ پہ دیباچہ کنیں موبزہ لیکلے دے۔ چہ جھونہ ہر خورہ بزرگان چہ:

دُنیادیوس نہ بہ روانیدل اوبل سرتہ اولرے لرے ملکونہ لہ بہ تلل۔ ہلے  
بہ آبادیدل۔ نو دے دخیلو پیرانو اواستاد انوپہ حکم سورہ بہ کوئل۔ اوبیاد

خیلو پیرانو اواستاد انوپہ حکم سورہ بہ خاص طور باندے ہفہ علاقوتہ بہ  
لیرے شول۔ چہ ہلے بہ د اسلام د تبایع زیات ضرورت وو۔ پہ دے بنا

خیل پیر روشن ضمیر چہ دے لاہورتہ رالیرلو۔ نو پہ دے غرض رالیرے  
وو۔ پچہ دد غے زمکے د خدائی مخلوق تہ ترینہ فائدہ اورسیری۔ اوداد حضرت

داسا گنج بخشؒ د کامل پیر لوی گرامت دے۔ چہ ہفوی د اخیل مرید چہ  
پہ سترہ کنیں لاہورتہ د دین اسلام د فیوضاتو اوقیاماتو خورہ ولو

دیارہ رالیرے وو۔ ہفہ سلسلہ تراوسہ پورے چہ بن د سترہ کال دے۔  
۹۷۳۳ کالہ تیر شول اوہفہ شان جاری دے۔ سترہ زادہ دارا شکوہ پخیل

کتاب "سفینہ الاولیاء" کتب لیکلی دی چہ :-

"ہر کلمہ چہ حضرت داتا گنج بخشؒ لاہور تہ تشریف راہرو۔ نوہ  
بولونہ مخکن د خیلہ دیرے خواتہ دیو جماعت بنیادے کیسینودہ۔ راہم  
ہفہ جماعت دے۔ چہ دھنچ پھن کتب نھر خاتہ طرف تہ نن ورے ددوی  
مزار مبارک واقع دے۔

د داتا گنج بخشؒ دے جماعت پہ حقلہ پہ تاریخونو او تذکر و کتب  
یور وایت لیکلے شوی دے۔ او ہفہ دادے چہ کلہ دا جماعت جو رید لونو  
داسے معلومیدہ چہ ددے جماعت ہفہ (قبلہ) لہرستان سہیل (جنوب طرف)  
طرف تہ مائیلہ دہ۔ پہ دے باندے د لاہور پھر تولو عالماتو اعتراض اوکر۔  
مگر حضرت داتا گنج بخشؒ پخیلہ دمانجہ امامت کولوتہ و پاندے شو۔ جمع  
نمونے اوکرا۔ دمانجہ نہروستوے خلقوتہ او فوائیل چہ او کوئی کعبہ  
اللہ کوم خواتہ دہ ؟ حضرت داتا صاحب پہ کرامت دھنوی ددے خبرے  
کولوسرہ سم دخلقو دستر گونہ پردے پورتہ شوی۔ چہ دجماعت محراب تہ  
اوکتل، نوخامخے کعبہ شریف (بیت اللہ) پہ نظر راغے۔ او پخیلوستر گونے  
اولیدل چہ دجماعت قبلہ کعبہ شریف تہ بالکل برابرہ دہ۔ پہ دے قول علماں  
پہ خپلو اعتراضونو باندے ستومانہ شول۔ معافیے او غوسبتلہ او دگواغ  
پہ وجہ دحضرت داتا صاحب د کرامت او ولایت آوازہ او شہرہ تر لرے لرے  
خورہ شوی۔ او دخدا ئی مخلوق پرے رامات شو۔

حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمة چہ پہ لاہور کتب استوگنہ اختیار  
کپہ نوہ حق دین اسلام د تبلیغ دپارہے سلسلہ شروع کپہ۔ پنجاب او لاہور  
خلقوتہ ددوی د اخلاقی اور روحانی فیوضاتو لویہ برخہ اوصہ نصیب شوی  
او بے شمیرہ دخدا ئی مخلوق ددوی د اخلاق حسنہ او تاثیر نہ یک وعظ او  
نصیحت نہ فیض یاب شول۔ او پہ دین اسلام مشرف شول۔ حضرت داتا گنج

بخش پہ حقیقت کنب د علم اوعرفان یو د اسے عظیم الشان دریاب وو۔ چہ  
 ہر خوانہ دوی د فیض ولے اونہرو نہ خوار ک شول۔ اود کفرستان ہند  
 ہذہ د کفر اوشرک پہ اُور باندے اوج شوے اوسوزید لے ہیوادے د اسلام  
 پہ ابوسیراب کر۔

کوم جماعت چہ حضرت داتا گنج بخشؒ جو رکے دے، ہذہ ترین  
 ورخے پورے د دین اسلام د تعلیم، تبلیغ اوتر بیت درسگاہ دے، او پہ دے کنب  
 د رُشد اوهدایت سلسلہ ہم ہذہ شان جاری دے۔ اومید دے چہ ترقیامتہ  
 بہ جاری وی۔

دھنہ زمانے پہ کفار اومشرکانو کنب چہ کوم اولئی دیرمسلم د دوی پہ  
 مبارکولاسونو اسلام قبول کرے وو۔ دہنہ نوم ”رائی راجو“ وو۔ داسی دے  
 غزنوی سلطان د طرف نہ د پنجاب نائب الحکومتہ وو۔ اود ہندومذہب پیرو  
 کار وو۔ د اسلام قبولونہ روستو ہر کلہ چہ حضرت داتا گنج بخشؒ د خپلو  
 فیوضاتونہ مستفیض کر۔ اوهنہ لہ ءے د ”شیخ ہندی“ خطاب ورکے۔ نو  
 بیاد غہ شیخ ہندی خپل ٲول ژوند د اسلام خدمت تہ وقف کر۔ دُ نیاو  
 د نیا داری تہ ءے شا کر لہ۔ د دلا زیارت ہم د داتا گنج بخشؒ د درگاہ پہ احاطہ  
 کنب دے۔ علیہ الرحمۃ والغفران۔

### تاریخی بحث

لکہ چہ مخکنبورتہ اشارہ شوے دے۔ د حضرت داتا گنج بخشؒ د تاریخ  
 ولادت اووفات دواو پہ تاریخونو کنب اختلاف دے۔ اود دغے پہ وجہ دے  
 صحیح اندازہ کول گران دی۔ چہ دوی لاہورتہ پہ کوم وخت کنب راغلی وو۔  
 اود دوی ٲول ژوند خو کونہ وو۔ ؟ پہ دے سلسلہ کنب مجوزہ خپلوعامو  
 مؤرخانو اوغیرملکی مستشرقینو اوتد کر لیکونو چہ خہ لیکلی دی، مختصراً  
 ہذہ دایو خو خبرے دی۔

(۱) یوہ خبرہ داچہ داتا گنج بخشؒ دولا دت صحیح تاریخ نہ دے معلوم۔

(۲) البتہ پہ دے خبرہ دتو لو اتفاق و وچہ ددوئی عمر او یا کالہ وؤ۔

(۳) دارویمہ خبرہ یعنی چہ دحضرت داتا گنج بخشؒ عمر او یا کالہ وؤ۔ پدے

باندے داتفاق نہ روستو اکثر و مؤرخینو او تذکرہ لیکونکو ددوئی

وفات سنہ ۸۶۵ھ بیان کرے دے۔ فقط یو غیر ملکی مستشرق اختلاف

کرے دے۔ او ہنہ ددوئی وفات دسنہ ۸۶۵ھ خواؤ شانمانہ بیان کرے دے۔

(۴) ہر کلمہ چہ عام و مؤرخینو یو خواتہ ددوئی عمر او یا کالہ بنود لے

دے۔ او بل خواؤ ددوئی وفات تے پہ سنہ ۸۶۵ھ کنیں بین کرے دے۔

نود دغہ پہ اعتبار پہ قیاس سرہ ددوئی دولا دت کال تے سنہ ۸۶۵ھ

اندازہ کرے دے۔

(۵) پہ آئینہ تصوف نوے کتاب کنیں ددوئی ولادت تے سنہ ۸۶۵ھ بنو لے دے لیکن

ورسہ دوفات کال تے سنہ ۸۶۵ھ بنو لے دے۔

(۶) حنہ مؤرخین لیکو چہ داتا گنج بخشؒ پہ سنہ ۸۲۲ھ کنیں لاہورتہ راغلے وؤ۔

او حنہ نور و ددوئی لاہورتہ دراتلو کال سنہ ۸۳۳ھ بیان کرے دے۔ دا پورتہ

چہ کوے خبرے بیان شو لے پہ دے کنیں چہ کوہ اختلاف دے ہنہ بنکارہ

دے۔ پہ دے وجہ داسوئل حل کوں غور کی چہ پہ دے کنیں صحیح خبرہ

کومہ یوہ دے۔ ۹ پدے وجہ موبترہ داضوری و کپرتہ چہ دتہ اول دتو لو

تاریخ نو او تذکرہ و ہنہ توں تاریخی روایتونہ او بیانونہ رانقل کرو۔ چہ کوہ

تردے وختہ پورے موبترہ پہ لاس زغلی دی۔ او پہ کومو کنیں چہ پہ

خصوصیت سرہ داتا گنج بخشؒ تاریخ وفات بیان شوے دے۔ او بیابہ

ہنہ باندے یو تحقیقی و تنقیدی نظر و چوؤ۔ دیارہ ددے چہ ددے خونلا وور

تاریخی بحث پہ ذریعہ دعا و خلق و معلومات زیات شی۔ دحضرت داتا

گنج بخشؒ دولا دت او وفات صحیح تاریخونہ ترینہ معلوم شی۔ او ورسہ د

د عامو مؤرخینو په نظر کښې چه کوم تضاد دے او غلطی دی۔ هغه هم ترینه واضحه شی۔ اود اهم واضحه شی۔ چه د عامو مؤرخینو د بیانونو کومه خلاصه چه مونږه پورته درج کړله اوروستو به ئې په تفصیل سره بیان راشی۔ په دغه ټولو خبرو کښې یوه هم صحیح نده ۸۰ اود دغه نده دا اندازه لگول آسان شی چه همونږه عامو مؤرخینو خومره د غفلت زکار آخیستے دے۔

## تاریخ وفات

(۱) د حضرت داتا گنج بخش<sup>۱</sup> په حقله په «آئین اکبری» کښې څه ذکر نشته دے۔

(۲) د میرزا المعینی بیگ اعلی ولد شاه قلی سلطان بدخشی (چه د شهزاده مراد بخش بدخشی وو) په تالیف «ثمرات القدس» کښې (چه د کتاب دغه فاضل

مؤلف د شهنشاہ د هلی جلال الدین اکبر په زمانه کښې لیکلے دے)۔

لیکي: چه حضرت داتا گنج بخش<sup>۲</sup> په سنه ۸۴۵ هـ کښې وفات شوه دے۔

(۳) د رشکوه پـ خپل تالیف «سفینه الاولیاء» طبع لکهنوء سنه ۱۸۹۲ هـ صفحه

۷۵ کښې لیکي چه حضرت داتا گنج بخش<sup>۳</sup> په سنه ۸۵۵ هـ او په بل روایت

کښې په سنه ۸۶۲ هـ کښې وفات شوه دے۔

(۴) حاجی خلیفه پخپل کتاب «کشف الظنون» کښې لیکي چه داتا گنج بخش<sup>۴</sup>

په سنه ۸۶۵ هـ کښې وفات شوه دے۔

(۵) مرزا اسامی بیگ پخپل کتاب «قاموس الاعلام» کښې د داتا گنج بخش<sup>۵</sup>

تاریخ و وفات کال سنه ۸۶۵ هـ لیکلے دے۔

(۶) مفتی غلام سروری لاهوری پخپل کتاب خزینة الاصفیاء کښې

(چه د کتاب ئې په سنه ۱۲۸۲ هـ کښې تالیف کړې دے) په صفحه ۲۳۳ جلد ۲

کښې لیکي:۔

«وفات دهغه جامع الکمالات په قول د صاحب د «سفینه الاولیاء»



(تالیف دستمزد ادا دار الشکوہ) یہ کال سنہ ۱۲۶۲ھ یا سنہ ۱۲۶۶ھ کنیں واقع شو  
 سدے۔ اوصاحب دے دفحات الانس، مولانا عبد الرحمان جامی اوصاحب  
 دے اخبار الاولیاء، دمعتبر و روایتونویہ سند سہ ددوی وفات کال  
 سنہ ۱۲۶۵ھ لیکلے دے۔

ددے پور تہ شیرمے حوالے پہ سلسلہ کنیں دایوہ ضروری خبرہ یادول پکارکے  
 چہ مفتی غلام سرور چہ دفحات الانس تالیف دمولانا عبد الرحمان  
 جامی کومہ حوالہ ورکری دے۔ دغہ خہ حقیقت نہ لری۔ تھکدہ چہ دفحات  
 الانس توے چاپ شوے اوقامی زریے نسخہ چہ تراوسہ پورے مہونہ د نظرہ  
 تیرے شوی دی۔ ددے کتاب پہ ہع شہوہ نسخہ کنیں ہم دداتا کنج بخش دوفات  
 تاریخ پر حقلہ خہ قسم ذکر نشہ دے۔ بیشکہ حضرت مولانا عبد الرحمان جامی  
 دحضرت داتا کنج بخش علیہ الرحمۃ دژوند حالات لیکلی دی۔ لیکن ددوی  
 دوفات تاریخ تے نہ دے لیکلے۔ حیران تیا دچہ مفتی غلام سرور دفحات  
 الانس حوالہ خٹکہ ورکری دے۔ پدے سلسلہ کنیں مولانا محمد شفیع مرحوم  
 لائبریرین دپبلک لائبریری پنجاب (لاہور) کچہ پہ خیلہ یوہ مقالہ کنیں پہ مفتی  
 غلام سرور دینک گمان اظہار کری دے۔ چہ ممکنہ دے دمفتی غلام سرور  
 سولہ بہ دفحات الانس کوہ یوہ داسے نسخہ موجودہ وچہ پہ ہع کنیں باہد  
 حضرت داتا کنج بخش علیہ الرحمۃ دوفات تاریخ ہم درج وو۔ نوالبتہ دایوہ  
 داسے وجہ دے چہ مہونہ دے دمفتی غلام سرور بیان پرے قیلوے شو۔

۱۴ | دمفتی غلام سرور لاہوری دبیان خہ حصہ پہ فقرہ ۵۷ کنیں درج  
 کریے شوے۔ ددغہ بیان نہ روستو لکدہ چہ دمفتی غلام سرور عامہ  
 قاعدہ دے پچیلہ تے دداتا کنج بخش دوفات ہم دغہ تاریخ سنہ ۱۲۶۵ھ پہ نظم  
 کریے دے۔ اوچہ دتاریخ وفات کوے قطعات تے پچیلہ جوہے کریے دی۔ اوچہ  
 دھغہ نہ علاوہ نور و خلاق چہ دحضرت داتا صاحب دتاریخ وفات پہ حقلہ کوم

قطعات لیکلی دی۔ ہفتے ہم رانقل کری دی۔ دمثال پہ طور شیخ حمد کشمیری  
چہد نفحات الانس پہ شرح کتب کوہہ د تاریخ وفات قطعہ لیکلہ۔ پہ ہفتے  
کتبے دلفظ ”سردار“ نہ دحضرت ”شیخ جوہری“ دوفات تاریخ سنہ ۱۲۶۵ھ راوکتلہ  
کا مفتح غلام سوری و لاہوری پخپل دوئم کتاب ”تاریخ مخزن پنجاب“ جلد ۵  
صفحہ ۲۷۷ کتب دحضرت داتا گنج بخش د ”تاریخ وفات“ دارو کا تاریخ لفظونہ  
درج کری دی:- سردار (۱۲۶۵ھ) کاشف دین (سنہ ۱۲۶۵ھ)  
(۸) پہ کتاب ”ماثر الکرام“ کتبے دحضرت داتا گنج بخش دوفات کال سنہ ۱۲۶۵ھ  
لیکلہ دے۔

- (۹) پہ کتاب ”نزهة الخواطر“ کتبے د  
 (۱۰) پہ کتاب ”حداث الق الحنفیہ“ کتبے د  
 (۱۱) پہ کتاب معارج الولايت تالیف د عبد الرزاق خویشکی قصوری کتب دحضرت  
 داتا گنج بخش دوفات تاریخ نہ دے لیکلے شوے۔  
 (۱۲) ہدایت حسین پہ خیلہ مقلہ داتا گنج بخش ”پہلہ“ د ”دائرة المعارف اسلامی“  
 جلد ۷ صفحہ ۹۳۷ کتب چاپ شوے دے۔ داتا گنج بخش دوفات تاریخ سنہ ۱۲۶۵ھ لیکلہ دے۔  
 (۱۳) موسیودید فارسی قلمی نسخہ پہ فہرست جلد ۷ صفحہ ۳۲۳ کتب د  
 داتا گنج بخش دوفات تاریخ کال سنہ ۱۲۶۵ھ لیکلہ دے۔  
 (۱۴) رحمان علی لاہوری پخپل کتاب ”تذکرہ اولیاء ہند“ صفحہ ۵۹۷ کتب دحضرت  
 داتا گنج بخش دوفات تاریخ سنہ ۱۲۶۵ھ لیکلہ دے۔  
 (۱۵) مرحوم ملک الشعراء بہار (ایرانی) پخپل کتاب ”سبک شناسی“ جلد ۱  
 صفحہ ۱۸۷ کتب دداتا صاحب دوفات تاریخ سنہ ۱۲۶۵ھ لیکلہ دے۔  
 (۱۶) مولانا عبد الماجد دری آبادی پخپل کتاب ”تصوف اسلام“ جلد ۷ صفحہ  
 ۵۳۷ کتب دداتا صاحب دوفات تاریخ سنہ ۱۲۶۵ھ لیکلہ دے۔  
 (۱۷) اسماعیل یاسا بغدادی پخپل کتاب ”اسماء المصنفین“ جلد ۷

صفحہ ۶۹۱ کتب داتا گنج بخش دوفات تاریخ سنہ ۱۲۶۵ھ یکے دے۔

(۱۸) سید صباح الدین پہ خپل کتاب "بزم صوفیہ" صفحہ ۷۱ کتب د

داتا گنج بخش دوفات تاریخ سنہ ۱۲۶۵ھ یکے دے۔

(۱۹) فقیر محمد حسن رامپوری پخپل کتاب "آئینہ تصوف" صفحہ ۷۱ کتب د

داتا گنج بخش دوفات تاریخ سنہ ۱۲۶۵ھ یکے دے۔

(۲۰) شیخ محمد اکرام پخپل کتاب "آب کوثر" صفحہ ۸۶ کتب د داتا گنج بخش صاحب

دوفات تاریخ سنہ ۱۲۶۵ھ یکے دے۔

(۲۱) حضرت داتا گنج بخش د مزار مبارک سرتہ پہ گنبد کتب دندہ چہ

کومہ کتبہ لکید لے دے۔ پہ ہفتے کتب دوفات تاریخ سنہ ۱۲۶۵ھ یکے شوے دے۔

(۲۲) نوربے شہیرا دیبا نو اومضمون نگار نو پہ مختلفو اخبار و نو اور سالو کتب

د داتا گنج بخش پہ عنوان سرتہ پہ خپلو مقالو کتب د حضرت داتا صاحب

دوفات تاریخ سنہ ۱۲۶۵ھ یکے دے۔

(۲۳) ڈاکٹر عبد الغنی پخپل تالیف "تصوف اسلام" صفحہ ۷۱ کتب د حضرت

داتا صاحب دوفات تاریخ سنہ ۱۲۶۵ھ خواؤ سازمانہ یادہ کرے دے۔

یعنے کوم خاص تاریخ تے نہ دے نیو دے۔ بلکہ خبرہ تے شک منہ کرے

دے۔ چہ کم از کم د سنہ ۱۲۶۵ھ منجئی زمانہ ترینہ مراد کید لے شی۔

(۲۴) مشہور انگریز مستشرق پروفیسر نکلسن د "کشف المحجوب" د

انگریزی ترجمہ پہ دیبا چہ کتب پہ قیاس سرتہ لیکي: چہ

"قیاس دادے چہ داتا گنج بخش دوفات

د کال سنہ ۱۲۶۵ھ اوسنہ پہ منع کتب واقع شوے دے۔"

(یادگیرناہ)

پورتہ پہ فقرہ ۷۱ کتب د داتا گنج بخش د مزار مبارک د کتبہ پہ

حوالہ د دوی دوفات تاریخ سنہ ۱۲۶۵ھ درج شوے دے۔ لیکن دے۔

کتبہ پہ حقلہ یو شو خبرے د تاریخی یادگیر نے پہ طور پہ ذہن کنس یاد  
ساتل پکار دی۔

الف | یوہ دا خبرہ دہ چہ د حضرت داتا صاحب د وفات پہ وخت کتبہ  
غزنی اولا ہور دواہ و باندے د حضرت ظہیر الدولہ سلطان ابراہیم  
ابن مسعود غزنوی بادشاہی وہ۔ دغہ سلطان ابراہیم پہ ۸۲۴ھ مطابق  
۸۵۸ھ کنس بادشاہ شوے وو۔ او پہ ۸۸۶ھ کنس وفات شوے وو۔ چہ  
خہ وخت حضرت داتا گنج بخش وفات شو۔ او دخیل جماعت مخ تہ پہ معن  
کنس دفن کرے شو۔ نو دغہ سلطان ابراہیم پرے مزار جو رکے وو۔ د  
ہف نہ خہ زمانہ روس تو د دہای مشہور بادشاہ سلطان جلال الدین  
اکبر دے مزار پہ تعمیر کنس حصہ آخستے وہ۔ دہف نہ پس پہ ۱۲۲۵ھ کنس  
دلاہور بنجر یونیک سری چہ دہفہ میاں عوض نوم وو۔ دے مزار مبارک نہ  
چار دیواری چایرے کپے۔ او بیادہف نہ روس تو د غزینۃ الاصفیاء جلد ۲  
صفحہ ۲۳۲ طبع نو کثور) دبیان مطابق پہ ۱۲۴۸ھ کنس دلاہور بنجر د مشہور  
خاندان فقیران یو مشیر حاجی نور محمد فقیر چہ ہم دے لاهور اوسید وکے  
وو۔ پلے مزار مبارک باندے گنبد جو رکے۔ او چوٹ جماعت تے دس نہ ساز کرے۔  
ب | بلہ خبرہ دادہ چہ د حضرت داتا گنج بخش د مزار مبارک سرتلہ پہ  
کومہ کتبہ لکید لے دہ۔ او پہ ہف کنس ددوی وفات تاریخ ۸۲۵ھ لیکے شو  
دے۔ ددغہ کتبہ رسم الخط پہ فنی نقطہ نگاہ سے د سلطان ابراہیم (۸۲۴ھ  
تاس ۸۸۹ھ) یا د شہنشاہ جلال الدین اکبر د زمانے (۱۰۱۰ھ تہ ۱۰۲۷ھ) مکرز نہ معلوم  
دے دواہ و نامور و بادشاہان پہ زمانہ کنس چہ د فارسی ژبے رسم الخط کوم  
طرز وو۔ دے موجودہ کتبہ رسم الخط دہف نہ دیری روس تہی زمانے رسم الخط  
پہ نمونہ دے بلکہ دے موجودہ کتبہ رسم الخط نہ د اصفا معلومیری  
چہ د اہم ہفہ د ۱۲۲۵ھ یا ۱۲۴۸ھ د زمانے جو پے شوے دہ۔ او دے دہ

وجوه اتولہ مخہ پہ تاریخی اعتبار سر لاد دے کتبہ پہ لکھو کہ سترہ سہ منہ شہ  
خاص اہمیت لکھو

## یو تحقیقی اوت نقیدی نظر

داتولہ تاریخی حوالے چہ تو مے پور تہ درج کرے شوے۔ پہ دے چہ یو نظر  
واچولے شی۔ نو دانیجہ پہ لاس راخی۔ چاہد ستائہ نہ را پہ دیمخواتہ چہ  
ھر حومرہ مؤرخین تیر شوی دی۔ هغوی یولو پہ شریکہ ہم دایوہ خبرہ لیکے  
دہ۔ چہ حضرت داتا گنج بخش پہ سنہ ۴۵۲ھ کین پہ حق رسیدلے دے البتہ  
یودوہ کسانو سنہ ۴۹۲ھ او سنہ ۴۹۲ھ ذکر کرے دے۔ لیکن دغور، فکر اوتوجہ  
قابلہ خبرہ دادہ۔ چہ داتولہ مؤرخین چہ پہ کومہ خبرہ متفق شوی دی۔  
چہ داتا صاحب پہ سنہ ۴۷۵ھ یا سنہ ۴۷۶ھ کین وفات شوی دی۔ داتولہ دد قسم  
نہ بیانات دی۔ چاہد دے خبر و سرة داتا گنج بخش علیہ الرحمہ خیل کتاب  
”کشف المحجوب“ اود ستائہ نہ دیمخکین زمانے پمخواتی تاریخی کتابونہ اوتذکرہ  
قطعا اتفاق نہ کوی۔

دے وضاحت داسے دے۔ چہ حضرت داتا گنج بخش پمخیل تالیف کشف  
الحق رب” کین دخیلو دوه قسمہ استاذانو او پیرانو ذکر کرے دے۔  
(الف) یوهفہ چہ ددہ پہ ژوند کین وفات شوی دی۔ اودے دهغوی دنوم  
اخیستلوسرة سم دعائیه لفظ ”رحمة الله علیه“ ورسرہ لیکي۔

(ب) دوئم هفہ چہ ددہ دخیل ژوند پہ زمانہ کین لاروندی دی۔ چنانچہ  
دحضرت داتا گنج بخش پہ دغه اولنی قسم استاذانو کین چہ کوم ددہ دخیل  
ژوند پہ زمانہ کین وفات شوے دے۔ دیوداسے استاذ ذکرے هم کرے  
دے۔ چہ هفہ پہ سنہ ۴۸۱ھ کین مردے۔ نو ددے لازمی نتیجہ داشوے۔  
چہ مونزلہ ورسرہ داهم منل پکاردی چہ پہ دغه نیتہ یعنی سنہ ۴۸۱ھ

کنیں حضرت داتا گنج بخش پخیلہ ژوندے روع وؤ۔ لیکلے کوؤلے شول۔  
 اوچہ ہرکلہ پہ دغلہ سلسلہ کنیں ددے یو استاذ پہ حق اور سیدلہ نوڈچہ  
 دھوئی نہ دگومونیکو خبر و سبق حاصل کرے وؤ۔ اودوئی ہفہ خبرے  
 لیکلے نوڈخیل استاذ دگوم سیرے د رحمة اللہ علیہ جملہ ہم اولیکلہ۔

پہ دے سلسلہ کنیں بنیادی سوال دادے۔ چہ کہ بالفرض دا اومنے  
 شی۔ چہ حضرت داتا گنج بخش پہ سلسلہ کنیں وفات شوے دے۔ نوبیادوئی  
 دخپلو ہفہ استاذ انو ذکر پہ کوم جور اوکرے شو۔ چہ ہقوئی دسلسلہ نہ ہم  
 روستو وفات شوی دی؟۔

ددے نہ خود اسے معلوم پری۔ چہ ہر خومرہ د پخوانی زمانے بیاروستئی  
 زمانے۔ یاد موجودہ زمانے مؤرخینو یا تذکرہ لیکونکو یہ یوہ خولہ او یو اتفاق  
 د حضرت داتا گنج بخش تاریخ وفات سلسلہ لیکو د اسلسلہ راشروع کرے دے۔  
 ہقوئی ہلو وینچی د حضرت داتا گنج بخش د تالیف ”کشف المحجوب“ پہ غور سیر  
 او تحقیقی او تنقیدی نقطہ نگاہ سیرے د مطالعہ کو لو تکلیف نہ دے کرے۔

پہ دے اعتبار سیرے د حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمة د تاریخ وفات  
 د مسئلہ یقیناً چہ یوہ گرانہ او مشککہ تاریخی مسئلہ دے۔ تفصیلی بحث پرے  
 کول ضروری دی۔ اود دے د پارے پکار دے چہ دہو لونہ پخوانی کتاب یعنی ”کشف  
 المحجوب“ اوور پسے خٹنہ نور پخوانی تاریخی کتابونہ او تندرے پہ تحقیقی او تنقیدی  
 نظر سیرے مطالعہ کرے شی۔ او پدے جور پوے صحیح نتیجہ تہ اور سیدلے شو۔ اودا  
 واضحہ شی چہ د بحث پہ تنقیدی نقطہ نگاہ سیرے د حضرت ”شیخ ہجویری“  
 د ژوند زمانہ ترکوے نیٹے پورے رسی پری؟ اود دوئی د وفات تاریخ پہ کوم کال  
 کنیں اندازہ کوؤلے شو۔؟

## دکشف المحجوب تصریحات

دلالتہ مؤیدہ د "کشف المحجوب" دخیلو تصریحاتو مطابق خبرہ دسر نہ راواخلو  
چہ ددغ نہ یوہ داخبرہ معلومہ شی۔ چہ حضرت داتا گنج بخش د کفیل  
تاریخی کتاب پہ لیکلو پہ کومہ زمانہ کنس شروع کرے وہ۔ چہ ددغ نہ بہ وڑکا  
ورسہ پہ لاہور کنس ددوئی د موجود کئی زمانہ او تاریخ ہم معلوم شی۔ او  
دابہ ہم معلومہ شی چہ داتا گنج بخش ترکوے زمانے پورے ددے کتاب  
لیکل جاری ساتلی وو۔

د آسانتیا دیارہ د "کشف المحجوب" ددے نمونے تصریحات، او ورسہ پہ  
ہغہ باندے خیل تحقیقی او تنقیدی بحث دسن او تاریخ پہ لحاظ سرہ سلسلہ  
وارد دلہہ درج کوؤ۔ چہ پہ معلوما تو حاصلو لو کنس او دہغ نہ صحیح نتیجہ رہ  
پہ رسید لو کنس آسانی راشی۔ (سنہ ۱۳۲۵ھ)

د "کشف المحجوب" د کھنے اشاراتو نہ دا اندازہ لکید لے شی۔ چہ د  
دے کتاب پہ لیکلو دے سنہ ۱۳۲۵ھ نہ روستو شروع کرے دہ۔ مثلاً "دفقر  
او غنا" د فضیلت پہ فصل کنس لیکلی :-

”یحییٰ معاذ الرازی..... او..... د متلخرینو نہ شیخ المشائخ  
ابوسعید فضل اللہ بن محمد المہدی رحمہم اللہ“ قول پہ دے خبرہ  
اتفاق لری چہ غفی والے او مالدار ی : فقیر تو ب، خواری او نیستکاری  
نہ زیات بنہ حقیر دے۔“ (کشف المحجوب صفحہ ۲۶ طبع سمرقند)

پہ دے پور تہ حوالہ کنس لفظ د "رحمہم اللہ" بہ پہ خیال کنس او سالتے شی۔  
او ورسہ پہ دیتہ ہم فکر او کرے شی۔ چہ دغہ حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر  
د قابل اعتماد مؤرخینو پہ قول پہ خلورم تاریخ دشعبان المعظم سنہ ۱۳۲۵ھ  
وفات شیعہ دے۔ (رحالی بابو ملا لکری کتاب "اسرار التوحید" صفحہ ۳۵۶)

دے نہ موز دے نتیجے تہ رسید لے شو۔ چہ دے "کشف المحجوب" پہ لیکو باندے  
 سن ۱۲۲۸ھ نہ روستو شروع شو دے۔ حکم چہ دا واقعہ کتاب پہ اول  
 سی (صفحہ ۷۱) کتب لیکے شو دے۔ او پہ دغہ نیتہ ابوسعید ابوالخیر وفات  
 شو دے و۔ ہر کلمہ چہ شیخ ہجویری پہ پورہ وضاحت سر دے "کشف المحجوب" دے  
 لیکو پہ وخت کتب دے ابوسعید ابوالخیر دے نوم سر دے "رحمۃ اللہ علیہ" لیکے دے  
 اود عایت ورتہ کر دے دے۔ نو ہر ہفہ خوک چہ دے عربی او فارسی ادب وانشاء  
 سر دے نہ خہ واقفیت لری۔ ہفہ پہ دے پوہیری چہ "رحمۃ اللہ علیہ" یوہ  
 داسے جملہ دے چہ دافقط دہفہ چاد نوم سر لیکے شی۔ چہ ہفہ وفات شو وی۔  
 او ہر کلمہ چہ حضرت شیخ سید علی ہجویری دا خیل کتاب "کشف المحجوب"  
 پہ لاہور کتب لیکے دے۔ نو پہ دے وجہ دا ویلے شو۔ چہ پہ سن ۱۲۸۶ھ کتب حضرت  
 داتا گنج بخش پہ لاہور کتب و۔ او دغہ سن ۱۲۸۶ھ نہ روستو دے دے کتاب  
 پہ لیکو شروع کر دے دے۔

### (سن ۱۲۸۶ھ)

بل ہفہ بزرگ چہ حضرت داتا گنج بخش استلا دے۔ او دکشف المحجوب  
 پہ صفحہ ۷۱ باندے دہفہ ذکرے کر دے دے۔ ہفہ حضرت ابوالقاسم بن علی  
 بن عبد اللہ کرکائی علیہ الرحمۃ دے۔ دے دے نوم سر لیکے :- "مَعَنا اللہ و  
 الْمُسْلِمِینَ بِبَقَائِهِ" (ترجمہ خدائے دے ژوند لری او دے پہ ژوند دے۔  
 موزہ تول مسلمانان بہرہ مند کری۔) دغہ شان ہم دے ابوالقاسم کرکائی  
 پہ حقلہ پہ صفحہ ۲۵۴ باندے لیکے :- "او شیخ ابوالقاسم کرکائی چہ نن ورٹہ مرتبہ  
 د قطب مدار لری۔ او مدار عالم پہ ہفہ دے۔ خدای دے ژوند لری" (د اہل  
 تصوف پہ اصطلاح کتب قطب مدار "غوث" تہ وائی) دے پور تہ دوار وحوالہ  
 صفا معلومیری چہ دکشف المحجوب دے حصے لیکو پہ وخت کتب حضرت  
 ابوالقاسم کرکائی ژوند دے و۔ دا ابوالقاسم ہفہ بزرگ دے۔ چہ د حضرت  
 داتا گنج بخش او دوی ترمذی پہ طوس نوی جنبہ کتب ملاقات شو دے و۔



اودے د حضرت ابوسعید ابوالخیر یہ عصر و بزم کا تو کبیں شمارے شی۔ اوپہ تاریخ سنہ ۱۱۵۱ھ کبیں وفات شوے دے۔ دے حوالے دیارے ملاحظہ کری: تاریخ تصوف اسلام، صفحہ ۷۷۷، او خزینۃ الاصفیاء جلد ۱ صفحہ ۷۷۷) د کشف المحجوب دے پورے حوالے نہ موزرے د نتیجہ اخلاو، چہ حضرت شیخ ہجویری د کال سنہ ۱۱۵۱ھ نہ بھکبیں پہ لاہور کبیں استوکنہ لرلہ۔ اود، کشف المحجوب، پہ لیکو کبیں مصروف وؤ۔

سنہ ۱۲۶۰ھ

حضرت ابوالفضل محمد ابن الحسن الختلی رحمۃ اللہ علیہ دیر لوی شیخ روحانی رہنما، اود حضرت داتا گنج بخش استاذ او مرشد وو۔ د دہ پہ حقلہ د کشف المحجوب پہ صفحہ ۷۷۷ کبیں لیکي:۔ ”پہ طریقت کبیں تمہا اقتداء پہ شیخ ابوالفضل محمد ابن الحسن ختلی سے دہ۔“

حضرت شیخ ہجویری دے خپل استاذ او مرشد د وفات واقعہ پہ دے الفاظ سیرۃ بیانوی :-

”کومہ ورخ چہ ہفتہ وفات کیدہ، نوپہ ”بیت الجن“ کبیں اوسیدہ۔ دیاو کھدے۔ چہ د عقبہ نہ برے د دمشق (شام) پہ علاقہ کبیں دے۔ د وفات پہ دختر کبیں دھوی سر مبارک تمہا پہ غیر کبیں وؤ۔ ..... دیر او برد وصیت تے راتہ اوکر۔ اور روح مبارک تے خدائی تہ وسپارہ۔“

(دحوالے دیارے ملاحظہ کری) کشف المحجوب، صفحہ ۷۷۷، طبع سمرقند

د حضرت داتا گنج بخش د پورے بیان پہ دے خبرے باندے پورے دلیل دے چہ حضرت ہجویری د خپل استاذ د مرکز پہ بالست باندے پہ دمشق (شام) کبیں موجود بنیائی۔ موزرے د داتا گنج بخش دے استاذ اور روحانی رہنما نوم د ”کشف المحجوب“ پہ ذریعہ پترنو۔ حضرت مولانا عبد الرحمان جامی نقشبندی پہ خپل کتاب نفحات الانس صفحہ ۷۷۷ کبیں ددوی ہم دغہ قدر

حالات لیکلی دی۔ کوم چہ پہ کشف المحجوب کتب درج دی۔ دخیل طرف  
 نہ خہ اضافہ تے پرے ندہ کرے۔ اونہ تے دہنہ دوفات تاریخ لیکلے دے۔  
 حضرت ہجویری دے استاد اوپر طریقت حضرت ابوالفضل محمد  
 بن حسن ختلی دوفات پہ حقلہ امام ذہبی پچیل کتاب ”تاریخ الاسلام“ کتب  
 لیکلی:-

”حسن ختلی پہ سن ۴۲۸ھ کتب وفات شوے دے۔ خہ وخت چہ وفات کیدو  
 نودشام پہ دمشق نویں بھر کتب پہ بیت الجن نومے مقام کتب اوسیدہ۔  
 او پہ دغہ موقع ددہ مرید حضرت سید علی ہجویری موجود ووش  
 (دامم ذہبی ذالیف ”تاریخ الاسلام“ یوہ قلمی نسخہ پر بریش میوزم لندن کے موجودہ دہ)  
 مفتی غلام سرور لاہوری پچیل تالیف کتاب ”خزینۃ الاصفیاء“ جلد ۱ کتب لیکلی  
 ”مادنفحات الانس دیوے قلمی نسخہ پہ حاشیہ باندے دا عبارت لیکلے  
 لیدلے دے۔ چہ حضرت شیخ محمد ابن حسن ختلی پہ سن ۵۲۳ھ کتب وفات  
 شوے دے۔“:-

لیکن ہر کلمہ چہ د مفتی غلام سرور د قول پہ مقابلہ کتب د امام ذہبی  
 عبارت بالکل واضحہ دے۔ پہ دے وجہ ددوی دوفات تاریخ ہم دغہ سن ۴۲۷ھ  
 صحیح دے۔ حکہ چہ د مفتی غلام سرور پہ بیان کتب دا وضاحت نشتہ دے۔  
 چہ د ”نفحات الانس“ پہ حاشیہ باندے دغہ عبارت چا لیکلے دے۔ اوسنہ خہ دے؟  
 د کشف المحجوب ددے حوالے نہ معلوم پری۔ چہ حضرت داتا گنج بخش  
 د لاہور پہ اوسیدہ لودوران کتب یوخل بیاد مملکت شام او عراق سفر کرے  
 دے۔ او ددغہ سفر پہ دوران کتب پہ سن ۴۲۶ھ کتب د دمشق (شام) پہ  
 بیت الجن نومے مقام کتب و۔ چہ د حضرت جامی علیہ الرحمة د وضاحت  
 مطابق لکھ چہ ذکر اوشو دغہ بیت الجن نومے مقام د مملکت شام د دمشق  
 پہ علاقہ کتب دے۔ پہ دغہ دوران کتب حضرت ہجویری دخیل استاد

حضرت حسن ختلی دو فوات واقعہ لید لے دے۔ او بیاد ہفتہ روستو یوٹل  
 بیا لاہور تہ راغلے دے کہ بالفرض دا او وایوچہ دخیل استاذ دو فوات دوا  
 نہ فوراً روستو راغلے دے۔ او دغہ فوراً لاہور تہ رار واندیل تے دھنہ الفاظو  
 نہ فہم کړو۔ چہ: ”دیر او بد وصیت تے راتہ او کړ“ او دا او وایوچہ دخیل استاذ  
 حضرت حسن ختلی بہ ورتہ پہ دغہ وصیت کیں فوراً لاہور تہ دتلوہم فرمایلی  
 وی۔ نو بیا ہم دھنہ زملہ ذرائع او تک او دسفر تکلیفاتو تہ چہ خیال او کړو۔  
 نو دا ویلے شو۔ چہ حضرت دا تا کج بخش بہ پہ دویم حل باندے دس ۲۶۱  
 پہ خواؤشا کیں رارسید لے وی۔ او دلتہ درار سید لونہ روستو بیا دخیل استاذ  
 او پیر دا واقعہ لیکلے دے۔ او دا خبرہ ددوئی ددغہ الفاظو نہ معلوم پری۔ چہ  
 چرتہ فرمائی: ”دخیل پیر دو فوات پہ وخت کیں زہ ہلتہ حاضر ووم“۔

دپستور تے لفظ ووم او دفارسی تے بودم ددے دوار وثر بود کراثر  
 مطابق دماضی قریب او بعید دوار و پارہ استعمال پری۔ او داسانی چہ دا واقعہ  
 دحضرت دا تا کج بخش ددغہ لیکو نہ ورا ندے تیرہ شوے دے۔

س ۲۶۵ نہ

دحضرت دا تا کج بخش دیو استاذ نوم امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن  
 بن عبد الملک بن طلحہ قشیری نیشاپوری شافعی دے۔ دا امام ابوالقاسم  
 پہ ۳۶۲ھ کیں پیدا شوے، او پہ ۴۶۵ھ کیں وفات شوے دے۔ حضرت  
 دا تا کج بخش پہ نیشاپور کیں ددے سرے دیرہ شوے وو۔ او د”کشف المحجوب“  
 اکثر مضامین او عنوانات تے ہم ددے دخیل استاذ پہ تالین ”رسالہ قشیریہ“  
 باندے بنا کړی دی۔ د”کشف المحجوب“ صفحہ ۳۰۰، ۲۵۰، ۲۶۸ (طبع ممقند) کیں کتر  
 خاوند حضرت ہجویری دا ذکر کړی دی چہ دا خبرے م:

”دخیل استاذ امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ نہ آوریلی دی۔  
 د”کشف المحجوب“ پہ دے روایت کیں بہ ہم د”رحمۃ اللہ علیہ“ جملہ او د

”اوریدلی دی“ جملہ دوا پہ خیال کنیں اوسالے شی۔ حکہ چہ دادوارہ  
 جملہ داسنای چہ د کشف المحجوب پصفحہ ۳۰۳، ۲۵۴، ۲۶۸ کنیں چہ کومے  
 خبرے لیکے شوی دی۔ دغہ د حضرت امام ابوالقاسم قشیری دوفات نہ رستو  
 لیکے شوی دی۔ اوھر کلمہ چہ امام قشیری صحیح روایتونو، او د عامو مؤرخینو  
 د متفقہ بیان مطابق پہ ۲۶۵ھ کنیں وفات شوی دے۔ (دحوالے پارہ ملاحظہ  
 کری کتاب ”وفیات الاعیان“ تالیف علامہ ابن خلکان جلد ۲ صفحہ ۳۷۵)۔

نود دے پور تہ معلوما تو اوشہاد تو نو پہ رنہ کنیں مونبرہ دافصلہ کوٹو  
 شو۔ چہ حضرت شیخ ہجویری دانا کنج بخش د ۲۶۵ھ نہ روستو ژوند  
 وو۔ پہ لاهور کنیں اوسیدہ او د کشف المحجوب پہ لیکو کنیں مشغول وو۔ او  
 لکہ چہ عامو مؤرخینو لیکلی دی چہ دے پہ ۲۶۵ھ کنیں وفات شوی دے۔  
 دغہ خبر۔ یعنی غلطہ ثابتہ شوی۔ او دا حکہ لکہ چہ محکنیں ورتہ اشارہ اوشولہ۔  
 د امام قشیری د تذکرے پہ سلسلہ کنیں پہ کنز و حیاونو کنیں دے دہ پہ حق  
 کنیں ہم ہفہ شان او پہ ہغو الفاظو (یعنی رحمۃ اللہ علیہ) سرہ د عاغو بیتلے دے۔  
 چہ دغہ الفاظ د مر و شو و خلقو د پارہ مخصوص دی۔ مطلب دا چہ د  
 حضرت دانا کنج بخش دہریو بیان نہ دانا بتیری چہ دغہ خپل استاذ  
 امام قشیری دے دوفات شو و بزمرگان پہ تولگی کنیں شمار کرے دے۔ د مثال  
 پہ طور د ”کشف المحجوب“ طبع سمرقند پہ صفحہ ۲۹۷ کنیں لیکلی پچہ :-

”استاذ امام زین الاسلام ابوالقاسم عبدالکریم حوی دھوازان قشیری  
 پہ خیلہ زمانہ کنیں خپل مثال نہ لرلو۔ دلوی قدر او اوچتے مرتبے خاوند وو۔  
 دے تصدیح نہ داصفا خرگندیری پچہ د کشف المحجوب داحصلہ دے د امام  
 قشیری د تاریخ وفات ۲۶۵ھ نہ روستو لیکلے دے۔ فرض کرے۔ چہ پہ ۲۶۶ھ  
 یاپہ ۲۶۷ھ کنیں لیکلے دے۔ بیا ہم ددغہ نہ دایوہ نتیجہ پہ یقین سرہ پہ  
 لاس راخی۔ چہ دانا کنج بخش پہ ۲۶۵ھ کنیں ژوندے وو۔ چہ دے

واقعات وہ سب سے اوکری، نو حیران شی، چہ دغہ بول مؤرخین د چایا نونہ  
چہ محکمہ درج شول، آخر ہنوی پہ کومہ بناء اوکوم دلیل باندہ حضرت  
ہجویریؒ تاریخ وفات ۱۲۶۵ھ لیکلے دے؟

حضرت مولانا عبد الرحمان جامیؒ نقشبندی پخیل کتاب "نفحات الانس"  
صفحہ ۲۸۸ کنس لیکلے :-

"استاذ امام قشیری علیہ الرحمہ پہ میاشت ربیع الآخر ۱۲۶۵ھ کنس پہ حق  
رسید لے دے۔ او پہ قول د ابن الجوزی چہ پہ خیل کتاب المنتظم فی تاریخ الامم،  
جلد ۷ صفحہ ۲۸ کنس لے لیکلے دی، پہ نیشاپور کنس د خیل استاذ ابو علی  
د قاق د قبر پہ خوا کنس دفن کرلے شہ"

د دے وار وروایتون پہ رنر کنس ہر کلہ چہ امام قشیری پہ نیشاپور (ایران)  
کنس وفات شوی وو۔ نولازمی خبر دے۔ چہ دھنہ د وفات خبر پہ د دغہ ۱۲۶۵ھ  
نہ خہ مودہ روستو لاهور تہ رارسید لے وی، حکہ چہ حضرت داتا گنج بخش  
د کشف المحجوب پہ صفحہ ۷۱ باندے پہ پورتی حوالہ کنس د امام قشیری  
حالات او اقوال پہ صیغہ د ماضی بعید سولیکلی، د مثال پہ طور د عبارت  
لے شو۔

"اوانلہ تعالیٰ د امام قشیری حال او ژبہ د فضول کارونو او خیر ونہ پہ  
خیل حفاظت کنس ساتلی وو۔"

پہ دے پورتی عبارت کنس پہ لفظ د "ساتلی وو" باندے غور یکار دے، د دے  
وجوہاتو پہ بناء دا خبرہ یقین تہ رسیبری، چہ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ  
د ۱۲۶۵ھ نہ روستو ہم ٹروندے وو۔ پہ لاهور کنس وو۔ او د کشف المحجوب پہ  
لیکومصر وف وو۔

س ۲۷۳ھ

محکم مونیہ د پخولیتو مؤرخینو د کتابونو اقتباسات پیش کری دی چہ

ہفوی داتا گنج بخش د وفات سنہ ۲۶۵ھ، سنہ ۲۶۹ھ، سنہ ۲۷۰ھ  
 دہ۔ لیکن زمونہ د دے لاندے حوالے نہ بہ معلومہ شی چہ حضرت  
 شیخ جویریؒ پہ سنہ ۲۷۰ھ کنس مژوندے وو۔ د دے وضاحت داسے دے چہ:  
 ”حضرت ابوالحسین سالبہ حوی د ابراہیم علیہ الرحمۃ د مملکت ایران د  
 شیراز نوئی بنہر بہ بزرگا نو کنس د اوچتے مرتبے بزرگ تیر شوے دہ۔  
 دے بزرگ یوہ لویہ درگاہ او خانقاہ ساز کرے وہ۔ چہ د لڑے لڑے  
 ملکونہ لوئی بزرگان او صوفیان بہ راتل او یہ دغہ خانقاہ  
 کنس بہ دیرکے وو“

(دحوالے دیارے ملاحظہ کری، طبقات الصوفیہ، ہری (تلمی نسخہ صفحہ ۲۲۵)  
 ”حضرت شیخ ابواسحاق شہریار کارونی ہم د دے شیخ ابوالحسین سالبہ  
 ملاقات لہ ورغلے وو۔

(دحوالے دیارے ملاحظہ کری کتاب، فردوس المرشدیہ، صفحہ ۱۱)  
 چنانچہ ہم دے نامور ترین بزرگ شیخ ابوالحسین سالبہ علیہ الرحمۃ تذکرہ  
 حضرت داتا گنج بخش پہ خیل کتاب ”کشف المحجوب“ کنس یہ دے الفاظو  
 سرکے کوئی، (دحوالے دیارے ملاحظہ کری کشف المحجوب صفحہ ۱۳۵ و ۱۳۶) فرمائی:-  
 ”حضرت شیخ الشیوخ ابو الفتح سالبہ دیر نیات فصیح اللسان بزرگ وو او  
 شیخ حسین سالبہ دخیل پلار ابو الفتح نیک فرزند دے۔ اودھوہ  
 د اوچت مقام امید وارد دے۔“

د ”کشف المحجوب“ پہ دے پورے حوالہ کنس د پلار او حوی ذکر نہ پہ واضحہ  
 ثابتہ دہ۔ چہ شہ وخت داتا گنج بخش د ”کشف المحجوب“ دغہ حصہ  
 اودغہ پورتنی مضمون لیکو نو یہ دغہ نیتہ پلار یعنی ابو الفتح سالبہ وفات  
 شوے وو۔ او حوی یعنی شیخ حسین سالبہ ژوندے وو۔ شکہ چہ د پلار  
 ذکرے د ماضی پہ صیغہ سرکے دے۔ فرمائی (بزرگ) وو او د حوی

ذکرئے د حال پہ صیغہ سوکھے دے۔ فرمائی (امیدوار دے)

د دے حقیقتونو پہ خیال کنس راوستلرنہ روستواوس دیتہ فکر  
اوکر وچہ دغہ شیخ ابو الفتح چہ د شیخ حسین سالبہ پلارے او پہ دغہ  
اعتبار سہ یولقبے ابو الحسین ہم دے چہ دے پہ کوم تاریخ وفات شو  
دے؟ پہ دے سلسلہ کنس د علامہ ابن جوزی د کتاب "المنتظم" جلد ۱  
صفحہ ۳۲۸ اود مولانا عبد الرحمان جامی د کتاب نفحات الانس صفحہ ۳۵۹  
دواہم و تصریحات حمونبرہ دوراندے دی۔ چہ "حضرت شیخ ابو الفتح ابو الحسین  
سالبہ پہ سنہ ۶۳۳ھ کنس وفات شو دے" چنانچہ دیاوہ داسے تاریخی  
حوالہ او تاریخی حقیقت دے۔ چہ د دے نہ د اصفا ثابت پری چہ حضرت  
داتا گنج بخش پہ سنہ ۶۳۳ھ کنس ژوندے وو۔ اوکے کشف المحجوب پہ لیکلو  
کنس مشغول وو۔

### سنہ ۶۴۰ھ

د پور تہ حوالو د مخدہ دا ثابتہ شوکے چہ پہ سنہ ۶۴۰ھ کنس حضرت داتا گنج بخش  
ژوندے وو۔ اوس د اکتل پکار دی چہ ورپسے روستو تر کوم تاریخہ د دوی د  
ژوند پہ حقلہ معلومات پہ لاس (تلی شی)؛ پہ دے سلسلہ کنس د کشف  
المحجوب صفحہ ۷۷۱ پہ دے بیان باندے بہ یونظر واچوؤ۔ پہ دے بیان کنس  
ٹے دخیل یومعاصر صوفی بزرگ بیان پہ دے الفاظ سوکھے دے دلا۔

« ابوعلی فضل ابن محمد فارمدی اعفا اللہ عنہ »

(ترجمہ) ابوعلی فضل حوئی د محمد فارمدی خداے دے ٹے ژوندے او پہ  
عافیت لری۔ .... د داتا گنج بخش د دے عبارت اود عانہ معلومی چہ  
د دے تحریر پہ وخت کنس ابوعلی فضل ژوندے وو۔ او بیاروستو پہ سنہ ۶۴۰ھ  
کنس وفات شو دے۔

د دے ابوعلی فارمدی پہ حقلہ د عبد الغافر ابن اسماعیل چہ د

د ابوالقاسم قشیری سے دے (د عبد الغافر پہ سا ۱۲۵ھ کنیں پیدا شوے  
 او پہ ۱۲۹ھ کنیں پہ مقام د نیشاپور کنیں وفات شوے دے) اور مولانا  
 عبد الرحمان جامی دوار و دایان دے۔ چہ د ابوعلی فارمدی عمر او یا کالہ وو۔  
 (یعنے ولادت ۱۲۰ھ او وفات ۱۲۷ھ کنیں وو)

(دحوئے دیارہ ملاحظہ کریں) (الف) "مرآة الجنان" (راما) یا نعمی جلد ۳ صفحہ ۱۲۲

(ب) "نفحات الانس" (رمولانا جامی) صفحہ ۳۳۳ (ج) "تذکرۃ الاصفیاء" جلد ۲ صفحہ ۹

د پور تہ چہ بیان شول داسے حقیقتونہ دی۔ چہ د دے لہ مخہ مونہ  
 د اویلو شو چہ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ د ۱۲۷ھ کنیں روس تو ہم  
 ژوندے وو۔ پہ لاہور کنیں اوسیدہ او د کشف المحجوب پہ لیکو کنیں مصر وو۔  
 س ۱۲۷ھ

پہ پورتی حوالہ کنیں د اثابنہ شوہ چہ حضرت داتا گنج بخش د  
 ۱۲۷ھ کنیں روس تو ہم ژوندے وو۔ اوس مونہ لہ داکتل پکار دی چہ  
 د دوئی د ژوند نی تہ ور پے نور تر کو مے پورے رسیری۔ پہ دے سلسلہ کنیں مونہ  
 لہ د کشف المحجوب د الاندینی د وہ حوالے پکار دی۔

(الف) د کشف المحجوب (طبع انارکلی لاہور) پہ صفحہ ۱۱۷ کنیں د حضرت شیخ  
 سہلکی علیہ الرحمۃ ذکر پدے الفاظوسرے شویدے۔

«امام دہذہ وطن وو او دہذہ یونیکو کارخوئی ہم وو»

د امام ذہبی د تالیف "تاریخ الاسلام" د بیان مطابق دغہ شیخ سہلکی پہ  
 ۱۲۷ھ کنیں وفات شوے دے۔

(ب) د "کشف المحجوب" پہ صفحہ ۱۲۱ بانڈے د حضرت شیخ امام اشقانی  
 ذکر پدے الفاظوسرے شویدے۔

«حضرت شیخ امام اشقانی پہ بعض علمونو کنیں حجا استاد وو» او دغہ  
 استاذ امام اشقانی علیہ الرحمۃ د تاریخ الاسلام د امام ذہبی د تصریح مطابق



پہ ۱۲۹۹ھ کینے وفات شویدے۔

ھر کلمہ چہ دے دو اور و مشائخو ذکر ہم پہ صیغہ د ماضی بعید سرے شوے  
دے نو دے پہ نتیجہ کنیں مونبرہ دا والو چہ حضرت داتا گنج بخشؒ پہ ۱۲۹۹ھ  
او پہ ۱۲۹۹ھ کنیں شروندے وو۔ پہ لاہور کینے اوسیدہ اود کشف المحجوب  
روستائی حصہ لے لیکے۔

س ۱۲۸۱ھ

پہ پورتو حوالو کینے دا ثابتہ شو کہ چہ حضرت داتا گنج بخش علی الرحمة د  
۱۲۹۹ھ نہ روستو ہم شروندے وو۔ پدے سلسلہ کینے یوبل لوی قوی  
دلیل او غت شہادت چاہ دھے نہ داتا بٹیری چہ حضرت شیخ سید علی  
الہجویری داتا گنج بخش علیہ الرحمة د ۱۲۸۱ھ نہ روستو ہم شروندے وو۔  
د فائدے د زیاتوالی پہ خاطر مونبرہ بر شان پہ تفصیل سرے پہ  
دے دلیل باندے بحث کول غوار و۔ دلیل دادے: چہ حضرت داتا گنج بخش  
پہ خپل کتاب کشف المحجوب کنیں د حضرت شیخ الاسلام خواجہ عبد اللہ  
انصاری تذکرہ لیکے دے۔ دغہ شیخ الاسلام د شہر ہرات لوی مشہور صوفی  
اوعارف بزرگ تیر شوے دے۔ اود تہامی مؤرخینو پہ اتفاق سہ پہ ۱۲۸۱ھ  
کنیں پہ شہر ہرات کنیں وفات شوے دے۔

د مرحوم استاذ میان محمد شفیع لاٹیریر بن د پبلک لائبریری پنجاب پہ  
کتب خانہ کنیں د "کشف المحجوب" یوہ داسے قلمی نسخہ موجود وکے۔ چہ ہذہ  
پہ ۱۲۴۵ھ کنیں لیکے شوے وکے۔ اود دغہ پہ حقلہ دا خیال وو چہ شاید  
چرتہ بل حائے کنیں دے نہ زیاتہ پخوانئی نسخہ بہ موجود نہ وی۔ دے  
قلمی نسخہ پہ صفحہ ۷۱ باندے دا عبارت د غور قابل دے: فرمائی:-

”پیر او وکیل یعنے خواجہ عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ....“

چنانچہ ہم دغہ پورتنے عبارت د کشف المحجوب پہ :- :-

(الف) نسخہ طبع لاہور کتب پہ صفحہ ۱۹۳ء باندے۔

(ب) نسخہ طبع سمرقند کتب پہ صفحہ ۳۱ء باندے۔

ہم کہہ دپورتی قلمی نسخے د صفحہ ۱۱۱ عبارت پہ شان لفظ پہ  
لفظ لیکلے شوے دے:-

”پیر عبد اللہ انصاری ہروی رحمۃ اللہ علیہ“

(ج) البتہ د کشف المحجوب پہ نسخہ طبع لینن گراڈ صفحہ ۲۸ء باندے  
د عبارت د اسے لیکلے شوے دے:-

”پیر گفت رضی اللہ عنہ خواجہ عبد اللہ انصاری“

یعنی د لینن گراڈ پہ مطبوعہ نسخہ کتب د لاہور اوسمرقند د مطبوعہ  
نسخو ا قلمی نسخے برعکس د ”رحمۃ اللہ علیہ“ پہ حاثی ”رضی اللہ عنہ“  
لیکلے شوے دے۔ ہر کلمہ چہ کلمات ”رحمۃ اللہ علیہ“ او ”رضی اللہ عنہ“

د وارہ دمعتی پہ امتیاریسیک یو خیز دے۔ خہ فرق نہ لری۔ اود وارہ د وفات  
شو و خلقوسیک مخصوص الفاظ دی۔ نو د دے نہ مونبرہ د نتیجہ اخلوچہ  
پہ د اسے وخت کتب چاہ د ا تا کنج بخش د کشف المحجوب د غہ حصے لیکلے۔

”پیر ہرات“ وفات شوے و و۔ اود ایقیناً ہفہ زمانہ دہ۔ کومہ چہ د س ۱۸۰۰  
نہ روستو وہ۔ اود د غے نہ محکبیں پہ ہیخ صورت نہ شی کید لے۔ اوپہ نتیجہ  
کتب ئے د اہم ویلے شو۔ چاہ د د غہ س ۱۸۰۰ نہ نہ روستو حضرت شیخ جویری  
پہ لاہور کتبے ژوندے موجود و و۔ او د کشف المحجوب د غہ حصے ئے لیکلے۔

د ”پیر ہرات“ خواجہ عبد اللہ انصاری تالیف ”طبقات الصوفیہ“

اود حضرت د ا تا کنج بخش تالیف ”کشف المحجوب“ د وارہ چہ سرہ مقابلہ  
کرلے شی۔ نو د وارہ پہ مباحثو کتبے بنکارہ فرق دے۔ د د غہ د معلومی  
چمد ا تا کنج بخش تہ د ”پیر ہرات“ د غہ کتاب نہ و و رسید لے۔ کہ رسید لے  
وے۔ نو د غہ اختلافات بہ یکبیں نہ وے پیدا شوی۔ اود دے کتاب

حضرت داتا گنج بخش تہ نہ رسید ویوہ وجہ دہ۔ اوہنہ دادہ۔ چہ  
دغہ کتاب براہ راست پمچلہ عبد اللہ انصاری نہ دے تالیف کرے۔ بلکہ دہ  
ہنہ۔ "امالی" (امالی دیتہ والی)۔ چہ یوہ استاذ پہ یوہ موضوع باندے تقریر و  
کوی۔ اوشاگردان تہ پہ باقاعدگی سرے روزانہ نقل کوی۔ اوبیار وستوہم  
دغہ شاگردان ورلہ ترتیب ورکری۔) پہ دے اعتبار سرے دہ "پیرہرات"  
کتاب "طبقات الصوفیہ" ہم دہنوی دہ تقریر و نو نو تونہ دی۔ چہ تصویف  
پہ موضوع تہ وخت پہ وخت کری دی۔ دہنوی پہ مرید انوکس یوکس  
لیکلی اوجع کری دی۔ او دہ پیرہرات دوفات نہ روستوہ ورلہ ترتیب ورکری  
دے۔ دے وجوہاتو پہ رنہ کس دہ "طبقات الصوفیہ" دتالیف زمانہ  
دس ۴۸۱ھ اوسنہ تر منجہ متعین کیدلے شی۔ اوپلے بناء داویلے شو  
چہ دہ "کشف المحجوب" او "طبقات الصوفیہ" دواہر و دتالیف یوہ زمانہ صوہ۔  
اوہم پہ دے وجہ دا کتاب "یعنے طبقات ہروی" دحضرت داتا گنج بخش لاس  
تہ نہ دے رارسیدلے۔ چہ دہنہ تہ استفادہ کرے وے۔ یا تہ دہنہ نہ  
اقتباسات اخستی وے۔

دا معلومات چہ پور تہ درج کرے شول۔ ددے لہ مخدہ مونبرہ دہ  
"کشف المحجوب" دتالیف زمانہ دس ۴۴۲ھ اوس ۴۴۱ھ پورے اندازہ کو لے  
شو۔ اوبلہ دا چہ حضرت شیخ ہجویری تہ دغہ س ۴۸۵ھ مطابق ۱۰۹۳ھ  
پورے شروندے وے۔ او پہ لاہور کس اوسیدہ اوہم درے وجوہاتو لہ مخدہ  
دا ثابتہ شوہ چاکو موخلاقو دحضرت ہجویری وفات س ۴۷۵ھ سنور لے  
دے۔ دغہ بیخی غلط دے۔ او ددوٹی درای پہ غلط والی باندے دایو خونور  
دلیونہ ہم دغور قابل دی:-

(۱) ایو دلیل دادے۔ چہ پہ س ۴۶۵ھ کسے دحضرت داتا گنج بخش  
وفات کیدل یوہ داسے خبرہ دہ چہ عقل تہ ہم نہ منی، دمثال پہ

یہ طور دیتے بہ فکر اوکرو۔ چہ ہر کہہ د امام ذہبی د کتاب "تاریخ الاسلام" د تصریح مطابق حضرت داتا گنج بخش پہ سنہ ۴۶۰ھ کینے د خپل پیر حضرت شیخ حسن ختلی د وفات پہ موقع پہ دمشق (شام) کین وؤ۔ نو کہ دا اوئیے شی۔ چہ دے د خپل پیر د وفات نہ فوراً روستوم پہ دغہ کال سنہ ۴۶۱ھ کین لاہور (پنجاب) تہ د راتلو د پارہ راروان شوے دے۔ نو بیا ہم د دمشق اولاہور تر منجہ فاصلے تہ دھغے زمانے پیادہ مزو تہ۔ او د دومرہ او ب دے لارے د سفر مشکلا توتہ چہ او کتے شی نو دابہ او ویلے شی چہ کم از کم د سنہ ۴۶۱ھ پہ آخر کین بہ دوئی لاہور تہ رارسید لی وی۔ نو بیا کہ ورپے پہ سنہ ۴۶۵ھ کین د دوئی وفات او منلے شی۔ نو آید اخبار عقل خلی چہ..... فقط پہ درے خلور کالہ مختصرہ شان زمانہ کین دوئی دومرہ لوی شہرت حاصل کرے وؤ۔ چہ د لاہور او پنجاب اولور وخواو شاعلاقو بے شمیر د خدا ئی مخلوق یے حان تہ را کینلو۔ چہ دھغے پہ حقلہ شہزادہ داراشکوہ پخپل کتاب "سفینۃ الاولیاء" کین لیکي :-

» د قول پنجاب خلق د حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ مریدان شل«

(سفینۃ الاولیاء صفحہ ۱۶۵)

ظاہرہ دہ چہ دومرہ لوی روحانی اثر اور سوخ پید اکیدل چہ تول پنجاب یے حان تہ را کینلے وؤ۔ داد برے مودے کار نہ شی کیدلے۔ حکمہ چہ د دے سرہ سرہ دھغہ زمانے د پنجاب اولاہور حالت ہم پہ نظر کین ساتل غواہی، د مثال پہ طور د سنہ ۴۶۲ھ نہ تر سنہ ۴۶۵ھ پورے چہ پہ لاہور کین د داتا گنج بخش د استو کینے زمانہ فرض کرے شی۔ نو دیوہ داسے زمانہ دہ چاہ پہ دے کین او د دے نہ خو کالہ محکین سلطان محمود غزنوی سلطان مسعود غزنوی، سلطان مودود غزنوی، سلطان علی ابن ربیع ابن مسعود اول سلطان ابراہیم غزنوی۔ پر لہ پے پہ لاہور او پنجاب غزا کائے کرے

اودرے ملک پخوانو کفار و اومشرکانو لہے عبرتناک شکستونہ ورکری وؤ۔  
 او غالبہ دار لہ چاہ اکثر ہفتہ خلق بہ موجود اوژوندی ہم وؤ۔ چہ چا  
 دمسلمانانو غازیانو و بجا ہدینود لاسہ شکستونہ خورکی وؤ۔ بل خوانہ  
 حضرت داتا صاحب ہم د غزنی اوسیدونکے وؤ۔ نو قدرتی طور ہفتہ غیر مسلم  
 خلق چہ دوی بہ ورتہ تبلیغ کول غوسبتہ۔ ہوی بہ ورسو پتہ بہ نہ  
 کس تعصب ساتلو۔ اومونبر لہ د اہم ہیر لہ نہ دی پکار چاہ کوم ہندو  
 اومشرکان چہ د حضرت داتا گنج بخش پہ لاسو نو مبارکوبانہ مسلمانان  
 شول۔ ہوی قدرتی طور ہم پخیلو حال تو کس انتہائی تنگ نظریہ اومعصب  
 خلق وؤ۔ اویو اٹھ ہفتہ زمانہ شاہ چائنہ یے ہم دغہ حال دے۔ نویہ  
 داسے حال تو کس کہ حضرت داتا گنج بخش بہ ہوی اسلام تہ رابلل نو  
 ہوی بہ ورتہ خوانہ چرتہ راتل۔ بیاد داسے نفرت کونکو اوترہید و نکو  
 خلقو نہرونہ چہ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ پخیلو پاکو اخلاقو  
 خپلے مروحانی صفائی حان تہ رامائلہ کپری دی۔ دے تہ شجور کپری وی۔  
 اود دے روادار کپری ووی۔ چہ د حضرت داتا گنج بخش د وعظ نصیحت او  
 تبلیغ مجلسونو تہ دے حاضر شی۔ د حق دین اسلام احکامو اورید لو تہ  
 دے غور کیر دی۔ اود ہفتہ منلو تہ دے غار لکیر دی۔ اومسلمانان دے شی۔  
 یقیناً چاہ دے بہ دیر اور۔ دوخت اخیستے وی۔ داد و مرہ لوی کار پہ لاہور کس  
 د سال ۱۲۶۵ نہ تر سال ۱۲۶۵ پورے پہ درے خلور کالہ مختصرہ نیتہ کس نہ  
 شی کید لے۔ اونہ دا خبرہ امکان لری چہ پہ لاہور کس پہ د و مرہ مختصرہ  
 زمانہ قیام کسے دے۔ دوی یو داسے جماعت ہم جو رکپے وی۔ چہ ہفتہ  
 د لاہور سنہر دے لو تہ اولے جماعت کس لے شی۔

## اولے جماعت

پہلے سلسلہ کہنے حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمة جماعت پہ  
 حقلہ چہ کوم روایت دے۔ چہ داد لاهور سبھر دتھولونہ اولے جماعت  
 دے۔ پہلے غے ہم یونظر اچول پکاری۔ حکہ چہ پہلے دغہ روایت کیں یوہ  
 خبرہ د اہم وتیلے شوہدہ۔ چہ کلہ دوی جماعت تادہ کیسہ دہ۔ نوہ  
 ہفہ وخت عالمانو پرے اعتراض وکیر۔ چہ قبلہ تے لبرہ شان جنوب  
 طرف تہ کبرہ دہ۔ نوکہ مونبرہ فکر اوکرو۔ دے عبارت تہ دوہ خبرے  
 معلومی۔ (الف) یوہ خبرہ دادہ چاہ پہلے لاهور کہنے پہلے دغہ نیتہ  
 نور عالمان ہم موجود وو۔

(ب) بلہ دادہ چہ پہلے لاهور کہنے دغہ نہ پخوانی جوہر شوی نور جماعتونہ  
 ہم موجود وو۔ چہ دغہ پہلے مقابلہ کیں دے جماعت قبلہ لبرہ شان د  
 جنوب طرف تہ سنگزنہ معلومیدہ۔

اوداد واپہ خبرے عقل ہم اخلی۔ حکہ چہ داتا گنج بخش لاهور تہ  
 در تلو نور مانہ کہ سنہ ۸۲۳ھ اومنے شی۔ اوکے سنہ ۸۳۱ھ یا سنہ ۸۲۲ھ اوسلہ  
 بہر حال لاهور دغہ نہ لکھن دسلطان محمود غزنوی پہ زمانہ کیں پہ  
 سنہ ۸۰۲ھ کہنے فتح شوے وو۔ اودہ ہفہ سوہ چہ دغازیا نوہ لسنکر و کہنے کوم  
 عالمان، صالحان، سیدان اومشیائے راغی وو۔ دلتہ کیں تے ورے شپے  
 آروے وے۔ اوبیاد لہ داسلام دتبلیغ اواساعت دپارہ پاتے شوی وو۔ نوہ  
 دانامکنہ خبرہ دہ۔ چہ ہفوی پہ جماعتونہ نہ ووہر کیری۔ البتہ داد  
 بہ معلومول غواری، چہ اولے جماعت چہ پہلے لاهور کیں جوہر شوے وو۔  
 ہفہ کوم یوو۔ پہ کومہ سنہ کیں جوہر شوے وو۔ اوہا جوہر کیری وو۔ اوس  
 پہلے ہفہ قیصہ بانڈے یونظر و اچو۔ چہ لاهور تہ داتا گنج علیہ الرحمة

درارسیہ اور اہم پہ ہفہ ورخ باندے دحضرت شیخ حسین زنجانی دوفات  
کیدلوپہ حقلہ جو پڑا شوے دہ۔ دیار ددے چہ د معلومہ شی چہ  
یوے تاریخی واقعہ خرنک افسانوی رنگ و رکے شوے دے۔

## حضرت داتا گنج بخش اوشیخ حسین زنجانی

مکین دبحث تیر شوے دے۔ چہ دحضرت داتا گنج بخش لاہور تہ د  
رابلو پہ موقع پورے چہ کومہ قصبہ پہ خلق کے مشہور دہ۔ اقریباً ہر  
مورخ ارتد کر لیکو نی نقل کریدہ۔ چہ دحضرت شیخ جویری لاہور سہرہ  
دنبو تلو پہ ورخ ددہ دپیر بھائی شیخ حسین زنجانی جنازہ دسہر نہ باہر تہ  
راوتلہ دایو داسے قصبہ دہ چہ پہ تاریخی اعتبار سر غلطہ دہ۔ او حیرانتیا  
دادہ چہ تر اوسہ پورے دسہرے تہ ہل وچا فکر کرے نہ دے۔

دعوضاحت داسے دے۔ چہ دار وایت دحضرت شیخ نظام الدین  
اولیاء دکتاب فرائد الفواد دصفحہ ۷۱ دے۔ لیکي چہ: شیخ جویری اوشیخ  
حسین زنجانی دواپہ ہمعصر و۔ دیو پیر طریقت مریدان و۔ لیکن روایت  
شیخ نہ دے چہ:-

(الف) پیر سید علی جویری دسہ ۸۵۰ گنہ پہ خرواؤ ساکنے وفات شرے دے لکے  
چہ مکین پہ تفصیل سر بحث اوشو۔

(ب) اوشیخ زنجانی پہ حقلہ مفتی غلام سرور پچیل کتاب خزینۃ الاصفیاء  
جلد ۲ صفحہ ۷۷۱ گنہ لیکلی دی۔ چہ دشیخ حسین زنجانی دوفات کال دصحیح اقوال  
پہ بنارس ۷۴۰ ھ دے۔ یعنی چہ دشیخ جویری وفات ۸۵۰ ھ اوشیخ نوپا  
ہم دشیخ زنجانی دوفات ۷۴۰ ھ نہ داتا گنج بخش یوسل یو ویش کالہ ورا ندے  
وفات شوے دے۔ لیکن پہ دے ساسلہ کینے زیاتہ دحیرانتیا خبر دہ دہ چہ ہر

۱۰۵  
 کلمہ مفتی غلام سروری لاہوری پچھلے یو خواتہ د حضرت د تاکج بخش تاریخ  
 وفات ۱۲۵۷ھ لیکي۔ اود دے دواہ و تاریخ نو پہ مع کتبے روع جو ر یو خلو سیت  
 دیاسہ سل کالہ فرق ہم موجود دے۔ نو د د غیوے نیچے صدی د فرق باوجود  
 بیا دا خرتک لیکي چہ شیخ جھویری اوشیخ زنجانی دواہ پیر بھائی ان وو۔ ۱۰۶ اونہ  
 صرف دا چہ پیر بھائی ان وو۔ بلکہ شیخ حسین زنجانی د خپل صحیح تاریخ وفات  
 ۱۰۶۷ھ نو سل درے اتیا کالہ محکبں پہ ۱۲۳۷ھ کنس یوسل پنہ او یا کالہ محکبں  
 پہ ۱۳۱۷ھ کنس یا یوسل شپہر شپیتہ کالہ پہ ۱۳۲۷ھ کنس لاہور نہ د حضرت  
 د تاکج بخش د راتلو پہ نیوہ باندے وفات شوے ۱۳۴۷ھ و۔ یو محل د شیخ جھویری د  
 راتلو پہ وخت کنس وفات شوے و۔ چہ ہفہے جنازہ او کڈ ازلہ۔ اود ویم محل  
 پہ ۱۳۷۷ھ کنس وفات شوے۔ خبرہ دار لا چہ مفتی غلام سرور لاہوری موخ  
 وو۔ لیکن محقق عالم نہ وو۔ پہ ذہن کبے د تحقیق او تنقیدی نظر اچو لو ماڈا  
 نہ و۔ اود اے اونہ کہے شول۔ چہ د حضرت نظام الدین اولیاء پہ بیان کنس چہ  
 کوم فرق دے۔ ہفہ تفکر او کہے شی۔ حکمہ چہ دازیاتہ ممکنہ د۔ چہ حضرت  
 شیخ نظام الدین اولیاء علیہ الرحمة صحیح خبر لا لیکي وی۔ لیکن روستو د  
 کتابت پہ غلطی سرے بل شان شوے وی۔ د حضرت محبوب الہی شیخ المشائخ  
 نظام الدین اولیاء د پورتنی روایت موند د و توجیہ کووے شو۔

(الف) یوہ دا چہ ممکنہ د حضرت نظام الدین اولیاء دا سے لیکي وی۔ چہ شیخ  
 جھویری اوشیخ زنجانی دواہ دیو مسلک یعنی ”سلسلہ جنیدیہ“ مریدان وو۔  
 اود احتمال حکمہ عقل اخلی چہ پہ دغہ زمانہ باندے د موجود لا خوار و سلسلو  
 قادریہ چشتیہ، سہروردیہ، اوقش بندیہ نہ پجرائی سلسلہ جنیدیہ  
 زیاتہ مشہور و۔ نو حکمہ د امکانہ کیدے شی۔ چہ روستو کا تبا نو پہ غلطی  
 سرے د ”یوے سلسلے دیپر وکارانو“ پہ ٹھای ”دیوپر مریدان“ الفاظ لیکي وی۔

(ب) او کہ دا اولیٰ توجیہ او منلے شی۔ نو بیا دا خبرہ ممکنہ د چہ د شیخ زنجانی



پہ نوم د وہ بزرگان تیرشوی وی، اود واپا دلاهور اوسیدونکی وی۔

(۱) یوهغه وی چه د حضرت داتا گنج بخش د راتلو سنه ۷۴۲ھ په وخت کښ وفات شوی وی۔

(۲) اودویم هغه شیخ حسین زنجانی وی چه په سنه ۷۴۹ھ کښ وفات شوی وی زیاته ممکنه ده چه دادویم حسین زنجانی د دغه اولنی حسین زنجانی نسی وی ځکه چه په پخوانی زمانه کښ په منسی باند د نیکه نوم کیښودل عام رواج وو۔ داد واپا توجیهات موبزه مجبوراً پیش کړل، ځکه چه د سنه ۷۴۹ھ په شاوخوا کښ د شیخ زنجانی نوم یو بزرگ ژوند او وفات بالکل یقینی خبره ده۔ په کتاب طبقات ناصری جلد ۱ ص ۴۴۲ کښ لیکي چه څه وخت سلطان معز الدین محمد ابن سام غوری د جهلم په خوا و شا کښ په "یمک" نوم مقام کښ په سنه ۷۴۲ھ کښ شهید کړل شو۔ نویه دغه وخت کښ حضرت شیخ حسین زنجانی علیه الرحمة ژوند و و و او په لاهور کښ اوسیدل۔ د تاریخ مہولت افغانی د روایت مطابق معز الدین محمد بن سام غوری پاه دریم تاریخ د مآه شعبان المعظم سنه ۷۴۲ھ مطابق سنه ۱۳۰۹ کښ شهید کړل شوی دے او د وفات ماد د تاریخ د جملہ ده، صاحب السویر" لکښ ذکر شوه چه مفتی غلام سرور لاهوری د دے شیخ حسین زنجانی وفات په سنه ۷۴۹ھ کښ صحیح روایت کړل دے، لیکن منشی محمد الدین په حواله:-

(۱) د کتاب "داتا گنج بخش" صفحات ۷۴۱ و ۷۴۲

(۲) د کتاب "تحقیقات چشتی" صفحه ۷۳۷

(۳) د کتاب "تاریخ لاهور" تالیف د کنهیا لال

سره د حضرت شیخ حسین زنجانی علیه الرحمة تاریخ د وفات سنه ۷۴۹ھ لیکل دے، مگر د منشی محمد الدین فوق د دے بیان په مقابل کښ

د مفتی غلام سرور قول زیات صحیح ہے۔ اور شیخ زنجانی د وفات ہم د غہ  
 سنہ ۴۰۶ھ کنول پکار دی۔ حکہ چہ درے قول پہ تائید کسے نوربے شمار شہادت  
 موجود دی۔ دلتہ را خبر ہیرہ ول نہ دی پکار چہ ہر کلہ چہ موجودہ  
 تاریخ نو کین فقط دیو شیخ حسین زنجانی متوفی سنہ ۴۰۶ھ ذکر موجود ہے۔  
 اور بل شیخ حسین زنجانی متوفی سنہ ۴۱۲ھ خہ ذکر نشہ ہے۔ نو پہ د بیلہ  
 را وایو چہ د حضرت نظام الدین اولیاء د کتاب "فوائد الفوائد" د روایت پہ  
 حقلہ چہ پور تہ مونبرہ کوم د وہ توجیہات پیش کرل۔ کہ پہ ہفہ رادومہ  
 توجیہ قبولہ نشی، نو بیا پہ لازماد اوایو چہ مفتی غلام سرور لاہور کی چہ  
 د "فوائد الفوائد" پہ حوالہ د غہ کوم روایت اوقیہہ د حضرت داتا گنج بخش  
 د لاہور تہ د تشریف راد پرلویہ موقع پورے بیان کرے دے۔ اور ہفہ نہ رستو  
 ترن ورٹے پورے بیان لے شی او یو افسانوی شکل لے اختیار کرے دے۔ د غہ  
 صحیح نہ دے۔ حکہ چہ ہر کلہ حضرت شیخ حسین زنجانی پہ سنہ ۴۰۶ھ کین  
 وفات شوے دے۔ نو کہ چہ مخکین ہم ذکر او شو۔ آخر دا حکہ ممکن کید لے شی  
 چہ دے داتا گنج بخش لاہور تہ د راتلو پہ نیلہ پہ سنہ ۴۱۲ھ کین ۱۱۶ کالہ  
 مخکین دے ہم وفات شوے وی۔ یاد اچہ د حضرت داتا گنج بخش پیر بہائی  
 اور حضرت شیخ ابوالحسن ختلی متوفی سنہ ۴۲۶ھ مرید دے او منلے شی۔

البتہ د کراچی دیو فاضل رور "بزمی انصاری" خبر داسے معلومیری  
 چہ مفتی غلام سرور لاہوری د حضرت نظام الدین اولیاء دا وچتے مرتبہ  
 پہ لحاظ د ہفہ بیان لفظ پہ لفظ نقل کرے دے۔ او پہ ہفہ کین چہ کوم تاریخی  
 تضاد موجود دو۔ ہفہ نہ ہل و فکر نہ دے کرے۔

## زیات عجیبہ روایت

رحمۃ داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ پہ حقہ دہلوی نہ زیات عجیبہ روایت  
رحمۃ شیخ حامد بن فضل اللہ المعروف پہ، شیخ جمالی، درویش کنبوہ  
دہلوی دے۔

دابر رگ د سلطان سکندر لودھی ہم عصر دے۔ (سکندر لودھی پہ تاریخ  
اووم د شعبان المعظم ۸۹۴ھ پہ تحت ناست و و۔ او پہ تاریخ اووم ذی قعدہ  
۸۹۳ھ کنس و وفات شو و و۔) د تاریخ صولت افغانی د روایت مطابق چہ حقہ  
وخت د شیخ جمالی د ماوراء النہر، خراسان، عراق، آذربائیجان، روم، شام  
د سفر نہ واپس دہلی تہ را ورسیدہ۔ نو سلطان سکندر لودھی ورتہ پہ  
فارسی ژبہ یو منظوم خط ورا ولیدہ۔ (سکندر لودھی د فارسی ژبہ قادر الکلام  
شاعر و و۔ تخلص تے گلرخ و و) چہ پہ ہجے کنس تے دہخاہ د ملاقات د آرز و مندی  
اودر بار تہ د رات لکھو اظہار کرے و و۔ د دغہ نظم اولیٰ شعر د اے۔

اے مخزن گنج لایزالی : ۶ : دے سہالک راہ رین جمالی :

دے شیخ جمالی د دومرہ اورد سفر نہ روس تود خیلے زمانے اود پنجواں زمانے  
د بزرگان پہ حالا تو یوہ تذکرہ لیکے دے۔ چہ دہغہ "سیر العارفین" نوم دے اود  
کتاب پہ سال ۱۳۱۱ھ کنس پہ دہلی کنس چاپ شو دے۔ دے کتاب پہ صفحہ ۱۱۰ باندے  
لیکی :- "حضرت زبدۃ الاولیاء و المشائخ معین الحق والدین حسن امیر  
پنجیہ د غزنی پہ طرف را روان شو۔ حضرت شمس العارفین عبد الواحد  
قدس سرہ۔ چہ د حضرت شیخ نظام الدین ابوالموہید پیر و و۔ ہفہ ہم پہ  
غزنی کنس و و۔ د دواہر و ملاقات او شو۔ ہفہ حائی نہ خواجہ امیری لاہور  
تہ راغے۔ حضرت شیخ المشائخ پیر علی جویری قدس سرہ چہ (وَالْفَقْرُ عِنْدِي  
مِنْ قَلْبِهِ وَلَا رَيْبُ لَهُ) قول د حقوی دے ہم پہ نہ کمال باندے وفات

شوے وو۔ لیکن حضرت شیخ المشائخ حسین زنجانی چہ پیرِ حضرت شیخ  
سعد الدین قدس سرہ دے۔ پہ دغہ وخت کیں ژوندے وو۔ پہ منع دربار  
المشائخ والاولیاء حضرت معین الحق والدین حسن اجمیری قدس سرہ۔ و  
حضرت شیخ المشائخ شیخ حسین زنجانی قدس سرہ کیں مینہ، محبت، اتحاد  
دھلا او حساب نہ زیات پیدا شو۔ مگر ہم پہ دغہ ورخو کیں سلطان معز الدین  
محمد سام (قبرے روینا نہ نشہ) دھلے فتح کرے وو۔ او سلطان قطب الدین ایبک  
چہ ددہ خاص غلام وو۔ پہ دار الخلافہ ددھلی کیں ٹے خیل نائب الحکومت  
مقرر کرے وو۔ او پہ طرف دغزنی روان شوے وو۔ ..... چہ پہ حق  
ورسیدہ۔ حضرت زبدۃ المشائخ معین الحق والدین حسن سجری دحضرت شیخ  
زنجانی علیہ الرحمۃ نہ درخصت کیدلو اجازت و اخيست۔ او دار الخلافہ ددھلی  
تہ روان شو۔ حضرت شیخ جمالی دپورتنے بیان پہ تاریخی اعتبار سرہ دومرہ  
زیات عجیبہ دے۔ چہ حد پرے تمام دے۔ ددے بیان خلاصہ مفہوم ترتیب وار دے۔  
۱ حضرت معین الحق والدین حسن سجری اجمیری چہ پہ کوم کال لاہور تہ  
راورسیدہ۔ نوہم پہ دغہ کال باندے حضرت داتا گنج بخش وفات شوے وو۔

۲ ہم پہ دغہ ورخو کیں سلطان معز الدین محمد سام غوری دھلے فتح کرے وو۔  
ایبک ٹے نائب پرینبودہ غزنی تہ روان شو۔ او پہ لارہ کیں پہ حق اورسیدہ۔  
دشیخ جمالی ددے بیان پہ دوار و حصوبہ غورا وکرو۔ او پہ دے کیں چہ  
کوہ خبرے صحیح دی او کوہ نہ دی۔ ہفہ بہ پہ نینہ کر وچہ تاریخی فائدہ ٹے  
زیاتہ نشی۔ پہ دے سلسلہ کتبہ دحضرت شیخ جمالی دپورخو روایتونہ صحیح دی۔

الف | بودار وایت ٹے صحیح دے۔ چہ حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری  
دستم پہ زمانہ کیں لاہور تہ را رسیدے دے۔ شکہ چہ ددے تائید دچشتیہ  
سلسلہ د نور وکنز و متذکرونہ ہم کیبری۔

ب | داخبرہ ٹے ہم صحیح دے۔ چہ سلطان معز الدین محمد ابن سام غوری پہ دغہ

ورجوئیں (یعنی پہ کو موکین) چہ حضرت خواجہ غریب نواز پہ لاہور کینل و سیدہ  
شہید شوے وو۔ حکمہ چہ عام تاریخونہ پرے شہادت کوی۔

ج ۱ دا خبرہ ۱۷۷۱ھ صحیح دہ۔ چہ حضرت شیخ زنجانی پہ دغہ ندیہ (یعنی پہ سندھ  
کین چہ خواجہ غریب نواز لاہور تہ راتہ۔ او پہ ۱۷۷۲ھ کین چہ کلہ سلطان  
محمد غوری شہید کیدہ) ژوندے وو۔ او پہ لاہور کینل اوسیدہ۔ حکمہ چہ محکم  
ذہبیات نامری حوالہ درج شویدہ۔ چہ د سلطان محمد غوری د شہادت پہ  
وخت یعنی ۱۷۷۲ھ کین شیخ زنجانی ژوندے وو او پہ لاہور کینل استوکن وو۔

د ۱ د شیخ جمالی د روایت نہ موزتہ د فائلہ ۱۷۷۳ھ پہ لاس راخی۔ چہ حضرت  
خواجہ معین الدین حسن چشتی اجیری علیہ الرحمۃ د سلطان محمد غوری  
د شہادت نہ محکمین لاہور تہ پہ ۱۷۷۴ھ کین راغلے وو۔ او بیاد حضرت شیخ  
زنجانی د وفات ۱۷۷۴ھ نہ محکمین پہ ۱۷۷۴ھ کین دہلی تہ ۱۷۷۴ھ تشریف ورے۔  
او پہ رے اعتبار ۱۷۷۴ھ پہ لاہور کینل د واکھلور کالہ زمانہ تیرہ کرے دہ۔ او پہ دغہ دوران  
کین ۱۷۷۴ھ حضرت داتا گنج بخش پہ درگا کین چیلہ ۱۷۷۴ھ او کینل دہ۔

لیکن سرہ دے نہ د حضرت شیخ جمالی د د واکھ روایتونہ پہ خصوصیت صریح نہ  
۱۱ یودا چہ ۱۷۷۴ھ پہ دغہ ورجوئیں سلطان معزال دین محمد غوری دہلی فتح کرے وو۔  
قطب الدین ایبک ۱۷۷۴ھ د دہلی نائب الحکومت کر۔ غزنی تہ روان شو۔ او پہ  
منٹ لا لاکین شہید شو۔ پہ دے روایت کین چہ کوم فرق دے۔ ہغہ دارے۔ چہ  
سلطان معزال دین محمد غوری پہ ۱۷۷۴ھ مطابق ۱۱۹۳ھ کین دہلی فتح کرے  
وو۔ پہ ۱۷۷۴-۱۷۷۵ھ کین ۱۷۷۴ھ قطب الدین ایبک خیل نائب الحکومت کرے وو۔ پہ  
۱۷۷۵ھ کین غزنی تہ روان شوے وو۔ او بیاد پہ دغہ کال شہید شوے وو۔  
لیکن حضرت شیخ جمالی علیہ الرحمۃ د دولس کالو د زمانے خلور مختلف واقعات  
پہ داسے ترتیب سرہ بیانوی لکہ چہ د اھر خہ پہ یو کال کینے شوی وی۔

۲ | او ۱۷۷۵ھ د روایت صحیح نہ دے۔ چہ حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ

یہ ہفتہ کال لاہور تہ رانگلے وو۔ یہ کوم کال چہ حضرت داتا گنج بخش وفات  
 شوے وو۔ شکہ چہ داخو ثابۃ شوۃ چہ حضرت خواجہ غریب نواز یہ  
 سن ۶۷۰ھ کینے لاہور تہ رارسید لے دے مگر دایان ۷۰ھ شکہ او منو چہ پیر علی محمد  
 ہم یہ دغہ کال سن ۶۸۰ھ کینے وفات شوے دے؛ لکہ چہ مخکنس پیرے یہ تفصیل سرۃ  
 بحث اوشو داتا گنج بخش یہ سن ۶۸۵ھ کینے یہ حق رسید لے دے۔ نودے حقیقت  
 پاہ موجودگی کینے یوسل پچلس کالہ پس پاہ سن ۶۹۰ھ کین د وبارۃ خرنکہ یہ حق  
 اورسید لا۔

د حضرت شیخ جمالی دپورتی روایت نہ یو خونرے تاریخی فائدے ہم مونرہ  
 تہ پہ لاس راخی چہ ہفتے تہ اشارۃ کول مناسب معلومیری۔

الف ایوۃ دادۃ چہ ددے روایت نہ یو خوا تہ دمفتی غلام سرور لاہوری د  
 ہفتہ خبرے تصدیق کیری۔ چہ حضرت شیخ زنجالی یہ سن ۶۹۰ھ کین وفات شوے  
 دے۔ اوبل خوا تہ ورسرۃ ورسرۃ دمفتی غلام سرور ہفتہ قیصہ ۴۰ غلطہ ثابوی  
 چہ خاۃ وخت حضرت داتا گنج بخش لاہور تہ رانگلے۔ نوہم یہ ہفتہ ورخ باندے  
 حضرت شیخ زنجالی وفات شوے وو۔

ب ادیمہ تاریخی فائدۃ دادۃ۔ چہ د حضرت شیخ جمالی دے بیان نہ دمنشی  
 محمد الدین فوق کشمیری ہفتہ بیان غلط ثابتیری۔ چہ پچیل تالیف داتا گنج بخش  
 (طبع دوئم لاہور سن ۱۳۳۹ھ مطابق سن ۱۹۲۰ھ) کینے پاہ صفحہ ۱۲۱ (باندے ۷۰ دھولوی  
 نور احمد چشتی دتالیف "تحقیقات چشتی پاہ حوالہ باندے د حضرت خواجہ  
 معین الدین چشتی اجمیری لاہور تہ راتلو تاریخ سن ۱۳۳۹ھ ویکلے دے۔

د دے بیان د غلط والی یوۃ وجہ دادۃ۔ چہ پاہ دے سلسلہ کینے د حضرت شیخ  
 جمالی بالکل واضحہ دے۔ چہ خواجہ غریب نواز دسلطان محمد غوری پہ زمانہ  
 کین لاہور تہ رانگلے دے۔ بلکہ وجہ دادۃ چہ ہر کالہ دتو لو موثر خینو پاہ اتفاق  
 سرۃ حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری پاہ سن ۷۳۴ھ کین پیدا

شوے دے۔ او پہ سنہ ۶۳۳ھ کنس وفات شوے دے۔ نو دمنشی فوق دا خبرہ شکہ او منشی۔ حضرت خواجہ اجیری پہ سنہ ۵۵۰ھ کنس لاهور تہ راغلے وو۔ سوال دارے چاہ دخیلو پیا اکیا لو د تاریخ سنہ ۵۳۴ھ نہ ۴۴۴ھ درے خلویسنت کالہ ورنہ پہ سنہ ۵۵۰ھ کنس لاهور تہ خرنک راغے؟ خہ بہ او وایو چہ دے کالہ پیدا شوے وو؟ حکم چاہ پہ سنہ ۵۵۰ھ کنس لاهور تہ راتلو نو خا مخا د دوئی عمر بہ دیرش خلویسنت کالہ وو۔ او بیا چہ ہر کالہ وفات پہ سنہ ۶۳۳ھ کنس یقینی دے۔ نو خہ بہ وایو چہ د دوئی عمر ۸۰ کالہ وو۔؟ حالانکہ یہ دے کنس یوہ خبرہ ہم صحیح نہ دے۔ لیکن زیانہ دحیرانتیا خبرہ دادہ۔ چہ مولوی نور احمد چشتی پخپل تالیف ”تحقیقات چشتی“ کنس داد و مرہ پہ تاریخی لحاظ سرہ انتہائی بخش غلط خبرہ پہ دومرہ واخما الفاطو کنس رائے لیکل دے۔

”ورود حضرت خواجہ معین الدین چشتی در لاہور در سنہ پانچصہ ہجری بورہ“

(حوالہ بہ کتاب ”تحقیقات چشتی“ طبع ثانی۔ لاہور سنہ ۱۳۲۲ھ صفحہ ۶۳۹)

البتہ پہ مولوی نور احمد مرحوم باندے د نیک گمان کولو پہ خاطر دا توجیہ یے کولے شی۔ چہ د کتابت پہ غلطی سرہ بہ د ”ششصد“ پہ ”ہاٹی“ پانچصد لیکل شری وی۔ مگر بیا ہم پہ دے کنس شیخ شک نشہ دے۔ چہ دے کتاب د غہ بیان پہ دے موجودہ شکل کنس انتہائی غلط دے او پکار دے چھٹے اوشی۔

## لاہور تہ د حضرت داتا گنج بخش <sup>الرحمۃ</sup> راقل

پہ ”خزینۃ الاصفیاء“ کنس لیکل چہ ”حضرت داتا گنج بخش“ د سلطان

مسعود ابن محمود غزنوی د فوج نو سرہ لاہور تہ تشریف راوری وو۔ او د

کشف الاسرار نو مے کتاب پہ اردو ترجمہ کنس لیکل دی۔ چاہ دوئی پہ

سنہ ۱۳۱۱ھ کنس لاهور تہ راغلی وو۔ او پہ دے دواہ و بیا نو نو کنس اول بہ د مفتی

غلام سرور پہ بیان نو نظر واچو۔

## (۱) دمفق غلام سرور یہ بیان یوں نظر

دامعلومہ دہ۔ چہ حضرت سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمۃ یہ سن ۴۲۱ھ مطابق ۱۹ اپریل سن ۳۰۰ھ وفات شوع دے۔ دہ غزنہ روستو دہ غہ حوی سلطان محمد یوخورے بادشاہ وو۔ یہ ہفہ پے سلطان مسعود ابن سلطان محمود بادشاہ شوع۔ اودے کالہ پس سن ۴۲۲-۴۲۳ھ کنس نے یہ ہندوستان حملہ اوکریا۔ لاہورے قبضہ کری۔ اوکشمیرے ہم فتح کری۔ دویمہ حملہ نے بیا یہ سن ۴۲۴ھ کری وے۔

کہ دہ خزینہ الاصفیاء دہ روایت او منے شی۔ چہ حضرت داتا گنج بخش د سلطان مسعود د لبرک و سرہ لاہور تہ راغلے وو۔ نو دے مطلب یہ دانی چہ دوی سن ۴۲۲-۴۲۳ھ کنس د سلطان مسعود د اولیٰ حملہ یہ سن ۴۲۴ھ کنس د روئے حملہ یہ وخت کنس لاہور تہ راغلی وو۔ اود غہ نیتہ بھر حال سن ۴۲۵ھ نہ شکیں اوہر کد چہ سلطان مسعود غزنوی د لسن کالہ حکومت کولونہ پس د خیل دور ابو محمد د لاس نہ یہ سن ۴۲۵ھ مطابق سن ۴۰۴-۴۰۵ھ کنس قتل شوع دے۔ نو دہ "کشف الاسرار" دہ غہ بیان سر چہ حضرت داتا گنج صاحب یہ سن ۴۲۳ھ کنس لاہور تہ راغلے دے۔ دہ "خزینۃ الاصفیاء" دہ یہ دے طریقہ سر۔ ہم تطبیق نہ شی راتلے۔ چہ موبزہ دا او اوچہ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ بہ د سلطان مسعود د حکومت یہ آخری وو حوی راغلی۔ خبر دہ دادہ۔ چہ لاہور تہ د حضرت داتا گنج بخش یہ سن ۴۲۱ھ، سن ۴۲۲ھ، سن ۴۲۳ھ یا سن ۴۲۴ھ کنس راتل دا پل داسے بیانوند وی۔ چہ دانا گنج بخش د خیل کتاب "کشف المحجوب" نہ دے تصدیق نشی کید لکہ چہ محکس بحث تیر شوع دے۔ یہ "کشف المحجوب" کنس د سن ۴۲۵ھ نہ د روستو زمانے د لاہور د قیام حالات بیان شوی دی، نو کہ بالفرض حضرت داتا گنج بخش یہ کال (۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵) کنس راغلے وے۔ نو لازما یہ دے خیل کتاب کنس



دھنچ تذکرہ بہ تھے ہم کرے وہ۔ حکلمہ چہ پہ تاریخی اعتبار سرکہ د کشف  
المحجوب "حیثیت دیوے" روحانی روزنامے "دے۔ چہ یوں واقعان کہنے  
د سن اتاریخ پہ لحاظ سرکہ سلسلہ واریان شوی دی۔

داسے معاویہ میری۔ چہ د خزینۃ الاصفیاء "مؤلف غلام سرور لاہوری  
تہ دے کتاب د لیکو پہ وخت یعنی سن ۱۲۸۴ھ کنیں داپورتی اشتباہ دیوے تاریخی  
واقعہ پہ وجہ پلینہ شوے وہ۔ چہ دے دھنچ پہ صحیح مطلب نہ وویوہہ شوے  
اود دھنچ نہ تھے غلطہ بنی، اخیستے دے، ہوا واقعہ دادے چہ دیوے روایت داسے  
دے چہ د حضرت داتا گنج بخش پہ لاس یوہندو راجا مسلمان شوے وو۔  
چہ دھنچ نوم "رائے راجو وو۔ چہ د وستو پہ "شیخ ہندی" مشہور شوے  
دے۔ اود اسرے دھندو تو پہ زمانہ کنیں د غزنوی سلطان د طرف نہ د پنجاب  
نائب الحکومت ووی۔ کیدے شی چہ مفتی غلام سرور خیال کرے وی۔ چہ دھنچ  
"رائے جو" بہ د سلطان مسعود "د اولیٰ جملے (۱۲۳۳ھ) پہ وخت کنیں پہ لاہور  
حکمران وو۔ او چہ خاں وخت مسعود لاہور فتح کرے وی۔ نو "رائے جو" بہ تھے  
بہ ستور د لاہور حکمران اود پنجاب نائب الحکومت پر لیسے وی۔ اوہنہ بہ پہ  
حیثیت د نائب الحکومت د پنجاب حاکم وو۔ او بیاد دے خیال پہ بناء مفتی  
غلام سرور بہ دا خبرہ ہم قیاس کرے وی۔ چہ ہر کلمہ حضرت داتا گنج  
بخش د سلطان مسعود پہ لیکر کہنے موجود وو۔ نو "رائے جو" بہ دھنچ  
پہ لاس مسلمان شوے وی۔

کہ فکر او کرو۔ دا خیال پہ دے وجہ پیدا شوے دے۔ چہ د سلطان  
مسعود غزنوی سیاسی حکمت عملی دا وہ۔ چہ د فوج او انتظامی معاملو  
گنرے اہم عہدے تھے غیر مسلم کو کسا نو تہ حوالہ کرے دے۔ د مثال پہ  
طور د "تاریخ صولت افغانی" مؤلف د "تاریخ مخزن افغانی" پہ حوالہ پہ  
صفحہ ۹۹ کنیں لیکے :-

”یہ ۲۲۵ھ کنیں مسعود پہ لاہور کنیں وو۔ یہ شہر مغربی  
او مغربی افغانستان کنیں چہ سلجوقیانوشورش پور تہ کر۔ نو  
مسعود د دغہ فتنہ دفع کولو دیارہ چہ کوم فو خونہ اولیرل۔ یہ  
ہفے کنیں دھندوستانی فوج سرلینکر ”جے سنگھ نومہ ہندو وو“

پہ دے وجہ مونبرک او ویل ممکنہ دہ۔ مفتی غلام سرورد اخیال کرے وی۔ چہ  
”رائی جو“ المعروف پہ ”شیخ ہندی“ بہ ہم د سلطان مسعود د زمانے وو۔ او دھفہ  
لہ طرفہ بہ د پنجاب پہ علاقہ نائب الحکومت وو۔ او ہم دے وجوہاتویہ رنر کنیں  
یہ رازی بنکار کر کہ چہ حضرت داتا گنج بخش د سلطان مسعود غزنوی د زمانہ  
کنیں لاہور تہ رانلے وو۔

لکہ چہ ورائندے ورتہ اشارہ او شوق۔ مفتی غلام سرورد دغہ خیل کتاب  
”مخزینۃ الارصفیاء“ پہ ۳۸۴ھ کنیں لیکے دے۔ لاہور تہ د حضرت داتا گنج بخش  
د راتلویہ حقلہ پہ دغہ زمانہ کنیں د دہ ہم دغہ قدر تہ معلومات وو۔ کوم  
چہ پورتہ بیان شول۔ لیکن د مخزینۃ الارصفیاء د تالیف او چاپ کیدلو (۳۸۴ھ)  
نہ پورے لس کالہ روستویہ ۱۲۹۴ھ کنیں یے یوبل کتاب لیکے دے۔ چہ دھفے نوم  
”تاریخ مخزن پنجاب“ دے۔ دے کتاب پہ جلد ۱۷ صفحہ ۲۵۷ او ۲۵۸ یے د لاندینی  
معلومات پہ دے ترتیب سرہ سلسلہ وار لیکلی دی۔

(۱) د سلطان محمود غزنوی د حکومت پہ دوران کنیں د لاہور د حاکم ایاز علیہ  
الرحمة حالات۔

(۲) د سلطان مسعود غزنوی د حکومت پہ دوران کنیں د لاہور د درج ذیل  
حاکمانو حالات۔

(الف) احمد ابن الپتگین حکمران لاہور حالات۔

(ب) مولک بن حسین غزنوی حکمران لاہور حالات۔

(ج) ابوالمجد ابن مسعود حکمران لاہور او دھفہ سرہ د تالیق پہ طور د

دایا زعلیہ الرحمۃ حالات ۔

(۳۱) دسلطان مودود غزنوی دحکومت پہ دوران کبسن  
(الف) دابوالمجد ابن مسعود دخیل اتالیق آیاز پہ مرستہ دلاهور خود مختار

حکمران پہ حیثیت سرکہ حالات

(ب) دالحسن اللہ بیک غزنوی دلاهور دحکمرانی حالات ۔

(ج) دسلطان مودود غزنوی دحوی ابوالقاسم محمود دلاهور دحکمرانی حالات

(د) دسلطان مودود غزنوی ددویم حوی محمد منصور دلاهور دحکمرانی حالات  
درہمے تولو حالاً قوڈیا نولونہ روستو پہ درغہ تاریخ فخرن پنجاب جلد ۱ ص ۱۷

عاشق کبسن لکھی :-

”ہر کلا چہ دسلطان مودود غزنوی دوفات ۲۳۹ھ مطابق

۲۹۹ھ نہ روستو ابوالحسن علی ابن مودود بادشاہ نشو ۔ نو دیکہ

وخت کبسن علی ابن ربیع ابن مسعود غزنوی دخیل وکیل میرک پہ

اتفاق سرکہ پلینور، لاہور، ملتان، بلکہ قول پنجاب باندہ قبضہ

اوکلا ۔ اولاً لاهوری خیل دارالحکومت مقرر کر و ۔ ددہ پہ زمانہ کبسن محدثا

”علی کبج بخش ہجیری دغزنین نہ لاہورتہ تشریف راوہ ۔ اولیہ ۱۷

قیام او فرمایہ“

د مفتی غلام سرور دادویم بیان بالکل صاف دہے نو صحیح ہم دے ۔ اوچہ دانا کبج

بخش دخیل کتاب ”کشف المحیوب“ سرکے مقابلہ کر و ۔ چہ پہ ۱۷ کبسن دلاہور د

قیام دحالات ابتداء سن ۱۲۸۷ھ نہ نشوے دلا ۔ نو واضحہ کیوری ۔ چہ مفتی غلام سرور د

پہ پورہ جملہ کبسن دانیائی ؛

”د دہ دحکومت پہ زمانہ کبسن ۱۷ لاہورتہ تشریف راوہ“

نود دجملہ مطلب داکنپل پکاردی ۔ چہ علی ابن ربیع ابن مسعود غزنوی پہ

۱۲۹۷ھ کبسن دلاہور خود مختار حکمران شوے وو ۔ اوورسے کال پس پہ

سنہ ۱۲۸۷ھ کنس حضرت مخدوم، علیؒ کبج بخش ہجیری لاہور تہ تشریف راہ کرے۔  
 چہ فکر او کرے شی نو دیوہ داسے خبر دے۔ چہ عقل ۱۲۸۷ھ آخانی، شکہ چہ  
 مخکنس مونہ کہ کم تفصیلی بحث کرے دے۔ یہ ہجے کنس دا واضحہ شروع دے۔ چہ د  
 حضرت داتا گنج بخشؒ چہ لاہور تہ راتلو۔ نو دے غلہ ورنہ دے ۱۲۸۷ھ دے تو لو اسلانی ملکونو  
 سیاحت کرے وو۔ خدہ پاسہ درے سورہ عالم آواز و مشائخونہ دے فیض حاصل  
 کرے وو۔ او دکمال درجہ تہ رسید لے وو نو پدے اعتبار سورہ چہ مونہ ہجہ رات  
 تسلیم کرو۔ چہ داتا گنج بخشؒ پہ سنہ ۱۲۹۵ھ کنس پیدا شوے وو۔ نو لاہور تہ د راتلو پہ  
 وخت کنس د دوئی عمر بہ پنجہ خاویسنت کالہ وو۔ او چہ د "اکینہ تہوئی نوے  
 تہ کرے روایت تسلیم کر و چہ د دوئی ولادت پہ سنہ ۱۲۹۵ھ کنس وو۔ نو بیابانہ خاویسنت  
 کالو پہ عمر کنس لاہور تہ د دوئی راتلو حساب کرے شی۔ او پہ دے وار و صورتونو  
 کنس دا خبرہ عقل تہ پر یوتے شی۔ چہ تر خاویسنت او پنجہ خاویسنت کالہ عمر  
 بہ دوئی د ظاہری او باطنی علمونو د حاصلونہ فارغ شوی وو۔

## فائدہ

مخکنس چہ دمفتی غلام سرور لاہوری د تالیف "مخزن پنجگ" پہ حوالہ د  
 حضرت داتا گنج بخشؒ لاہور تہ د راتلونہ ورنہ دے لاہور سنہرا او پنجاب تہ مسلم آنا  
 حکمرانان و د حکومت غزنی لہ طرفہ د نائب الحکومت کو تفصیل درج کرے شو۔  
 خصوصاً د حضرت سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمۃ د محبوب غلام ایا علیہ الرحمۃ  
 چہ د ہجہ سورہ د لاہور پہ اربعہ حملہ سنہ ۱۲۸۷ھ کنس لاہور تہ راغلے وو۔ او بیابانہ  
 د غلہ خیل محسن آقا د طرفہ د لاہور نائب الحکومت شو۔ اور ستود ابوالمجد  
 ابن مسعود غزنوی پہ لاہور د حکمرانی پہ زمانہ کنس پہ سنہ ۱۲۹۵ھ کنس وفات شوے  
 دے نو لکھ چہ مونہ د لاہور د اولیٰ جماعت پہ بحث کنس بیان کرے دے۔ چہ  
 داتا گنج بخشؒ د راتلونہ مخکنس بہ پہ لاہور کنس نور جماعتونہ د پنچوانہ جوہر شوی  
 وو۔ د غلہ و غلہ متونو بہرہ کنس راغلے شو۔ چہ د لاہور سنہرا د تو لو تہ اولیٰ

جماعت ہم ہفتہ کید لے شی۔ چہ کوم بہ ملک ایاز علیہ الرحمة پہ سنہ ۸۲۸ کنیں  
 دسلطان محمود غزنوی دورد پہ موقع پہ لاهور کنے جو کہے وو۔ اوپر کہ مکہ  
 دہ چہ دلاہور دغہ جماعت دلاہور نبھر د فصول نہ باہر د فو صیاویہ فوخی  
 کیمپ کنیں جو رشوے وی۔ اودا ہم ہفتہ جماعت وی۔ پہ کوم کنیں چہ جن ورے رحمت  
 ملک ایاز علیہ الرحمة زیارت دے۔ اود مسجد وزیر خان سرکہ نزد پہ منہ بازار  
 کنیں وقع دے۔ بھر حال دابہ نور تحقیق غواری۔

درے پور تہ بیان نہ دانورہ ہم واضعہ شولہ۔ چہ پہ لاهور کنیں د حضرت داتا گنج  
 بخش علیہ الرحمة د راتلونہ مخکنیں ہم عالمان اوصالحان موجود وو۔ فقط  
 دومرہ دہ۔ چہ دھغوی مثال د دین اسلام د روبرو نہ ستورویہ شان وو۔ اود  
 حضرت داتا گنج بخش لاهور تہ تشریف راو پرل داسے شول۔ لکہ دلاہور پنجاب  
 پہ زمکہ چہ د علم اوعرفان روبرو نہ نمر راختلے وی۔ چہ دھغوی انوار پہ د زمکہ  
 مہ چہ پہ قول بر صغیر پاک اوہند یوشان خلیبری۔

د بحث پہ دے مرحلہ بہ د حضرت داتا گنج بخش پہ تاریخ وفات یونظر بیا اوچو  
 د کشف المحجوب د خیلود اخلی تاریخی شہاد توں نہ تر سنہ ۸۲۸ پورے د دوی  
 ژوند یقینی دے۔ درے سرکہ چہ موز۔ ہفتہ روایت پہ نظر کنے اوساتو چہ پہ دوی  
 باندے د تولونہ اولے مزار سلطان ابراہیم ابن مسعود ابن محمود غزنوی علیہ الرحمة  
 جو کہے دے۔ نو کہ چہ مخکنیں ذکر شوے دے۔ چہ سلطان ابراہیم پہ سنہ ۸۲۹ کنے  
 بادشاہ شوے اوپہ سنہ ۸۲۹ کنے وفات دے۔ نو درے پہ رنر کنیں داوٹلے شو۔  
 چہ داتا گنج بخش د سلطان ابراہیم د وفات د سنہ ۸۲۹ نہ مخکنیں وفات شوے وی۔  
 اوپر ہر ممکنہ دہ چہ پہ سنہ ۸۲۵ کنے وفات واقع شوے وی۔ روستو مؤرخینو  
 ددہ تاریخ وفات داسے لکے وی۔

”توفی فی سنۃ اربعۃ وثمانین وخمسۃ“

یعنی کاتبانہ غلطی سرکہ د ثمانین پہ مٹای ستین لیکے وی۔ یعنی توفی

فی سنۃ اربعائے و ستین و خمسۃ تے لیکلی وی۔ او پہ دے طریقہ سرکۃ ۲۸۵  
نہ ۲۶۵ جور شوی وی۔

بہر حال چہ پہ ۲۸۵ کبھی نہ حضرت داتا گنج بخشؒ وفات کیدل یقینی  
اومنے شی نویدے اعتبار سرکۃ ہفہ روایت یقیناً غلط دے۔ پہ کوم کبھی چہ ددوٹی  
عمر او یا کالہ بنو دے شروع دے۔ حکم چہ پہ دے حساب ددوٹی عمر پچھ  
ایتیا خاور نیمے شلے کالہ جور پیری۔ او پیرے ممکنہ دلا چہ ددوٹی تحقیق  
نہ روستو ددوٹی عمر ددے نہ ہم زیات ثابت شی۔

## د فیض او برکت آستانہ

حضرت داتا گنج بخش سید، مخدوم، شیخ، "سید" جویری، جلالی غزنوی  
لاہوری علیہ الرحمۃ ذات بابرکات پہ اسلامی ہند کس د اسلام دسرلو پری  
روحانی عظمت او "روحانی سترون" یو عظیم الشان مظہر او مرکز  
گنہ گشتی۔ ددوٹی د فیض او برکت نہ کہ آستانہ ہفہ عظیم الشان آستانہ  
دہ۔ چہ حضرت سلطان الہند خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری  
ددوٹی ددرگاہ نہ فیض حاصل کرد۔ نو پہ دیر نیاز سرکۃ عرض او کرد۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا۔ : ناقصان را پیر کامل کاملان را رہنما۔

اونن ددغہ بزرگ او کامل روحانی پیشوالہ برکتہ پہ ہفہ ہنہر چرتہ چہ  
ددوٹی مزار پیرانوار دہ۔ د دنیا دیو لوئی اسلامی حکومت پاکستان اسلامی  
بیرغ ولار دے۔ نو داسے مبارکے ہستی پہ حقلہ داتا گنجی او معاونی ثقیلہ تحقیق  
م پہ دے عرض ضروری او گنہ گشتی۔ چہ خونیرہ دبر صغیر پاک او ہند ددے۔  
"روحانی حسن" دصحیح حال اونیہ کہ خونیرہ ناخبرہ پاتے شو۔ نو دابہ سبہ خبر  
نہ وی۔ بیا خصوصاً داسے حال اونیہ چہ پہ غیر دقتہ تمیز نہ دیول پاکستان  
بلکہ دیول عالم اسلام ہر یوزور ددوٹی سرکۃ عقیدت اتوئی۔ آئی او مسلمان

یہ معنی ہے کہ دوسری مبارک تعلیمات دخیل ژوند دپارہ رھما اصول کنپری۔  
 د حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ ذات گرامی صفات سرۃ موند  
 پاکستہ ملت چہ پہ خصوصیت سرکہ کوم عقیدت لرو۔ پہ ہعے کنس یوہ وجہ  
 د اہم دہ چہ موندہ د "عالمگیر اسلامی وحدت" او "اسلامی اتحاد" پہ نظریہ  
 باندے د مملکت پاکستان بنیاد ایسے دے۔ اوچہ د حضرت داتا گنج بخش  
 د استاد انوار و مشائخو پیدیر او گد فہرست باندے نظر و اچوؤ۔ نو صفا  
 خرکندہ شی۔ چہ حضرت داتا گنج بخش د قول عالم اسلامی د قول و اسلامی  
 مشاہیر و عالم انوار و مشائخونہ ظاہری او باطنی فیوضات راجع کیری دی۔  
 او د قول عالم اسلام د غہ متحدہ اولویہ روحانی سرمایہ او فیوضات و  
 خزانے پچنپلہ ٹولٹی کنس راجستہ دے۔ لاهور تہ ٹے راوی دے۔ او پہ قول  
 کہ حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ:-

”د غہ حضرت شیخ عالمی الہویری چہ پاک خدایہ د انوار و مظهر دے  
 د قول عالم اسلام د روحانی فیوضات و خزانہ پہ مرکزی نہر لاهور  
 کنس یہ شاہ او گد انوار و باندے یوشان ویشی او بخشش کوی ٹے۔“  
 د حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ پہ ذات گرامی صفات کنس د قول عالم اسلامی  
 د فیوضات راجع کیدل د غہ لوٹی او عظیم الشان "روحانی تر دن" پہ  
 طرف موندہ رھما ٹی کوی۔ چہ پہ کوم موندہ عقیدہ او ایمان دے۔

## د حضرت داتا گنج بخش عالمی فیوضات

حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ د علم او عمل خاوند وو۔ نہ اخلاق  
 یے لول۔ د سہ لارے بنودونکے وو۔ د بی نوع انسان ہمدرد او رھما او د  
 اسلام داعی او مبلغ وو۔ د عامو مسلمانانو د رشتہ او ہدایت د پیارے ٹے  
 گز کہتاں د سبکی دی۔ چہ ہفہ علاوہ د روحانی فیوضات او تعلیمات و

حمونہ دیارہ علمی فیوضاتو لویہ قیمتی ذخیرہ اوسرما یہ دے۔ تردے وختہ پورے چہ ددوئی دکو مو تالیفاتو نومونہ مونہ تہ معلوم شوی دی۔ ہفہ دادی:-

(۱) داسعار و دیوان چہ "وجہ ان" نوم یے دے۔

(۲) "منہاج الدین" دشریعت داحکاموپہ بیان کنیں۔

(۳) کتاب الفناء والبقاء "داسلام دظاہری اوباطنی علمونو داسرار دے بیان کنیں۔

(۴) "کتاب المحرق والموتات" داولیاء اللہ چہ کوم کرامات دی۔ دہن دے

اسراروپہ بیان کنیں۔

(۵) "کتاب البیان لاهل العیان" دظاہری شریعت دبنیادی اصولوپہ

بیان کنیں۔

(۶) "بحر القلوب" دعلم توحیدپہ بیان کنیں۔

(۷) "الرباعیة لحقوق اللہ" داسلام دمعاشری، معاشرتی، مذہبی اصولوپہ بیان کنیں۔

(۸) شرح کلام منصور حلاج "دمنصور حلاج دنعرة انا الحق پہ بیان کنیں۔

چہ پہ دے کنیں دشریعت پہ روسرہ خہ خراپی وے۔ اودہفہ وخت

عالماتو اومشائخوچہ پہ ہفہ باندے دقتل حکم وکرے وودہفہ نجواز

اوتائید پہ حقہ ددلائلو تفصیل۔

(۹) "کشف المحجوب" داکتاب ہم تذکرہ دے۔ ہم ادب اواخلاق دی۔ ہم دے

ظاہری شریعت احکام دی۔ اوہم دطریقہ اومعرفت داسرارو

اورموزو بیان دے۔

دحضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ دغہ تول تالیفات خہ پہ فارسی

ژبہ کنیں دی اوخہ پہ عربی ژبہ کنیں دی۔ چہ پہ دغہ تولو کنیں مضمون

اوافادیت پہ لحاظ سرہ کشف المحجوب دیہم کتاب دے۔ ژبہ یے فارسی دے

اوپہ تولو کتابو کنیں داکتاب من ورنے پورے باقی دے۔ دے کتاب اردو ترجمہ

ہم چاپ شومہ دے۔ اودے نیایہ نور کنیں دژبو کنیں ہم ترجمہ شومہ دے۔



اود غہ شان د برصغیر پاک و ہند نہ علاوہ د دنیا پاء نور و کنو مل کو نو  
کبن ۳ چاپ شوے دے۔

د تصوف پہ کتابو نو کبن کشف المحیوب دیرا ہم کتاب کنو لے شی۔ یہ  
دے کتاب کبن:-

(الف) د اسلام د بنیادی عقیدو۔

(ب) د صحیح اسلامی معاشرے د بنیادی فرایضو اذمہ دارو پہ باب  
پہ دیرہ بنکے۔ اوزرہ راکبنو کے طریقہ سرے وضاحت شوے دے۔  
اودریا کارانہ تصوف۔ او غیر اسلامی ژوند د غلطو طریقو پہ خلاف  
تے جھاد کرے دے۔ اود اخلاق د اصلاح اود سیرت او کردار پہ پاکئی  
اوپا کیز گئی باندے یے زور ور کرے دے۔ د فائدے پہ لحاظ د کشف  
المحیوب یو خواقبتا سات درج کو وے شی۔

## اولئے ارشاد

د حنفی مذہب عالمان پہ د محبہ اتفاق لری۔ چاء علم او معرفت یو خیز  
دے پہ دے کبن فرق نستہ دے۔

دوئی (یعنی حنفی عالمانو) د اجنبہ ہم کرے دے۔ چہ ہذا علم چاء و سرے  
عمل ہم وی، اوحال ہم وی۔ اود د غے نمونے عالم دا خپل حالونہ حرکت کری  
(خپل رازونہ اوالی) نو د غے تہ معرفت و نیلے شی، اود د غے نمونے عالم تہ عارف و نیلے شی  
(پہ دے اعتبار سرے د عالم معنی شوے پوہ، پوہید لے، پوہید ونگے، آگاہ  
اوخبودار، اود عارف معنی شوے پیژید ونگے، رسید ونگے۔ یعنی چہ پہ خہ  
پوہہ شوے وی۔ د هغه تل۔ بیخ۔ جرہ۔ راز او حقیقت تہ رسید ونگے وی (اثر)  
کوم علم چہ د عمل نہ جدا وی۔ (یعنی نشاء پوہ وروی۔ اود عمل او  
معنی نہ خالی وی) هغه تہ علم و نیلے شی۔ اود هغه پوہید ونگے تہ عالم و نیلے شی

لیکن یہ عینِ رغہ حال کین ہفہ جاہل او ناپو وہہ ۳۳ رے۔ حکمہ چہ ہفہ  
 دا حقیقت نہ رے پیرنہ لے چہ دَ علم نہ اصالی غرض او دَ علم حقیقی روح  
 خوفقط "عمل" رے۔ حکمہ چہ علم خویو نہ ہنی کیفیت رے۔ ترخو چہ رغہ  
 ذہنی کیفیت پہ خارج کین یہ عملی شکل کین او نہ بنو دے شی۔ دَ ہفہ نہ  
 شہ نتیجہ نہ ولا پیری۔ او ترینہ شہ فائدہ حاصل پیری "اثر"

اوجہ کوم سہری دَ شہ خیر معنی او حقیقت نہ رسید لوی۔ ہفہ  
 عارف رے۔ ہمد اوجہ دہ۔ چاہ صوفیان خلق چہ خہ وخت دَ خیلو معمر  
 نومونہ اخلی نو" دانشمند" یعنی دَ عقل او پوہے خاوند ورتہ والی (ہو بنیاریہ  
 معنی چاہ داسے چہ پہ کوم خیر پوہہ شروع رے۔ دَ ہفہ تل تہ یے خان رسول  
 رے۔ دَ مثال پہ طور چہ پہ دے پوہہ شروع رے۔ چہ اسلام یو داسے لفظ رے۔  
 چہ درے لغوی معنی دہ "غارہ کیسینو دل" او درے معنی روح دارے۔ چہ "بندہ  
 خدا اے تہ غارہ کیر دی" نو دا عالم دے لفظ دَ رغہ لغوی معنی پہ رغہ  
 روح پوہید لو او دَ خبرے جو پے تہ دَ رسید لو سرے سم پہ عملی شکل چہ دَ  
 خدا ای احکامو تہ غارہ کیر دی۔ نو دے عارف رے۔ اثر)

عام خالق چہ دَ "دانشمند" لفظ واورے۔ نو مطلب یے نہ پوہیری جلالنگ  
 (درے مطلب بالکل صفا رے) دَ صوفیا نو مراد اوے۔ چاہ یو سہی علم حاصل  
 کری۔ نو بیا دَ ہفہ ہو بنیارتیا او دانشمندی دادہ۔ چہ ہفہ علم دَ خان نہ  
 جدانہ کری۔

(یعنی علم خویو نور دے۔ پکار دہ چہ دے پرے باند خپل خان اونہ رکہ  
 رو بنانہ کری۔ او دَ ہفہ سادہ سہری پہ شان کارا ونہ کری۔ چہ دیوہ تیل  
 یاتی۔ ماچس (اُور) ہر خہ ور کر دہ موجود وی۔ لیکن سرے دَ غے پہ تیارہ  
 کین ناست وی۔ اثر)

درے خبر و خلاصہ داستوہ۔ چہ عالم خپل خان او خپل ذات پور کرتے وی۔ او

او عارف پخیل اللہ پورے ترے وی۔

## دویم نصیحت<sup>(۲۱)</sup>

د درے قسمہ بنیاد موندہ خان سائی۔

(الف) د عافلہ عالمونہ۔

(ب) دمستوفقیرانوندہ۔

(ج) د جاہلو صوفیانوندہ۔

## دریم نصیحت<sup>(۳۱)</sup>

خوشنود دی چہ دھے د غلام کید لونہ پخیل خان نج سائل پکار دی۔ چہ ہنہ ارک۔

(۱) حرص (۲) طمع (۳) ریا (۴) خواہشات

یاد لری۔

(الف) حرص کہ پہ بادشاہ غالب شی۔ نوظالم یے کری۔ بیاطہور واہلی۔

(ب) طمع کہ پہ عالماتو کنیں پیدا شی۔ نوافسقان یے کری۔ فسق غوریکنے

پیدا شی۔

(ج) ریا کہ پہ زاہدانو، پیرانو، فقیرانو کنیں پیدا شی۔ نوپہ نفاق اوہما

کنیں یے مبتلا کری۔

(د) نفسانی خواہشات چہ پہ چا باندہ غالب شی۔ نوپہ رقص اوسرود

اوعیش او عشرت کنیں یے مبتلا کری۔

## خاورم ارشاد

تہوہ دنگوا خلا قنوم دے۔ او غوریا کار اوسندہ خوی خصلت دارے چہ

بندہ پہ سہیح حال او حوال کنیں پہ بر خدائی باندہ تکیہ وسائی۔ اوہم دیوانگہ

تعالیٰ ذاتہ خیل ہو چہ دیار کاف او کری۔

## پنجم ارشاد<sup>(۵)</sup>

تصوف (فقیری، درویشی، اوبزرگی) پہ جامہ اولباس پورے ارکا (انحصار) نہ لری۔ بلکہ پہ عمل پورے موقوفیتا لری۔ دخلائی نیک بندگان پہ عمل پیژند لے شی۔ جامو تہ لے نشی کتلے۔!

## شیرم ارشاد<sup>(۶)</sup>

خوک چہ د عقل پہ بلناہ اوسنود نہ عمل کوی۔ هغه ایمان بیاموی، او خوک چہ د هوا او هوس بندگی شروع کری۔ هغه پہ کفر او گمراہی کین مبتلا شی۔

## اووم ارشاد<sup>(۷)</sup>

(یادلری!) لس خیز ونه دلسو خیز ونو خوراک دے۔

(۱) "توبہ" دایولاس خیز دچہ دالگیری او کناہ خوری۔

(۲) "جغلی" "عمل" خوری۔

(۳) "علم" "عمر" "علم"

(۴) "صدقہ" "بلا" "صدقہ"

(۵) "غصہ" "عقل" "غصہ"

(۶) "بینیانی" "سخاوت" "بینیانی"

(۷) "تکبر" "علم" "تکبر"

(۸) "نیکي" "بدی" "نیکي"

(۹) "دروغ" "دالگیری اور زق" "دروغ"

(۱۰) "ظلم" "عدل" "ظلم"

(پہ دعوہ ددلسونا کارا اخلاق ونه خان ساتل پکاری دی، چہ

پہ دے کنب ددین او دنیا دوا و فائده دے۔ "اثر")

## ۹۸) اِسْمِ ارشاد

”علمونہ“ پیردی، او د بنیاد م عمر لبر دے۔ پہ دے وجہ د تلوو علمونوز دہ کړا  
په بنی آدم فرض ندۀ، البته د د و مرکا علم زده په بنیاد م فرض دۀ، چه  
په هغه یی عمل برابر شی۔

## ۹۹) نَهْمِ ارشاد

د نفس مثال د شیطان دے، په دے وجہ د نفس د خواهشا تو مخالفت  
کول یو داسه خیر دے چه دغه په حقیقت کښ د تلوو عبادتو جوهر دۀ، او د  
تولو ریاضتونو او مجاهدو کمال دے۔

## ۱۰۰) لِسْمِ ارشاد

صوفی (یعنی اصلی پیر او بزرگ) هغه سپی دے، چه د هغه گفتار او کردار  
یعنی د خلمو و بنا او عمل دواړه روشن وی، او خپل اخلاق یی په شرع باند  
درست کړی وی، په شرع برابر وی۔

## ۱۰۱) یُوْلِسْمِ ارشاد

بويا گانوله پکار دی، چه د نوجوانانو لحاظ وساتي، ځکه چه د کم عمری په  
وجه د دے بويا گانو په مقابل کښه د دغه نوجوانانو گناهونه کم وی۔

اونوجوانانو له پکار دی، چه د بويا گانو او سپین بریرو ادب او عزت  
او کړی، ځکه چه دغه مشران د دگونیو گناهونو مقابل کښه زیات تقوی دار وی،  
عبادت کوونکی او تجربه کار کوی۔

## دولسم ارشاد

دولت یو عذاب ده. لیکن د دمه په ذریعه چه د غریبانو، مسکینانو او یتیمانو  
وغیره سره امداد او کړه شته. نو دغه د آخرت د پاره نیکه توب نه ده.

## دیارلسم ارشاد

د بنیاد د پاره د ټولونه زیات مشکل کار د الله تعالی پیر بندل دی.!

## خوارلسم ارشاد

کو مو بزرگانه چه عارف و یشیه شته. هغه لازمًا عالم وی. عرفان په غیر د عالم  
څخه نه ده حاصلیږي. لیکن د ضروری نه ده. چه څوک عالم وی هغه د عارف هم  
وی (یعنی د عرفان مرتبه په علم پس د و نیمه مرتبه ده. لکه چه د یو عارف د پاره د ضروری  
ده. چه د بهر څخه اول علم حاصلوی. دغه شان پکار ده. چه یو عالم هم د عالم  
حاصلولونه روستو کوشش او کړي. چه د معرفت لور له مرتبه حاصله کړي.  
او په صحیح معنی کینه عالم شته. اثر)

## پنځلسم ارشاد

رضا په دوه اقسامه ده. یوه د خلائی پاک رضا د بند لانه. او بله د بند رضا د خپل  
خدا ای نه. بند له چه د خپل خدا ای نه رضا شته دهغه نښه داده. چه بیا د  
د خپل خدا ای په حکم او فرمان قائم پاته وی. او د خپل خدا ای د حکم و نه مخه کړون  
یعنی نه کوی. (په دغه حالت کینه بیا خدا ای هم د دغه رضا شته. او د زیات نه  
زیات نیکي توفیق ورکړي.)

## شیارسم ارشاد<sup>(۱۴۱)</sup>

غنی نوم خاص د خدائے سر لائق دے۔ (پہ حقیقت کبیں غنی ہم یو خدائے دے)۔  
 بندگان د دے نوم مستحق نشی کیدے۔ او د فقر نوم د خلق و سرک بنائی۔ د افقر یو  
 داسے نوم دے۔ چہ د دے نسبت اللہ تعالیٰ تہ نشی کیدے کہ خدائے پاک پہ مہبلہ  
 مہربانی کوم یو بندہ پہ غنی توب سرفراز کری۔ نو داد دغہ بندہ دیار کایو نعمت دے۔  
 مگر پہ دے نعمت کبیں غفلت (یعنی شوم تیا او د خدائے پہ لار کبیں خرچ نہ کول د  
 خدائی حقونہ پور نہ ادا کول) داسے مثال لری لکہ یو فقیر چہ صحر صناک  
 شی۔

## اولسم ارشاد<sup>(۱۴۱)</sup>

د خپلو استادانو د حق ادا کولو خیاں اوساتی۔ پیام کوئی چہ د  
 استادانو حق در نه ضائع نه شی۔ اونا راضه نه کړی۔



حضرت

مَدِیْح بَاباً عَلَیْهِ الرَّحْمَةُ

یوسفزای،

سَرِیْنِی

سَنَۃ



## حضرت مدیح بابا علیہ الرحمۃ

(یوسفزائی، سربنی)

پہ وادی پینور کین د زمئے پہ لحاظ سرکہ چہ کوم پخوانی بزرگان تیر شوی دی۔  
پہ هفوی کین د بولونہ پخوانے مشر و د وچتے عرفانی مرتبے خاوند مشهور بزرگ  
حضرت شیخ المشائخ مدیح بابا علیہ الرحمۃ دے۔

د پستو د علم الانساب پہ کتابونو کین چہ د دلا کومہ شجرہ کد مبدیہ دے۔  
هخ داسے دلا۔ مدیح ولد ابا ولد بابو ولد اکو ولد یوسف ولد مند ولد  
خشیہ ولد کند ولد سربن ولد قیش (عبد الرشید)

د علم اصول تاریخ پہ ریزا کین دیوے صدی د پاره خاور کسان یا درے کسان  
حسابیری۔ هر کله چہ د پستون قوم د مشرانو واسطہ عمر و نہ زیات دی۔ دھریو  
مشرنیکہ بہ تقریباً سلسل شیر شے کالہ عمر و و۔ بلہ داچہ د دوی ژوند ہم  
ابتدائی قبائلی ژوند و و۔ یعنے دوی بہ عام طور و دونه دیرش، خلوسیت  
کالہ پہ پوځ عمر کین کوئل۔ پہ دے بناء باندے چہ دیتہ فکر اوکړ و۔ چہ د پستونو  
مورث اعلیٰ قیس (عبد الرشید) د حضرت رسول مقبول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
و سلم صحابی دے۔ او زمانہ دے د سلسلہ نہ شروع کیری۔ او حضرت مدیح بابا د هغه  
پہ لسمہ پیری کینے فیسے دے۔ نو د دے نہ دے "مدیح" بابا د زمئے معلوم یو خبر و۔

اسانیری۔ چہ د تاریخ پہ لحاظ سرکہ دے د سلسلہ د خوار و شان زمانے بزرگ دے۔  
د علم اصول تاریخ یو بلہ مسئلہ د ادا۔ چہ کہ دیوسری خپلہ زمانہ مطومہ  
نہ وی۔ نو د هغه د نور و هم عمر و د زمئے پہ قیاس سرکہ د دلا زمانہ معلوم کیتی۔  
د دے مسئلہ پہ ریزا کین چہ فکر اوکړ و نو حضرت مدیح بابا علیہ الرحمۃ او  
حضرت سید علی الجویری د اتا گنج بخش علیہ الرحمۃ د واره دیوے زمانے دی بچک  
چہ خرنک مدیح بابا علیہ الرحمۃ پہ لسمہ پیری کین د رسول پاک صلی اللہ

علیہ وسلم ریومحابیٰ قیس (عبدالرشید) سے دے، دغہ شان حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمتہ یہ اسم پیر کا کنن کر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دے، اوہر کلہ چہ حضرت داتا گنج بخش یہ اختلاف داتا وہ یہ ۳۹۵ھ یا ۳۹۸ھ کنن پیدا شوے دے، اوپہ ۳۸۵ھ کنن وفات شوے دے، نوپہ دے اعتبار سر لاد اوٹیل شوچہ حضرت بابا علیہ الرحمتہ دغہ ۳۸۵ھ زمانے بزرگ دے۔

د صولت افغانی صفحہ ۳۱۵ د بیان مطابق د سلطان محمود غزنوی د حکومت زمانہ د ۳۸۵ھ نہ تو ۳۸۲ھ پورے تولد پٹھہ دیرش کالہ وے۔ د برصغیر پاک او ہند پہ غزا گز کنن چہ د دلا سر لاد مختلفو پینستو قبائل و قبائلی سرداران او مشران سر لاد خیلو قبائلی لشکر و شامل شری و و۔ دھغری نومونہ دادی:-  
(۱) ملک خانو (۲) ملک عامون (۳) ملک داؤد (۴) ملک یحییٰ (۵) ملک احمد (۶) ملک محمود (۷) ملک محمد (۸) ملک عارف (۹) ملک غازی۔

(پہ دوئی کنن ملک غازی ہذہ بزرگ دے، چہ د پیر خوشحال پہ نوم مشہور دے، او د سلطان محمود غزنوی پہ ملگرتیا کنن د سوات پہ غزا کنن شہید شوے دے۔)  
د املاکان د خیلو خیلو قبائلی لشکر و سر لاد خصلو صیت سر لاد سومنا

د فتح پہ جنگ کنن د سلطان محمود غزنوی سر لاد ملگری و و۔ پہرے سلسلہ کنن د پینستو مؤرخینو یور وایت داہم دے چہ پور تہ د پینستو کوم نہ لکسان قبائلی سرداران یا دشول دوئی یوکم دیرش کالہ د سلطان محمود غزنوی سر لاد چہ جہاد و نوکینے شامل و و۔ دے مطئب داشو۔ چہ پور تہ د کوم پینستو مشرانو نومونہ یاد شول۔ دوئی د خیلو خیلو قومونو او قبیلو د قومی لشکر و او پیر غزنوی پہ ۳۹۲ھ کنن د سلطان محمود غزنوی د حکومت پہ شپہر کال د غزا د پارا راوتلی و و۔ او پہ وادی پینور باندے چہ کومہ اولخی غزا شوے وے، دوئی پہ ہتھ کنن شامل و و۔

د حضرت اخوند ریزہ یور وایت داسے دے، چہ ہر کلہ د سلطان محمود غزنوی

سرۃ پستنو غازیانو لسنکرے راروائے شمولے۔ نوپہ دغہ غازیانو کنبس یو دؤ روحانی  
بزرگان ۳۳ وو۔ چہ دیو "مدے" مدیح نوم وو (دلہ دایا دلزل پکار دی) چہ اوس  
ہم پستنانہ پہ خیلہ مخصوصہ اصطلاح اولیچہ کنبے درے بزرگ نوم "مدیح"  
نہ وائی۔ بلکہ "مدے بابا" ورتہ وائی (او ددوم بزرگ نوم "مدد" وو۔ او دھوئی  
دکرامت او ولایت پہ برکت ہر خائی غازیانو تہ فتح او برے حاصلید لو۔ چنانچہ  
دے پورہ توتارنجی معلوما تو اور وایتون نہ ہم دمدیح (مدے) بابا پہ زمانہ کنبے  
متعین کو لو کنبے آسانتیا پہ لاس راجی۔

دے روایات او واقعہ نوپہ بنا سرۃ حضرت مدیح بابا علیہ الرحمۃ

(الف) پہ قام بانڈے یوسفزائے دے۔

(ب) بیہ پہ یوسفز وکنبے "اکوزے" دے۔

(ج) بیہ پہ اکوز وکنبے "بابوزے" دے۔

(د) بیہ پہ بابوز وکنبے "بابخیل" دے۔

اوپہ سنہ ۳۹۲ھ کنبس دغازیانو دلسنکر سرۃ د قند ہار دارغستان نوے علاقہ  
نہ پہ خصوصیت سرۃ دیوسفزی قبیلے دغازیانو سرۃ دے ملک تہ راغلے دے۔  
او دواڈی پسنور علاقہ چہ ددغہ غازیانو پہ لاس فتح شوے دی۔ نوپہ ہم  
دلہ پاتے شوی دی۔

## فائدہ

پہ تاریخی اعتبار سرۃ پستنانہ قبائل وادی پسنور تہ پہ درے مختلفون زمانو  
کنبس راغلی دی۔ چہ پہ اختصار سرۃ ورتہ اشارۃ کول مناسب معلومی ری۔  
الف:- یوخل لکچہ ذکر او شو۔ دغہ پہ اول گذار پہ سنہ ۳۹۲ھ کنبس دسلطان  
محمود غزنوی علیہ الرحمۃ پہ ملگرتیا کنبس دجہاد دپارہ ددوئی راتل دی۔

ب:- دوٹیم خل ہر کلہ چہ پہ سنہ ۳۹۴ھ کنبس سلطان شہاب الدین غوری المعروف  
پہ معز الدین محمد بن سام غوری علیہ الرحمۃ دہند وستان ددوئی کامیا بے

حمل نہ را واپس شو۔ نوذ تاریخ صولت افغانی (۳۵) د بیان مطابق د دیکه لښکر  
کښ چہ کوم یو لکه دولس زره کسان پښتانه غازیان وو۔ هغه یی په (۱)  
کو هستان روه (۲) کو کلا سلیمان (۳) اشغفر (۴) سوات او باجوړ کښه آباد کړل۔  
په دے خلقو کښ هغه کورنی چہ په قام مد اخیل یوسفزی وو۔ د سمد او بلیو  
په علاقه آباد شول، د لازاک قبیلے خلق هم په دے نیت په د لمر راغله دے۔

ج:۔ دریم خل د پښتنو قبایلو هغه نقل و حمل دے۔ چہ د ارغستان نه  
د قلات، غزنی، کابل، پاپین باسول په لاره د شیخ مکلی او ملک احمد په مشرۍ  
کښ په ستمه کښ په خصوصیت سره د یوسفزی قبیلے خلق وادی پلینور  
تہ راغله وو۔

د دے وضاحتونو په رڼا کښ هر کله چہ په تاریخی اعتبار سره حضرت  
مدیح بابا علیه الرحمة د غازیانو د وړاندیښ لښکر سره دے ملک ته راغله دے  
نوځکه مونږه دا اووئیل، چہ وادی پلینور ته د غازیانو د نور وهر خومره لښکر و  
سره چہ نور وهر خومره مشاهیر بزرگان راغلی دی۔ په هغوی کښ دے پخوا بزرگان دے۔  
د حضرت مدیح بابا علیه الرحمة اولاد ته مد اخیل والی، پیران هم و ته والی  
د مغولی حکومت په زمانه کښ چہ یوسفزی قوم ټوله مردم شماری حساب شوے وه۔  
نوپا هغه کښ یواځے مد اخیل د ټول یوسفزی شپږمه حصه وو۔ د مد اخیل قبیلے خلق  
په سمد، سوات، بټیر، اباسیند، کو هستان او باجوړ علاقه کښ خوار پراته دی۔  
د مدیح بابا په اولاد کښ پیر کل محمد نوم یو بزرگ تیر شوے دے۔ چہ د  
شه نشاه د هلی جلالین اکبر هم عصر وو۔ او د ستمه په خوا و شا کښ ژوند  
وو۔ روایت دے چہ د ضلع مردان مرکزی مقام مردان نومکله د آباد کړے دے۔  
دے خاندان ته پیران او پیر خیل والی، لوی لوی بزرگان پکښ تیر شوی دی۔  
د نن ورځے نه شپږ شل کاله وړاندے په ستمه کښ پیر "عرب شاه" او پیر  
ضامن شا کپکښ مشهور بزرگان تیر شوی دی۔

حضرت مدیح بابا علیہ الرحمة خرنک چہ دیوسفری پینتنو دیوے قیلے ملاخل،  
پیرانو، مورت اعلیٰ دے۔ او پہ دغہ وجہ دیر بختور انسان دے۔ دغہ نشان یو  
دیر لوئی روحانی پیشتوار روحانی رہنما او ولی اللہ ہم دے۔ او پہ سلسلہ عالیہ  
جنیدائہ او حسنیہ کنبن دحضرت شیخ المشایخ مودود چشتی مرید و۔

## احمد ابدال چشتی

یہ چشتیہ طریقہ کنبن دحضرت مودود چشتی پہ نوم باندے دو بزرگان  
تیر شری دی۔ یو ہفہ مودود چشتی دے۔ چہ دحضرت غوث الاعظم رستگیر  
شیخ عبد القادر جیلانی ہم عصر و۔ او دسٹھ دزمانے بزرگ دے۔ دا پہ  
حقیقت کنبن دوٹیم مودود چشتی دے۔ ددوی نہ وپرانہ ے بلکہ ہم پخیلہ دے  
مودود چشتی (سٹھ) پہ پخوانو پیرانو کنبن دسٹھ پہ خواؤشا زمانہ کنبن د  
خراسان پہ چشت نوے علاقہ کنبن یوبل بزرگ تیر شوے دے۔ چہ دہفہ  
نوم احمد مودود چشتی دے۔ او "مودود" یے روحانی لقب دے۔ (وڈ پہ عربی ژبہ  
کنبن محبت تہ والی۔ معنی ہفہ سرے چہ خدا یا اور رسول و رسل امینہ فرمایے  
دے۔ بزرگی او ولایت و رکے دے۔ او دچشت نوے علاقہ پہ نسبت سرکورتہ  
چشتی والی۔

دے حضرت احمد ابدال مودود چشتی اول طریقہ ہم لکھ دہفہ  
زمانے د نور و بزرگان جنید یہ طریقہ و (چہ حضرت شیخ جنید بخارا دی  
علیہ الرحمة تہ منسوبہ دے۔ او حضرت مدیح (مدے) بابا ہم دطریقہ پہ  
دغہ پخوانو سلسلو کنبن دحضرت مودود چشتی اول مرید و۔ او دتصوف  
او عرفان پہ سلسلہ کنبن پخیلہ زمانہ کنبن قطب تیر شوے دے۔ او قیامت  
د مرتبے انوار او فیوضات یے اوسم خرنکند دی۔

دحضرت مدیح بابا علیہ الرحمة مزار مبارک پہ ضلع مردان تحصیل

مردان گنبد "جلالہ" نوے کالی سرلانہ دے دے۔ اوزیارت نکالہ دخالہ و  
عام دے تصرفات اوفیوضات نے بنکارا دی۔ او دخالہ ئی مخلوق تہ تربتہ  
پیر لوئی فیض رسید لے دے اور سیری۔

### شیخ ابوبکر صالح علیہ الرحمة

د حضرت مدیح بابا مخنے کرامات پیر مشہور دی۔ د دوئی پہ اولاد گنبد پرلہ  
پسے تر دولسم پشتہ پورے پیر لوئی لوئی مشاہیر بزرگان تیرشوی دی۔  
چہ پہ خیل خیل وخت یے درے وطن د مسلمانان و روحانی رہنمائی اودینی  
مذاہب تونہ کری دی۔ د حضرت مدیح بابا علیہ الرحمة پہ د غود ولسون بزرگان  
ممسوکین یون بزرگ چہ ہفہ پہ پنجم پشت گنبد د حضرت مدیح بابا علیہ الرحمة  
نمسے وو۔ د ہفہ شیخ ابوبکر صالح علیہ الرحمة نوم وو۔ دے د حضرت سیان  
شیخ میران محی الدین عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمة مرید وو۔ اور ستو  
د مردان پہ علاقہ پہ یوہ غزا گنبد شہید شوے دے۔

کہ فکر اوکرو د حضرت مدیح بابا علیہ الرحمة د تولو لوئی کرامت دادے  
چہ د دلا پادہ روحانی مشرق گنبد د غازیانولسکار د اسلام بیرغ تر دے  
علاقہ پورے رارسوئے دے۔ او د دوئی د برکتہ د اوطن نن ہم د اسلام  
پہ رہنار و بنانہ دے۔

علیہ الرحمة و الخصال

# حضرت شیخ الاسلام شیخ اتو

شوریانی، خویشکی

قصورى، سهروردى

(۱۵۵۸ھ)

یادگیرنده :- حضرت سید عطاء اللہ المعروف شیخ اتو یہ قام بختیارى سید و شجره  
یہ داد :- سید باقر الملقب بہ عطاء اللہ المعروف بہ شیخ اتو - ابن محمد الملقب بہ بختیار ابن سید ابی  
سعید اسحاق ابن جعفر ابن نظام ابن عیسیٰ ابن محی الدین ابن محمد ابن حافظ ابن نور  
ابن سید جمال ابن ابوعلی جعفر ابن یادگار علی ابن نشان علی ابن علی زین العابدین ابن سید  
الشہداء ام حسین رضی اللہ عنہم

د اتوزى شاخ سیدان پہ اتوزى او اتو خیل نومو لو یادیرى روستو د غوغشى  
قوم د زبلى شاخ خویشکی سره وصل شویدى . په دغه وجه په اتوزى شیرانى  
خویشکی نامه یلا شول . د تفصیل د پارک ملا حظہ کړئ . چمونږ بل کتاب  
سادات افغانه - (عبدالحلیم اثر)

## حضرت شیخ الاسلام شیخ آٹو، شوریانی

، قصوری، ۶، سہروردی،

زمرہ ارخان ناغر، غور غشتی پخپل تالیف صولت افغانی صفحہ ۳۳۹ کتب  
 د نعمت اللہ خان ہروی د تالیف، مخزن افغانی، "او دیوبیل نایاب تاریخی کتاب  
 "تذکیر الاحوان وتقویۃ الایمان" پہ حوالہ باندے او بنا علی شیخ محمد اکرم پخپل تالیف  
 "رود کوثر" صفحہ ۳۵۹ کتب د شیخ عبدالقادر خویسکی قصوری د تالیف، اخبار  
 الاولیاء من لسان الاصفیاء، پہ حوالہ باندے لیکي چاہے۔

د پنجاب پہ قصور نوم بنهر کتب چہ کوم خویسکی پستانہ آبادی۔ او  
 دلہ چہ پہ دے قام کتب خومرہ بزرگان۔ اولیاء اللہ او مشہور مشائخ تیر شری  
 دی۔ د دوئی مورث اعلیٰ پیر کبار یعنی "لوی پیر، شیخ، دتو" علیہ الرحمة وو۔ د خپل  
 وطن نہ راروان شو۔ خراسان تہ لارو۔ پہ چشت نوم خائے کتب دے حضرت  
 خواجہ مودود چشتی (ثانی) علیہ الرحمة نہ لاس نیوہ وکړه۔ او د خپل پیر خدمت  
 کتب د پیر مودے تیرہ ولو او د کمال درجہ حاصلولونہ روستو بیا واپس خپل وطن  
 تہ راغے۔ دلہ ۱۱۵۵ھ مطابق ۱۷۴۲ھ کتب پہ پلینوم (سرحل) کتب پہ حق اور سید۔

پور تہ چہ د کومود و و مولفانو تاریخی حوالے درج شوه۔ پہ دے کتب دوئی  
 دے نامور بزرگ نوم شیخ دتو ضبط کړے دے۔ لیکن په کتاب "مجمع الانساب"  
 تالیف د میاں محمد نور ولد میاں محمد قاسم ولد حضرت حاجی عبداللہ المعروف  
 حاجی بہادر کوہاٹی کتب د نوم شیخ "آٹو" ضبط شوه دے۔ او چہ فکر او کړو۔ نو د  
 مجمع الانساب دار وایت صحیح معلوم پری۔ د دے وجہ داد کچہ پستانہ پہ نسل  
 باندے بنی اسرائیل دی۔ او پہ دغه لحاظ د دوئی د نیکو نوجوانی ژبہ عبرانی دے۔  
 پہ عبرانی ژبہ کتب د حرف (ع) پہ خائے د حرف (الف) تلفظ کوولے شی۔ اور د



(ط) پہلے حائی دحرف (ت) تلفظ کو و لے شی۔ (اوپر بعض لوگ جو کس حرف الف پہ واو بدل و لے شی۔) پہ دے اعتبار سے کہ لفظ (اتو) کہ لفظ (عطاء) آپ و لے شکل دے۔ چنانچہ ترن ور مخ پورے پستنا نہ ہم دے خیل ز پے عبرانی ژ پے دریشے مطابق کہ لفظ عطاء تلفظ پہ، "ا" سے کہ کوئی۔ ہر کہ چہ دے حضرت "شیخ الاسلام" خپل اصلی پورے نوم عطاء اللہ وو۔ اور وستو د پورے نوم پہ حائی پہ "شیخ عطاء" سے کہ بلے شی۔ نو دھہ پس د پستو ژ پے کہ مجع مطابق پہ "شیخ" ا" سے کہ یا دشوے دے۔ دے نہ علاوہ چہ دے شیخ اتو کہ نامو پہ نوم نو غوراوشی، نو کہ ہف نہ پہ قیاس سرے دانیتجہ پہ اس راخی۔ چہ دے اصلی نوم عطاء اللہ وو۔

د مشہور مؤرخ محمد افضل خان ابن اشرف خان ابن خانو شحال خان خٹک پہ کتاب "تاریخ مرصع" (قلمی نسخہ د بیلک لائبریری پنجاب صفحہ ۲۵) کہیں دابی سعید المعروف بختیار بیچاہ خاں من یاد شوی دی۔ (۱) اتو۔ (۲) اکو۔ (۳) کوفی۔ (۴) پیری۔ (۵) توری۔ چہ دے بیچہ وار و کینے کہ اتو پہ حقلہ د تاریخ مرصع وضاحت داسے دے۔

اتو غہ عطاء اللہ دے۔ لیکن پہ قبیلہ کہیں ئے د شیرانی شہرت پہ اتو بیاموندہ۔ لہ اتو سید محمد پیدا شو۔ لہ سید محمد خواجہ الیاس اولہ خواجہ الیاس "بھئی" گبیر پیدا شو۔ او د بھئی گبیر شیخ نرے..... د تاریخ مرصع دے وضاحت نہ وستو پہ دے کہیں خہ شک نہ پاتے کیری۔ چہ د جمع الانساب بیان صحیح دے۔ دے شیخ نوم اتو دے چہ د عطا بدل شوے شکل دے اور پورے نوم ئے عطاء اللہ دے۔ او کو مو مؤرخ خانو چہ دا نوم شیخ د تو ضبط کرے دے۔ دے صحیح نہ۔ ہر کہ چہ د شیخ د تو د لفظ شیخ یو تعمیر ہم سمون نہ شی خورے پہ کو مجاء داضی و رک وضاحت او تحقیق بحث دلہ را و لے شو۔ او ہم دے پہ رنرا کہیں مونر دے بزرگ دے مشہور نوم شیخ اتو دلہ دے کرے دے۔

پہ تاریخ "صولت افغانی" کہیں دے شیخ اتو علیہ الرحمة حالات پہ الفافو



یہ ہے سلسلہ کبیرؒ کی یہ خاصہ نکتہ یاد سائل پکار دی۔ چہ کہ حضرت شیخ  
 ابراہیم دانشمند ارجمند۔ اور حضرت شیخ ابو خلیفہؒ کے یہ کام پستانہ وو۔ اور حضرت  
 شیخ الاسلام غوث العالم بہاء الدین ذکر یہ کام قدیشی عرب وو۔ اور حضرت  
 شیخ احمد سخی سرور سلطان یہ کام باندہ سید وو۔ نودغہ خیز و دغہ فرق  
 کہ شیخ نہ ورک وو۔ اصحابی خیز ہذا روحانی فیض وو چہ سرچشمہ ہے یوہ  
 وکائیو "روحانی تہرون" وو۔ اور تو لو مسلمانان و تہ ایک یو شان فیض رسید لو۔  
 درمے مشرانو مینہ اور محبت و شفقت ہر خہ د اسلام سر وو۔ اور چہ ددوئی یو  
 مرید بہ د محنت۔ مشقت۔ زہد اور ریاضت نہ روستو دکمال درجہ تہ اور سید لو۔  
 نو بیابہ ہے ہذا خائے تہ اور ہذا ملک تہ لیر لو۔ چہ چرتہ بہ د دین اسلام د تبلیغ  
 زیات ضرورت وو۔

د حضرت شیخ ابو علیہ الرحمة شیرخامن وو۔ نوموہ ہے دادی۔  
 (۱) حضرت شیخ میان جنولہ (ثامان اللہ) چہ د دلا د نسل خلق د "چنوزائی" یہ  
 نامہ یادیری۔

(۲) حضرت شیخ میان عارف اللہ چہ د دلا اولاد تہ "عارف زائی" و بیلے شی۔

(۳) حضرت شیخ میان "محمد" چہ اولاد ہے "محمد زائی" بللے شی۔

(۴) حضرت شیخ میان "شبابین" (شہاب الدین) چہ اولاد ہے شبابین زائی  
 بللے شی۔

(۵) حضرت شیخ میان "محمد ابراہیم" چہ اولاد ہے "ابراہیم زائی" یادیری۔

(۶) حضرت شیخ میان محمد عیسیٰ چہ یہ شیخ عیسو او عیشو مشہور ہے او اولاد ہے  
 د "عشورزی" یہ نامہ بللے شی۔

(۷) حضرت شیخ میان چنوں، بشوریانی، خویشکی

د حضرت شیخ عطاء اللہ المعروف شیخ ابو علیہ الرحمة مشرحوئی حضرت  
 ثناء اللہ المعروف یہ شیخ "چنوں" او میان "چنوں" د قہیل وخت لوئی

بزرگ وو۔ ددہ دَنسل خلق دہ چنوں زائی پہ نامہ یادیری، ددہ دَنو (چنوں)  
 پہ حقلہ یور وایت داهم دے۔ چاہ لفظ چنوں کہنہ زمانے (۱۵۵۵ھ مطابق ۱۱۵۵ھ)  
 دکنجاب د مقامی رے لغت دے۔ چہ د مینہ پہ طور د لفظ چاند (سپورٹی) مخفف دے۔  
 حہ وخت چہ حضرت شیخ اتو علیہ الرحمة وفات شو۔ نو دہنہ پہ کدئی  
 باندے حضرت میاں چنوں علیہ الرحمة گدی نشین شو۔ او دین اسلام تبلیغ  
 اور ہتہ او ہدایت خدمت ئے کولو۔ د لاہور او قصور او خواؤ شاعلاقو پہ مسلم نانو  
 کنب د دوئی پیر لوئی قدر عزت و احترام وو۔ د تاریخ صولت افغانی (۶۵)  
 د روایت مطابق "میاں چنوں" د پیر لوئی روحانی درجے خاوند وو۔

د لاہور او ملتان پیر یوے لائیں باندے د لاہور نہ ۵۰ میلون فاصلہ  
 د منٹکھری نہ اتہ پیسنہ ورا ندے۔ او د خانیوال نہ مغلور تپسنہ را دے خواتہ۔  
 یعنی د منٹکھری او خانیوال تر منجہ دیور یوے تپسن نوم "میاں چنوں" دے، چہ دغہ  
 تمام ہم ددے خویشکی بزرگ پہ نوم مشہور دے۔ حضرت شیخ میاں چنوں  
 چشتی سہروردی قصوری علیہ الرحمة د "قصور" نہ دغہ علاقہ تہ تلمے وو۔  
 ہلتہ آباد شوے وو۔ او ۴۴ دغلہ د دوئی مزار مبارک واقع دے۔ علیہ الرحمة الغفران۔  
 د حضرت شیخ عطاء اللہ المعروف شیخ اتو علیہ الرحمة پہ دے خاندان کنب  
 چہ پہ قصور کنبے کوم مشہور بزرگان تیر شوی دی۔ پہ ہغوی کنب دیو خو  
 بزرگانو نومونہ دلہ لیکلے شی۔

(۱) حضرت شیخ حاجی اویس اتو زائی قصوری چشتی چہ پہ ۱۰۲۹ھ مطابق  
 ۱۵۹۹ھ کنب وفات شوے دے۔ او مزار ئے پہ قصور کنب دے۔

(۲) حضرت شیخ سعید اتو زایہ قصوری چشتی چہ پہ ۱۰۲۹ھ مطابق ۱۵۹۹ھ  
 کنب وفات شوے دے۔ او مزار مبارک ئے پہ قصور کنب دے۔

(۳) حضرت شیخ رحمت اتو زائی قصوری چہ پہ ۱۰۲۸ھ مطابق ۱۵۹۸ھ کنب  
 وفات شوے دے۔ او مزار مبارک ئے پہ قصور کنب دے۔

(۴) حضرت مولانا شیخ احمد اتوزائی قصوری شوربانی غوثیشکی چہ پہ ۱۳۳۵ھ مطابق سال ۱۹۲۱ھ کین وفات شوے دے۔ اوہرا مبارک پے پہ قصور کین دے۔

پہ دے پورے مغلور واپہ بزرگ نو کین دے حضرت شیخ احمد اتوزائی مختصرہ تذکرہ درج کول مناسب معلومی۔

((حضرت شیخ احمد اتوزائی قصوری))

دے تذکرہ، رود کوثر، مؤلف دے حضرت مولانا شیخ احمد اتوزائی علیہ الرحمۃ پہ حالاً تو کین لیکے چہ :-

حضرت شیخ احمد دے قصور دے غوثیشکی قام پہ پستون بزرگ نو کین تھو لونہ زیات نامور بزرگ تیر شوے دے۔ رے ہم دے پیر گیار حضرت شیخ ابو علیہ الرحمۃ پہ اولاد کین وو۔ ظاہری و باطنی علمونو تکمیل پے پہ لاهور بنہر کین حضرت شیخ اسحاق ابن حضرت "شاه کاو" چشتی لاهوری نہ کرے وو۔ چہ دے شیخ اسحاق دے شہنشاہ جلال الدین اکبر پہ زمانہ کین دے ملک پہ ممتاز و عالمانو کین شیر لے شو۔ (رحمائی بارہ ملا خطہ کری دے ملا عبد در بلایوی کتاب مفتی التواریخ) حضرت شیخ احمد قصوری پخپل قوم کین اولے بزرگ وو۔ چہ دے دوی دے باطنی کمالا قوسرہ ظاہری علمونہ جمع کرے وو۔ پہ زہد اور ریاضت کین پخپل نظیر و مثال نہ لرو۔ او ورسرہ پہ علم و فضل کین ہم دے دوی آواز تہر لے لے پورے رسید لے وے۔ دے پہ معصوم بزرگ نو کین دے خوبزگافونو مونہ دیاد و لودی۔

(۱) حضرت شیخ احمد سرھندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ۔

(۲) حضرت شیخ احمد سون غور غشتی دے جالندھو علیہ الرحمۃ۔

(۳) حضرت شیخ عبدالحق مجدد دہلوی، علیہ الرحمۃ۔

(۴) حضرت شیخ عیسیٰ برہانپوری سندھی، علیہ الرحمۃ۔

دے مغلور و واپہ بزرگ نوبہ دے زیات قدر او احترام کولو۔ بلکہ بل یوم مشہور صوفی بزرگ او فاضل عالم حضرت شیخ عبد اللطیف برہانپوری خویہ داہم

فرمائیل۔ چہ ما پچیل عمر کتب داسے عالمان چہ یہ علوم ظاہری و باطنی  
 دوا پر و کتب یوشان کاملان وی فقط دوہ کسان لیدلی دی۔ یو شیخ عبدالوہاب  
 مرضیعی، اودویم شیخ احمد اتوزائی قصوری خویشکی۔ چنانچہ دقصور دخوا  
 و شاعلاق نہ بہ چہ کہ خوک سرے د طریقہ کو لو او فیض کو لو دپارہ برہان  
 پور تہ مولانا عبد اللطیف لہ ور غے، نو ہفتہ بہ یے بیر تہ قصور لہ واپس  
 لیر لو۔ او ہفتہ تہ بہ یے فرمائیل۔ چہ ہر کلاہ یہ قصور کتب داسے د فیض چینہ  
 موجودہ دہ، نو تہ دہفتہ نہ خیلہ تنہا ولے نہ ماتوے ؟

حضرت شیخ احمد اتوزائی دیر زیات لوی عالم وو۔ زیات وخت بہ یے مخلوق  
 تہ د علم دین یہ درس او تدریس کتب تیریدہ۔ "سوالات احمدی" نویم یو  
 تالیف یے یادگار پاتے دے۔ : علیہ الرحمۃ الخضر

### حاجی لکن اتوزائی، قصوری، خویشکی،

یہ دے خاندان کتب یو بل بزرگ حضرت شیخ حاجی لکن اتوزائی شورانی  
 خویشکی قصوری تیر شوع دے۔ چہ اوکوہ جھونہ یے کپی وو۔ دیر لوی زاہد  
 پوہیز گارہ او مشہور بزرگ وو۔ حضرت شیخ عیسیٰ مشواپی نہ یے لاس نیوہ  
 کرے وہ۔ پہ ۱۲۶ھ مطابق ۱۸۴۳ء کتب وفات شوع دے۔ علیہ الرحمہ۔

دقصور پنجاب د خویشتکی خاندان پستازہ بزرگان د پختیہ سلسلے بزرگان  
 وو۔ د معرفت او طریقت او د علم او فضل د اشاعت او درس او تدریس او فیض  
 نہ علاوہ دوئی دیر ادبی خدمات ہم کپی دی۔ اود دغہ نہ علاوہ پہ دوئی کتب د  
 دپیر لوی جاہ و جلال خاوندان مشہور حکمرانان تیر شوی دی۔ لکہ د  
 مبارز الدولہ پیر ابراہیم خان خویشکی قصوری نوم پکتن یہ خاص طور  
 مرہ د یاد ولودے۔

د حضرت شیخ عطاء اللہ المعروف شیخ اتو او دہفتہ د خاندان بزرگانو

د حال اود دے مختصر بیان نہ دیرہ پھ آسانتیا سرکہ دا اندازہ لکیدے مٹی۔  
 چاء د خویشتکی پستونود د نامور بزرگ د تاریخ وفات (۱۵۵۵ مطابق ۱۰۰۵ھ)  
 نہ رپہ دے خواپہ تیر و سواتلہ و وسو و کونو کین د مغربی پاکستان د  
 پنجاب پھ علاقہ کین دے خاندان بزرگ کالو د دین اسلام او مسلمانان  
 خومرہ خان متونہ کپری دی۔ او د خبرہ د خویشتکی قبیلہ د هغه  
 خاقو د پاتے چہ د ضلع یلینور پھ تحصیل نوینہر کین آباد دی۔  
 دیرہ نویہ د فخر او عزت خبرہ دکا۔ و ورسرہ د هم ترینہ واضعہ  
 کیری۔ چہ د مک پاه دے دوار و حصو کین هم د دوی پھ برکت  
 سرہ چاء کوم مضبوط "روحانی تر و ن" موجود دے۔  
 افسانہ الله چاء تر عمرہ عمرہ به موجود وی۔

---

حضرت سیّد نامیران محی الدین  
 شیخ عبد القادر جیلانی  
 (سینہ ۵۶۲ھ)



# شیخ المشائخ، حضرت سیدنا غوث الاعظم، محبوب

سبحانی، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

(متوفی ۵۶۳ ھ / ۱۱۶۷ م)

حضرت شیخ المشائخ غوث الاعظم، دستگیر نوم مبارک سید عبدالقادر دے۔  
کنیت یے ابو محمد دے۔ اولقبونہ یے شہید دی۔ لکھ غوث محمدانی، قطب  
ربانی، محبوب سبحانی، غوث الاعظم، میر میران، لوی پیر، سلطان الاولیاء  
محمی الدین جیلانی،

پستانہ ور تہ لوی خوان، پیرانوپیر، اوغوث پاک والی، حضرت غوث  
پاک پہ قام باندے سید دے، دپلار د طرف نہ حسنی او د مور د طرف نہ  
حسینی سید دے۔

(الف) دپلار د طرف نہ شجرہ د نسب دے دے۔ حضرت سید محی الدین  
عبدالقادر جیلانی ابن الامام سید ابی صالح موسیٰ جتکی دوست ابن  
الامام سید عبداللہ ابن الامام سید یحییٰ الزاہد ابن الامام السید محمد  
ابن الامام سید داؤد ابن الامام سید موسیٰ ابن الامام السید عبداللہ  
ابن الامام سید موسیٰ الجون ابن الامام السید عبداللہ المجتہد ابن الامام  
سید حسن مثنیٰ ابن الامام الہمام سیدنا حسن السبط ابن سیدنا  
ومولانا امیر المؤمنین ابی الحسنین الامام علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہما بیچیں

(ب) او د مور د بی د طرف نہ د حضرت سیدنا او مولانا غوث الاعظم سید  
شیخ عبدالقادر جیلانی شجرہ د نسب دے دے۔ چہ د دوئی د والدہ نوم دے۔  
سیدہ ام الحیرامۃ الجبار فاطمہ بنت سید عبداللہ صومعی الزاہد ابن سید  
ابی الجمالی الدین محمد ابن سید محمود ابن سید ابو العطاء عبداللہ ابن



واقعہ دے۔ بھر حال دایوہ داسے خبر دے چا خزیاتی تحقیق بہ غواہی)۔

حضرت سیدنا عبد القادر گیلانی چاہے لڑ لوٹی شو۔ نو والدہ زکوار  
ورنہ سبق شروع کرو۔ اول تے قرآن مجید اولوست۔ اویا تے دینی علموں  
وامچہ وارہ ابتلائی کتابونہ شروع کرلے۔ پہ دغہ منع کنبے ددوی پلاروفات شہو۔  
اوماشوم عبد القادر یتیم پلے شو۔ خودغہ دیتیم سبق پرے ننبودہ۔ اودلسو  
کالوتر عمرکے پچیل کلی کنبے لوستنا وکریہ۔ بیا تے دھوری بی نہ اجازت واخلستل  
اوپہ سبق پسے بغداد تہ روان شو۔ پہ دغہ زمانہ پہ بغداد بارے دخلیفہ  
المستظہر بالله عباسی (دنگم نہ ترستہم) پورے دخلافت زمانہ وہ۔  
اوپہ ایران کنبے دسلجوقیانو بادشاہی وک۔ اوپہ افغانستان اومغزی پاکستان  
دوارو علاقو باندے دسلطان شہاب الدین غوری حکومت وو۔ (شہاب الدین  
غوری پہ سہ سہ کنبے پہ ملتان او اوچ باندے بیاقابض شہو وو۔ اوتر  
سہ سہ تے پول سندھ قبضہ کرے وو) لیکن پہ دغہ دوران کنبے باطنیہ  
اسماعیلیہ فرقے کوم مشرچہ دشیخ الجبال پہ نوم یادیدہ۔ اودفدایانواو  
مریا، انویوداسے تولے تے پیدا کرے وو۔ چہ قلعه الموت نومے مقام تے مرکزور۔  
اودھغہ نہ چارچاپیرہ ملک تے ارے کرے وو۔ دوسلہ بند لسنکرو پہ شکل چیلو  
بہ تے وھل۔ لارے بہ تے وھل۔ اودھغوی دلاسہ قافلے بہ پہ امن سرک پہ لارے  
تیریدے نہ شولے۔ پہ داسے حالاتوکنبے غوث پاک دبغداد پہ نیت دکورنہ پہ سفر  
روان شو۔

حضرت غوث پاک چہ دکورکاروانیدہ۔ نومورورلہ دواسکت پہ ترخونو  
کنبے دنہ اربخت تہ خلویست اشرفی اوگنڈا لے۔ اودانصیحت تے ورتہ اوکرو  
چہ بچیہ اتل ربتیا وایہ۔ اوہیچرے دروغہ وایہ۔ بیا دپرو دغاگاسرکے  
خپل یتیم خوئی دحدائے پہ نوم ددین پہ سبق پسے بغداد تہ رخصت کرے۔  
پہ لارہ کنبے چہ قافلہ باندے داکہ پریوتہ۔ اودھمالان پہ خواکنب

ہول سوداگران اولویت شول۔ دلوت ماریہ منع کنس یو چ اکو د حضرت غوث پاک  
رضی اللہ عنہ نہ تپوس اوکرو۔ چہ ستاپہ واسکت کینے خہ مال شتہ رہ اوکے  
نہ؟ حضرت افرمائیل۔ ہو! ماسی خلوینت اشرفی شتہ دی۔ چ اکوزریو  
ملگری تہ آواز اوکرو۔ چہ راشہ داماشوم والی چہ ماسی خلوینت اشرفی شتہ  
دویم چ اکوچہ ترینہ تپوس اوکرو۔ نو حضرت ورتہ زرو واسکت کوز کرو۔  
او پور خلوینت اشرفی ترینہ را اوختے۔ نہ یوہ کمہ زیاتہ —؟

چ اکو انوچہ دا قیصہ خیل مشرتہ بیان کرے۔ نو ہفہ حضرت پیر پیر  
رضی اللہ عنہ را او غو بستلو۔ او ورنہ تپوس اوکرو۔ چہ تاوے خیل مال حرکت  
کرو۔ او خان دے اوچ پہ اوچہ تاواخی کرو۔؟

حضرت افرمائیل۔ چہ ما دخیل خورے مورسہ لوظ کہے دے۔ چہ ہچرے  
بہ زہ دروغ نہ وایم۔ نو حکمے سم حال اووے۔ چہ دروغ نر نہ شم۔ د حضرت  
غوث پاک دے وینا دیا کو انو پہ سردار دومرہ اشرا اوکرو۔ چہ پہ زراشو۔ اووے  
وٹیل چہ تاوازے دخیل مورسہ لوظ کہے دے۔ او پہ ہفہ تینک ولا رہے۔ او مونہ  
چہ دخا ائی پاک سرہ لوظ کہے دے۔ چہ ظلم زیاتہ نہ کوو۔ نو بیام ہر وخت  
پاہ حرامو کنس بوخت پراتہ یو۔ او دخیل لوظ ہیخ خیال نہ سا تو۔ داخو پیرہ د  
شرم خبرہ دہ۔ محمد دین ورتے نہ توبہ دہ۔ چہ بیابہ دگنا ہیخ کار نہ کووم  
پہ دے باندے ہغوئی پولو توبہ او بیستہ۔ لوٹ کری مالونہ تے سودا گرو تہ واپس  
کرل۔ دپا کیزہ ژوند تیر ولو ارادہ اوکرلہ۔

(پہ بغداد کنس تعلیم:-)

روایت دے۔ چہ حضرت غوث پاک بغداد شریف تہ پاہ کال ۸۸۸ھ ہجری  
کنس د صفر المظفر پہ میاشت کنس رسید لے وو۔ پہ دے اعتبار سرہ بغداد شریف  
تہ دوئی د اولو ات (۱۸) کالو پہ عمر کنس را رسید لی دی۔ کہہ دگیلان نہ  
دہ دوئی د اولو ات (۱۸) کالو پہ تاریخ معلوم شی۔ نو ہفہ رہا

کنیں۔۔۔ اخبارہ اسانہ شی چہ دوئی پہ۔۔۔ غورہ مودہ کنیں بغلادہ رسید لی  
وہ۔ اوپہ لارہ کنیں پہ کومو کو مو علا تو کنیں یے غورہ مودہ تیرہ کہے وہ۔

پہ بغلاد کنیں یے د قاضی القضاۃ حضرت ابو سعید نہ فقہہ اولو ستلہ  
بیائے د حضرت ابو بکر احمد ابن مظفر نہ احادیث اولو ستلہ۔ او د افضل العلماء  
حضرت ابو نند او د بحر العلوم ابو سعید رومانی نہ یے تفسیر اولو ست۔ اوپہ دے  
تولو علمو نو کنیں دھر چا د پاسہ شو۔ او اتہ کالہ پس پہ میاشت د الدحجہ ۱۱۴۳ھ  
کنیں د تحصیل علم نہ فارغ شو۔ اوپہ خیلو ملکر وکنیں دتولونہ او چتہ علمی درجہ  
ورتہ حاصلہ شوہ۔ عالمان د دوئی پہ تعریف کنیں چہ:- "فَأَقِ الْكُلَّ فِي الْكُلِّ"۔ وَ  
صَارَ مَرْجِعَ الْجَمِيعِ فِي الْجَمِيعِ، یعنی پہ تولو علمو نو کنیں دتولونہ یوہ مرتبہ ورتہ حاصلہ  
شوہ اوپہ تولو علمو نو کنیں دتولو عالمو نو مرجع او د راغوبیدید لو حائی شتولو۔

د علم حاصلو لونہ پس حضرت غوث پاک د حضرت ابو  
**الاس نیوہ**۔ سعید المبارک مخرمی نہ لاس نیوہ او کرہ۔ او پچویش کالہ

یے پہ بغلاد کنیں او د عراق پہ خٹکلو نو کنیں د گرانو نہ گرانے مجاہدے اور ریاضتوں  
او کرلے۔ اوپہ دے سلسلہ کنیں بے شمیرہ سختی یے پہ حآن تیرہ کرہ۔ او د عرفان  
ہفہ نوہ مرتبہ ورتہ حاصلہ شوہ۔ چہ دھغ نہ خلق پہ غوث صمد الی او محبوب  
بحائی سرہ تعبیر کوی۔ او د حضرت شاہ ولی اللہ صاحب د قول مطابق:- "وَلَهُ  
سِرِّيَانٌ فِي الْعَالَمِ فَصَارَ كَالْمَلَاءِ الْأَعْلَى"۔ ترجمہ:- حضرت غوث پاک تہ پہ تہول  
عالم کنیں داسے تصرف او نفوذ ور کرہ شوہ دے۔ لکہ ہوا چہ چلیبری، اوپہ مرتبہ  
د ملائعہ اعلیٰ گرزو لے شوہ دے، یعنی پہ اعتبار د دوئی لقب غوث الاعظم دے:-

د لوی ریاضت او پیر محنت نہ پس حضرت غوث پاک پستہ بغداد  
**درس**:- تہ لاہر۔ او د خیل پیر ابو سعید المبارک مخرمی پہ جوہر کرہ مدرسہ

کنیں یے د دینی علمو نو درس ور کوئل شروع کرہ۔ د اوپہ غوندے مدرسہ د  
باب الازج پہ محلہ کنیں جوہرہ وہ۔ پہ لہر ورٹو کنیں د حضرت غوث پاک پہ برکت

د طالب علمانو اوشیخانو تعداد دومر زیات شو۔ چہر و غہ مدرسہ پرے تنگہ شو۔  
 اوکیر چاپیر خایونہ پہ مدرسہ کبیں شامل کرے شول۔ دغہ توسیع پہ ۱۲۸۵ھ  
 کبیں شوے و ۱۲۸۶ھ او دغہ نہ پس دامدرسہ د حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی پہ  
 نوم مشہورہ شو۔ دے مدرسہ پہ توسیع کبیں خالقو د پیر خلوص نہ کار  
 اخیستے وو۔ ترے حد لا چہ یوے شیخ خیل گلکار خاوند راوست چہ پہ دہ  
 باندا محاشل اشرفی مہر پورے دے۔ لس دے مدرسہ تہ ور کپی اونورے لس  
 بہ ورتہ و بجنم۔ ہذہ سہری چہ پہ مدرسہ کبیں د پنچلہ و اشرفو کارا کر و نو  
 حضرت ورتہ نور رقم معاف کر و۔ او مہر نامہ یے ورتہ واپس کرے۔

**وعظ** حضرت غوث پاک بہ پاء ہفتہ کیتے درے ورے و عطا کولو۔ د جمعہ پہ  
 اسرار و نکتی پہ شپہ بہ تے پہ مدرسہ کبیں و عطا کولو۔ او د شورو  
 (چار شنبہ) پہ صبح بہ تے پچیلہ مہمانخانہ کبیں نصیحت کولو۔ داکار د ۱۲۸۷ھ  
 نہ شروع شوے وو۔ او تر آخر وختہ پورے جاری وو۔

درے نہ علاوہ د فقہ و اخلاق یا تو درس بہ تے ہم در کولو۔ او سحر و دمانا  
 بہ تے د تفسیر۔ حدیث۔ اصول فقہ او د علم نحو سبقونہ ہم بنودل۔ اور داسین  
 دمانہ نہ پس بہ تے د قرآن مجید درس ہم ور کولو۔ او د خاور واپر و مذہب و نو  
 فقہ مطابق بہ تے فتویٰ ور کولہ۔ او پچیلہ د اجتہاد مرتبہ تر سیدلے وو۔ خوبہ  
 دے خلور و واپر و مذہب نو کبیں د حنبلی مذہب تہ ماثلہ وو۔

د حضرت غوث پاک دغہ آسمانی و عطا وو۔ چہ پنچلہ نہرہ یہودیان  
 او عیسایان پرے مسلمانان شوی وو۔ او پہ لکونو خلقو د بدکار و نو نہ توبہ  
 اویتلہ۔ او حضرت غوث پاک تہ تے د ذوالبیانین صاحب البراہین  
 امام الفریقین۔ امام الطریقین۔ ذوالسراجین۔ او ذوالمنہاجین۔  
 خطابونہ ور کرے۔

**تصنیفات** د حضرت شیخ سید پیران پیر صاحب تصنیفات کبیں۔

غنیۃ الطالبین۔ اوفتح الغیب اومکتوبات پیرزہیات مشہور دی۔ چہ د  
 ہفے ترجمہ پہ مختلفو تر بوکین شوی دی۔ عالمان موفیان اوعوام ہول ترینہ  
 فائزہ اوچتوی۔ دحضرت پاک یوبل تالیف دے چہ ہفہ نن ورخے پیرنایاب  
 دے۔ دہفے نوم دے؛ ستر الاسرار فیما یحتاج الیہ الابرار" پدے کتاب کین طریقت  
 اوعرفان دمسائلواواصولو ذک۔ دے۔ لکہ چہ پخیلہ غوث پاک در عکتاب پہ  
 دیباچہ کین فرمائی۔ لانا ذکرنافیہ مایطلب غالباً فی الشریعۃ والطریقۃ  
 والحقیقۃ وجعلناک مشتملاً علی مقدمۃ واربعون فصلاً بعد دحرف وکلمۃ  
 لا ا لہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ وعدد ساعات اللیل والنہار" ذرے مبارک  
 کتاب یوہ نسخہ ثما مؤلف (عبدالحلیم اثر) سرے موجودہ دے۔

د دوی پہ وعظ اونیصیحت کین دیر لوئی تاثیر و۔ چہ یوحنا ہم چا  
 بہ واورید لوحہ پہ کافر و مسلمان بہ شو۔ اوکہ بد عملہ مسلمان وو۔  
 نیک عملہ بہ شو۔ د دوی دوعظ یوہ طریقہ داوہ چہ سپے بہ دوعظ پہ  
 مجلس کینے حاضر وو۔ اوپہ ہفہ کین بہ یو خاص عیب وو۔ نوہفہ تہ بہ یے  
 کوتہ نہ نیولہ۔ دہفہ پردہ کہ یے نہ فاش کولہ۔ بلکہ پہ خبر و خبر و کین  
 بہ دے دہفے گناہ اونا کار عیب داسے وضاحت اوفرمایہ۔ چہ ہفہ سپی بہ  
 دقان سرے دامحسوس کپہ چہ دا اشارہ خوبہ حقیقت کین ماتہ دے۔ اودا  
 ہرخہ ثما داصلاح اوفائدے دپارے فرمائی۔ اوہفہ بہ توبہ تائب شو۔ اوپہ  
 طریقہ سرے دیر غاورہ غاورہ حاکمان چہ شریعت عیبونہ بہ پکین وو۔ د  
 حضور غوث پاک دوعظ مجلس لچہ راغلی دی۔ نو اصلاح تے شوے دے۔

روایت دے۔ چہ دہفے زمانے د بغداد خلیفۃ المسامین بہ ورلہ کلہ  
 کلہ دشیے ملاقات لہ رانے۔ نو حضرت بہ پخیلہ وظیفہ اوعبادت کین داسے  
 مشغول وو۔ چہ تر سحرہ بہ تے ملاقات اونہ شو۔ پاتے شو حضرت دربار  
 تلیل نو داخین دوی نہ خوبنولہ۔ اوفرمائیل بہ شجرہ" دباد شاکھاف

دربار تہ تللیا دھوری پہ دسترخوان باند کینا ستل داعقوبت عاجلہ رہے

مڑک حق رہے۔ او خلاصے ترینہ نشہ رہے۔ پہ ربیع الثانی  
**وفات:-** ۱۱۶۲ھ کبیر حضرت غوث پاک ناجوڑ شو۔ اود دغے مبارکے

میا شے پہ یوسم تاریخ دحضرت دبدن مبارک نہ روح پروا نہ اوکرو۔ ددوئی  
 ذوات تاریخ در جملے تہ راوتے شی [معشوق الہی] دحضرت پیران پیر صاحب  
 پجناڑ کبے دومڑ کتہ مخلوق راجع شوی و و۔ رہے وجہ نہ دورے دکفن  
 دفن انتظام اونہ شوی۔ آخرچہ ماہنام شوی۔ اود شے تورے ورے مڑکے پہ مخ  
 راوغور پیدے اوکپڑ خورے شوی نو دحضرت دکفن دفن انتظام پہ اطمینان  
 سرے اوکپڑے شوی۔ پہ پھلہ مدرسہ کبیر دندہ دیوسپر لاندے ورلہ قبر اوکنتے شوی۔  
 خواول دمدریسے ورونہ بند کپڑے شول۔ اودھے نہ پس داکار سرتہ اورسولے شوی  
 دھغے ورے نہ ترین ورے پورے دحضرت پہ مزار مبارک باندے پہ زرگونو خلق  
 مرے ورے دعالہ حاضری دی۔ اگر پہ بغداد کبیر عباسی خلافت پاتے نہ شوی۔  
 اوکوم بغداد چہ "سروس البلاد" کپڑے شوی۔ ہغہ دزر وعمار تو نو دکنہ رو  
 دھیرے کٹی شوی۔ خو حضرت پیران پیر غوث الاعظم دستگیر صاحب اوس  
 ہم دخیل مزار پرانوار نہ پہ مخلور کچہ دنیا حکومت کوی۔ اودتولے دنیا دمسلمانانو  
 زہونہ تے پہ خپل موتی کبیر تینگ نیولی دی۔

دحضرت غوث پاک ددولہ خامنومونہ دپیر  
**اولاد او فیوضات:-** مشہور دی سیدنا عبد الوہاب اوسیدنا

عبد الرزاق دوئی دواپہ سلسلہ عالیہ قادریہ کبیر دخیل والد ماجد  
 خلیفہ کلن وو۔ خرنک پچا ددوئی پہ ذریعہ دحضور غوث پاک داولاد او  
 نسل سلسلہ پہ دنیا کبیر خورے شوی دہ۔ دغہ شان دروہانیت او طریقہ  
 سلسلہ ہم خورے شوی دہ۔ دمثال پہ طور

حضرت سید شریف الدین علیہ الرحمة



چہ کہ مغربی پنجاب کے بھر لاہور کے باغ جناح کے جیم خانہ کلب سرے نمر خانہ طیف  
تائیے مزار مبارک دے دے حضرت سید شرف الدین علیہ الرحمۃ کے حضرت غوث  
پاک کے فرزند ارجمند حضرت سیدنا ابوبکر عبد الوہاب خلیفہ اومازون وو۔

پہ برصغیر اوہند کیں چاہے ہر قوم کے روحانی پیشوایان تیر شوی دی  
پہ دوئی کیں زیات تعداد کے ہذا بزرگان دے۔ چاہے سلسلہ عالیہ قادریہ  
کیں یے تربیت او کمال حاصل کرے دے۔ او بیایہ خصوصیت سرے پاکستان  
پہ دواہر و خصوصیت یے پہ مغربی پاکستان او مشرقی پاکستان کیں چاہے دے  
سلسلے کو مشاہیر بزرگان تیر شوی دی۔ پہ مغربی کیں

(الف) یوہذا دی۔ چہ کے حضور غوث پاک اولاد دے۔

(ب) دویم ہذا دی چہ کے حضور غوث پاک بڑا راست خلیفہ کان او مازنان  
دی۔

پہ دے ضمن کیں نمونہ کے پاکستان مسلمانان دے نیک بختی او خوش قسمتی  
نہادہ چہ کے حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی۔ غوث صمدانی شیخ عبدالقادر  
جیلانی مزار پرانوار کے پہ بغداد شریف کیں دے۔ نو دے غوثی کے نامور و خلیفہ  
کانو دے سلسلے مریان او پہ خصوصیت سرے کے غوث پاک کے دواہر و حامی یے حضرت  
سیدنا عبد الوہاب او حضرت سیدنا عبد الرزاق قدس سرہم العزیز کے نسل  
سادات پہ اوچ بھاو پور۔ ملتان۔ شیرکپہ۔ (منٹکری) لاہور۔ سندھ۔  
کشمیر۔ بلوچستان۔ وزیرستان۔ جہلم۔ بنوں۔ کوہاٹ۔ پشینور۔ چارسدا  
اوسوات کیں اونور و مختلفو علاقوں کیں آباد دی۔ او دیر یوئی لوئی بزرگان  
پکین تیر شوی دی۔ چہ دوئی کیں پہ خصوصیت سرے کے بھاو پور کے اوچ۔ او  
ملتان۔ منٹکری کیلانی سادات ہم کے حضرت سیدنا عبد الوہاب کے نسل یے دے  
دے نسل سادات پہ بول مغربی پاکستان کیں ہم خوارا دی۔ او دیر یوئی۔ بنوں۔  
وزیرستان سادات پہ خصوصیت سرے کے سیدنا عبد الرزاق کے نسل یے دے۔

اودے نسل سادات ۴۴ پہ تول مغربی پاکستان او افغانستان کنیں خوار لادی۔  
دلته دیو مشاہیر و کیلانی اوقادری بزرگان و نمونہ لیکاشی۔

(۱) شیخ داؤد کومانی قادری :- ددوئی مزار مبارک پہ موضع شیر کپہ ضلع  
منٹکمری کنیں دے۔

(۲) سید شیر شاہ قادری :- ددوئی مزار مبارک د ملتان پہ خواؤشا کنیں

(۳) سید بھاول شیر کیلانی قادری :- ددوئی مزار پہ موضع حجرہ شاہ مقیم  
منٹکمری کنیں دے۔

(۴) سید محمد مقیم محکم الدین کیلانی :- ددوئی مزار پہ موضع حجرہ شاہ مقیم  
منٹکمری کنیں دے۔

(۵) شیخ خیر محمد قادری :- ددوئی مزار مبارک پہ موضع پنڈی تھان کنیں

(۶) سید میر قادری کیلانی :- ددوئی مزار مبارک پہ موضع سید والہ دوا بہ  
دچناب منٹکمری کنیں دے۔

(۷) سید احمد علی شاہ قادری کیلانی :- چہ دشیخ الہند پہ لقب یادید لو۔

دبغداد شریف نہ ئے دشہنشاہ عالمگیر پہ زمانہ دے ملک تہ تشریف راوے

دے او پہ مقام دکو تہلہ پیران ئے عبادت خانہ جوہر کپہ استوکنہ ئے اختیار کپہ

اودحق طالبان تہ ئے ہدایت اور شاد بہ ئے کولو۔ روستو د بندہ بیراگی برخلاف

سرک د خیلو مرید انوغزالہ تلے وو۔ پہ مقام دبتالے شہید شو۔ مریدانو

ئے نعش مبارک دلته راوړلو۔ مزار ئے پرے جو پرکړلو۔ حضرت سید

احمد علی شاہ شہید د حضرت سیدنا عبد الرزاق ابن غوث الاعظم پہ

اولاد کنیں وو۔

(۸) سید دلاور شاہ د حضرت غوث پاک د فرزند ارجمند سیدنا عبد الرزاق

پہ نزدے مسموک کنیں دیو منسی نوم سید محمود وو۔ چہ پہ "تاج الدین شہزادہ

اصفہانی" لقب باندے مشہور وو۔ روستو دقہ حضرت سید شہزادہ

اصفہائی د افغانستان سمت جنوبی تہ راغے۔ دلتہ آباد شو۔ چہ نن ورغے  
 مبارک مزار تہ پہ "برمل" نومے علاقہ کبش دے۔ او د دوئی اولاد چہ پہ کوم  
 کلی کبے آباد دے ہفے تہ پہ خصوصیت سرا مسادات پیر کوئی "ولی" د حضرت  
 سید ناشہزادہ اصفہائی پہ اولاد کبش حضرت سید نادلاور شاہ علیہ  
 الرحمة د اکبر باد شاہ پاہ زمانہ کبش د شمالی وزیرستان "سپین وام" نومے  
 علاقہ تہ راغے۔ دامقام د میران شاہ نہ ۳۵ میلہ جنوب مشرق طرف تہ واقع دے۔  
 دہ سپین وام "گیلائی عبد الرزاق سادات د بول وزیرستان پیرخانہ دے۔  
 حضرت سید مقتدا صاحب پکبش اوس اوس دیر لوئی بزرگ تیر شو دے۔  
 علیہم الرحمة والغفران :-

## د غوث الاعظم ارشادات

د حضرت غوث الاعظم یو حق قیمتی اقوال او ارشادات د فائدے پہ خاطر دل تہ  
 درج کو وے شی۔ فرمائی :-

(۱) تاسو د خپل نفس د خواہشاتو پہ پورے کولو کبش لگیا ئی۔ او هغه ستاسو  
 پہ برباد و لو کبش مصروف دے۔

(۲) د بنیادم ناکارہ بد عملہ ملگر پہ حقیقت کبش د هغه بدترین دشمن دے۔

(۳) مہ دچا سرا پہ محبت، مینا کولو کبش جلتی کوی۔ او مہ دچا سرا پہ عدوت  
 او د بنمنی کولو کبش د تادی نہ کارا خائی۔

(۴) چہ چادر نہ تپوس نہ وی کپی۔ بے حایہ کپیدل نہ دی پکار۔

(۵) خرنک چہ ستاسو نفس د خدای د حکم منلو نہ انکار کوی۔ د غلستان  
 تاسو هم د خپل نفس د وینا اولسون منلو نہ انکار او کپی۔

(۶) مالہ پہ هغه سہی تجب راجی خوک چہ پہ د پره وی چہ خدای پاک

د د کا په هر یو حال خبرداره ده. او سره د دغه نه بیا هم دغه کنا کوی. تعجب  
ده په هغه چاچه د ادنیای فانی گنډی او بیا هم ورسره مینه ساتی.

(۷) خلق هغه چاته لوی سره والی. چه په هغه کښ تواضع وی. خاکپای  
او عاجزی وی. تکبر کوونکی ته څوک لوی سره نه والی.

(۸) د مؤمن سړي نښه دا ده چه هغه خپل اهل و عیال په الله باند سپاری.  
او منافقت سره نه خپل مال دولت ته سپاری.

(۹) دنیا او مال دولت د زړه نه راوباسی. په لاس کښ نه اونیستی. یعنی مال او  
دولت گټی. لیکن له لاسه کښه ساتی. او دینه نه په پیر دی چه دنیا مینه ستاسو په نړۍ  
باند ډیر قبضه او کړی.

(۱۰) د حرام روزی نه ځان اوساته. ځکه چه د نیکو اعمالو جوړه هم دا ده.

(۱۱) اخلاص دینه والی چه بند هر کار د خداي د رضا د پار او کړی. د خلقو د ښه یا  
بیاد و نیلو خیال او پر واک او نه ساتی.

(۱۲) چاچه مخلوق ته مخ او کرنا وکړه. پوهه ښه چه هغه خداي ته شا کړه.

(۱۳) د خداي د مخلوق سره د محبت او مینه ساتلو معنی دا ده چه له د هغوی خیر خواهي  
او کړه.

(۱۴) د خلقو په نظر کښ خپل وقار قائم ساتل پکار دی. که خپله نیستمند او افلاک  
ورته څرگند کړه. نو د خلقو په نظر کښ به سپکاوی راځي.

(۱۵) قول داسه ده لکه صورت. او عمل داسه ده لکه روح.

(۱۶) د مالدار و سره په وقار او هسکه غږی روزگار ساته. او د فقیرانو  
سره په عاجزی او انکسار!

(۱۷) څوک چه د باد شاهانو سره ناسته ولاړه ساتی. د هغه زړه سخت او مغرور  
کیدی. څوک چه د هلاکانو سره کښینی پاسی. په هغه کښه د ټوکواو خنلا عادتونه  
پیدا کیدی. څوک چه د زنانو په مجلس کښ ناست پاست وی. په هغه کښ جمالت

اونا کار لا خواهشونه زياتيرى. خوک چه د بيل عمله اوفاسقانو سر نشست  
 اوبرخاستلرى. هغه پله گنا هونو کولو کين زړه ور کيرى. اود توبه اوبنگلو توفيق  
 يئنه تصيب کيرى. خوک چه د عالمانو سره کينينچ پاسى هغه پرهيز کاره کيرى  
 او علم حاصلوى.

---

حضرت  
 سيد احمد سخني سرور سلطان  
 سهروردي  
 (سنة ۱۳۵۵هـ)

## حضرت سید احمد سخی سرور سلطان سہروردی علیہ الرحمة

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ پہ اولاد کبں پہ نوسم پشت کبں یوسید وو۔ چہ دھنہ سید زین العابدین نوم وو۔ دے پہ سنہ ۵۲ھ کبں بخدا شریف نہ راروان شو۔ او دملتان پہ خواؤشا کبں پہ "شہر کوٹ" نوم حائی کبں تے استوکنہ اختیار کرے۔ دغلتنہ د کھو کھر "نوم قوم خلق آباد وو۔ دھنوی یومشر ملک وو۔ چہ "پیر محمد" المعروف "پیر" نوم تے وو۔ ہنہ اوکیلا خیلہ لور "عائشہ بی بی" تے حضرت سید زین العابدین تہ پہ نکاح ور کرے۔ دھنہ بی بی نہ تے حوی پید اشو۔ پہ ہنہ باندا احمد نوم کینودے شو۔ چنن ور تے

حضرت سید احمد سخی سرور سلطان سہروردی علیہ الرحمة

پہ نامہ باندا مشہور دے۔ ددوی د ولادت تاریخ ۸۲۲ھ بیانولے شی۔

- پہ ۵۵ھ کبں چہ حضرت سید زین العابدین وفات شو۔ نو حضرت سید احمد علیہ الرحمة دھنہ نہ یو کال پس پہ ۵۴ھ کبں بخدا شریف تہ لاہو۔ او ہلنہ تے دینی علمونہ حاصل کرے۔ او بیائے ددے مشہور و بزرگانہ ریزہ (الف) حضرت غوث الاعظم دستگیر میران محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی (ب) حضرت شیخ الشیوخ شہباز طریقت شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمة۔ (ج) او حضرت خواجہ خواجگان شیخ مودود چشتی علیہ الرحمة۔

حنے فیض حاصل کرو۔ بیاجہ د ۵۲ھ پہ شاؤخوا کبں د بخدا شریف نہ تے واپس دے وطن تہ تشریف راوړلو۔ نو خہ مودہ تے د موجودہ ضلع گوجرانوالہ پہ موضع "دھونکل" کبں تیرے کرے۔ بیائے ملتان "تہ تشریف یوړلو۔ پہ ہنہ زمانہ چہ دملتان خوک حاکم وو۔ ہنہ ورلہ خیلہ لور پہ نکاح ور کرے۔ خہ زمانہ پس تے دویم واداکہم اوکرے۔ او حضرت سید عبد الرزاق ملتانی لور بی بی تے پہ نکاح کرے۔ بیاد ملتان نہ راروان

شو۔ لاہور تہ راغ، اودلتہ تے د حضرت سید اسحاق لاہوری علیہ الرحمة  
 نہ علوم ظاہری حاصل کپل، بیا د لاہور نہ، شاہ کوٹ تہ تے تشریف یورلو۔  
 اود غلتہ تے سکونت اختیار کر۔

نن ور تے د دوئی مزار مبارک پہ موضع "نگاہہ" ضلع ڈیرہ غاز خان  
 کنبں دے، اود مغربی پنجاب پہ پولو زیارتون کنبں زیات مشہور زیارت  
 دے، د پول پنجاب سابق سرحد، سابق سندھ، سابق بلوچستان او پولو  
 قبائلی علاقو پول مسلمانان ورسر کر یوشان عقیدت لری، اود دوئی د  
 درگا کا نہ پولو تہ یوشان روحانی فیوضات رسیبری،

د پھگن او چیت رہ میاشتو کنبں زرگونہ خلق روغ روغ قافلے د  
 سیالکوٹ، گوجرانوالہ، گوجرات، منٹکمری، ملتان، لاہور، راولپنڈی  
 میان والی، ڈیرہ اسماعیل خان، پینور، سندھ او بلوچستان وغیرہ  
 نہ دل تہ حاضر یری، اود بیساکھی د میاشتے پہ اولہ ورخ دل تہ یو عظیم الشانہ  
 میلہ لکیری، چہ د سخی سرور میلہ "ورتہ والی" اود و مرہ خلق پکنبں راغونڈ  
 شی، چہ سرے دا خیال کوی چہ روغ مغربی پاکستان یو حای تہ راجع شو دے،  
 د پاکستان د جو رید لونہ ممکن د "سخی سرور میلہ" او "کلیرے" (غریس) لہ

بہ د موجودہ مشرقی پنجاب د جالندھر، ہوشیار پور، او گورداسپور نہ  
 پہ خصوصیت سرہ ڈیر زیات خلق راتل، او قابل ذکر خبرہ پکنبں دادہ  
 چہ د حضرت سخی سرور درگا کا تہ بہ ہندوان او سکھان م پہ پیر تہ داد  
 کنبں راتل، روایت دے، چہ حضرت سخی سرور پہ مبارکولاسو نوچہ خورہ  
 زیات کافران او مشرکان مسلمانان شوی دی، دھنہ اندازہ لگول گران دی،

د زمانے پہ لحاظ سرہ حضرت سید احمد سخی سرور سلطان د حضرت شیخ  
 الاسلام غوث العالم بہاء الدین ذکر یا ملتانی، اود حضرت شیخ المشائخ  
 شیخ ابراہیم دانشمند ارمہ دوارونہ د ممکن زمانے بزرگ دے، او مشر دے، او پہ

روحانی اعتبار سے حضرت سید احمد سخی سوریوڈ ریم مشال وو۔ چہ  
دبغا دشریف نہ کموجودہ مغربی پاکستان علاقہ رالپہر لے شہر وہ۔  
اود اخلق دھنے پہ برکت د کفر۔ شرک۔ اوکراہی دتوروتیار ونہ خلاص  
شوی وو۔ حضرت سخی سوریوڈ سلطان علیہ الرحمۃ پہ سکھ کین وفات  
شہر دے۔ علیہ الرحمۃ والرضوان۔

کہ موثرہ حضرت سید احمد سخی سوریوڈ سلطان۔ حضرت ابراہیم دانشمند  
ارہر۔ او حضرت بہاء الدین ذکر یاد دے واروپہ ژوند باندے یونظر  
واچوؤ۔ نو دسری زپہ اور وح پیرے تازہ شی۔ پہ حقیقت کین د اسلام یو  
داسے دین دے۔ چہ دے دین دعوت او پیغام دتولے دنیا دتو لو بنیاد مود  
یارہ ایکی یوشان دے دقام ملک۔ رنگ او نسل پہ کین شیخ فرق او تمیز  
نشستہ دے او ہر ہذہ خوک چہ پہ دین اسلام باندے ایمان راو دے۔ ہفہ  
تول بیا یو رونپہ وی۔ یومذہبی وحلت ترینہ جو رشی۔ او دیو عالمگیر

## ”روحانی تہون“

شکل اختیار کپی۔

ہو بہو ہم پہ دغہ شکل سرہ ٹھونہ۔ د مذہب اسلام دتولونہ لو یو روحانی  
پیشوا یا نوا مشہور و بزرگان یعنی (۱) حضرت سیدنا شیخ میران محی الدین  
عبد القادر جیلانی۔ سیدنا حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی۔ سیدنا  
حضرت شیخ مودود چشتی علیہم الرحمۃ دے وارپہ شریکہ چہ خپل د مشہور  
خلیفہ کان (۱) حضرت سخی سوریوڈ سلطان (۲) حضرت شیخ ابراہیم دانشمند (۳)  
او حضرت غوث العالم شیخ ذکر یا علیہ الرحمۃ۔ ٹھونہ مغربی پاکستان علاقہ  
را اولپہرل نو دے دے وار و بزرگان تو پہ د رگاھونو کین چہ بہ کوم مسلمانان را  
غونیدیل۔ او فیض او برکت بہے حاصلو۔ یا غیر مسلم خلق بہ راتل او پہ  
ایمان بہ مشرف کیدل۔ نو پاء ہفہ کین ہا و داسوال نہ وو۔ چہ داپہ قام



خوک دی۔ دکوے زمکے اوکو مے علاقے دی۔ او دکو م خای دی۔ بلکہ دے  
 بز رکانو مثال دیوے داسے خورے اوصفا چیسے ور۔ چہ قول عالم بہ پرے راپنہ  
 وو۔ او ہفہ د حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ خبرہ :-  
 ہر کجا چشمہ بود شیرین      مرزم و مرمر و مسارگر آئیند

اودا یو داسے روحانی برکت وو۔ چہ د مسلمانانو وجود نہ او جو کہ  
 گنہے وے۔ بیلے بیلے وے۔ لیکن روح ٹے یو وو۔ او ہم درے روحانی یو والی پہ  
 پہ برکت باندے ٹھونہ مشرانو د اسلام شاندار خدمات کری دی۔ او کھیاپی  
 یے حاصلہ کرے دے۔ او ترنن ورٹے پورے پہ دے علاقو کنہ دے۔ سلام روح  
 باقی دے۔ او امید دے چہ ترقی مآء بہ باقی وی۔

دا خبرہ داسے دے۔ چہ موثرہ د حضرت سید احمد سخی سرور سلطان  
 مثال دے پہ ثبوت کنس پیش کوٹے شو۔ کدو کی خاص خد متکاران پہ شمارا  
 باندے درے کسان وو۔ (۱) دیوگوھر نوم وو۔ پہ قام باندے کنہک وو۔ چہ اولاد  
 ٹے کنہکی بللے شی۔ (۲) کدوئم حیرت نوم وو۔ پہ قام باندے "نگلا" وو چہ اولاد  
 ٹے مہن بللے شی۔ (۳) کدوئم نوم احمد خان وو۔ پہ قام باندے پستون  
 وو۔ چہ اولاد ٹے شیخان بللے شی۔

اونن ورٹے دے درے وارہ خد متکارانو اولاد یوشان د حضرت سید  
 احمد سخی سرور سلطان د درکالا مجاوران دی۔

او د حضرت سخی سرور یوبل کرامت تہ بہ فکر او کرو۔ چہ دے  
 درے وارہ و منجاورانو د اولاد او خاندان د خلقو مجموعی تعداد او شمیر دیلس  
 نیم سوہ (۳۵) کسانو نہ ہتھکلہ او پہ ہتھ وخت کنس نہ زیاتیری۔ یعنے پہ دے در واپ  
 خانلانو نو کنس دھریو خاندان د نارینہ کسانو تعداد خور نیم سوہ وی کہ پہ کوم  
 یو خاندان کنس ہر خور مرہ ماشومان نارینہ فرزندان پیدا شی۔ ہم پہ ہفہ  
 شمارہ او حساب باندے بہ د لوئی عمر نارینہ فرزندان پہ حق رسیبری۔

اوزور تعداد (۴۵۰) بہ پورہ کیری۔ بہ دے کبن د کلنہ کی۔ لنکاہ او پستون ہیخ  
 فرق نشته دے۔ یو بار کاہ دے یوشان خد متکاران دی۔ او د تلو یو حال دے۔  
 چنانچہ داہقہ د اسلام "روحانی ترون" دے۔ چہ بہ دُنیاکبن د مثال نشته د  
 اوہم داہقہ خیز دے چہ مونہ تون مسلمانان یے یور و نپہ کیری یو۔

## حضرت اختیارالدین محمد بختیار خلیجی (سنہ ۷۰۲ھ)

(مشرقی پاکستان)

## حضرت اختیار الدین محمد بختیار خلجی رحمۃ اللہ علیہ

یہ مشرقی پاکستان اور بنگال دو اہر و حصوں میں د اسلام و تبلیغ اور مسلمانوں کو  
درا تلو اور اتنا دار حاصل ہو یہ حقلہ چہ کوم صحیح تاریخ معلومات پہ لاس  
راغی دی۔ دہے پہ رہنما کین د احبرہ ثبوت تہ رسید لے دہ۔ چہ ہر کلمہ پہ ۵۹۲  
مطابق ۱۱۹۷ھ کین حضرت اختیار الدین محمد بختیار خلجی علیہ الرحمۃ پہ مشرقی  
پاکستان اور مغربی بنگال (بھارت) باند جھاد اوکر۔ د دغہ ملک ہند و راجہ، لکھن  
سین، لہ، ٹے شکست و رک۔ د بنگال پہ دار الحکومت "نئی دہلی" قبضہ اوکر۔ او د  
اسلامی اقتدار اور حکومت بنیاد ٹے کینودہ۔ نو د بنگال پہ زمکہ د اسلام بیرغ اور  
ولے شو۔ چہ پہ ہے د "اللہ اکبر" کلمہ لیکے وہ۔

د دغے نہ روستو اسلام پہ پول بنگال کینے خورشو۔ حکمہ چہ د حضرت  
بختیار خلجی سرکہ۔ او دہے د فتح نہ روستو دہے پہ زمانہ کین بیاورے پہ  
داتونکی زمانہ کین د نور و بختافو مسلمانانو حکمرانانو واسطانانو پہ زمانہ  
کین بے شمرکہ عالمان اور مشائخ دلتہ راغی وو۔ او ہوی د کلمہ توحید لا الہ الا  
اللہ محمد رسول اللہ سرکہ د خلقو غور و نہ اوزر و نہ آشنا کرل۔

حضرت بختیار خلجی علیہ الرحمۃ چہ د بنگال د پولونہ اولے فاتح دے۔ حضرت  
سلطان شہاب الدین محمد ابن سام غوری نہ روستو پہ قنوج کین حکمران وو۔ او  
د دہ نہ محکین پہ ۷۸۵ھ کین د دہلی د فتح پہ جھاد کین حصہ اختیار کیتے وہ۔  
پہ دے اعتبار سرکہ د حضرت معز الدین الملقب پہ شہاب الدین محمد ابن سام  
غوری علیہ الرحمۃ پہ قیادت کین د دہلی د فتح نہ پنچہ کالہ پس بنگال ہیواد  
مسلمانانو پہ لاس فتح شو۔ او د اسلام رہنما دیو مجاہد پینتون بختیار خلجی پہ لاسونو  
ترہے ہیواد و نو اور سید لہ۔

د حضرت بختیار خلجی علیہ الرحمۃ نہ روستو پہ دے زمکہ باند محکمہ او

پرلہ سے اسلامی حکومتوں قائم شول۔ چہ د دغہ مسلمانانویادشا<sup>ہا</sup> نو  
حکومتوں پہ زمانہ کبیں بنگال تہ وخت پہ وخت د راغوا عالمانو صوفیانو۔  
اوشا یخوپہ برکت د اسلام رنراد دے ملک پہ کوپ کوپ کبیں خورہ شولہ۔  
پہ ہفہ زمانہ خرنک چہ پہ دکھن۔ گجرات۔ او جو نیور کبیں طاقتور او مستقل  
اسلامی حکومتوںہ قائم شوی وو۔ پہ بنگال کبیں ۴۴ دغہ شان مضبوط اسلامی  
حکومتوںہ قائم شوی وو۔ او د اسلام د تبلیغ او اشاعت د پارہ باقاعدہ انتظامات  
شوی وو۔

پہ بنگال باندے د مسلمانان حکومت او اقتدار د ۱۱۹۲ھ مطابق ۱۱۹۴ء  
نہ تر ۱۱۹۲ھ مطابق ۱۱۹۴ء پورے قائم وو۔ یعنی پورے پنجہ سوہ او شپیتہ  
(۵۶۷) کالہ پہ ہول مشرقی پاکستان او بنگال (بھارت) باندے د اسلام او مسلمانان  
اقتدار وو۔ پہ دغہ منہ کبیں د ۱۱۹۲ء نہ تر ۱۱۹۴ء پورے پہ دے ملک د اندرینا  
اقتدار وو۔ او د ۱۱۹۲ء نہ را پہ دینواد دے ہیواد صرف پہ یوہ حصہ مشرقی  
پاکستان (مشرقی بنگال) باندے یوہل بیا د مسلمانان اقتدار راغلے دے۔ مخکین خدای  
مالک دے۔ او کد دغہ رضاشی۔ نو داہم گرانہ نہ دہ۔ چہ دغہ ہول ہیواد  
چہ مسلمانان پرے پنجہ نیم سوہ کالہ حکومت کرے دے۔ یوہل بیا د اسلام د بیرغ  
لانڈے راشی۔

د ۱۱۹۲ھ مطابق ۱۱۹۲ء نہ روس تو د ہندوستان پہ مختلف علاقوں کبیں  
چہ د مسلمانان کوک حکومتوںہ قائم شوی وو۔ پہ ہفتو لو کبیں د دہلی مرکزی  
حکومت قائم شوی وو۔ پہ ہفتو لو کبیں د دہلی مرکزی حکومت نہ پہ د ویم  
نہر باندے د سلطنت د جغرافیائی حدود د وسعت۔ د قیام د زمانے د ریاتوالی  
او د اقتصادی مضبوط والی پہ اعتبار سرک لوی طاقتور حکومت ۴۴ د بنگال  
اسلامی حکومت وو۔ پہ ہفہ زمانہ د بنگال پہ اسلامی حکومت کبیں چہ کرے  
علاقے شاملے وے۔ د ہفہ نومونہ دادی۔ موجودہ مشرقی پاکستان (یعنی

مشرقی بنگال، مغربی بنگال - صوبہ بہار - جنوبی آسام - تری پورہ - اود  
 صوبہ اُریسہ ہذا ضلع چہ دبنگال سرے پوہ جٹکندلے دلہ داد و مرہ  
 لوی ملک چہ کہ مسلمانانوپہ لاس دفع کید لونہ روستو اسلامی ملک کرٹھیلے  
 وو۔ پہ دے اعتبار چہ دے هیواد مقامی غیر مسلم خلق پہ دین اسلام مشرف  
 شول، دیو داسے خدمت دے، چہ بنیاد یے حضرت بختیار خلجی کی بنودے وو۔ اوورسے  
 دہذہ زمانے صوفیائی کرام اور روحانی پیشوایان و مسلمانان و حکمرانوپہ شریک  
 ہمت سرے سرے رسولے وو۔ اود تاریخ پہ پانپوہ سرور و پوہ اوبو د  
 لیکو حق لری، ٹھونہ مشران بزرگان دبنگال دفع کید لونہ روستو دبنگال  
 گوٹ گوٹ تہ اور سیدل۔ پہ خانے تکلیفونہ تیر کپل۔ اود اسلام تبلیغ یے اوہ  
 اود خلای پاک ہذا مخلوق چہ کفر و شرک پہ تیار کین پراتہ وو۔ ہغوی تہ یے  
 د اسلام رنر اینکر لہ کرلہ۔ د اسلامی رور و لئی او مساوات پہ نعتے سرفراز کپل۔  
 اوپہ دے خاور و عظیم الشان روحانی تہون پہ وجود کنس راغے۔

د پاک اوہند پہ دغہ پورتنو علاقو کنس، چہ پہ ہذا زمانہ دبنگال  
 د اسلامی حکومت پہ حد و دو کنس داخلے وے۔ د اسلام د رنر اخور و ولود  
 پار چہ کوہ تبلیغی مہم چلوئے شرے وو۔ دغے بنیاد کینر دو کنے حضرت  
 اختیار الدین، بختیار خلجی علیہ الرحمۃ وو۔ پخیلہ دوئی اود دوئی نہر روستو د  
 بنگال نور و سلطانان و بادشاہوپہ دغہ تبلیغی مہم کنس پہ دے جوہ حصہ  
 اخیستے وے۔ چہ عالمانو۔ بزرگان و صوفیان و مشائخو بہ د اسلام تبلیغ کو لو۔ اود  
 مسلمانان و بادشاہانوپہ د ہغوی حوصلہ افزائی کولہ۔ مدرسہ جماعتونہ  
 خانقاہونہ اود بزرگان د رکاوہونہ بہے جوہ ول آباد د ول۔ دغے ساتہ او  
 بالہ بہے کولہ۔ اوپہ پیر و فیاضی سرے بہے دغے د اخراجاتو پورے کولود  
 پارہ جاگیر و نہ او اوقاف مقرر کو ول۔ اود عالمان و مشائخو د گزارے  
 پیرے بہ خصوصیت سر جاگیر و نہ او وظیفہ مقرر کو لہ۔ اوپہ شان بہ

یہ دے کہ اسلام خدمت کو لو۔ دے بنگال دے مسلمانوں کا دے شہانوں دے حوصلہ افزائی  
 پہ وجہ دے ہندوستان دے مختلف علاقوں دے بشیر بزرگان۔ عالمان اور مشاہیر  
 اولیاء اللہ بنگال تہ پہ کپا لارل۔ اکثر پہ کبں ہلتہ پہ کپا استوکن شول۔  
 دے بنگال دے غہ اولی مسلمان فاتح اور حکمران حضرت اختیار الدین  
 بختیار خلجی پہ بنگال کبں صرف لش کالہ حکومت کرے دے۔ پہ دے دوسرے لبرہ  
 مودہ کبں سرے دے نہ چہ دے ہفتہ زیات وخت پہ غزا کبں اور ملک پہ  
 انتظامی معاملات سموڈ لو کبں تیرشوی وو۔ بیاہم چہ ہر خورہ علاقے فتح  
 کرے وے۔ پہ ہفتے کبں جماعتونہ۔ مدرسے اور خانقاہونہ جوہ کری وو۔ اور  
 عالمان اور بزرگان دے پارہ دے دے اسلام دے تبلیغ اسانتیا گانے پیدا کرے وے۔ اور  
 پچیلہ دے ہم دے اسلام دے تبلیغ فریضہ ادا کرے وے۔ چنانچہ دے کوچ نوہ قبیلے  
 یو قبائلی سردار دے پہ لاس باندے اسلام قبول کرے وو۔ چہ دے ہفتہ  
 اسلامی نوم "علی میچ" وو۔ دے قبائلی سردار دے مسلمانید ونہ روسو  
 دے اسلام دے برخد مت کرے وو۔ اور غزا گانے دے کرے وے۔ دے نیفا اور بت پہ غزا  
 کبں دے حضرت بختیار خلجی رہنمائی ہم دے غہ علی میچ علیہ الرحمہ کرے وے اور دے  
 پہ ہمت اور برکت مسلمانوں غازیانوں تہ فتح حاصلہ شروع وے۔

حضرت اختیار الدین بختیار خلجی علیہ الرحمہ یو کتاب لیکے دے۔ چہ دے  
 ہفتے نوم دے "مجادب الاسفار" پہ دے کتاب کبں دے دے تہ لو بزرگان اور عالمان  
 کارنامے اور دینی تبلیغی اور مجاہدانہ کوششونہ پہ تفصیل سر بیان کری دی۔  
 چہ دے دے پہ زمانہ کبں دے اسلام دے اشاعت دے پارہ کری وو۔ بختیار خلجی پہ دے غہ  
 کتاب کبں لیکے چہ یونیم سولہا گدی۔ آستانے۔ خانقاہونہ اور مدرسے  
 تہ دے وخت پورے (یعنی دے دے حکومت پہ زمانہ کبں پہ بنگال کبں قائمے شروع  
 دی۔ چہ غہ دے خدای حق دین اسلام تہ راہبائی۔ اور پہ اسلام دے مشرق  
 کو۔ پہ خورہ کالہ غہ زمانہ کبں پہ شمار کریونیم مسو دے اسلام دے تبلیغ

اواسلمت ادارے۔ مدرسے۔ اوخانقاہونہ قائم کیدل دادبنگال ددے اولنی  
فاتح حضرت نااختیار الدین بختیار خلجی علیہ الرحمة یوہ داسے کارنامہ دکا۔ چہ تر  
خودبنگال پہ خاورہ داسلام نوم ژوندے وی۔ نوہیریدے نہ شی۔  
دانا مورغازی سلطان پہ سنہ ۶۰۲ھ کبھی وفات شوے دکا۔

دحضرت نااختیار الدین بختیار خلجی علیہ الرحمة پہ زمانہ کبھی  
چہ مشرقی پاکستان او بنگال تہ کوم مشاہیر عالمان او بزرگان راغلی  
وو۔ پاہوئی کبھی ددو بزرگان نومونہ خاص طور سے فادیری۔ چہ یو بزرگ نوم رہے۔

### حضرت محمد شاہ محمد غزنوی المعروف راہی پیر علیہ الرحمة

حضرت محمد وم شاہ محمد غزنوی دحضرت سید مبارک غزنوی علیہ الرحمة  
دخانان کنے وو۔ ددہلی پہ جہا دکبھی شامل وو۔ ددھنہ روستویہ سنہ ۵۹۶ھ  
مطابق سنہ ۱۱۸۵ھ دبنگال منگل کوت نوم علاقہ تہ راغے۔ دلتہ مے داسلام تبلیغ  
شروع وکرا۔ او بیابہم دلتہ وفات شو۔ دمنگل کوت پہ «پیریت» نوم مقام  
کبھی پہ یوہ اوچتہ دھیری باندے ددو مزار مبارک واقع رہے۔ چہ د  
«شاہ بخاری» پہ درگا کا باندے مشہور دے۔

### ۲۱ حضرت خواجہ عبد اللہ کرمانی علیہ الرحمة :-

دسید بزرگ نوم دے حضرت خواجہ عبد اللہ کرمانی علیہ الرحمة۔ چہ د  
خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری علیہ الرحمة  
خلیفہ اومادون وو۔ بنگال تہ مے شریفار او رہے وو۔ او د موجودہ مغربی  
بنگال د «بھوم» نوم علاقہ کبھی استوگن شوے وو۔ داسلام تبلیغ مے کو لو  
اوہم دغلٹہ پہ سنہ ۶۲۵ھ مطابق سنہ ۱۲۳۶ھ کبھی وفات شوے وو۔

دحضرت بختیار خلجی علیہ الرحمة نہ روستو دبنگال تو لو پستو سلطانانو  
دجہا و نو او غلامان کو لو۔ او داسلام دتبلیغ کو لو فریضہ پہ منہ شان

سیرۂ اداکرے دے۔ او دے عالمانو او مشائخو دے قدر دانی۔ سر پرستی او ہکاری  
 کومہ تادے چہ حضرت بختیار خلجی ایسے دے۔ ہفہ ٹے پہ سبہ طریقہ سیرۂ  
 سوتہ رسوے دے۔ چنانچہ پدے تاریخ گو لکھ دے۔ چٹھریو سلطان دوفات  
 نہ روستو چہ کوم یونے سلطان رانجے دے۔ اوبادشاہ مشوے دے۔ ہفہ ہم  
 سلطان بختیار خلجی پہ ہفہ زبہ طریقہ یا نڈے دے خیلے خیلے زمانے دے عالمانو او مشاہیر  
 بزرگانو سیرۂ دین اسلام پہ تبلیغ کیں پورے پورے حصہ اخیستے دے۔ دنگ نامورو  
 دے نامورو مشاہیر و زرینو دینی کارنامونہ دے خبریدلو پہ خاطر دل تہ پورے  
 مختصر تاریخیں جائزہ اوت نہ کرے پیش کوئل مناسب معلومیری۔ چہ دے  
 بنگال پہ خاورے خونبرۂ کوم مشرانو دے اسلام خد مت کرے دے او حضرت  
 بختیار خلجی علیہ الرحمۃ تہ روستو خہ کم شہر۔ سو لکالہ ٹے دے اسلام دے غہ مشعل  
 رو سنانہ ساتلے وو۔ چہ دے ہفوی یاد تار لکشی۔ او دے ہفوی پہ بجا ہلانہ کلزاہو  
 ملاحظہ کولو خونبرۂ پہ زرو نو اور روح کیں حرارت او جہد بہ پیداشی۔ او دے  
 خدائی نہ توفیق او غوار و چہ مونبرہم دے غہ خیلو مشاہیر و بزرگانو پہ شان  
 دے اسلام خد مت او کرے لے شو۔ چنانچہ پہ دے سلسلہ کیں دے

## حضرت سلطان غیاث الدین عوض خلجی علیہ الرحمۃ

نوم زیادو دے۔ دے مسلمان بادشاہ دے صحیح اسلامی جذبے خاوند و دے اسلام  
 وحدت او دے اسلامی روحانی تہرون دے قائم ساتلے او مضبوط لو دے پارے دے پیر  
 شاند ارے کارنامے سیرۂ رسوے دی۔ چہ پہ ہفے کیں دے دے دے زبہ کارنامے  
 دے تاریخ پہ پانر و یادگار پاتے دی۔ (۱) یو لکھ دے چہ زمانے دے بعد اد دے خلیفہ  
 المسلمین سیرۂ ٹے تعلق قائم کرلو۔ او خیل حکومت یے دے اسلام دے مرکزی حکومت  
 او خلافت بغداد یو لکھ ہوبہ او کر حوالہ پچیل ہول حکومت کیں دے بغداد دے  
 خلیفہ المسلمین پہ نوم دے خطبے و تیلو حکم و کر۔ اوسکے او ضرب ہر خطہ یے



د خلیفۃ المسلمین پہ نوم کرل۔ (۲) بلکہ داچہ د فیروز کوکا یوسید زاده حضرت  
 سید جمال الدین ابن سید جمال الدین لہ ے پیرانامونہ او بخشونہ ورکری وو۔  
 خاص پہ دے خبرہ باند کچہ د غلہ سید زاده د حضرت سید الشہداء امام حسین  
 رضی اللہ عنہ پہ مدح او منقبت کیں یوہ دیرہ بنکے قصیدہ ویلے وے۔ پہ دے کیں د  
 عبرت خبرہ د ادا چہ عام طور بادشاہان ہفہ چالہ انعام ورکوی۔ چہ ہفہ  
 بادشاہ مدح کیں قصیدہ ووائی۔ او حضرت غیاث الدین عوض خلجی علیہ الرحمۃ  
 ہفہ چالہ انعام ورکری چہ ہفہ د حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم  
 پہ مدح کیں قصیدہ ویلے وے۔ دے نہ دے مسلمان بادشاہ د اسلام سرکہ  
 مینہ او محبت معلومیدے شی۔ علیہ الرحمۃ والغفران۔

## حضرت علی مردان خلجی علیہ الرحمۃ

د حضرت علی مردان خلجی علیہ الرحمۃ پہ زمانہ کیں د اسلام د تبلیغ کو مخلص مترونہ  
 شوی دی او د دہا پہ زمانہ کیں چاہ د بنگال پہ خاور کو م مشاہیر عالمان  
 او بزرگان موجود و۔ پہ ہفوی کیں د

## حضرت شیخ رکن الدین سمرقندی علیہ الرحمۃ

دیاد ولودے۔ د بنگال پہ مشاہیر و عالمان او بزرگان کیں حضرت شیخ رکن الدین  
 سمرقندی علیہ الرحمۃ د پیرے لویے مرتبے خاوند و۔ دے د حضرت علی مردان  
 خلجی علیہ الرحمۃ پہ زمانہ کیں د سلطنت بنگال د مرکزی دارالحکومت «دہلی قاضی  
 وو۔ او د عربی، فارسی، بنگالی ژبونہ علاوہ د نور و کین و ژبہ فاضل عالم  
 ہم وو۔ دہا کو کتاب لکے دے۔ چہ دہفہ نوم دے، «حوض الحیاء» د کتاب پھیلے  
 د پنیات «بہوج برہمن» تالیف دے، چہ پہ سلسلہ کرب زبہ کیں دے ویلے  
 وو۔ او امر کینا نوم ے پیرے ایسے وو۔ چہ حضرت شیخ رکن الدین ہم دے د

پنڈت بهوج کتاب اول پہ عربی ژبہ اویا پہ فارسی ژبہ کین ترجمہ کړے  
 وو. اوچوض الحیاة، نوم ۷ پرے ایسے وو. پنڈت بهوج برهن دکامروپ  
 (آسام) اوسیدونکے وو. د علمی مناظرے اوجٹ دپارہ پہ حضرت قاضی شیخ رکن  
 الدین پے ندیا تہ راغلے وو. د "ندیا" پہ جامع مسجد کین ۷ سرک مناظرہ  
 اوجٹونہ اوکړل، پہ دغه کین پہ بهوج برهن باند حضرت شیخ رکن الدین  
 دجٹ دومرک اترشو. چہ ہم ہفتہ وخت مسلمان شو. او دہفتہ پہ مریدانو  
 کین شامل شو. علیہم الرحمۃ والاعفوان.

## حضرت سلطان غیاث الدین ارطغرل الرحمة علیہ

حضرت سلطان غیاث الدین ارطغرل علیہ الرحمۃ دیکال  
 پہ مسلمانانوبادشاہانو کین یونا مور حکمران تیرشوے دے. چہ پہ  
 گور. لکھنوی کین ددلا دارالحکومت وو. د دہلہ زمانہ کین پہ گور کین قلند  
 سلسلے د مشائخ و صوفیانو مرکز وو. او پخپلہ دے ہم د طریقہ د دے سلسلے  
 معتقد وو.

حضرت شیخ سید امیر کبیر مدنی  
 سندھی علیہ الرحمة  
 (سنہ ۱۲۰۵ھ)

## حضرت شیخ سید امیر کبیر مدنی (سندھی)

پہ برصغیر پاک اودھند کبیر د اسلام شمع د دین بزرگانوس و بنانہ کرے دے۔  
 او دے عظیم ملک پہ کوٹ کوٹ کبیر د حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تعلیم  
 فقراء اومشاخو خوا را کیری دی۔ چنانچہ پہ دولا اعتبار و نوسر دے دے زمکے  
 پہ دولا بیلو بیلو علاقو کبیر اسلام د تھولونہ اول بنور شوے دے۔

پہ تبلیغی طریقہ سر د تھولونہ اول چہ پہ کومہ علاقہ کبیر اسلام  
**الف** خورشوے دے۔ ہفہ د جنونی ہند د دکھن علاقہ دے۔ چہ دمالا بار  
 پہ ساحلی علاقو کبیر برصغیر د تھولونہ اولنے جماعت جو ریشو۔ او پہ ہفہ کبیر  
 دا آواز پورتہ کرے شو چہ :-

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

او پہ سیاسی واجتماعی طریقہ سر د تھولونہ اول چہ پہ کومہ علاقہ  
**ب** کبیر اسلام خورشوے دے۔ ہفہ د "واڈی مہران" (سندھ) علاقہ دے۔  
 چہ پہ دے زمکے باندے د اسلام سیاسی اور روحانی بیرغ اودر ولے شو۔ او  
 دے ملک پہ کوٹ کوٹ کبیر د کلمہ توحید اونعرہ **کبیر**

"الاکبر"

آوازہ خورشوے۔ محمد ابن قاسم پہ ۹۲ھ کبیر د سندھ علاقہ تھرانو تھ  
 دے۔ دغہ د اسلام اولنی صدی وے۔ ددغہ نہر وستود اتولہ علاقہ انگریزاؤ  
 حکومت د راتلو تر نہانے پورے خہ د پاسہ یوولس سرہ کالہ د مسلمانان بارشا  
 ہانوپہ حکومت کبیر پاتے شوے دے۔ خوا کہ ہفہ مسلمانان بادشاہان بہ پہ  
 مقامی طور سرہ خود مختار وو۔ اوکہ دنور ولویو یوسلمانان بادشاہان ماتحت وو۔  
 پہ داسے حال تو کبیر د محمد ابن قاسم د زمانے نہر وستوپہ زرگونور زرگونو  
 عالمان۔ مشایخ اوسادات دے زمکے تھ راغلی دی۔ او د اسلام د زرین اصولو

یہ برابر ہی تھے دے ملک دے عامو مسلمانانوروحانی تربیت کرے دے۔ او دے  
 ملک دے مسلمانانو تعلق تھے دے اسلام یہ مقدسہ رشتہ باندے دے قول عالم  
 اسلام دے مسلمانانوسرے راوستلے دے۔ او دے عظیم الشان "اسلامی وحدت" یہ  
 شکی دے دے اسلامی "روحانی تہون" قائم کرے دے۔ او مضبوط کرے دے۔

دے زمکے پہ پخوانی تاریخ کتب پیر دا سے نامور ادیبان۔ عالمائے مسائخ  
 او اولیاء اللہ تیرشوی دی۔ چہ پہ عراق او عرب دواہر و کتب یے پیر لوی  
 نوم او شہرت لرلو۔ دے دے دے لوی نوم او شہرت اور روحانی فیض لر و کتب مشاہیر  
 دے سندھ دے تاریخی شہر ونو تہتہ۔ بہار۔ سیوستان۔ اربیلہ نہ پورہ شوی  
 وو۔ ہم دے دے شان دے دے نیائے اسلام دے روحانی مرکز ونو لکھ ملتان۔ سرہند۔  
 لاہور۔ پٹنور او غزنی دے لوی لوی روحانی مشاہیر وخت پہ وخت دے  
 زمکے تہ راغلی دی۔ او دے ہفتی پہ رات لوی پہ دے ملک کتب دے اسلام رنرا  
 نورہ ہم خورہ شوے دے۔ او دے مسلمانانو تہر منجہ دے روحانی تہون نورہم  
 مضبوط شوے دے۔ چہ پہ دے کتب دے حضرت شیخ سید امیر کبیر قطب الدین  
 مدنی سندھی علیہ الرحمة نوم مبارک دے یاد ولودے۔

حضرت سید امیر کبیر پہ نسب باندے حسنی او حسینی سید و۔  
 او دے حضرت امیر کبیر، پیرانوپیر، غوث الاعظم دے سنگیر شیخ محی الدین عبد  
 القادر جیلانی قدس سرہ العزیز دے خورخوئی یعنی خوریے وو۔ دے ابائی  
 تعلیم دے خیل ماما حضرت محبوب سبحانی، غوث صمدانی، پیر دے سنگیر قلّاس  
 سرہ نہ حاصل کرے وو۔ او دے نہ پے دے حضرت شیخ نجم الدین  
 علیہ الرحمة نہ پہ قادریہ طریقہ کتب بیعت کرے وو۔

حضرت غوث الاعظم قلّاس سرہ چہ پہ سن ۷۴۱ھ کتب پیدا شوے  
 وو۔ او پہ سن ۷۶۱ھ کتب وفات شوے دے۔ دے نہ دے حضرت امیر کبیر  
 قطب الدین دے زمانے اندازہ لکھ دے شوی۔ دے شہر مے صدی دے (سن ۷۸۸ھ)

یہ مختصر حصہ کہیں دوئی مدینے منورے تہ لاپل۔ ہلکتہ ورتہ د حضور پرنور  
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم د طرف نہ پہر وحانی طریقہ سرکہ ہدایت  
 اوفر مائیل شو۔ د اسلام د تبلیغ دیارہ ہندوستان تہ لاپشو۔ چنانچہ دوئی  
 حضور خواجہ کون و مکان نبی اخرا الزمان د ارشاد مطابق پہ سنتہ کہیں د  
 دولس مرید انوسرہ "وادی مہران" (سندھ) تہ تشریف راوړلو۔ اودلتہ یے  
 د سلسلہ عالیہ قادریہ فیوضات خوارہ کرل۔ اود دے حای نہ بیادہلی اوکړہ  
 مانکپورتہ تے تشریف یوړلو۔

د وادی سندھ پہ زمکہ د سلسلہ عالیہ قادریہ اولینے روحانی  
 رہنما ہم د غہ امیر کبیر دے۔ چہ دلتہ راغلے دے۔ د دے نہر وستو چہ  
 د دے سلسلے کوم مشاہیر بزرگان دلتہ راغلی دی۔ پہ ہغوئی کہیں  
 پیر لوئی ناموراو مشہور بزرگ حضرت لعل شہباز قلندر

علیہ الرحمة دے۔ چہ د

ہخہ ذکر بہر وستو

راستی:

علیہم

الرحمة

الغفر



حضرت شیخ المسایخ شیخ شهاب الدین

سهروردی قدس سره العزیز

(سنة ۶۳۲هـ)

# حضرت شیخ الشیخ شهاب الدین سهروردی

سنة ۴۳۲ھ

لکه چہ مخکنس هم ورتہ اشارہ شروع دے۔ دیاکستان پہ مغربی او مشرقی  
دوار و حصہ کنیں روہانیت او معرفت خلو طریقے اوسلے زیاتے مشہورے دی۔

(الف) قادریہ طریقہ :- چہ حضرت غوث الاعظم میران محی الدین

شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ نہ شروع شروع دے۔

(ب) چشتیہ طریقہ :- چہ حضرت مودود چشتی نہ شروع شروع دے۔

(ج) سهروردیہ طریقہ :- چہ حضرت شیخ شهاب الدین سهروردی

نہ شروع شروع دے۔

دے درے وار و سلسلہ امشاہیر بزرگان پیر و وقت او یوں زمانہ کنیں پہ

بغداد کنیں اوسیدل ۔ او دھہ خای نہ دے درے ہرے یوں سلسلے مشاہیر بزرگان

چونہ دے ملک تہ داسلام دتبلیغ دپارہ را علی دی ۔

(د) نقشبندیہ طریقہ :- چہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند

نہ شروع شروع دے۔ دے حضرت شاہ نقشبند پہ بخارا کنیں اوسیدل ۔ او د

دھہ خای نہ دے معرفت او حقیقت د انوار ورنہ چونہ دے ملک تہ خورہ

شروع دے۔

ہوکلہ چہ چونہ پہ دے ملک کنیں دسلسلہ عالیہ سهروردیہ بے شمار مشاہیر

بزرگان تیرشوی دی ۔ چہ دھوئی ہریو پچیل پچیل وخت د دین اسلام پیر

لوی خدا متونہ کری دی ۔ او چونہ دے ملک دھوئی پہ روحانی انوار و ترنن

ورے پورے روینا نہ دے ۔ او دھوئی د مبارکو توہمات او مجاہدانہ کارنامہ پہ

برکت چہ دے زمکے د مسلمانان تو تر منجہ کوم روحانی ترون قائم شروع ۔

دھہ لا دھہ شان قائم دے ۔ پہ گوجہ د حضرت شیخ شهاب الدین سهروردی



پہ حقہ مختصرہ تذکرہ درج کوٹے شی۔

روایت دے، چہ پہ بغداد شریف کبیر یونیک سپہ وو۔ دہفہ شیخ  
محمد عمر ابن عبد اللہ نوم وو۔ دغہ شیخ محمد عمر یوہ وریخ دغوث الاعظم  
میران محمد الدین شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ پہ خدمت کبیر حاکم  
عرض ہے اوکر چہ نارینہ اولاد نہ لرم۔ د عارائہ اوکر کی، حضور غوث پاک  
ورتر د عا اوفر مائیلہ۔ اوداٹے ہم اوفر مائیل چہ خدای پاک جوئی دکر کی پہ  
ہفہ یاندہ شیخ شہاب الدین عمر نوم کیر دہ۔ ہفہ بہ حمار وو۔ بن حوی او  
متبئی وی۔ چیر لوئی ژوند بہ خدای پاک ور کر کی۔ اود ہفہ میران بہ دیر  
لویو لویو در جو خاوندان وی۔ چناچہ حضرت غوث الاعظم شاجیلانی پنا  
اود عا خدای پاک تم قبولہ شوقہ شیخ شہاب الدین تہ دومرہ اوچتہ مرتبہ  
حاصلہ شوقہ۔ چہ دہفہ پہ مشہور و مرید او کبیر حضرت شیخ مصباح الدین  
سعدی شیرازی علیہ الرحمہ اود حضرت قاضی حمید الدین ناگوری  
علیہ الرحمہ پہ شان لوی لوی بزکران پیدا اشول۔ حضرت شیخ الشیخ محمد  
شہاب الدین سہروردی پہ پتھم یا پتھلم تاریخ درجب المرجب ۳۸ھ پیدا  
شوقہ وو۔ اود خاور نوی کالو پہ عمر کبیر یاہ یکم محرم الحرام ۷۳۲ھ کبیر وفات  
شوقہ دے علیہ الرحمہ والغفران:-

پہ پاکستان کبیر دسلسلہ عالیہ سہروردیہ چاہ کوم مشاہیر بزرگان  
دی، نو ہفہ یاخو ہفہ دی۔ چہ براہ راست حضرت شیخ الاسلام والمسلمین  
شہاب الدین سہروردی خلیفہ کان دی لکے:-

- (الف) پہ مشرقی پاکستان کبیر۔ حضرت شیخ قاضی حمید الدین ناگوری
- (ب) اوپہ مغربی پاکستان کبیر۔ (۱) حضرت شیخ الاسلام براہیم دانشمند ارہر  
د وزیرستان (منار مبارک ٹیپہ پہ ہاکہ مشرقی پاکستان کبیر دے)
- (۲) حضرت شیخ الاسلام غوث العالم بہاء الدین ذکر یا ملستانی۔

(۳) حضرت شیخ الاسلام خواجه فرید الدین گنج شکر دِ پاک پتہ۔

یافہ بزرگان دی۔ چہ درے سلسلہ عالیہ سہروردیہ روہانہ ستوری دی۔ اوٹھوہنر دا وطن پرے روہانہ دے، لکے۔

(۱) حضرت شیخ نور الدین ولی کستیری چہ دَمیر محمد ابن میر علی عمالی مرید و۔ اوہ ۸۴۲ھ کن وفات شوی دے۔ مزار مبارک ۷۰ پہ کستیر کن دے۔

(۲) حضرت شیخ عبدالجلیل، "قطب عالم" چوہر قریشی سہروردی، متوفی ۹۱۰ھ چہ مزار مبارک ۷۰ پہ لاہور کن دے حضرت شیخ موسیٰ سہروردی مزار سرلا نزدی واقع دے۔

(۳) (یا دَگیر ناگ)۔ حضرت سلطان بھول لودھی، یوہ لوری بی پہ دے شیخ عبدالجلیل علیہ الرحمۃ باند، وادہ دے۔ اولاد ۷۰ دلاہور سرلا نزدی پہ، "رتہ" نوے ۷۰ کئی اوس ۷۰ موجود دے۔ قریشی، ہاشمی، خاندان دے۔

(رحمۃ دَ پارہ ملا خطہ کبریٰ تاریخ خزن پنجاب جلد ۷ صفحہ ۵۲۳)

(۴) حضرت شیخ موسیٰ سہروردی۔ چہ مزار مبارک ۷۰ دلاہور بنہر پہ قلعہ کوہر سنگھ کئی دے۔ اوڈشین رنگ کنڈ پرے جوہر دے۔ متوفی ۹۲۵ھ دے۔

(۵) حضرت شیخ الاسلام سیدنا شیخ رحمکار کا صاحب علیہ الرحمۃ متوفی ۹۳۰ھ چہ مزار مبارک ۷۰ پہ ضلع پینو تحصیل نوہنہر کن دے۔ اور وستویہ دے سلسلہ عالیہ سہروردیہ کن دے دوئی چہ قوموہ خلیفہ کان تیر شوی دی دَھنچ بخت بہ

روستو راشی۔ علیہما الرحمۃ والفرات۔

حضرت شیخ المشائخ

سیدنا قطب العارفين معین الحق والملة الدین

حسن سنجرى چشتى اجمیرى

علیه الرحمة والعفوان

سنة ۶۳۳ھ

## حضرت شیخ المشائخ سیدنا قطب العارفين معین الحق والملة والدين

علیہ الرحمۃ والغفران

### حسن سنجری چشتی اجیری

حضرت خواجہ بزرگ، خواجہ خواجگان معین الحق والملة والدين حسن  
سنجری، چشتی اجیری علیہ الرحمۃ والغفران د دنیا ے اسلام پہ لوہو نامور  
اولیا و کبش ہفہ لوئ۔ ممتاز ترین اونا مورترین ولی د خلائی دے۔ چہ د  
ہفوی پہ ذات مبارک بہ زمانہ دھیش مہیش د پارک فزکوی۔ روئی تہ پہ  
دے اعتبار سرے یوامتیا زی شان حاصل دے۔ چہ پہ گفرستان دھند کبش  
د اسلام رنرپاہ لوبہ پیمانہ سرے ددوی دنیکو کوششونوپہ ذریعہ او  
برکت سرے خورے شو دے۔ تاریخ کوا دے۔ چہ اجیر شریف تہ د حضور  
غریب نواز پہ تشریف راو رلو۔ اولتہ د قیام فرمایلو پہ برکت دھندستان  
گوٹ گوٹ کبش د توحید او تکبیر نعرہ اوچتہ شہ دے۔ او پہ دے برصغیر کبش  
یوداسے شاندار اسلامی حکومت بنیاد مضبوط او محکم شو۔ او استقلال و  
حاصل شو۔ چہ داسے حکومت مثال پہ تاریخ کبش نشی پیدا کید۔ او پہ  
حقیقت کبش ہم دمنہ دخواجہ بزرگ لوبہ کارنامہ دے۔ او ہم دمنہ ددوی لوئ  
تعریف دے۔ خدا ے دے ددوی درجے نورے ہم بلند کیری۔

### یوہ تاریخی جائزہ:-

د حضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمۃ تبارک ژوند او برصغیر پاک و  
ہند تہ ددوی د راتلو پہ سلسلہ کبش د مختلفوتہ کرو د بیانونوپہ تاریخی  
جائزہ اخیستل منسب کنرو۔ برصغیر پاک او ہند تہ د حضرت خواجہ  
بزرگ د راتلو۔ د فخر و حانی پس منظر۔ او د ہفودیرپا او ژوندی

اثراتِ حاکمِ الہیہ یومستقل تاریخ دے۔ البتہ چہ خرتک دے حق دے  
ہفتہ شانِ بحث پرے نہ دے شوے۔ اودلتہ کہ پورے پر تفصیل سرے دا  
بحث تر سرے نہ کرے شو۔ اشارے کول ورتہ ضرور لکھنم۔

ظاہرہ دے۔ چہ دیاکستان دے قیام نہ پس دحضرت خواجہ بزرگ  
مزار پر انوار دے بھارت پہ جغرافیائی علاقہ کنیں واقع دے۔ اوٹھو بزرگ کتب  
”روحانی تر وں“ دے اولیائے پاکستان دے۔ لیکن ہر کدہ چہ پہ مغربی  
اومشرقی پاکستان دواہر وحصہ کنیں اکثر مشاہیر اولیاء اللہ ہفتہ دی۔ چہ  
ہفتی دحضرت خواجہ بزرگ دے روحانی اوعرفانی فیوضات تو دسرچشمے نہ  
فیض یاب شوی دی۔ اوٹھو بزرگ دے اسلامی مملکت پاکستان ہم پہ حقیقت  
کنیں حضرت خواجہ بزرگ دے روحانی فیوضات تو یوے مبارک نتیجہ دے۔ اوتھ  
یوتاریخ دے ذیل ماضی نہ مستغنی کیدے نشی۔ پہ دے وجہ دے ضروری دے۔

چہ دے ہفتہ روحانی اوعرفانی حرکت اوجد و مہم نہ واقفیت حاصل کر دے  
چہ دے ہفتہ سرخیل اومیر کاروان حضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمتہ و۔  
اودھے پہ برکت پہ برصغیر پاک اوهند کنیں دیاکستان پہ نوم یواسلامی  
حکومت جو رہے شو۔ اود بھارت پہ زمکہ ہم خلو رخلو بنم کر ویم دیکھ توحید  
لا الہ الا محمد رسول اللہ ویتوکی موجود دی۔ اوور سرے ورسرے داہم  
واضح نشی۔ چہ پہ دے قول اسلامی جدوجہد کنیں تحضرت خواجہ بزرگ  
علیہ الرحمتہ کردار اومقام خاں و۔ پہ خیمہ صیت سرے اجپیر شریف تہ  
دوئی تشریف راوہل خہ شیر تہ اشارے گوی؛ کہ موبز پہ دغہ رازخان  
پوہلہ کر و۔ نو دومرہ بہ اووایوچہ کیدے شی چہ اجپیر پہ شاوخوا کنیں یوہل  
بیانہ تے تکیار واوریدے شی۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔ (خدای پاک تہ راکر نہ نہ)  
یوحادیث شریف دے۔ مَنْ رَامَنَّهُمْ نَكَرَ اَفْلِيحَ غَيْرُ بِيَّةٍ اَوْ بِلِسَانِهِ فَاِنْ  
لَيْسَتْ طَعْفُ فَاَيْكِرْهُ فِي قَلْبِهِ وَذَالِكْ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ (اوپکا قال رسول اللہ صلی)

دے حدیث شریف معنی دا اخیستے شریک۔ چہ دیونکر اونا کارہ کارہ دلاس

اوطاقت پہ ذریعہ برابر ول داسلامی حکومت کار دے چہ جہاد اوغزاور پیسے

اوکری کہ دکفر اوشرک نہ زیات بل نا کارہ کارخہ کیدے شی۔ حمو بنر کہ مشرانو

چہ جہاد ونہ کپری دی۔ دکانو کانونو منزلے پہ لے لے ملکو نو کنبی شہادت

درجہ حاصلہ کرے دے۔ ہفہ دے دپارہ چہ دکفر اوشرک تیارہ د

اسلام پہ رہا بدلہ کرے شی۔ دکفر اوشرک پہ تیارہ جغرافیائی حدود

کنبی داسلام بیرغ اودر ول دمسلمانانو حکمرانانو اغازیانو کار دے۔ اوبیاد

جہاد نہ روستو پہ دویمہ مرحلہ کنبی دحلے پہ ذریعہ دوعض او تبلیغیہ شکل

سرکہ افرض ادا کول اود غیر مسلمو خلقو نہرونہ اوروح دایمان پر رہنا

روینانہ کول پہ خصوصیت سرکہ دعلماء اسلام اومشاخو اوبزرگانو کار دے۔

اود اینکارہ خبرکہ دے۔ چہ پہ کفرستان دھند کنبی کہ داسلام بیرغ حمو بنر

مسلمانانو اغازیانو بباد شاہانو اودر ولے دے۔ لکہ محمدابن قاسم۔ سلطان محمد

غزنوی۔ اوشہاب الدین المہدی بہ معز الدین محمدابن سام غوری شول۔

نودغہ شان دے اوتبلیغ بہ ذریعہ داسلام پہ علمائو مشائخو کنبی پہ معنی

دور کنبی حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری۔ شیخ شاہ دولہ دریائی۔

(گجرات کا تہیا واپ) اوحضرت خواجہ معین الدین حسن اجمیری علیہم

الرحمۃ العفران دغہ فرض ادا کرے دے۔ دحضرت محمدابن قاسم علیہ الرحمۃ

دزمانے (۹۲۰ھ) نہرا واخلہ ترین ورھے (۱۲۸۳ھ) پورے پہ دے دواس سوتہ

کالو کنبی پہ برصغیر پاک وھند کنبی پر زکونو زکونو مسلمانان حکمرانان

لوی واپہ تیرشوی دی۔ چہ ہفوی ہریو ترخیل ووی اوطاقت داسلام

سرلوہی دپار جہاد ونہ اوغزا کالے کپری دی۔ دغہ شان پہ زکونو

اولکھونو علماء اومشاخ ہم تیرشوی دی۔ چہ ہفوی ہم پہ جہاد

کنبی حصہ لیتی دے اوہم دخیل علمی۔ روحانی اومعرفانی تبلیغ

یہ ذریعہ اسلام خور کرے دے۔ یہ برصغیر پاک و ہند کین اسلام پہ  
تد تری طریقہ سرور شہ دے۔ دیوے یوے انچے زمکے دیارہ جھادونہ  
شوی دی۔ توفیق ورکونکے اللہ تعالیٰ دے۔ چاہیہ پیرہ حصہ زمکے کین اسلام  
خور کرے دے۔ چاہیہ برک کین۔ اوچاہیہ دے نقطہ نظر ورتہ فکر اوکرو۔  
نود برصغیر پاک و ہند پہ تول اسلامی تاریخ کین (۱۹۹۷ء تا ۱۹۹۸ء)  
حضرت خواجہ بزرگ زمانہ دستاویز منجی زمانہ رکہ۔ ددوئی پہ راتلو  
دیر و شو و شیر۔ سو و کانود اسلام جی و جہد تکمیل او شو و اسلام  
پہ تول ہند کین خور شو۔ یعنی حضرت خواجہ بزرگ کہ برصغیر پاک و  
ہند تہ تاریخ پہ ہر دور کین چہ رائے دے۔ مگر دکار دہیف دینچے او اثر او  
پہ لحاظ سرکہ ددوئی پہ فیوضات کین ہمہ گیر والے دے۔ او اثرات تہ تر تول  
برصغیر خورہ دے۔ او ہم دے حضرت خواجہ بزرگ صحیح مقام دے۔ دے  
نہ ددوئی مقام او مرتبہ عظمت معاویہ پیری! پہ لویو کین دلوتیہ مرتبہ خاوند  
ہفہ وی چہ پہ لویو کین لویہ کارنامہ انجام تہ او رسولے شی۔ حضرت خواجہ  
بزرگ پہ لویو کین لویہ کارنامہ دادہ چہ ددوئی پہ برکت د اسلام شان  
او شان تہ شوکت او عظمت حاصل شوے دے۔ خلائی دے ددوئی اجبر  
نور او کیری او ددوئی لہ محہ دے پہ برصغیر پاک و ہند کین اسلام تہ  
نورہم شوکت او عظمت ورکری (وکان ذلک علی اللہ یسر) او دکار خلائی  
تہ دیر آسان دے۔)

دیورتہ بیان دزیاتے پوہے دیارہ بہ دبرصغیر پاک و ہند د اسلام  
پہ مجاہدین و حکمرانان و فو نظر و اچو و۔ حضرت محمد ابن قاسم (۱۹۹۷ء)  
نہ واخلہ دملتان دشیخ حمید لودھی پورے د اسلام اشاعت تر سندھاو  
خرمیشہ دیناب پورے شوے و۔ دہیف نہ پیم د سامان محمد و غزنوی  
پہ زمانہ کین د اسلام دے پوہے لبرہ وراستہ شوے۔ دسندھ و خلیفہ

ہند نہ ترخہ حصے اور جنوبی ہند ترخہ حصے اور سید لہ۔ لیکن گھڑستان  
 دہند کبیں داسلامی حکومت دے مستقبل بنیاد بانی سلطان شہاب الدین  
 الملقب بہ معز الدین محمد ابن سام غوریؒ کے لئے بنی۔ چہ دہلی۔  
 وسطی، جنوبی ہند نہ واخلہ تر آسام او تبت پورے ہفہ او دہفہ  
 بھا درانوجرینلاو او جانشینان داسلام بیرغ اور سولو۔ دے محمد ابن سام  
 غوریؒ نہ محکبیں دے پولو مجاہدین داسلام دے مجاہد انہ کو ششونو تکمیل پہ  
 دے او شہ۔ دے حضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمۃ حال تہ چہ فکر او کپرو۔  
 نو دے دوئی صحیح تاریخی مقام دے تبلیغی کارنامو دے نوعیت پہ لحاظ سرہام ہفہ  
 دے معز الدین محمد ابن سام غوریؒ پہ شان دے۔ حکم چہ دے حضرت  
 خواجہ بزرگ نہ محکبیں ہم برصغیر پاک او ہند تہ چہ ٹھور گنہ شیر  
 مشاہیر بزرگان راغلی وو۔ دے دوئی فیوضا تو دے اثر تریوے خاصے علاقے  
 پورے محدود دے۔ او دے خواجہ بزرگ انوار پہ پول برصغیر خواجہ شول۔  
 دے مثال بہ طور :-

(۱) پہ چشتیہ طریقہ کبیں دے حضرت خواجہ بزرگ پیر شہید  
پیر کبیں دے مشریر طریقہ نوم دے۔ حضرت خواجہ ناصر الدین  
شیخ ابوالاحمد یوسف چشتی علیہ الرحمۃ چہ پہ احمد ابدال چشتی  
نامہ بانی مشہور دے۔ ابوالاحمد ابدال چشتی علیہ الرحمۃ یومرید حضرت  
مدیح بابا علیہ الرحمۃ دست نہ پہ شاو خوا کبیں سابق صوبہ سرحد  
لہ دے حضرت خواجہ ابوالاحمد ابدال چشتی ولادت سن ۷۲۶ھ او وفات سن ۷۵۵ھ دے (ارش)  
علاقہ تہ قسریف راوے دے۔ چہ دے دوئی فیوضا تو دے اثر تہ سابق صوبہ سرحد  
او قبائلی علاقہ پورے مخمور دے (محکبیں دے دوئی حالات پہ تفصیل سر بیان شوادی)  
دے چہ پہ بغداد پہ سلطنت پیرانہ متا جو کبیں حضرت شیخ داتا  
گنج بخش علی الجویں پہ سن ۷۴۹ھ کبیں سابق مغربی پنجاب سرحدی



شہر لاہور تہ راغلے وو۔ چہ ددوئی د فیوضا تو سرچشمہ پنجاب اوسندھ  
خوہ۔ (ددوئی تذکرہ مخکین درج شوے دے۔)

۳ | حضرت خواجہ بزرگ پیر کی کنیں د مشتری پر نوم دے۔  
حضرت مودود چشتی علیہ الرحمة، ددوئی دوکا مریدان وو۔  
عاسیہ احمد سخی سرور سلطان عا۔ او حضرت انوشیروانی خوشکی د  
سابق مغربی پنجاب علاقے تہ راغلی وو۔ اود علاقہ پھیلور و حافی  
انوار ورنہ کرے وے۔ (مخکین ددوئی حالات بیان شوی دی۔)

۴ | دجنونی ہند علاقہ د حضرت غوث الاعظم پیر دستگیر شیخ  
عبد القادر جیلانی علیہ الرحمة مہتا زخلفہ حضرت شاہ  
دولہ دریائی علیہ الرحمة تشریف راوے وو۔ اود گجرات اوکا تھیاوار  
پہ علاقہ کشمیر د اسلام رنہ اخوہ کرے وے۔ بیانیہ بنگال تہ تشریف راوے وو۔  
اومزار مبارک تہ پتہ گوپ "کنیں دے۔"

لیکن چہ خہ وقت حضرت خواجہ بزرگ تشریف راوے لو۔ نود برصغیر  
پاک و ہند پر مٹھی علاقہ اجمیر کنیں تہ مقام اونیلو۔ اودے ٹھائی نہ ددوئی۔  
(الف) د برصغیر ہرے حصے تہ خیل مریدان او خلیفہ کان خوارہ کول۔  
(چہ روستوبہ تہ تفصیل راشی)

(ب) د قادریہ اوسہروردیر د وار و طریقہ خورمہ مشائخ او بزرگان  
چہ برصغیر پہ چارچا پیرا علاقہ کنیں د اسلام پہ تبلیغ کنیں مصروف وو۔  
دھوئی سرپرستی تہ اوفرماٹیلہ۔

کہ یہ حقیقت باند غوراوشی۔ نودوئی تہ د "ہند الہی" خطاب  
پردے مناسبت ورکے شوے دے۔ چہ کہ نور بزرگان د برصغیر د بیل بیل  
ولایت روحانی رہنمایان او مبلغان وو۔ نددوئی د پارہ پول ہندوستان  
یو ولایت وو او خولجہ بزرگ د دے پول ولایت "روحانی بادشاہ"

ولی او ولی وو۔ "علیہ الرحمة والغفران"

پدے خبر کیا ندے دپور پوھید لوڈ پارہ بہلن وضاحت اوکرو۔  
 لکھ چہ محکبسن ورتہ اشارہ شوے دہا پد برصغیر پاک وھند کبسن د  
 مستقل وھمہ گیر اسلامی حکومت بانی حضرت سلطان شہاب الدین  
 الملک پد محمد ابن سام غوری دے۔ چہ پد سلسلہ کبسن پد ملتان  
 اولی حملہ کرے و۔ اوپہ سلسلہ کبسن ددہ دیو جرنیل محمد ابن بختیار  
 خلجی پد ذریعہ داسلام بیرغ ترا سام پورے رسیدے وو۔ پد تاریخی اعتبار  
 سرہ دادرش کالہ زمانہ دہ۔ چہ ہم پدے کبسن اسلام د برصغیر د برسر نہ  
 ترکوزہ سرہ پورے رسیدے دے۔ دملتان پد مقام دجھاد پد میدان کبسن چہ  
 ملکباد غریشین غر کرے وو۔

غازیانور راشی د شہاب پرملاشی

نودہ غر د برصغیر پاک وھند تہیرا غارے تہ پد ہول عالم اسلامی  
 کبسن آوریڈ لے شوے وو۔ پد دے غر۔ چہ خورہ مسلمانان اوخصو صاً  
 اولیاء اللہ راغلی وو او شہاب الدین غوری سرہ ملگری شوی وو۔ پد ہف  
 چہ یونظر وچو پد ہف کبسن دیر لوئی تعداد دقداریہ سہروردیہ <sup>چشتیہ</sup>  
 خاندان نوڈ بزرگانو دے۔ پچیلہ سلطان شہاب الدین غوری دحضرت  
 شہاب الدین سہروردی سرہ عقیدت لرو۔ دحضرت غوث پاک زمانہ  
 لبرہ شان محکبسن دہ۔ (سلسلہ تاسلس ۹۳۳ھ) دوارہ معصر بلکہ ہز ولی دی۔  
 حضرت خواجہ سہروردی دحضرت غوث پاک متبئی او تربیت یافتہ وو۔  
 سلسلہ عالیہ سہروردیہ پد حقیقت کبسن دسلسلہ عالیہ قادریہ معنوی  
 شاخ دے۔ ددے دوار و سلسلو د فیوضاتو مرکز بغداد وو۔ دحضرت  
 خواجہ بزرگ دمعنوی فیوضاتو ابتداء ہم د بغداد نہ کیبری۔ دحضرت  
 ابواللیث سمرقندی پد مسجد جامع کبسن حضرت قطب الدین بختیار کاکی

تہ حضرت خواجہ بزرگ بیعت و رکوع نو پہ دغہ موقع او مجلس کنس شیخ  
 شہاب الدین سہروردی۔ شیخ داؤد کرمانی۔ شیخ برہان الدین چشتی۔  
 شیخ تاج الدین محمد اصفہانی وغیرہ موجود وو۔ دے بیان نہ دانبودل  
 عرض وو۔ چہ دے دوار و مشایخو پہ منکب کنس خومرہ خوب تعلق وو۔ چہ یو  
 شیخ خواجہ بزرگ خیل یومرید یعنے خواجہ قطب الدین بختیار کاکی تہ  
 بیعت و رکوعی۔ نو دتبرک دیارہ حضرت خواجہ سہروردی پہ حضرت کنس  
 ورتہ بیعت کوی۔ جککہ چہ دغہ وخت د حضور غوث پاک د وفات (۵۶۲ھ)  
 نہ روستو کہ ہوی روحانی جانشین حضرت خواجہ سہروردی وو۔ دلہا  
 ہم یاد دل پیکار دی چہ حضرت خواجہ بزرگ بخداد تہ پہ درم محل تنفی  
 راو رلو پہ دے موقع (۸۲۰ھ) باندا چہ کوم اولیاء موجود وو۔ دھوی نو مو دا  
 (۱) خواجہ شمس الدین محمد تبریزی (۲) خواجہ فرید الدین عطاء (۳) شیخ  
 اوحد الدین کرمانی (۴) مولانا بہاء الدین بخاری (۵) خواجہ اجل شیرازی  
 (۶) شیخ جلال الدین تبریزی (۷) شہاب الدین محمد بغلادی (۸) مولانا عہاد  
 الدین بخاری (۹) شیخ عبد الواحد برہان غزنوی (۱۰) شیخ علی سنجری (۱۱) شیخ  
 سیف الدین ناخزری (۱۲) خواجہ سلیمان عبد الرحمان اوچہ منکب کنس یومونہ  
 ذکر شول۔ (۱۳) شیخ شہاب الدین سہروردی (۱۴) شیخ بہاء الدین دکر یاملتی  
 (۱۵) شیخ داؤد کرمانی (۱۶) شیخ برہان الدین محمد چشتی (۱۷) شیخ تاج الدین  
 محمود اصفہانی۔

دے سرکہ سرکہ پہ دغہ دور کنس چہ دے بزرگانو دیوبل سرکہ کوم  
 خوب تعلق وو۔ پہ ہنغ بہ ہم یونظر واجوو۔ د مثال پہ طور شیخ اوحد الدین  
 کرمانی د غوث پاک د مشہور خلیفہ شیخ سید علی الدین ابن عربی مرید وو۔  
 لہ شیخ تاج الدین محمد اصفہانی د حضور غوث پاک کے دے اوزیار تھے د مغربی پاکستان  
 د قبائلی ولایت وزیرستان سرکہ نر دے د افغانستان پہ۔ کنس پہ بریل د

دیشخ اکبر یہ مشہور کتاب فتوحات مکہ کنس یے ذکر راغلے دے۔ سیاد  
 شیخ شہاب الدین سہروردی اوخواجہ شمس الدین محمد تبریزی <sup>مرید</sup>  
 شوعے وو۔ اوچہ کلہ پہ <sup>۸۵۸ھ</sup> کنس <sup>۸۵۸ھ</sup> اوخواجہ بزرگ بغداد تہ راغلے۔ نودے  
 خیلو تہلو پیرانویہ موجود کی گئے دخواجہ بزرگ نہ تھے ہم خرفہ د خلافت  
 حاصلہ کپہ۔ دایو مثال دے۔ درے نہ کہ ددغہ دور دروحانی رہنمایانویہ  
 پرخلوصہ او دہینے نہ ہک تعلقا تو باندے رنہا پریوزی۔ نورسردا ہم  
 معلومید لے شی۔ چہ د اوحد الدین کرمانی پہ شان باکمالہ بزرگ ہم چہ  
 خواجہ خواجگان پہ لمن پورے خان نسلول خیلہ نیک بختی گنہی او د  
 ہغہ دوا پیران حضرت شیخ شہاب الدین او شمس الدین تبریزی ہم داخل  
 مرید حضرت خواجہ بزرگ پہ خدمت کنس پیش کوٹل مبارک کنہی نودے  
 نہ دخواجہ بزرگ داوچت عرفانی مقام اندازہ لگید لے شی۔

دلہ یوہ بلہ خبرہ ہم یاد دل پکار دی۔ لکہ چہ روستویہ تے تفصیل  
 راشی۔ دسلسلہ عالیہ چشتیہ داچشتیہ لقب دپیر بخوانہ موجود وو۔ او د  
 سلسلہ عالیہ قادریہ او سہروردیہ د ادوایہ نسبتی نومونہ پادغہ نزد زمانہ  
 کنس شروع شوی وو۔ پادغہ زمانہ دظریقت او معرفت لے خوارس سلسلے دے۔  
 چہ دادرے واپہ سلسلے (قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ) ہم پادغہ کنس شمار دے۔  
 او حضرت خواجہ بزرگ تہ پدے تہلو سلسلو کنس نسبت حاصل وڈ۔

داپورتہ بیان موپدے غرض دلہ راوہلو۔ چہ پہ تاریخی اعتبار سردا  
 قول د<sup>۸۵۸ھ</sup> واقعات دی۔ چہ پہ دے کال حضرت خواجہ بزرگ بغداد تہ  
 راغلے وو۔ درے نہ دوا کالہ پس پہ <sup>۸۵۸ھ</sup> کنس حضرت سلطان شہاب الدین  
 غوری دراجہ پرتھوی راج سردے د تراکی۔ پہ مقام پہ اولنی جنگ کنس برے اونہ  
 موندے۔ او حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی تہ تھے د امداد دپارہ  
 درخواست اولیرہ۔ او ہغہ پخیل مٹاے باندے خیل خوری حضرت سیل

سید مبارک غزنویؒ را ولیرہ۔ نودائیس معلومی پچہ د حضرت شہاب الدین غوری  
پہ رے در خواست پہ تول عالم اسلام کنیں یو انکور پور تہ شوے وو۔ او پہ د غے  
باندے د تول عالم اسلام د قوارلس واپرہ سلسلو بزرگان رالہ زیدی وو۔

د شہاب الدین غوری پہ رے در خواست پچہ ہر کلہ د روحانیت د مرکز  
بغداد تہ اونور گیر چا پیر عالم اسلام تہ د روحانیت او طریقت د مشہور و  
خوارلسو سلسلو او پہ خصوصیت سرکہ د رے واپرہ سلسلو قادر یہ چشتیہ  
سہروردیہ د مشائخو ابزرگانو د پیر لوی تولہ در خورشو۔ پہ رے غرض پچہ یہ  
برصغیر پاک و ہند کنیں د اسلام رنہ خورشو۔ د اسلام او مسلمانانوں بکرو  
او غازیات تہ فتح حاصلہ شی۔ پہ برصغیر پاک و ہند کنیں اسلامی حکومت قائم شی۔  
اونوی قائم کید ونگی اسلامی حکومت تہ استقام حاصل شی۔ نیکہ موبد  
ہفتہ دور پہ بزرگانو یونظر و اچو۔ نود آسانی د پارہ بہ صرف د حضرت شہاب  
الدین سہروردی خلیفہ کان او مریدان و اخلو۔ او د اہل راتہ معلومہ شی  
پچہ د حضرت خواجہ سہروردی پچہ ہر خومرہ ممتاز خلیفہ کان وو۔ ہفتہ  
تول برصغیر پاک و ہند تہ پہ دغلہ موقع د جہاد د پارہ رارسیدلی دی۔ د  
مثال پہ طور۔ (الف) یواحے د بنگال پہ مقام کنیں چہ دیوکان نوم ہے رے۔

دلہ د حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی د اولس ممتاز و خلیفہ  
کانو مزارات مبارک دی۔ (چمر و ستوبہ تہ تفصیل راشی)۔

(ب) د سابق صوبہ سرحد د مشہور تارنخی شخصیت پیررو بنان پہ شہر  
پشت کنیں نیکہ حضرت ابراہیم دانشمند ارمر پچہ د حضرت شیخ شہاب  
الدین سہروردی خلیفہ وو۔ د ہفتہ مزار پہ "سونارگاؤں" مشرقی پاکستان  
کنیں رے۔ او د ہفتہ د حوثی حضرت سراج الدین المعروف پہ مولانا عطاء  
چٹھیل پلارہ پیر بھائی حضرت بہاء الدین ذکر یا ملتانی مرید وو د ہفتہ مزار  
پہ مشرقی پاکستان کنیں دے۔

(ج) ہفتہ چہ پہ بعد اکنس ہے دحضرت خواجہ بزرگ سرکے محبوبنہ وو۔  
خواجہ محمد شمس الدین تبریزی دھنہ مزار مبارک پہ ملتان کبن دے  
دوی د ولادت تاریخ سنہ ۵۹۴ھ اود وفات تاریخ سنہ ۶۴۵ھ

(ط) حضرت خواجہ شاہ جلال الدین تبریزی چہ دحضرت خواجہ  
سہروردی خلیفہ وو۔ اودحضرت خواجہ قطب الدین بختیاری کاکی  
اوحضرت اوحمد الدین کرمانی سرکے ملگے د بعد اذ نہ ملتان تہ لاغلی وو۔  
دھنہ مزار مبارک پہ مشرق پاکستان کبن دے۔

دایو مختہ مثال دے۔ اود دے پہ رنپا کبن وٹیلے شو۔ چہ :-

(الف) دسائے نہ تر سنہ ۶۹۰ھ پورے چہ دبر صغیر پاک و ہند پہ زمکہ د  
اسلام کوم بیرغ اودریدے وو۔ دھنہ د استیقام د پارے۔

(ب) اوپہ پورتنی زمانہ کبن چہ دطریقت۔ ہرقت اوشریعت دھنہ

خومرے سلسلہ بزرگان اومشائخ دے زمکہ تہ راغلی وو۔ دھوی دروحانی

امدار اوسرپرستی دپارے اوپہ ہنہ کبن دمرکزیت پیدا اکولو دپارے۔ دے

دوار وکارونوپہ منہ طریقہ سرے سر تہ رسولو دپارے خدائی پاک خواجہ

بزرگ لہ داعزت ورکرو۔ دہند الولی مرتبہ ہے ورتہ و مجتہلہ۔ اوپہ سر

زمین ہند کبن داسلام دتبلیغ دپارے د"نائب رسول" اوچیت مقام ہے ورتہ

عطا کرو۔ دوئی ہندوستان تہ تشریف راو پلو۔ دلتہ ہے دتوحید د

تبلیغ مرکز قائم کرو۔ دلتہ چہ کوم اولیاء اللہ داسلام ددین پہ خدمت

کبن مصر وں وو۔ دھوی ممتہ مضبوطے شوے۔ اود دوئی د مبارک و قد مہنو

اوکوششونوپہ نتیجہ کبن پہ دے سر زمین کبن داسلام رنپا داسے

خوئے شوے۔ اوداسے استیقام ورتہ حاصل شو۔ چہ نن دبر صغیر پاک

وہند یواہم طاقت اسلام اومسلمان دے۔

## نظرِ اعتبار

یو طرف تہ د حضرت خواجہ خواجگان معین الحق والملة والدین حسن  
سنجری، چشتی، اجمیری، داد و مرزا اوچت روحانی، عرفانی او د اسلام د نشر  
و اشاعت او تبلیغ پر سلسلہ کنبں د شاندار و خدمات و داد و مرزا عظیم الشان  
مقام دے۔ او بل خواتہ د دوی پہ سوانح حیات کنبں چہ بن ورنجے ہر قوم و  
تذکرے یکٹ شوے دی۔ یا لیکے شی۔ دھنے اکثر بیانونہ پہ تاریخی اعتبار سرے  
د افسوسنا کو غلطونہ دک دی۔ د مثال پہ طور یو غلطی بہے واخلو۔ د  
نن ورنجے ہولو تذکرے لیکو نکو د امتفقہ روایت دے۔ چہ حضرت خواجہ  
بزرگ پہ سنہ ۵۶۱ھ کنبں اجمیر تہ تشریف راوے دے۔ لیکن د انصاف د اردیتہ  
فکر نہ کوی چہ ہر کلا حضرت خواجہ بزرگ پہ سنہ ۵۳۴ھ کنبں پیدا شوے  
دے۔ پہ سنہ ۵۵۳ھ کنبں د خیل والد ماجد علیہ الرحمة د وفات نہروستو  
د علم پہ طلب کنبں بخارا او سمرقند تہ تشریف راوے دے۔ پنچہ کالہ یے  
ہلتہ درس لوستے دے۔ او پہ سنہ ۵۵۹ھ کنبں بغداد شریف تہ راغلے دے۔  
او پہ سنہ ۵۶۲ھ کنبں دلتہ د دینی علمونو د تکمیل نہ فارغ کیری۔ او د طریق  
د ژوند ابتدا کوی۔ نو پہ سنہ ۵۶۱ھ کنبں اجمیر تہ خرننگ راغلے وو۔ ۹  
لکھ چہ روستو مونز پہ تفصیل سرے پرے بحث کرے دے۔ او دھنے  
نہ بہ پورے واضحہ شی۔ خواجہ بزرگ د بغداد نہ پہ سنہ ۵۶۳ھ کنبں د  
ایران نیشاپور نوے بنہر تہ رسیبری۔ ہلتہ پہ ہارون نوے کلی کنبں  
د حضرت خواجہ عثمان ہارونی نہ لاس نیوے کوی۔ او د بیعت نہروستو  
پورے شل کالہ تر سنہ ۵۸۳ھ پورے د خیل پیر طریقت پہ خدمت کنبں پانے  
کیری۔ دھنے نہروستو بیا د دنیا یے اسلام پہ سفر راوینبری۔ یہ  
سنہ ۵۸۴ھ کنبں بغداد شریف تہ راچی، اولکھ چہ مخکن ورنہ اشارے

اوشوہ - پہ بغداد کین د مشاہیر و بزرگا نوسر ملاقاتونہ کوی . نواخر پہ  
کوم دلیل اوکومہ بناء دامکنہ کید لے شی . چہ پہ سلسلہ کین چہ ہیلہ  
د دوی عمر مبارک (۲۴) کالہ وو . اولاد علم د تحصیل نہ فارغہ شوئی نہ  
وو . دوی دے اجمیر تہ راغلی وی .

بیاد دے نہ علاوہ دے تذکرہ لیکونکو بل کار داکرے دے چہ یوحل  
یے پہ غلطی سرے او پہ بے احتیاطی بانڈے پہ سلسلہ کین اجمیر شریف تہ  
دوئی شریف راوہل فرض کری دی . نویاد دے خیل غلط روایت د رایت نکولو  
د پارے د سلسلہ نہ ترستہ پورے د اجمیر د قیام د دوران داسے قیصے اوافس  
د حضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمۃ ذات مبارک تہ منسوب کرے دی . چہ سرے  
ورتہ حیران پلے شی . پہ دے کین ہیخ شک نشتہ دے . چہ د حضرت خواجہ  
ذات مبارک پیرہ لویہ ہستی دے . دھوی عرفانی اور روحانی مقام دورہ  
اوجت دے . چہ ہفتہ تہ نمونہ فکر و خیال رسید لے ہم نہ شی . دھوی ذات مبارک  
پہ دے برصغیر کین د انوار و یولہ منار دے . چہ دابر صغیر پرے تول رہا دے د اسلام  
د شوکت او عظمت یوہ ستن دے . چہ پہ دے برصغیر کین د اسلام عمارت پرستی تک  
ولہ دے . دھوی ذات سر دے دے برصغیر دھر مسلمان پہ زہرہ کین د عقیدت  
موجودگی یوقد رتی خیز دے . لیکن د عقیدت پہ بناء دیو تاریخ او تذکرہ لیکونکی  
د پارہ تاریخی حقایق مسخ کول مناسب نہ دی .

دے مورخانودا کار کرے دے . چہ ہر کلمہ پہ سلسلہ کین دے د حضرت  
خواجہ بزرگ علیہ الرحمۃ اجمیر تہ راتل فرض کری دی . اوبیائے دشہاب  
الدین محمد ابن سام غوری دلاس نہ دے تراثن "پہ مقام د راجہ" پرتھو راج .  
شکست اونور تول فتوحات د خواجہ بزرگ روحانی تصرفات بنودی دی .  
نویائے ورہیہ داسے واقعاتو نسبت د خواجہ بزرگ ذات مبارک تہ کرے دے . چہ  
کہ دھے تجزیہ اوکر لے شی . نوہفہ پہ ہیخ صورت سر دے "خواجہ بزرگ"



د تعریف خبرہ نشی کید لے۔ خدائی پاک دے د خواجہ بزرگ درجے اوچتے کری۔  
دھغوی مبارک شان داسے واقعات و افسانہ بالکل پاک دے۔ د کو مونست  
چہ د موجودہ دور تذکرہ لیکوینکو او مؤرخانو دھغوی تہ کرے دے۔ حال ا  
چہ پہ پخوانو تذکرہ کنس دا غلط واقعات نشہ دے۔

د مثال پہ طور یو کتاب دے۔ دھغے نوم دے، "خواجہ غریب نواز" دھغے  
پہ صفحہ ۷۱ باندے لیکي:۔ (داردوند ترجمہ)

پہ رائی پتھورا د خواجہ عتاب

ظ  
"راجہ رائی پتھورا چہ پہ غصہ کنس د حضرت خواجہ پہ خلاف کوم الفا  
د کھلے نہ ویستلی وو۔ ہخہ خواجہ صاحب تہ را اور سیدل۔ چناچہ خواجہ صاحب  
ہم پہ غصہ کنس رائے۔ او د کاغذ پہ یوہ پرزہ پے د الفاظ اولیکل۔ اوور وٹ پیرل  
"کہ من ترا بہ شکر اسلام سپردم" یعنی کہ تہ ماڈا جیمر نہ او با سے کہ نہ او با سے۔  
مانہ او نیولے اوژ وندے م د اسلام لبکر تہ حوالہ کرے۔

بیابہ صفحہ ۷۲ کنس لیکي "پہ ۸۸ کنس د" ترا وری "پہ میدان کنس  
راجہ پرتھوی راج د شہاب الدین غوری د لاسہ شکست اوخو پلو۔ او نیولے  
شو۔ اوژ لے شو۔ او غرض د چہ پہ دے طریقہ سرہ د حضرت خواجہ پیش گوئی پور  
شولہ؟ بیابہ صفحہ ۷۳ پہ دے پورتنی عبارت پہ حاشیہ کنس لیکي:۔

وٹیلے شی چہ کومہ ورخ حضرت خواجہ پہ غصہ کنس رائے۔ اورائی پتھورا تہ  
یے اولیکل "چہ تہ ما او نیولے اوژ وندے می د اسلام لبکر تہ او سپار لے" نو  
پہ دغہ شپہ حضرت خواجہ بزرگ پہ خوب کنس سلطان شہاب الدین غوری  
تہ پہ ہندوستان د فوراً حملے کو لو حکم ورک پلو۔ اوور تہ یے داہم او وٹیل چہ  
دا پیرہ تہ تہ خدائی پاک ضرور فتح در کری۔

دے عبارت خلاصہ مطلب دا شو۔ چہ د سلطان شہاب الدین  
غوری د لاسہ د رائی پتھورا دغہ شکست او مرگ دا ہرخہ د خواجہ صاحب

دَ قہراوغصہ پہ وجہ اوشول کہ رائی پتھورا دا غلط کرے نہ وی او خواجہ  
 بزرگ یے غصہ کرے نہ وی۔ نوڈ ترائن پہ مقام باندے چہ دَ رائی پتھورا  
 دَ لاس نہ پہ ۵۸۶ء کنیں شہاب الدین غوری شکست خو پے وو۔ دوبارہ  
 پہ ۵۸۸ء کنیں بہ بیاسلطان شہاب الدین غوری حملہ نہ وے کرے۔ او  
 رائی پتھورا بہ یکین نہ وے مر۔ دے بیان نہ داہم معلومہ شوہ چہ دَ  
 خواجہ بزرگ اورائی پتھورا ترمنجہ دغہ خفگان دَ ترائن دَ اولی جنگ  
 ۵۸۶ء اودوئیم جنگ ۵۸۸ء پہ منجی زمانہ کنیں راغلے وو۔ لیکن سوال  
 دا دے چہ ہرکلہ دے مورخانو پہ قول حضرت خواجہ پہ کال ۵۸۶ء کنیں  
 اجیرتہ راغلے وو۔ نوڈ ۵۸۶ء پورے پہ تیرو شوو پٹویشٹو کونو کنیں چہ خواجہ  
 بزرگ دَ اسلام تبلیغ کولو۔ نو پہ ہفے راجہ نہ خفہ کیدے اوروغ جو پینجہ  
 ویشٹ کالہ پس یے خفگان پینیں شو۔ حضرت خواجہ بزرگ دَ رائی پتھورا  
 نہ پہ دے خو خفہ نہ شوچہ دَ ترائن پہ مقام یے شہاب الدین غوری شکست  
 ورکولو۔ او دَ جہاد پہ دغہ موقع یے دَ سلطان شہاب الدین سرہ ہتھ رو حانی  
 امداد اونہ کر۔ لیکن ہرکلہ چہ رائی پتھورا پہ خواجہ صاحب دَ اجیر نہ  
 دَ او کنبو دباؤ وکیرہ نو مالہ قہر ورغے۔ سلطان تہ تہ پہ خوب کنیں حملے  
 کولو حکم ورکیرہ۔ او پہ نتیجہ کنیں یے رائی پتھورا ختم شو۔ لاجول ولا  
 قوۃ الابا اللہ العظیم دَ داخومرہ غلط خیال دے او دَ حضرت خواجہ  
 پہ نشان مبارک کنیں خومرہ لویہ بے ادبی دے۔ حاشا وکلا۔ حاشا وکلا دَ خیر  
 خواجہ بزرگ ذات مبارک دَ داسے غلطو افسانو نہ دیر پاک دے۔

دے دے غلطو افسانو پہ سلسلہ کنیں دَ تلو نہ لویہ خبرہ دادے۔ لکہ چہ  
 روستوبہ یے پہ تفصیل سرہ بیان کیرہ دَ رائی پتھورا او دَ سلطان شہاب الدین  
 ترمنجہ چہ دَ ترائن پہ مقام اولی جنگ کیدلو نو پہ دغہ ۵۸۶ء کنیں  
 حضرت خواجہ بزرگ دَ بخداد شریف نہ دَ اوہ میلو نو پہ فاصلہ پہ

سنجان نوم مقام کنس د حضرت نجم الدین عمر کبریٰ ابن محمد ابن عبد  
(متولد ۵۰۴ھ متوفی ۵۸۱ھ) سرور و۔ حضرت نجم الدین کبریٰ د حضرت  
غوث الثقلین محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی پہ مشرانو خلفاؤ کنس و و۔  
مشہور سلسلہ، سلسلہ کبرویہ دوئی تہ منسوبہ دہ۔ حضرت خواجہ  
بزرگ پہ سلسلہ عالیہ قادریہ او سلسلہ کبرویہ کنس د دوئی نہ فیض  
حاصلو لو اوظا ہر دہ چہ پہ دغہ نیٹہ لاجہ حضرت خواجہ بزرگ بر صغیر  
پاک و ہند تہ نہ و راغلے۔ او د تراٹن پہ مقام د دوئم جنک (۵۸۵ھ) پہ  
ورخو کنس حضرت خواجہ بزرگ پہ اصفہان کنس و و۔ درے نہ دا اندازہ  
لکول آسانید لے شی۔ چہ د پورتنی افسانے تاریخی حقیقت خدے؟

لکہ چہ مخکنس موبزہ ورتہ اشارہ کرے دہ۔ چہ درے نہوے افسانے د  
حضرت خواجہ بزرگ ذات مبارک تہ نسبت کوول نہ بنائی۔ دھغہ وجہ دادہ۔  
چہ کہ بالفرض حضرت خواجہ بزرگ پہ دغہ نیٹہ پہ اجیر کنس موجود ہم  
وے۔ اورائی پتھورادھغوی پہ شان کنس بے ادبی او کستاخے کرے وے۔ نو  
دغہ بیا د دوئی ذاتی معاملہ۔ پریدلہ۔ او پہ دغہ صورت کنس رائی پتھور  
لہ سزا و کوولوبہ د ذاتی انتقام شکل اختیار کرے وے۔ حال داچہ موبزہ  
خواجہ بزرگ تہ نائب رسول" وایو۔ او د رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پہ  
تعریفونو اوصفتونو کنس یومبارک صفت دادے چہ دھغوی دھچانہ ہم ذاتی  
انتقام نہ وواخستے۔ بلہ داچہ حضرت خواجہ بزرگ د حضرت اسد اللہ الغالب  
علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نفسے دے۔ او موبزہ تہ پہ صحیح روایتونو داروایت  
لارسید لے دے چہ حضرت خواجہ بزرگ پہ صورت او سیرت د واروپہ  
ہر لحاظ سرور د دغہ خیل جد امجد پہ صفتونو موصوف و و۔ اولکہ چہ  
روایت دے۔ چہ پہ یوہ موقعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پہ یو کافر گذار  
او کہو ہغہ کافر پریوتلو او دوئی بے پہ سینہ کیناستل۔ او دھغہ ورتلو

ارادہ فرمائیلہ چہ پہ دے کنیں ہخہ کافر ددوئی پہ مخ مبارک توکانہری  
 گذار کرل۔ نودوئی فوراً دھغہ دسیسے نہ پور تہ شول اود دھغہ دمرک نہ یے  
 لاس اونیل۔ چہ کافر تپوس اوکرو۔ نودوئی او فرمائیل۔ چہ اول دم د  
 اسلام پہ خاطر ورلے اوس کہ دے وژم۔ نو چونکہ تا حتماً پہ مخ توکانہری گذار  
 کپی دی بے ابلی دے کہے دہ۔ نو ہسے ستاد امرک محمد ذالقی انتقامی جذبے  
 فعل اونہ کنرے شی۔ نود دغہ سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ دصحیح  
 جانشین اونسی حضرت خواجہ بزرگ پہ شان کنیں کہ بالفرض راہے پرتھوی  
 راج بے ابلی ہم کہے وی۔ نو حضرت خواجہ بزرگ دھغہ انتقام نہ شو  
 اخیستے۔ دایوہ دیرو باریکہ نکتہ دہ۔ اوافسوس دے چہ عام مؤرخانو او  
 تذکرہ لیکو ناکو ورتہ فکر نہ رکھے۔ اود دے نمونے نورے بے شمیر افسانے  
 تے پہ حضرت خواجہ بزرگ پورے ترے دی۔ چہ پہ روحانی طور سرک  
 دردناکے دی زہتہ تکلیف ورکوی۔ او پہ تاریخی طور سرک غلطے دی۔

دلتہ یوے بلے نکتے تہ ہم اشارہ کول مناسب کنرم۔ او ہغہ دادہ چہ  
 پہ روحانی اوتاریخی دواہ اعتبار و نوسرہ ذخیرہ ہیخ اہمیت نلری، چہ حضرت  
 خواجہ بزرگ کا پیداشوے دے۔ اوکلے تے برصغیر پاک و ہند تہ تشریف  
 راوے دے۔ بلکہ کومہ خبر کہ چہ اہمیت لری۔ ہغہ دادہ۔ چہ دھند وستان  
 پہ خاور کچہ ہر خورہ اولیاء دی۔ دے دھغی سلطان دے۔ حضرت  
 خواجہ بزرگ "خواجہ خواجگان" دے۔ سلطان الاولیاء و العارفين دے  
 "ہند الولی" دے "انائب الرسول" دے۔ چہ کلہ خدای تہ منظورہ شوہ  
 چہ برصغیر پاک و ہند کنیں دے اسلام یوژ وندے طاقت وی۔ نودرغ  
 طاقت دسرپرستی دپارے حضرت خواجہ بزرگ لہ دایوہ لویہ مرتبہ  
 وکرہ اودلتہ یے را اویرلو۔ اود غہ ک انوار و مرکز ترین ورے پورے لافظ  
 شان باقی دے۔ رو بنانہ دے۔ اود انوار و پلوشے تے چار چا پیرو

لاہفہ شان خوریزی۔ ددے داسے مثال دے۔ لکہ حضرت غوث الثقلین  
 محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز د سنہ ۶۰۴ھ تریس ۶۵۱ھ  
 د زمانے وو۔ لیکن مرتبہ دے د رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم د اصحاب کو کرامونہ راہ  
 د بخود آتولوا ولینوا و آخرینا اولیاء ونہ اوچتہ دے۔ خدا ای پاک پیر لوئی ذات دے۔  
 د ہفہ د ربوبیت پہ اسرار و مہفہ پخیلہ عالم دانادے۔ پہ دے موبنہ لہ د  
 حضرت خواجہ بزرگ ذاتی حالانہ۔ دھوئی د تعلیمات او د اسلام د پیار د  
 خدماتونہ خان واقف کو وں پکار دی لیکن ددے بولو خبر و سر د اسلام  
 د تعلیمات د ادب کو لو خیال او لحاظ ہم پکار دے۔

## د خواجہ بزرگ د ژوند حالات

برصغیر پاک و ہند تہ د حضرت خواجہ بزرگ د تشریف را ولوپہ دے  
 مسئلہ باندے موبنہ مخکس د حضرت دا تا کنج بخش علیہ الرحمہ تہ تذکرہ  
 کنیں ہم مختصر ابحاث کرے دے۔ او دلتہ غوار و چہ د خواجہ بزرگ د ژوند  
 مبارک حالات او واقعات پہ تاریخی او تحقیقی سر پہ تفصیل سر بیان کرے۔  
 د حضرت خواجہ بزرگ مبارک نوم حسن دے۔ "معین الدین" یے  
 لقب دے۔ ددے نملاوہ "حبیب اللہ، غوث المشائخ، قطب العارفین، ہندالوی،  
 عطیہ رسول، نائب النبی، خواجہ خواجگان، سرکار غریب نواز ہم د دوئی  
 مبارک القاب دی۔

پہ ۱۲ تاریخ د رجب المرجب ۷۳۳ھ ورخ د د شنبہ پہ وخت د صبح  
 صادق باند د سیستان پہ علاقہ کنیں پہ سمنج نوے کلی کنیں دے دنیا تہ یے  
 تشریف را ورے وو۔

د والد ماجد نوم یے "غیاث الدین حسن" وو۔ چہ د خپل وخت  
 یو عابد او زاہد انسان وو۔ او د پیر قدر او عزت او مال او دولت خاوند

و۔ ددوئی د نسب سلسلہ پہ خوارسزم پشت کنبں حضرت مولائے کائنات  
 حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ تہ رسیبری شجرہ مبارکہ تہ رادہ  
 حضرت خواجہ معین الدین حسن ابن غیاث الدین حسن ابن  
 سید کمال الدین ابن سید احمد حسین ابن سید طاہر ابن سید عبد  
 عبد العزیز ابن سید ابراہیم ابن امام علی الرضا ابن امام موسی کاظم<sup>۴</sup>  
 ابن امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر ابن امام علی زین العابدین  
 ابن حضرت سید الشہداء امام حسین<sup>۵</sup> ابن سیدنا علی المرتضیٰ رضوان  
 اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

لکہ چہ مخکنں ذکر او شو۔ حضرت خواجہ بزرگ دسیستان پہ سنجر  
 نوم کلی کنبں پیدا شویدے۔ نن ورختے دسیستان علاقہ پہ سیاسی طور  
 پہ دولہ حصو کنبں تقسیم دلا۔ یولا ایرانی سیستان دہمہ افغانی سیستان  
 دغلہ سنجر نوم کلی چہ حضرت خواجہ بزرگ یکنبں پیدا شویدے۔ پھر افغانی  
 طور سر پہ افغانی سیستان کنبں واقع دے۔ او دے کلی پہ نسبت سرکہ ددوئی  
 یولقب معین الدین حسن سنجر دے۔

حضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمۃ پہ القابو کنبں یومشہور رلقب  
 ”چشتی“ پہ دے نوم سرکہ ددوئی دیا دیدلو وجہ دادہ چہ ددوئی دطریقہ اوارت  
 سلسلہ پہ او دمہ پیری کنبں برہ حضرت خواجہ ابواسحاق شامی چشتی  
 تہ رسیبری۔ او پہ دے لقب ”چشتی“ باندے دہولو نہ اول ہغلہ یاد شوے و۔  
 چنانچہ دہغوئی نر وستود ہغوئی دمرید انوکومہ سلسلہ راخو رکشوے دلا۔  
 ہغوئی تول ددے خیل پیر طریقت دے نسبتی نوم سرکہ دخیل نوم سرکہ چشتی ”یکہ  
 حضرت خواجہ بزرگ دطریقہ شجرہ داسے دلا

حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجر (لہ) حضرت شیخ عثمان  
 ہارونی (لہ) حاجی شریف ترمذی (لہ) حضرت مودود چشتی (لہ)

خواجہ نصیر الدین محمود چشتی۔ لہ۔ خواجہ ناصر الدین شیخ ابوالحمید یوسف  
 المعروف بہ شیخ ابدال چشتی۔ لہ۔ خواجہ ابوالسحاق شامی چشتی۔ لہ۔  
 ہمشاد علودینوری۔ لہ۔ خواجہ ابوہبیرہ بھری۔ لہ۔ ابو حذیفہ مرغشی،  
 لہ۔ سلطان ابراہیم ابن ادم۔ لہ۔ فضیل ابن عیاض۔ لہ۔ عبد الواحد بن  
 زید۔ (متوفی ۸۱۸ھ)۔ لہ۔ امام حسن بھری۔ لہ۔ امیر المؤمنین علی المرتضیٰ  
 کرم اللہ وجہہ۔

لکھچہ مخکن ورتہ اشارہ اوشوہ چشتی لقب ابتداء حضرت ابوالسحاق  
 شامی نہ شروع ہوا۔ چشت دخراسان (موجودہ افغانستان) پر علاقہ کنیں دیو  
 کلی نوم دے۔ چہ مشہور بنبھرہرات نہ دیریش کوس پہ فاصلہ کنیں دے۔  
 خواجہ ابوالسحاق پہ اصل د شام وو۔ لیکن د خدائی د مخلوق د ہدایت اورشا  
 د پارہ پہ دغہ چشت نومے حلقے کنیں تے استوگن اختیار کپے وو۔ ہغلہ  
 د خپلو روحانی فیوضاتو مرکز گزروے وو۔ اود لتہیے د طریقہ اورمعد  
 یوہ داسے خانقاہ او مدرسہ جاری کپے وک۔ چہ ہغے نہ د دین اسلام بے شمیرہ

لہ د حضرت خواجہ عثمان ہارونی د ولادت صحیح تاریخ نہ دے معلوم۔ البتہ د پیراورد  
 عمرخاوند وو۔ پہ ۱۲ تاریخ د شوال ۶۹۸ھ یا ۶۹۹ھ کنیں وفات شوے وک۔ مزار مبارک  
 یے د مکہ مکرمہ اوجنت العلیٰ پرمنع کنیں وو۔ علیہ الرحمۃ والغفران۔

لہ د حوالے د پارہ اوکورئی تذکرۃ الابرار والاشرار د اخوند روبرہ صفحہ ۱۲۸  
 ۳۸۵ متوفی دریم رجب ۸۵۸ھ۔

لہ متوفی ۸۵۲ھ مزار ہرات۔

۴۵۰ پہ پستقوبائیلوکنیں د رانی قبیلہ مرثا علی حسن د دکہ مرید وو۔ دوی  
 پرے باندے خیل لقب ابدال ایسے وو۔ پہ دغہ مناسبت بیار وستر حسن پہ  
 یوای ابدال نامہ مشہور شد۔ مشہور غازی بابشا احمد شا ابدالی دے ابدالی قبیلہ نہ دے۔

بزرگان پورہ شول۔ او د حقیقت او عرفان پیغام یے د چار چاپیہ مسلمانانو  
تہ او رسولو۔ او د هغوئ پر برکت د دغہ ور کو پی شان کلی نوم پر توله دنیا کین  
ژوندے پاتے شو۔ یہ دے اعتبار سرک لفظ "چشتی" یو جغرافیائی نسبتی نوم  
دے۔ چہ ابتدائی د سنہ ۱۸۷۵ء نر وستو شوے دلا۔

د سیستان د علاقے یو پخوانے نوم "سجستان" هم دے۔ (داد او پا نومونه پر  
حقیقت کین یو خیز دے۔ صرف دو مرک فرق دے۔ چہ د علاقائی لجهو د اختلاف له  
مخه د لفظ سیستان حرف (ی) په حرف (ج) بدلہ شویده او سجستان لوستلے  
شویده) چنانچه د دے دوئم نوم په مناسبت سرک حضرت خواجہ بزرگ  
د خواجہ معین الدین سنجری، سنجری په نوم هم یاد ولے شی۔

حضرت خواجہ بزرگ په پور روایت دیو ولس کالو وو۔ او بل روایت  
د دولسو کالو وو چہ په ۱۲۸۵ھ یا ۱۲۹۰ھ کین والد ماجد لای و وفات شوه۔  
په کین داد و شم روایت په صحیح معلومیری چہ د والد ماجد د وفات په وخت  
د دکه عمر مبارک دولس کاله وو۔ د دوستو نومرو واقعاتونه یے تصدیق کیری۔  
په دے اعتبار د دوئی د والد د ماجد د وفات کال ۱۲۹۰ھ دے۔

یو مقاله نگار (حافظ محمد اسلام لیکلی دی۔ چہ دوی په ۱۲۲۰ھ کین  
په مدرسه کین داخل کړل شول۔ لیکن د مدرسه نوم یے نه دے بنودلے چہ پرتله  
ولا۔ په دے اعتبار دا اوئیله شو چہ دوئی د اوکالو په عمر کین مدرسه ته لیږلے  
شوے وو۔ هم دغه راوی روستو لیکلی، چہ په ۱۲۵۰ھ کین واپس کونړ راغلل  
د دے مطلب دا شو چہ د والد ماجد د وفات نه روستو او په مدرسه کین  
د شپږ کاله درس لوستونه روستو واپس یے کونړ ته تشریف راوړے وو۔

په دغه زمانه د افغانی سیستان سرک نزد د علمی مرکز و نوا مدرسه په  
بست۔ سبزوار۔ غزنی او هرات کین وے۔ دابه معلومول غواړی چہ دوئی  
کو میوے مدرسه ته تلای وو۔ بله دا چاه په دے پورته ټولو علمی مرکز ونو کین



ساداتو خاندا نونہ آباد وو۔ پہ داسے عمر کنس پوے مدر سے تہ یبرل یے دانی  
 چہ پہ ہفہ علمی مرکز کنس بہ لازماد دوی بخیلوانو ساد اتو کورنی موجودہ وہ۔  
 بیاجہ ددوئی عمر مبارک پنٹھلس کالہ وو۔ پہ سنہ ۵۵۲ھ کنس  
 والد ماجد یے وفات شو۔ علیہ الرحمۃ والاعتراف۔ پہ دے سلسلہ کنس دہولو  
 تذکرہ لیکونکو دامتفقہ روایت دے۔ چہ دوالد ماجد دوفات نہ روستو  
 دوئی تہ یو باغ اولیوہ جرنہ پہ میراث کنس پاتے شول۔ پہ ہفہ بہ یے گذاراکوئلہ۔  
 او تہول کار بہ یے پہ خیلوالاسو نومبار کوکولو۔ دباغ خصمانہ او دگشت اوکار  
 ژوندے شروع کرلو۔ پہ دغہ منٹھ کنس پوہ ورخ ددوئی باغ تہ یو مجذوب فقیر  
 حضرت ابراہیم قندوزی علیہ الرحمۃ تشریف راو رلو۔ دوئی ورتہ ہرکے وواپہ۔  
 دیوے دے دسوری لاندے یے کینلو۔ او انکور یے ورتہ منٹھ تہ کیسیدل۔ فقیر کچکول را  
 واخیستہ۔ یوہ وچہ تکرہ یے ترینہ را او کینلہ۔ پنچپہ مخولہ کنس تے او ژویلہ۔  
 بیایے حضرت خواجہ بزرگ تہ ورچولہ کرہ۔ ہفہ غرکہ دحلق نہ تیریدل وو۔  
 چہ دحضرت خواجہ بزرگ پزیرہ او خیالاتو کنس انقلاب راغے۔ او داللہ پاک جل  
 وعالی شانہ میںے او محبت ددوئی پہ زہ کنس جوش او وھلو۔ فقیر خولار خیلہ  
 لاریے او وھلہ۔ او حضرت خواجہ بزرگ باندے یے دا اثر پریسودہ۔ چہ مال  
 متاع ہرچہ یے خرچ کرل۔ پہ فقیرانویے تقسیم کرل۔ او پہ خدائی یے توکل اوکر۔  
 او دعلم پہ طلب پسے دکرہ روان شو۔

مونہ چہ پہ دے پور تہ بیان غوراو کر و نود او ٹیلے شو۔ چہ ہرکے دحضرت  
 خواجہ بزرگ والد ماجد پہ سنہ ۵۵۲ھ کنس وفات شروع دے۔ نود حضرت  
 ابراہیم قندوزی سرکہ ددوئی ملاقات بہ یاہم پہ دغہ کال سنہ ۵۵۲ھ  
 سنہ ۵۵۳ھ کنس شروع وی۔ او دعلم پہ سفر ددوئی درویند لونیتہ ہم دغہ  
 سنہ ۵۵۳ھ ابتدا زہ کوئلے شو۔ چہ دغہ وخت بہ ددوئی عمر مبارک  
 دسپار سوکالوو۔ او ٹیلے ہلک بہ وو۔ او ددغہ خلی توب پہ زمانہ

کبن بہ د علم پہ طلب رواں شوے وو۔

دہو لو تذکرہ و امتفقہ روایت دے۔ چہ د علم حاصل ہو دیارہ دوئی  
بخارا اوسمرقند تہ تشریف و پے وو۔ پہ بخارا اوسمرقند کبن دوئی چہ کو مو  
عالما نو نہ علم حاصل کرے دے۔ دہغوی پورہ نومونہ نہ دی معلوم۔ فقط دوک  
معلومہ دہ۔ چہ دمولانا حسام الدین بخاری نہ یے بخارا کبن درس لوستے وو۔  
اوقرآن مجید یے پہ یاد و یاد کرے وو۔ اوپہ علم فقہ۔ حدیث اوتفسیر کبن یے  
پورہ مہارت حاصل کرے وو۔

پہ دے سلسلہ کبن حافظ محمد اسلام پخپلہ مقالہ کبن لیکے۔ چہ دوئی پنہ کالہ  
پہ بخارا اوسمرقند کبن درس لوستے وو۔ پہ دے اعتبار سرچہ د سنجر  
(سیستان) نہ اوسمرقند ترمنجہ پیرا و د مزل دے۔ لازماً لو کالہ یے بخارا  
اوسمرقند پہ دے سفر کبن پہ لازماً باندے تیر کرے وی۔ اوپہ ساہنہ کبن پہ  
ہلتہ رسید لے وی۔ او د پورتنی روایت مطابق ترسہ ۹۵۰ ہجری پہ دے ہلتہ  
درس لوستے وی۔ اولکے چہ مخکبن ذکر او شو۔ د دغہ نہ ورا ندے دستہ  
نہ ترسہ ۵۵۰ ہجری پہ شیر کالہ یے د سنجر پہ شاوخوا علاقو کبن پہ کو مہ  
یوکہ مدرسہ کبن ہم درس لوستے وو۔ اوپہ دے حساب سرچہ د دوئی عمر  
مبارک دولس کالہ زمانہ خالص د دینی علمون پہ حاصل لو کبن تیر  
شوے دہ۔

## بیعت او طریقت

حضرت خواجہ بزرگ چہ د دینی علمون د حاصل لو او تکمیل نہ فارغہ  
شوے دے۔ او بیایے د خپل پیر طریقت نہ بیعت اولاس نیو کرے دہ۔ پدے  
سلسلہ کبن چہ پہ عام تذکر و کبن کو روایت دے۔ اول دلتہ ہفتہ درج  
کوؤ۔ او بیایرے روسو یو تحقیقی نظر اچول غواہ و۔ چہ پہ بعض  
روایتون کبن تضاد دے دہغہ تطبیق راشی۔

پہ دے سلسلہ کبیر موجودہ روایت دادے۔ چہ ہر کلہ حضرت خواجہ  
 بزرگ پہ سمرقند او۔ بخارا کبیر د علم د حصول نہ فارغہ شو۔ نو د ہفہ  
 خاخی نہ را واپس شو۔ او د خراسان (موجودہ افغانستان) پہ لارا باند  
 پہ نیشاپور (ایران) باندے محکب عراق تہ د تللو پہ بیت روان شو۔ د  
 سلوک او معرفت پہ لارا کبیر د رہنمائی حاصلو او د طریقہ نہ دلاس  
 نیوے کو لو ارا دے کرے وہ۔ پہ دغہ منج لارا کبیر د ایران د نیشاپور نوم  
 بنہر خواجہ ہارون نومے کلی کبیر ۶۰ حضرت خواجہ عثمان ہارونی  
 سرہ ۶۰ ملاقات او شو۔ او د ہفوی پہ لید لو ۶۰ د محسوسہ کرلہ۔ چہ د مقصود  
 د کوم کوہر پہ تلاش کبیر چہ دوئی روان شوی و و ہفہ ہم دغہ دے او پہ  
 لاس راغے۔ خور ۶۰ حضرت شیخ پہ خدمت کبیر تیرے کرے۔ و رخ پہ  
 و رخ ۶۰ و سرکہ دومرہ عقیدت زیاتیدلو۔ چہ حضرت عثمان ہارونی ہم  
 د دوئی د باطنی حالات و اندازہ و لکولہ۔ شفقت ۶۰ پرے او فرمایہ۔ د دوئی و جو  
 ۶۰ دیر زیات مبارک او کبیر لو۔ او پہ شان خیلو مریدان پہ حلقہ کبیر شامل کرلو۔  
 حضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمہ چہ خیل بیعت کو لو دا واقعہ  
 خرنک بیان کریدہ۔ ہفہ دلتہ پہ دے غرض درج کو لے شی۔ چہ دے نہ  
 بہ دا اندازہ او لکولے شی۔ چہ د کوم یو پیر طریقہ مرید د خواجہ خواجگان  
 معین الدین حسن چشتی پر شان عظیم الشان بزرگ وو۔ نو چہ د دغہ  
 پیر طریقہ یعنی حضرت خواجہ عثمان ہارونی مرتبہ بہ ثمرہ اوچتہ وہ۔  
 حضرت خواجہ بزرگ فرمایہ: پہ یو داسے صحبت کبیر چہ پہ ہفہ کبیر  
 لوی لوی معظم او محترم مشائخ کبار جمع وو۔ زہ پہ پیر ادب سرہ د حضرت شیخ عثمان  
 ہارونی پہ خدمت کبیر حاضر شوم۔ او د ماجزی او نیاز مخ می پہ زمکہ کبیر د حضرت  
 مرشد حکم او کر وچہ د وہ رکعتہ نمونج او کرہ۔ مافورا د حکم تعمیل او کرلو۔ بی ۶۰  
 او فرمائیل مخ پہ قبلہ کبیر نہ۔ ما پہ ادب سرہ قبلہ تہ مخ کرلو۔ او کبیر استلم

بیائے ارشاد افرمائیلو۔ چہ دسورت بقول تلات اوکڑا۔ مایہ خلوص سرکہ  
 دا (دوہ نیمے سپارے) سورت تلات کړلو۔ بیائے افرمائیل۔ شبیتہ خلہ سبحان  
 اللہ اووایہ۔ ماد رے حکم تعمیل ہم اوکړلو۔ د دے مدار جونہ روستو حضرت  
 مرشد قبلہ پخپلہ پاسید لا۔ اودرید لا۔ اوخما لاس یے پاه لاس کنیں اونیولو۔  
 آسمان طرف تہ یے مخ کړو۔ اووے فرمائیل۔ ”خدا یہ ماد استابت لا تا تہ  
 اوسپارلو“ د رے ټولو مرحلو ختم کید لونہ پس حضرت مرشد قبلہ یو خاص  
 قسم لہ ټوٹی چہ ہفتہ ”کلاہ چار ترکی“ وائی۔ حمایہ سرکینود لہ۔ اوخپلہ  
 جُغہ یے ماتہ پہ اوب وواچولہ۔ او بیائے افرمائیل۔ کسینہ۔ زہ فور اکبینا ستم۔  
 بیائے ارشاد افرمایہ چہ پوزرخلہ ”قل هو اللہ احد“ سورت وواہ۔ امداد غہ ختم  
 اوکړلو۔ بیائے افرمائیل چہ مخونیزہ د مشا مخوپہ طبقہ کنیں بسیم د اَدیوے  
 شپے ورخے مجاہدہ لا۔ لہذا ورخہ لاپشم۔ اَدیوے شپے ورخے خلیریشٹ کھنٹے  
 مجاہدہ اوکړا۔ چناچہ دھغوی د ارشاد مطابق پورہ یوہ ورخ او شپہ م دخلای  
 پہ عبادت، نمونخ او طاعت کئے تیوہ کړا۔ پہ صبا لہ بلہ ورخ بیا حاضر شوم۔ او د  
 عاجزی مخ م پہ زمکہ کینودلو۔ حکم یے راتہ افرمائیلو۔ چہ کسینہ۔ زہ اکبینا ستم  
 بیائے ارشاد افرمائیلہ ”چہ پورتہ اوکڑا۔ ماد آسمان پہ لوری پورتہ اوکٹل۔  
 ټپوس یے افرمائیلہ چہ ترکومہ پورے د نظر لگیبری۔ ما عرض اوکړو۔ ترعرش  
 معلی پورے۔ بیائے راتہ عرض اوکړو۔ چہ بنکتہ اوکڑا۔ ماد زمکہ طرفتہ نظر  
 اوکړو۔ بیائے راتہ ہم ټپوس اوکړو۔ چہ ترکومہ حایہ دے نظر لگیبری۔ ہما  
 عرض اوکړو تر تحت الثری پورے۔ بیائے راتہ حکم اوکړو چہ اوس بیا یوزر  
 خلہ دسورت اخلاص تلات اوکړا۔ ماد دے حکم تعمیل اوکړو۔ نو بیائے  
 راتہ افرمائیل۔ چہ د آسمان طرف تہ اوکڑا اووایہ چہ ترکومہ د نظر  
 لگیبری۔ ما عرض اوکړو چہ د حق سبحانہ تعالیٰ د عظمتونو د حجاب پورے  
 بیائے راتہ افرمائیل چہ سترگے پتہ کړا۔ اما سترگے پتہ کړے۔ بیائے

ارشاد افرمایہ۔ ”ستر کے پرانہ“! ماسٹر کے پرانستے۔ بیا حضرت مرشد  
خپے دو لگوتے مبارکے حماسٹر کو تہ مخامخ اوتیوے۔ اووے فرمائیل۔ چہ  
خہ وینے؟ ماعرض اوکرو۔ اتلس زرہ عالموندہ وینم۔ چہ حماد خلتہ  
دا خبرہ اوو ریدلہ۔ نو اوئے فرمائیل۔ چہ بس! اوس ستا کار پورا شو۔  
بیائے یوے خبنتی طرف تہ اوکتل۔ چہ مخامخ پرتہ وہ۔ اووے فرمائیل چہ  
دا اوچتہ کرہ۔ ماہخہ خبنتہ اوچتہ کرہ۔ دہفہ دلا ندے خاصہ شرفی پرتے  
وے۔ اووے فرمائیل۔ چہ دیوسہ اوپہ فقیرانوئے خیرا کرہ۔ چناچہ مادھغوی  
د حکم مطابق عمل اوکرو۔

دادے حضرت خواجہ بزرگ دیر طریقت حضرت خواجہ عثمان  
ہارونی خہ لبر شان حال چہ دے یوے واقعہ نہ دھغوی داوچتے عرفانی  
مرتبے اندازہ لگید لے شی۔ اوو رسرکہ اہم معلومید لے شی چہ ہر کلاہ د  
خواجہ بزرگ د عرفانی مرتبے ابتداء دومرہ عظیم الشانہ وہ۔ نوچہ رستو  
بہ ددوی روحانی مرتبہ کنب خومرہ ترقی شوے دہ۔ اوخومرہ اوچتہ  
بہ وہ۔ **فتاویٰ اسلامیہ**

## ضروری وضاحت

د خواجہ بزرگ دا واقعہ چہ پہ مختلفو تذکر وکنب پہ پورتنی تفصیل  
سرکہ بیان شوے دہ۔ د پاراد دے چہ بعض ضروری وضاحتونہ پیش کر لے  
شو۔ پہ دے باندے یو تحقیقی نظر اچول ضروری گنرو۔

(۱) پہ دے سلسلہ کنب د ہولونہ اولئی خبرہ دادہ۔ چہ حضرت خواجہ  
بزرگ چہ د خپل بیعت دا واقعاہ پہ خہ طریقہ سرکہ بیان  
فرمائیل دہ۔ د دے نہ بعض تذکرہ لیکو نو پہ غلطی سرکہ نتیجہ  
اخیستے دہ۔ چہ حضرت خواجہ بزرگ تہ پہ دو لکھو اوو رجو کنب کمال

مرتبہ حاصلہ شوے وہ۔ نوپہ دغہ وجہ حضرت خواجہ بزرگؒ بہ دخیل  
پیر طریقت نہ پیر نرار رخصت اخیستے وی۔ اوہم درے نمونے خیال  
اوقیانس پہ وجہ د کتاب "خواجہ غریب نواز" مؤلف لیکلی دی۔ چہ:-  
"حضرت خواجہ بزرگ فقط دوکانیم کالہ دخیل پیر طریقت پہ خدمت  
کبن پاتے شوے وو"

لیکن واقعات دادی چہ درے موجودہ دور د مؤرخان واوت ذکرہ  
لیکونکو داوینا صحیح نہ دہ۔ حضرت خواجہ بزرگؒ چہ دخیل مرشد  
قبلہ پہ خدمت کبن خومرہ مودہ تیرہ کرے دہ۔ دھغے پہ حقہ حضرت  
ا خوب درویزہ فرمائی:- (د فارسی نہ ترجمہ)  
"نقل دی د معین الدین چشتی نہ۔ چہ ہر کالہ پہ خدمت د شیخ عثمان  
ہارونی کبن حاضر شرم۔ پہ ہفہ وخت کبن یے زہ د شیخ والی مرتبہ تہ  
اور سو و لم۔ لیکن دھغے نہ روستو شل کالہ زمانہ م د حضرت مرشد قبلہ  
خد متوانہ او کپل۔ چنانچہ دھغی جانماز او بستر کالہ پہ او رہ پورتہ  
کرے وہ۔ او دھغی پہ خدمت کبن بہ روان ووم۔"

(۴) حمّا (عبدالحمیم اثر) مخدوم محترم او معظم جناب آغا سید عنایت  
علیشاہ قادری، چشتی پمپیلہ یوہ مقالہ کبن فرمائی:- (دارد و نہ ترجمہ)  
"خواجہ بزرگؒ چہ د حضرت خواجہ عثمانی ہارونی پہ خدمت  
بابرکت کبن اور سیدہ بیعت یے او کپ۔ شیخ کامل پہ یونظر سورہ درجہ د  
کمال تہ اور سو و لو۔ دھغے نہ پس دخیل شیخ پہ خدمت کبن پاہ  
سفرا و مضر کبن ترشل کالہ پورے پاتے شو"

درے پورتہ دوکانہ علاوہ پاہ نور و تلو پچوا تو تار پچوا تو تذکرہ  
دامتفقہ روایت درجہ دے چہ د بیعت کولونہ پس خواجہ بزرگؒ پورہ  
شل کالہ دخیل پیر طریقت پہ ملکر تیا کبن عالم اسلام سیاحت او کپ۔  
لہ مقالہ "خواجہ معین الدین حسن" صفحہ ۷۷۔

(۲) دو ٹیم خبرہ چہ دھغے وضاحت ضروری ہے۔ ہفہ دادہ۔ چہ  
 دپورتی بیان نہ معلومیری۔ چہ حضرت خواجہ بزرگ چہ د  
 بخارا نہ راروان شو۔ نو اگرچہ بغداد تہ راتلو۔ اوپہ دغہ ارادہ روان  
 وو۔ لیکن پہ منع لارہ کبں نہ ایران پہ نیساپور کبں دخواجہ عثمان  
 ہارونی سرہ یے ملاقات او شو۔ مرید شو۔ او بیاد مرشد قبلہ پہ ملگرتیا  
 کبں یے شل کالہ تیرکپل۔

د دے بیان سرہ بہ ہفہ بل بحث چہ مخکبں تیر شری دے۔ ہفہ بہ ہم  
 راہہ یاد کرو۔ چہ حضرت خواجہ بزرگ پہ سہ سہ کبں بخارا او سمرقند  
 تہ اور سیدہ۔ او تر سہ سہ سہ تہ ہلتہ درس لوستلو۔

د دے دوارو مجتہد نو پہ نتیجہ کبں موبذہ دا اوپہ خواجہ بزرگ پہ  
 سہ سہ کبں د سمرقند او بخارا نہ چہ راروان شری وی۔ نو پہ سہ سہ  
 کبں بہ نیساپور تہ راغلے وی۔ پہ سہ سہ کبں بہ یے دخواجہ عثمان  
 ہارونی نہ بیعت کرے وی۔ او بیاد تر سہ سہ پرے بہ دھغی پہ خدمت  
 کبں پاتے شو وی۔

لیکن د دے پور تہ دوارہ خبر و سرہ موبذہ دادوہ نورے خبرے ہم  
 پہ خیال کبں ساتل پکار دی۔ او ہفہ دادی :-

(۱) یوہ خبرہ دادہ۔ چہ خہوخت خواجہ بزرگ بیعت او کر۔ نو پہ پسے  
 سمدستی روستو حضرت خواجہ عثمان ہارونی د دنیاے اسلام پہ  
 سیاحت روان شوے دے۔ او دپورہ لس کالہ سیاحت نہ روستو بغداد  
 تہ راغلے دے۔

(۲) دو ٹیم خبرہ دادہ۔ چہ پہ مختلفوت ذکر و کبں دامشہور روایت  
 بیان شری دے۔ لکہ محمد محمود مکرّم سید عنایت علی شالہ ضیاء  
 جعفری پہ خیلہ مقالہ کبں لیکے :- (داردو نہ ترجمہ)

”خواجہ بزرگ د حضرت محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی  
 پہ خدمت کین حاضر شو۔ دھوئی نہ یے فیوضات حاصل  
 کرل۔ او د دعائے سیفی اذن یے دھوئی نہ واخیست۔

دے پورتنور وایتونوپہ بناء کہ موبز دا او منوجہ خواجہ بزرگ چہ د  
 بخارانه راروان شو۔ عراق (بغداد) تہ تلو۔ لیکن پہ منج لاراکین  
 پاتے شو اوپہ ۵۴۰ کین یے دخواجہ عثمان هارونی نہ بیعت اوکرو۔  
 نوپاد دے خبرے سرکہ لازماد اہم منوجہ دوئی د ۵۴۰ نہ روستود  
 خیل مرشد قبلہ سرکہ چہ پہ سفر روان شول۔ نوپس کالہ پس پہ ۵۴۰  
 پہ اول کال بغداد تہ بہ رسید لے وو۔ مگر دے خبرے منل دامشکلات  
 پیدا کوئی۔ چہ بیا د حضرت خواجہ بزرگ او حضرت میر میران غوث الاعظم  
 دستگیر ملاقات ممکن کید لے نہ شی۔ ٹکڑ چہ حضرت غوث پاک پہ  
 ۵۴۲ کین وفات شو دے۔

پہ دے وجہ حماد اخیال دے۔ چہ مختلفو مؤرتا نوچہ د بخارانه د  
 خواجہ بزرگ پہ ۵۴۹ کین راروانیدل بنودلی دی۔ نودغہ بیان خوشیح  
 دے۔ لیکن دایان بہ یے صحیح نہ وی۔ چہ عراق (بغداد) تہ تلو لیکن پہ منج  
 لاراکین پہ نیشاپور کین پاتے شو۔ بلکہ زیات صحیح بہد اوئی۔ چہ حضرت خواجہ  
 بزرگ د خیل کوم استاد سرکہ د سمرقند نہ راروان شو وی۔ اوپہ ۵۴۰  
 کین چہ پہ دغہ بہ د دوئی عمر مبارک ۲۳ کالہ وو۔ د بخارا اوهرات پہ  
 لاراکہ عراق تہ رسید لے وی۔ اودل تہ بہ یے د بغداد د مختلفو مشاہیر و  
 عالمانو نہ د دینی علمونو تکمیل کرے وی۔ اوہم پہ دغہ دوران کین بہ یے د  
 حضور غوث پاک نہ ہم فیض حاصل کرے وی۔ اوپہ خصوصیت سرکہ  
 د دعائے سیفی اذن بہ یے ترینہ اخیستے وی۔ اوپہ چہ پہ ۵۴۲ کین  
 حضور غوث پاک وفات شو وی۔ نوہالہ بہ دوئی د ایران نیشاپور تہ رافلی و۔



دغہ وخت بہ د دوئی عمر مبارک ۲۵ کالہ وو۔ اودلنہ بہ یے پہ ۵۴۳ھ  
 کبں د حضرت خواجہ عثمان ہارونی نہ لاس نیوے کرے وی۔ یہ اصل کتبہ  
 د خواجہ بزرگ اود غوث الاعظم د ملاقات دامسلہ یوہ مشکلہ تاریخی  
 مسئلہ دے۔ او پیر مورخان یے پہ شک کبں اچولی دی۔ د مثال یہ طوس  
 مولانا عبدالحلیم شرر لکھنوی مرحوم پھیل کتاب "خواجہ معین الدین چشتی" کتب لکھی  
 "بعض خالقو د لیکلی دی۔ چہ حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر  
 جیلانی سرہ د خواجہ بزرگ ملاقات شروع دے۔ مگر د آخرہ۔ علم  
 معاویہ میری۔ تحک چہ حضرت غوث الاعظم د دوئی بغدادتہ د راتلونہ  
 محکبں پر ربیع الثانی سال ۵۴۵ھ کتبہ وفات شروع وو۔"

چنانچہ ہم دے قسم تاریخی مشکلا تو حل کولو د پارہ دغہ توجیہ چہ مونبرہ  
 بیان کرلہ۔ یہ غیر دے نہ دامشکلہ مسئلہ حل کید لے نشی۔ اوندہ درے مشہور  
 تاریخی روایتونو تطبیق راتلے شی۔

مہونہ۔ دا خیال دے۔ چہ د خواجہ بزرگ د بیعت کولو صحیح تاریخ ہم دغہ  
 ۵۴۳ھ۔ اود دے نہ محکبں دوئی د حضور غوث پاک نہ فیض حاصل کرے  
 وو۔ ہر گز چہ حضور خواجہ بزرگ پہ روحانی طور سرہ پہ برصغیر  
 پاک وھند کبں د غوث الاعظم عبد القادر جیلانی جانشین ہم دے۔ نوچیرہ  
 ممکنہ دے۔ چہ غوث پاک د وفات نہ محکبں خدائی محل علی شانہ داسے اسباب  
 جو کرکری وی چہ دوئی د بغدادتہ تشریف راوپے وی۔ اودھوئی نہ دے  
 فیض حاصل کرے وی۔ د دے تاریخی مشکلہ مسئلہ د حل کولو د پارہ چہ کوم امکان  
 وجہ مونبرہ پور تہ بیان کرلہ۔ ہم در غے پہ بنیاد مونبرہ روستو د خواجہ  
 بزرگ د ژوند مبارک حالات پہ تاریخی ترتیب سرہ بیان کرکری دی۔ اود دوئی  
 د بیعت کال مونبرہ ۵۴۳ھ کتبہ لے دے۔

## دیعت نہ روستو

حضرت خواجہ بزرگ چہ خہ وخت د حضرت شیخ المشائخ خواجہ عثمان  
 ہارونی علیہ الرحمۃ نہ لاس نیوہ اوکپہ. ٹوہفہ نہ خوورخ روستو د  
 دوی پیرطریق حضرت خواجہ ہارونی د بج پہ سفر روان شو۔  
 پہ دے سفر کبں خواجہ بزرگ د خیل پیرطریق سرکہ مانگرے وو۔  
 مکے شریف تہ لاپل بجیے اوکندارہ. او بیاد ہفہ خائے نہ مدینے متورے تہ  
 لاپل. او د حضرت رسول مقبول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم درو مبارکے  
 زیارت او سلام یے اوکپلو۔ بیاد دے خائے نہ بدخشان (موجودہ سمت  
 شمالی افغانستان) تہ راغلل. او پہ دے ہواؤشا علاقہ کبں چہ کوم  
 اولیاء اللہ او مشائخ وو۔ دھوئی سرکہ یے ملاقاتونہ او صحبتونہ او شول۔  
 غرض داچہ پورے لس کالہ یے پدے سیاحت کبں تیرکپل۔ او پہ  
 ۱۱۲ھ کبں پہ دویم محل بغداد تہ راغلل۔

دابہ معاومول غواہی چہ پہ دے لس کالہ زمانہ کبں دوی د  
 بدخشان نہ علاوہ د نور کو مو کو مو علاقہ قوسیا حت کہے دے۔ حکمہ چہ  
 داہیرہ ممکنہ دہ چہ ہم پہ دے اولیٰ لس کالہ سفر کبں دوی د موجودہ  
 سمت شمالی افغانستان نہ علاوہ د افغانستان سمت مشرقی او وادی  
 پلینورا تہ ہم تشریف راوہے وی۔

خہ مودہ پاک بغداد کبں د قیام نہ پس حضرت خواجہ عثمان  
 ہارونی او دھوئی پہ ملگر تیا کبں حضرت خواجہ بزرگ بیاپہ سفر  
 روان شول۔ او پورے لس کالہ پس پہ ۱۱۲ھ کبں پہ دویم محل بیا  
 بغداد تہ راغلل۔ د حضرت خواجہ بزرگ مشرخلیفہ حضرت قطب الدین  
 بختیار کاکی علیہ الرحمۃ یو کتاب لیکر دے دھفہ "دلیل العارفین" نوم دے۔

یہ دے کنبے کے خواجہ بزرگ حکایات اور ملفوظات جمع کړي دي۔ په دغه کنبه  
 د خواجہ بزرگ نه یو دار وایت ته لیکلے دے "چې زه د خپل مرشد قبله خوا<sup>جہ</sup>  
 عثمان هاروټی سره په "سیوستان" کنبه وم۔ دیو درویش خواجہ  
 صدرالدین سره ملاقات او شو۔"

دلته د دے حوالے ذکر کولو نه جوړې غرض په لفظ "سیوستان" کنبه دے۔  
 د پخوانو مسلمانانو جغرافیه لیکونکی لکه ابن حوقل بخدادی د س<sup>۳۴۰</sup> د  
 جغرافیائی نقشه نه معلومېږي۔ چې په دغه زمانه "سیوستان" د هغه علا<sup>قه</sup>  
 یا صوبه نوم وو۔ چې د موجوده سکهر نوم بهر نه مغرب او شمال طرف ته تر  
 بند هیبه (ضلع) پیرا غازی خان۔ میان والی۔ پیرا اسماعیل خان  
 یون۔ کوهاټ۔ پلیمور) او تر طولان (موجوده کوټه) ویزن پورے یی  
 حدود رسیدلے وو۔ د دے "سیوستان" د مرکزی مقام نوم ابن حوقل  
 "سدوسان" لیکلے دے۔ ابو اسحاق اصفهري "سیوان" لیکلے دے۔ یشاری مقلدی  
 (ص ۳۵۰) "سدوستان" لیکلے دے۔ په موجوده جغرافیه سندھ کنبه د دے  
 علاقے نوم سهوان دے چې د شمالي سندھ (لار) علاقہ د دے ځای  
 نه شروع کیږي۔

د دے پورته وضاحت مطلب دا شو چې حضرت خواجہ بزرگ  
 د خپل پیر طریقت خواجہ عثمان هاروټی په ملگرتیا کنبه د سابق صوبه  
 سندھ هغه علاقہ چې د دریائے سندھ نه خپل غاړه ته ده د دے ح<sup>ت</sup>  
 هم کړے وو۔ او د دے په بناء د اوښلے شو چې تر موجوده سکهر او سیوهن  
 پورے د سیاحت په دوران کنبه د وټی به د وادی پلیمور وادی کړم۔  
 او بلوچستان د وره هم فرمایله وی۔ په هغه زمانه خراسان د موجود  
 کوټبه او قلات و ویزن نو د شمال مغربی او مغربی څه حصه هم نوم وو۔  
 په س<sup>۵۸۲</sup> کنبه چې په درټیم ځل بغداد شریف ته راغل۔

نود تہ دھو و رختیرو لونہ پس حضرت خواجہ بزرگ دخیل پیر  
 طریقت نہ بغداد شریف پہ مقام اجازت و اخیستلو۔ یوخل بیائے  
 دعالام اسلام سیاحت شروع کرلو۔ او دتو لونہ اول دجج گذار لو پہ ارادہ  
 روان شول۔ پہ دے سفر کبیں دوئی د دمشق (شام) پہ لارہ ہجارتہ اور سید  
 مکے معظمتہ لارل حج یے او گذارہ۔ بیامد بیٹے منورے تہ راغے د پاک رسول  
 دروغے مبارکے زیارت یے او کر۔ او ددے حائی نہ بغداد تہ راروان شو۔  
 پہ لارہ کبیں یے د علما و مشائخ سولہ ملاقاتونہ او کرل۔ او پہ ۸۴ھ  
 کبیں پہ خلورم حل بغداد شریف تہ راغے۔ بغداد شریف تہ د دوئی  
 د اہم ہفتہ راتل دی۔ چہ مونہ مخکبیں پہ تفصیل سورہ پرے بحث  
 کرے دے۔ او پہ دے موقع بانہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ  
 د دوئی نہ بیعت کرے وو۔

دایرہ حضرت خواجہ بزرگ تقریباً دو کالہ پہ بغداد کبیں او سید لے وو۔  
 او لکہ چہ مخکبیں ورتہ اشارہ شوے دے۔ د ۸۶ھ پہ شاوخوا کبیں یے بغداد  
 سورہ تودے د او وے میلو نو پہ فاصلہ پہ بنجیان "نومے مقام کبیں حضرت  
 خواجہ نجم الدین کبریٰ علیہ الرحمۃ نہ ہم فیض حاصل کرے وو۔

د دے حائی نہ چہ دوئی روان شول۔ نو ہمدان تہ لارل۔ پہ د کلسلہ  
 کبیں د کتاب "اخبار الصالحین" صفحہ ۷۷۷ او کتاب خزینۃ الاصفیاء جلد ۱  
 صفحہ ۷۷۷ ہفتہ روایت صحیح نہ دے۔ چہ حضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمۃ  
 د ہمدان پہ مقام کبیں د حضرت خواجہ شیخ یوسف ہمدانی علیہ الرحمۃ سورہ  
 ملاقات کرے وو۔ حکہ چہ ہم پہ د غہ کتاب "اخبار الصالحین" او نور تو  
 تذکر و کبیں پہ وضاحت سورہ یے د الیکلی دی۔ چہ حضرت شیخ یوسف  
 ہمدانی پہ ۳۵۰ھ کبیں وفات شوے دے۔ نو ہر کالہ چہ خواجہ  
 بزرگ پہ ۳۵۰ھ کبیں (یعنے د خواجہ یوسف ہمدانی وفات نہ د کالہ میں)  
 د احوال سیر یہ صفحہ ۲۱۳ کبیں ملاحظہ کری۔

پیدا شوے دے۔ نو ددوئی دواہ و ملاقات امکان خرننگ کید لے شی۔ ۹

خواجہ بزرگ دھمان نہ بیا تبریز تہ راغے۔ وٹیلے شی۔ چہ دلتہ  
 یے دحضرت ابوسعید تبریزی علیہ الرحمۃ سرکہ ملاقات او شو۔ یو خورخے یے  
 ددوئی سرکہ تیرے کہے۔ حضرت شیخ ابوسعید دخیل وخت مشہور ولی اللہ  
 تیر شوے دے۔ پہ زرگونو مریدان یے وو۔ او یا کسان یکبن دیر مشہور و نامور  
 بزرگان تیر شوی دی۔ چہ یو دھونہ حضرت شیخ جلال الدین تبریزی علیہ  
 الرحمۃ و وروستو دغہ حضرت شیخ جلال الدین تبریزی دحضرت شیخ  
 شہاب الدین مرید شوے وو۔ او دھغہ پہ نامور و خلیفہ کاو کبن حسابیری  
 خواجہ بزرگ بیاد تبریز نہ اصفہان تہ تشریف راو رہو۔ او  
 دلتہ دتاج الدین محمود اصفہانی سرکہ یے ملاقات و نولہ و شول۔ دوئی سرکہ یے  
 درغے نہ ورا نہ پہ بغداد کبن ہم صحبتونہ تیر شوی وو۔ داپورتہ نہ دہ معلومہ  
 چہ پہ اصفہان کبن دوئی خومرہ ورخے تیرے کہے دی۔ بیاد دغہ ہائی نہ  
 لہ تبریز دایران یو مشہور بنہر دے۔ چہ دترکے او ایران پہ سرحد  
 بانڈے دجیرہ کیس پین پہ مغزی غارہ واقع دے۔ ۶

۱۰ حضرت شیخ ابولجوب یوسف ہمدانی دخیلہ وخت امام ارے مثلہ  
 عارف و دھمان پہ خواکبن پہ۔ "بوزنجو" نوے کلی کنبہ اوسیدہ۔ پہ مسئلہ کنبہ پہ  
 شوہو۔ دوالد ماجد نوم یے ابویوب حسین ابن شعیب وو۔ دشیخ ابوعلی فارمد گزید  
 وو۔ درغے نہ علاوہ دشیخ عبد اللہ جوئی۔ شیخ حسن سہنائی۔ او ابواسحاق شیرازی  
 نہ یے ہم فیض حاصل کرے وو۔ حضرت محی الدین عبد القادر رھیلانی پہ علم تصوف کنبہ د  
 دوئی نہ فیض حاصل کرے وو۔ مولانا عبد الرحمان جامی پچیل کتاب فحاشات الانس کنبہ  
 دخواجہ یوسف ہمدانی ددرے تالیف اتو نومونو ذکر کرید محمد

(۲۷) "منازل الساکین"

(۲۸) "منازل الساکین"

(۳۰) "زبدۃ الحیوۃ" (علیہم الرحمۃ الغفران) (مکتبہ کبیر)

نہیے "خرقان" تہ تشریف راویلو۔ د "خرقان پہ شاوخوا علاقہ کبیں یے پہ  
وعظ، تبلیغ، اور وحلی فیوضاتو خور ولوکبیں روغ دولا کالہ تیر کرل۔  
اود دے حائی نہ بیا آسترا باد تہ روان شول۔

پورتہ چہ کوم بیان اوشو۔ دھخ پہ تفصیل چہ نظر و اجوؤ۔ نو  
داسے معلومی پچہ خواجہ بزرگ د "خرقان نہ استرا باد نہ پچہ  
سہ<sup>۸۸</sup> کبیں روان شویدے۔ اوکے فکر اوکرو نور اہم ہفہ کال دے۔  
چہ یہ دے کبیں د "تراش" پہ مقام د شہاب الدین غوری اوراجہ پرتوی  
راج ترمنجہ جنگ شوے وو۔ راجہ پکبیں ہر شے وو۔ او مسلمانا نو تہ فتحہ  
حاصلہ شوے ولا۔

حضرت خواجہ بزرگ چہ استرا باد تہ تشریف راویلو نو دلتہ  
یے درے حائی د مشہور کامل ولی حضرت ناصر الدین سرک ملاقات اوشو۔  
حضرت ناصر الدین د پیر اور د عمر خاوند وو۔ دغہ وخت دھوئی عمر  
دولا پاسہ شپیر<sup>۸۹</sup> شے کالہ وو۔ او پہ دولا وانسطوسرک د حضرت بایزید بسطامی  
علیہ الرحمہ وو۔ پدے لحاظ دایولا قابل احترام ہستی لا۔ حضرت خواجہ بزرگ  
خہ مودہ د دوئی سرک تیرک کچہ او فیوضات یے ترینہ حاصل کرل۔

د استرا باد نہ چہ خواجہ بزرگ راروان شو۔ نو د مختلفو علاقو د  
سیاحت نہر وستوہرات تہ راور سید لا۔ دلتہ د حضرت خواجہ عبد اللہ  
انصاری (متوفی ۸۸۷ھ) مزار مبارک واقع دے۔ حضرت خواجہ انصاری پیر  
لوی ولی د خدائے تیر شوے دے۔ حضرت داتا گنج بخش ہم د دوئی نہ فیض  
حاصل کرے وو۔

حضرت خواجہ بزرگ چہ ہرات تہ راغے۔ دورے بہ باہر کر عید لو۔  
اوشپاہ بہ د حضرت خواجہ انصاری مزار مبارک تہ حاضرید لو۔ دلتہ بہ  
تولہ شپہ پہ عبادت تیر ولہ۔ او د ماخوستن پہ لو دس بہ ٹے شہار موخ نکار لو۔

دوئی دلتہ خدہ مودہ تیرا کپہ۔ خوچہ خلق پرے رامات شول۔ نو دھرات  
نہ نہ سبز وار پہ لوری روان شول۔

پہ سبز وار کنیں د خدہ مودے تیر و لونہ پس خواجہ بزرگ بلخ  
تک شریف پور لو۔ اوہلہ تے د حضرت شیخ احمد حضور یہ علیہ الرحمۃ  
پہ خانقاہ کنیں قیام او فرمایلو۔ پہ بلخ کنیں یو مشہور نا مو حکیم او فلسفی  
عالم وو۔ چہ د حکیم فیض الدین فلسفی پہ نوم مشہور وو۔ اہلہ خواجہ  
بزرگ مرید شو۔ پہ لرو و جو کنیں د اہلہ تربیت او فرمایلو۔ د خلافت  
خرقلہ تے ورتہ و رکپہ لو پہ بلخ کنیں د خدہ مودے تیر و لونہ پس حضرت خواجہ  
بزرگ غزنی تہ ماروان شو۔

داسے معلومی چہ غزنی تہ دوئی پہ سپاہ کنیں رارسیدے وی۔  
اوچہ د تاریخی واقعاتو سرے تے مقایسہ اوکرو۔ نو اہلہ نیتہ د چہ پہ دے  
نیتہ حضرت شہاب الدین غوری الملقب پہ معز الدین محمد ابن سام  
غوری د دہلی۔ اجیر۔ سرسوتی۔ سامانہ۔ کھرام۔ ہانسی۔ قنوج د فتح نہ  
وزیرا لشوع وو۔ او پریلوئی مال غنیمت سرے واپس غزنی تہ راروان شو۔

پہ غزنی کنیں چہ پہ دے زمانہ کنیں کوم اولیاء اللہ موجود دی۔ پہ ہف  
کنیں د شیخ عبد الواحد برہان غزنوی نوم زیات مشہور دے۔ باکمالہ بزرگ وو۔  
د دہلی مریدان کنیں حضرت شیخ نظام الدین ابوالمؤید مشہور بزرگ دے۔ شیخ  
جمالی کتبہ پہ روایت د دوئی سرے د حضرت خواجہ بزرگ ملاقات تیر شو وو۔  
دانہ معلوم چہ پہ غزنی کنیں حضرت خواجہ بزرگ خومرے مودہ  
تیرا کپہ دے۔ البتہ د بعض نور و واقعاتو نہ پہ قیاس د اندازہ لکھو لے شر  
چہ دوئی پہ سپاہ کنیں د غزنی نہ د کابل پہ لارہ باند راروان شرے  
وو۔ او د غے نہ روستو د پینوس پہ لارہ باند لاہور تہ تے تشریف لاؤ وو۔  
لکہ چہ کنیں موزہ د داتا گنج بخش پہ تذکرہ کنیں پرے بحث

کرمے دے۔ لاہور تہذیب حضرت خواجہ بزرگ دراتلو نیتہ کال سنہ ۷۰۱ھ  
 بنو دے شوے دے۔ اودا بیان دے شیخ جمالی کنبوہ دے تالیف "سیر العارفین"  
 دے۔ لیکن دے شیخ جمالی پہ دے پور تہذیب بیان چہ نظر و اچو و۔ نو دے نیتہ تہ  
 رسیہ و چہ لاہور تہذیب خواجہ بزرگ دراتلو نیتہ پہ حقیقت کنب  
 سنہ ۷۰۹ھ کید لے شی۔

پہ دے کال چہ دوئی دلتہ راغلل۔ نو دے حافظ محمد اسلام دروایت  
 مطابق یے دلتہ لس میاستے تیرے کرے۔ دے حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ  
 پہ مزار مبارک یے اعتکاف او فرما یلو۔ او دے نہ پس بیامتان تہ لاہر۔  
 بچہ کالہ یے ہلتہ تیرگی۔ او پہ سنہ ۷۱۴ھ کنب دوبارہ لاہور تہ راغلل۔ پہ دے  
 اعتبار شیخ جمالی چہ پہ سنہ ۷۱۴ھ کنب دے حضرت خواجہ بزرگ دراتلو  
 بیان کیری دی۔ دایے پہ حقیقت کنب دے حضرت خواجہ بزرگ پہ دوئم حل  
 لاہور تہذیب دراتلو واقعہ بیان کرے دے۔

دے پورتنی تفصیل پہ رنر کنب چہ خواجہ بزرگ پہ سنہ ۷۱۶ھ  
 کنب پہ اول حل دراتلو نہ روستو لس میاستے او پہ دوئم حل پہ سنہ ۷۱۶ھ  
 دراتلو نہ روستو تقریباً دے کالہ پہ لاہور کنب تیرگی دی۔ وٹیلے شوچہ دوئی  
 حہ کم از نہیات خور کالہ پہ لاہور کنب تیرگی وؤ۔

شیخ جمالی داہم وائی۔ چہ دے شہاب الدین غوری دے شہادت سنہ ۷۰۲ھ دوا  
 پہ وخت کنب خواجہ بزرگ پہ لاہور کنب و و۔ دے حضرت شیخ حسین زنجانی  
 (متوفی سنہ ۷۰۶ھ) سرکہ یے محبت نہ لرل۔ او بیا دے شیخ زنجانی علیہ الرحمہ  
 نہ یے رخصت و اخیستو او دہلی تہ روان شو۔

ہر کالہ چہ دے شیخ شہاب الدین غوری دے شہادت نہ روستو پہ دہلی  
 باندے حضرت قطب الدین ایبک بادشاہ شوے و و۔ نو دے مطلب دا  
 شو۔ چہ حضرت خواجہ بزرگ پہ سنہ ۷۱۳ھ کنب قطب الدین ایبک بادشاہی



پہ زمانہ کنس دپتیا لے پہ لارہ باندے دہلی تہ تشریف ورے وو۔  
 حمونرک داویناچہ خواجہ بزرگ پہ ۹۰۳ھ کنس دہلی تہ تشریف  
 ورے دے۔ درے تائید دیوے بلے واقعہ نہ ہم کیری۔ چہ مونرک روستو حضرت  
 خواجہ فرید الدین گنج شکر پہ تذکرہ کنس بیان کرے دلا۔ دھغ خلاصہ  
 دادا۔ چہ خہ وخت حضرت خواجہ شالہ جلال الدین تبریزی۔ حضرت شیخ  
 قطب الدین بختیار کاکی۔ او حضرت شیخ اوحد الدین کرمانی درے وارہا د  
 بغداد شریف نہ راروان شول۔ ملتان تہ کہ حضرت شیخ بہاؤ الدین ذکر یا  
 حائی تہ راغل۔ دغہ زمانہ ملتان باندہ ناصر الدین قباچہ حکومت وو۔  
 او دغلہ دوئی تہ معلومہ شوہاچہ حضرت خواجہ بزرگ دہلی تہ تشریف  
 ورے دے۔ دے درے وارہ بزرگ نوجہ دلتہ خہ ورے تیرے کرے۔ نو حضرت  
 جلال الدین تبریزی واپس غزنی تہ لاپلو۔ حضرت اوحد الدین کرمانی  
 دبلوچستان پہ لارہ واپس بغداد شریف تہ لاپلو۔ خواجہ فرید الدین گنج  
 شکر چہ پہ دغہ نیتہ ہلک ووہغہ ہم ورسرک بغداد تہ لاپلا۔ او حضرت  
 قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ دخیل مرشد قبلہ خواجہ بزرگ  
 سلام لہ دلاہوریہ لارہ باندے دہلی تہ لاپلو۔

پہ دے پورتنی بیان بہ د تاریخ پہ رنہ کنس غوراو کر و۔ سلطان  
 شہاب الدین غوری پہ ۶۰۵ھ تا ۶۱۵ھ کنس۔ دبیل اوکجات فتح کر و۔ نو  
 دملتان۔ اوچ۔ دیول یعنی تہامی سندھ دفتح نہ روستو خیل سپہ سالار علی  
 کرمخا۔ یے پہ سندھ باندے والی مقرر کر و۔ او بیاچہ پہ ۸۲۶ھ کنس یے  
 لاہور فتح کر و۔ نو علی کرمخا یے دسندھ نہ رابدل کر و۔ دلاہور نائب الحکومت  
 یے کر و۔ او دھغہ پہ حائی باندے یے۔ ناصر الدین قباچہ دسندھ نائب  
 الحکومت کر و۔ بیاچہ ددہلی اوامیر دفتح نہ پہ ۸۹۹ھ کنس راولپن  
 شو۔ نو پہ دہلی باندے قطب الدین ایبک نائب الحکومت کر و۔

اوبیا چہ سن ۱۰۲۰ء کنیں پہ پنجاب کنیں دگ کھر قبیلے بغاوت اوکراؤ ہنے شورش  
 د ختم کولو د پارا پچیلہ رائے۔ اود غہ شورش ختم کراو پہ سن ۱۰۲۵ء کنیں  
 لاہور تہ رائے نو قطب الدین ایبک "یہ ہم غہ شان بد ستور د دہلی  
 نائب الحکومت اوستا تہ چہ روستو پہ سن ۱۰۲۵ء کنیں کشہاب الدین غوری  
 شہادت نہ پس قطب الدین ایبک د دہلی بادشاہ شو د ایبک د مرگ  
 سن ۱۰۲۵ء کنیں د ایبک پہ خانی چہ شمس الدین التمش بادشاہ شو۔ نو بیا چہ  
 د خیلے خود مختاری اعلان اوکراو۔

درے تاریخی پس منظر پہ رہنرا کنیں چہ پہ پورتنی بیان نظر واجد  
 نو معلومہ شی۔ چہ دا خوبصورت چہ د حضرت قطب الدین بختیار کاکی  
 ملتان تہ د تشریف راو پلو پہ نیتہ پہ ملتان د ناصر الدین قبا چہ  
 حکومت وو۔ حکم چہ سن ۱۰۲۵ء نہ ہنہ دلتہ حکمران وو۔ لیکن د بحث  
 خبر د داد چہ خواجہ بختیار کاکی د سن ۱۰۲۵ء نہ روستو تشریف راو رہے دے۔  
 اود نتیجہ مونہ درے نہ اوباسو چہ کہ حضرت خواجہ بزرگ بختیار کاکی پہ  
 سن ۱۰۲۵ء کنیں ملتان تہ رائے وے۔ نو حضرت خواجہ بزرگ بہ یے ملتان  
 کنیں لید لے وے۔ کہ پہ سن ۱۰۲۵ء کنیں رائے وے۔ نو بیا بہ یے پہ لاہور کنیں  
 لید لے وے۔ پہ درے وجہ لازمًا بہ ہم دا اوچہ خواجہ بختیار کاکی سن ۱۰۲۵ء  
 پہ آخر کنیں ملتان تہ رائے وے۔ اود حضرت بہاء الدین ذکریانہ چہ ورتہ  
 معلومہ شوی وی۔ چہ حضرت خواجہ بزرگ دہلی تہ تشریف و رہے دے۔  
 نو دوئی بہ ورپسے ہم پہ دغہ کال سن ۱۰۲۵ء دہلی تہ روان شوی وی۔  
 پہ درے اعتبار د خواجہ بختیار کاکی علیہ الرحمۃ دہلی تہ ذر سید او  
 کال سن ۱۰۲۵ء کید لے شی اوہر کلا چہ خواجہ بختیار کاکی علیہ الرحمۃ دہلی  
 تہ اور سیدلہ نو دوئی سر لایو شائی خواجہ بزرگ یو کال نور پہ دہلی تہ  
 فرمایے دے۔ بیا یے پاہ دہلی کنیں خواجہ بختیار کاکی علیہ الرحمۃ پچیل خانی

باندے قائم مقام پر بیٹے دے۔ (او دوئی پہ سنہ ۶۰۵ کبں اجمیر شریف تہ تشریف  
 و پے دے۔ اجمیر شریف تہ دے خواجہ بزرگ خواجہ خواجگان معین الحق  
 والمملک والالدین حسن سنہری چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ دے تشریف  
 راو رلو صحیح تاریخ دغہ سنہ ۶۰۵ دے او پہ دے سلسلہ کبں دے تاریخ فرشتہ  
 چاہ کو م بیان دے ہفہ بالکل واضحہ دے۔ البتہ پہ دے خبر افسوس دے۔ چاہ  
 روستو مؤرخانواتذکرہ لیکو نکو دے ہفہ دغہ صحیح بیان دے خیلو فرضی او غلطو  
 روایاتو افسانویہ پردو کبں دے اسے پتہ کرے دے۔ چاہ پہ دے پیرا گرانہ ورتہ  
 فکر و سیری۔ دے تاریخ فرشتہ مؤلف لیکے :-

حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی دے قطب الدین  
 ایبک پہ زمانہ اجمیر تہ تشریف راو رلو۔ پہ دغہ نیہ پہ اجمیر  
 باندہ دے قطب الدین ایبک دے طرف تہ۔ حضرت سید حسن مشہری  
 المشہور پہ خواجہ خٹک سوار۔ دے بے ہر داروغہ وو۔ ہفہ پہ دے پیرا  
 گرانہ ورتہ اشارہ شوے دے۔ دے شیخ جمالی دے ابیان چاہ خواجہ بزرگ پہ  
 سنہ ۶۰۲ کبں پہ لاہور کبں وو۔ او دے ہفہ نہ روستو دہلی تہ روان شویدے۔  
 او دے تاریخ فرشتہ دے ابیان چاہ خواجہ بزرگ دے قطب الدین ایبک پہ زمانہ کبں  
 اجمیر تہ لاغلو وو۔ دے ادوار دے دمرہ واضحہ دی چاہ دے پہ دے پیرا کبں دے موجودہ  
 دور مؤرخانواتذکرہ لیکو نکو ہفہ بیان نہ صریحاً غلط ثابتیری کو م چاہ پہ  
 سنہ ۵۹۱ کبں اجمیر تہ دے خواجہ بزرگ راتل بنائی۔ او ہر کلہ چاہ دے ثابتہ  
 شوے چاہ داروایات غلط دی۔ نویا دے سنہ ۵۹۱ نہ تر سنہ ۶۰۲ پورے دے منہج  
 زمانے کو م واقعات چہ پہ حضرت خواجہ بزرگ پورے تہری شوی دی۔ او  
 افسانوی رنگ و رکپے شویدے۔ ہفہ یقیناً پتو ل غلط ہے۔ حضرت خواجہ بزرگ پہ  
 جب دے دینانہ سفر او کس واپہ اجمیر کبں دفن شو۔ علیہ الرحمۃ والغفران۔

## د بحث او توجه خبره

هر کله چهدر معلومه شوله چه حضرت خواجه بزرگ په سپېڅنه ۵۹۱ کښه د غزني نه لار وان شو دے . او په ۵۹۶ کښه لاهور ته رسيدله دے . نو د دے نه دا هم واضع کيږي چه د ۵۹۶ کښه نه تر ۵۹۷ کښه پورے دغه منځني پيښه شپږ کاله زمانه ي د غزني اولاهور تر منځ په کابل او وادي پيښور کښه تيره کړيدله .

روستومونږه د حضرت سيد مبارک غزنوي عليه الرحمة په تذکره کښه په دغه خبره بحث کړې دے . چه د حضرت سلطان شهاب الدين غوري سره د "ترائن" (۵۸۶) په اولي جهاد کښه په شمار له دولس زره غازيان وو . او ورپسې (د ۵۸۸) په دويمه غزا کښه دوه لکمه غازيان وو . چه په هغه کښه تاريخ صولت افغاني په روايت يولکھ دولس زره مختلفو پښتنو قبائيلو غازيان وو . او چه په ۵۹۱ کښه شهاب الدين غوري د دهلي لار واپس شو . نو د مختلفو پښتنو قبائيلو چه کوم غازيان ورسره وو . هغه ي د اباسيند نه قبله غاړه ته د وادي پيښور په سمه . هشتغر . او قبائلي علاقه . سوات . باجوړ . ميمند . تيراه . او دکوټه سفيد . او کوټه سليمان په علاقه کښه آباد کړل . (يعني د موجوده پښور و ويزن او ويريډ ويزن د اضلاع و او ايجنسوي په علاقه کښه ي مخواره کړل .

د دے دوه تاريخي واقعا توپه رڼا کښه فکر او کړنو داسه معلومېږي . چه حضرت خواجه بزرگ چه د غزني نه لار وان شو . نو د کابل او د کابل نه رايښکته د افغانستان په سمت مشرقي او د " مغربي پاکستان " د شمالي او جنوبي وزيرستان په علاقه کښه ي د ويره موده تيره کړيدله . او بڼون کوهاټ په لاره باندې پيښور ته په هغه لاره باندې رارسيدلے دے .

پہ کومہ نیتہ چہ حضرت شہاب الدین غوری سرکہ دپستونو قبائلو غازیانو  
نہ وادی پینور تہ رارسیدلو و۔ اوبیار و ستود شہاب الدین غوری پہ  
مشئی کنب او د حضرت خواجہ خواجگان معین الدین حسن چشتی او  
حضرت سید مبارک غزنوی پہ رہنمائی کنب دپستونو غازیانو قبائل دلتہ  
آباد شوی دی۔

مونبرہ دا خبرہ دیو خود اسے تاریخی وجوہاتو پہ بناء کو و چہ تراوسہ  
پورے پہ ہفت بحث نہ دے شوے۔

(الف) یوہ وجہ دادہ چہ دچشتیہ خاندان سرکہ دپستونو قبائلو تعلق  
پیزر و دے۔ محکب دستانہ د زمانے دیو پستون بزرگ حضرت مدیح  
با بایوسفزی بحث تیر شرید چہ دے د حضرت خواجہ ناصر الدین  
احمد یوسف چشتی مرید و۔ او ہم دغلہ رنگ د درانی قام مشرینکہ احمد  
ہم دے شیخ احمد یوسف چشتی مرید و۔ او دہ پرے باندا خیل لقب ابدل ایسے  
و۔ یالکہ حضرت شیخ اتو خویشکی شوریائی شو۔ چہ د حضرت شیخ مودود  
چشتی مرید و۔

نوپہ راسے ور محکب چہ پستنانہ قبائل د جہاد نہ راو ایس شری و۔ او  
پدے نوے زمکہ (وادی پینور وغیرہ) آبادیدل۔ نوپہ دغلہ شان وخت کنب چہ  
دروی دمنے شوے پیر خائے یعے سلسلہ عالیہ چشتیہ آفتاب عالمات حضرت  
خواجہ بزرگ بہ دلتہ راغلے و۔ نویقینا چہ دوی بہ ترینہ ولاہٹاریدل۔  
او اکید لے نہ شتی چہ خواجہ بزرگ بہ دروی سرورئے نہ وی تیرے کہے۔

(ب) بلہ وجہ دادہ چہ مونبرہ د حضرت خواجہ بزرگ پہ طریقت  
کل باندے نظر اچول پکار دی۔ حضرت خواجہ بزرگ چہ برصغیر پاک و ہند  
تہ راہوان و۔ نو لکہ د عظیم دریاب پہ شان پہ قلارہ۔ سکون او وقار سرہ  
راوان و۔ او حقیقت ہم دادے چہ دے د روحانیت او عرفان یو عظیم الشان

سمندر و۔ حضرت خواجہ بزرگ پہ روستو تول ژوند چہ یونظر اچو و۔  
 نو معلومہ شی چہ ددوی عمر شل کالہ ژوند دخپل پیر طریقت خواجہ  
 عثمان ہارونی پہ ملگرتیا کنبس اوبیا پہ ۸۴۵ھ کنبس دھغوی نہ دجدا  
 کید لونہ پس ترس ۹۲۵ھ یعنی وادی پینور تہ دلا رسید لو دزمانے پورے۔  
 پرمیلہ بیلہ علاقہ گر خید لو کنبس تیر شوے دے او:

(۱) دخپل وخت مشاہیر و علما و سرکے لیدل کپری دھغوی نے فیض حاصل کپری  
 (۲) پہ ہرے علاقہ کنبس چہ کوم نیکی بخت خلق و و۔ او دھغوی پہ قسمت کنبس دا  
 لیکی و و۔ چہ حضرت خواجہ بزرگ نہ فیض حاصل کپری۔ ہغہ ے دکمال  
 درجے تہ رسوولی دی۔ اوبیا ے ہم پہ ہغہ علاقہ کنبس دخپل نائب پہ طو مقرر  
 کپری دی او پرینی دی۔ لکہ دبلخ دضیاء الدین فلسفی او داصفہان دسید  
 تاج الدین محمود مثالونہ محبوبز د وپاندے دی۔

(۳) او بعض مریدان چہ دذاتی تربیت دپار کئے دخپل خان سرکے دھغوی  
 ملگری کول مناسب گنہری دی۔ ہغہ ے د خان سرکے اخیستی دی۔ او ددے  
 تائید دھغہ روایت نہ کپری چہ "خہ وخت خواجہ بزرگ دلاهور اندھلی  
 تہ تللو نو خلوینت مریدان و سرکے ملگری و و۔ پہ ہرے علاقہ کنبس چہ  
 کوم پنجوانی اولیاء تیر شوی و و۔ دھغوی پہ زیارتون کنبس ے اعتکاف فرمایے  
 دے۔ لکہ دھرات دخواجہ عبداللہ انصاری، دبلخ داحمد خضرویہ او د  
 لاہور دشیخ عالی ہجویری داتا گنج بخش مثالونہ محبوبز د وپاندے دی۔

مونیہ دخواجہ بزرگ دے دعام طریق کار پہ رنر کنبس کہ فکر او کرو۔  
 نو ٹیلے شوچہ پہ وادی پینور کنبس چہ دسن ۱۰۸۵ھ دزمانے کوم مشاہیر مشائخ  
 بزرگان تیر شوی دی۔ او مزلات ے موجود دی۔ لکہ حضرت خواجہ ماج  
 بابا د مردان یا خواجہ شیخ عالی بن یوسف غزنوی المعروف پہ بابا صاحب  
 دچار سہ شول۔ نو پیرہ ممکنہ دلا۔ چہ حضرت خواجہ بزرگ د

دودی مزالتو له راغلی وی او دلته ۷ امتکاف فرمایلی وی.

بله دپهله په وادی پلینو رکنس او قبائلی علاقو کښ چه دخواجه بزرگ کوم پښتانه خلیفه کان دی. دپیره ممکنه ده چه کوم پښتانه قبائل چه ددوی په موجودگی کښ د هندوستان د جهاندنه راواپس شوی وو. او دلته آبادیدل. ددوی د پښتانه خلیفه کان هم په دغه غازیانو کښ مقتدر کسان وو. چه ددوی نه به یی لاس نیوه کړی وی. دکمال درجه ته به رسولي وی. خلافت به یی ورکړی وی. اوبیا به یی هم په دغه خپلو قبائلو کښ دخپلونا بڼاواو خلیفه کان په طور مقرر کړی وی.

**الف** | د حضرت خواجه بزرگ د دغه قسم پښتانه خلیفه کان مونږ په دوی برخو ویشی شو. یوه غره وی. چه خواجه بزرگ لاهندوستان ته تشریف نه وو ورپه. دمغربي پاکستان. خراسان، گلجستان (افغانستان) ایران. عراق دوره یی کوله. او په دغه منځ کښ د پښتنو مشاهیرو د حضرت خواجه بزرگ نه بیعت کړی وو. خلافت یی حاصل کړی وو. او چونکه هلته په هندوستان کښ جهاد شروع وو. نو ددوی د خواجه بزرگ په هلاکت هندوستان ته ځان رسوله وو. او هلته شهیدان شوی وو. د دغه داهم معاونیدل شوی. چه په کومو ورځو په هندوستان کښ جهاد کیدلو. او خواجه بزرگ په دغه پورتونو ملکونو کښ دوره فرمایله. نو دغه یوه فاضل داهم و چاه د شهاب الدین محمد ابن سام غوری د امداد د پارا ۷ دخپلو مریدانو خلیفه کانواو عامو مسلمانانو لښکر یی پرله. او د دغه لوی دلیل دادی چاه د محمد ابن سام غوری سر په اولی جهاد کښ فقط دولس زره کسان وو. او دوه کاله پس په دویم جهاد کښ ورسره دوه لک په دغه غازیانو لښکر موجود وو. چه په هغه کښ د خواجه بزرگ ګډ مریدان او خلیفه کان هم شامل وو. د حضرت خواجه بزرگ هغه پښتانه خلیفه کان چه هندوستان

تہ دُعا وجہ بزرگ دُتالونہ و پاندے پاء جہاد و نو کنبں شہید ان شوی دُکا۔  
دُیو خو مشاہیر و بزرگان نو موناہ دادی۔

(۱) حضرت شیخ احمد کابلی رحمۃ اللہ علیہ چہ پاء سنہ ۸۶۲ھ کنبں ئے خرقہ  
خلافت حاصلہ کرے و۔ او پاء محرم سنہ ۹۶۲ھ کنبں پاء بنارس کنبں شہید شوے۔  
(۲) حضرت شیخ احمد غلزی چہ پاء محرم سنہ ۸۶۲ھ کنبں ئے خرقہ دُ  
خلافت حاصلہ کرے د۔ او پاء ۱۸ ذی قعدۃ الحرام سنہ ۱۲۰۰ھ کنبں پاء  
قنوج کنبں شہید شوے د۔

(۳) حضرت احمد خان دُرانی چہ پاء صفر سنہ ۸۶۰ھ کنبں ئے خرقہ دُ خلافت  
حاصلہ کرے و۔ او پاء ۴ شعبان سنہ ۱۲۵۹ھ پاء مقام دُ اجیر پاء جہاد کنبں شہید  
شوے و۔

(۴) حضرت یعقوب خان چہ پاء ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۲۵۸ھ کنبں ئے خرقہ  
دُ خلافت حاصلہ کرے و۔ او پاء سنہ ۱۲۵۸ھ کنبں دُ ترائن اودھلی پاء جہاد  
کنبں شہید شوے و۔

ا دویم قسم دُ حضرت خواجہ بزرگ ہفہ خلیفہ کان دی۔ چہ دُ  
ب جہاد نہ واپس شوی دی۔ اود مغربی پاکستان اود افغانستان پاء  
علاقو کنبں پاتے شوی دی۔ اومزارات ئے دلتہ موجود دی۔ چہ پاء ہن کنبے  
دُیو خو مشاہیر و بزرگان نو موناہ دادی :-

(۱) حضرت خواجہ سبحان گرنشکی چہ پاء سنہ ۹۱۰ھ کنبں ئے خرقہ خلافت  
حاصلہ کرے د۔ او پاء سنہ ۱۲۱۱ھ کنبں وفات شوے د۔ مزار مبارک ئے  
دہمندا ایجنسی دُ شبقدر پاء علاقہ کنبں د۔

(۲) حضرت خواجہ فقیر محمد علیہ الرحمہ چہ پاء سنہ ۸۸۰ھ کنبں ئے خرقہ  
دُ خلافت حاصلہ کرے و۔ اومزار مبارک ئے دُ خیبر ایجنسی پاء  
جمرو دُ کنبں د۔ او پاء جمادی الآخر سنہ ۱۲۱۱ھ کنبں وفات شوے د۔



(۳) حضرت خواجہ یادگار مَحْرَم چہ پہ سنہ ۸۹۵ھ کنس یے خرقہ د خلافت حاصلہ کرے دے۔ یہ محرم سنہ ۹۲۴ھ کنس وفات شوے دے۔ او مزار مبارک یے پہ غزنی کنس دے۔

(۴) حضرت خواجہ سبزیادگار ی چہ پہ سنہ ۸۱۵ھ کنس یے خرقہ د خلافت حاصلہ کرے دے۔ یہ ذی الحجہ سنہ ۹۲۵ھ کنس وفات شوے دے۔ او مزار مبارک یے پہ قندھار کنس دے۔

درے نہ علاوہ د خواجہ بزرگ بے شمیر خلیفہ کان نور ہم دی۔  
چہ پہ مختلفوتند کرو کنس د دوئی د شپیتہ و و خلیفہ ککانو ذکر موجود دے۔ مونبر دنتہ د حضرت قطب الدین مختیار گانی۔ حضرت عبد اللہ کرمانی ذکر مناسب گنرو۔ لیکن در غے نہ وړاندے دیوے بے خبرے وضاحت ضروری معلومیری۔  
دھغه د ادا چہ د تصوف او طریقت پہ اصولو کنس یوہ قاعدہ د ادا۔ چہ نہر یو پیر طریقت خلیفہ کان پہ د وہ قسمہ دی۔

(الف) یو قسم تہ "خلیفہ اکبر" وړاندے د هغه مطلب داوی چہ د پیر طریقت د کمال توله درجے هغه تہ حاصل وی۔ او چہ روستہ هر خور مرید ا د دغه پیر نه طریقت کوی، نو د خرقہ خلافت ورکولونه روستو یا وړاندے د هغه د تربیت کار دغه خلیفہ اکبر تہ حواله وی۔ په دے اعتبار سره خلیفہ اکبر په حقیقت کنس د خپل پیر په ژوند باندے د هغه جانشین وی۔ او د خپل پیر د ټولو مریدانو سر پرست اعلی وی۔ او هغه د روحانی لارو نوا مانت دار وی۔

(ب) او دویم قسم تہ "خلیفہ اصغر" والی د دے مطلب داوی، چہ د خلافت خرقه ورته د خپل پیر د طرف نه ورکړے شوے وی، لیکن تربیت یے "خلیفہ اکبر" کړے وی، او بیا سره د دے نه چہ خلیفہ اکبر یے تربیت کړے وی، لیکن بیعت ورته د خپل مرشد قبله نه حاصل وی، نو د ادب د وجهه نه هغه د

خلیفہ اکبر مرید نہ شی کنرے کید ۷۔

البتہ کہ دمرشد قبلہ پہ ژوند خلیفہ اکبر چاتہ بیعت ورکری۔ اوبیا  
خلیفہ اکبر اولگیر۔ دبرکت دپارہ دغه خپل مرید د خپل مرشد قبلہ پہ  
حضور کنس پیش کری۔ لکہ چہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی خپل مرید  
خواجہ فرید الدین شکر کنج د حضرت خواجہ غریب نوازیہ حضور کنس  
پیش کرے وو۔ نوپہ دغه صورت کنس اگر کہ مرشد قبلہ د مہربانی پہ  
وجہ د خپل خلیفہ اکبر مرید لله فیوضات ورکری۔ بیا ہم ہفہ مرید  
د خلیفہ اکبر مرید کنرے شی۔ او دمرشد قبلہ فیوضات یے خصوصی  
نسبت کنرے شی۔

د دے وضاحت پہ رنر اکین د حضرت خواجہ خواجگان معین الدین  
حسن چشتی علیہ الرحمة فقط یو خلیفہ اکبر وو۔

## حضرت قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمة

حضرت قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمة د تہلو پینتنو مورخینو پہ متفقہ  
روایت سرکہ پہ قام باندے سید افغان دے۔ او د بختیاری ساد او د قبیلے نہ دے۔  
پہ تاریخ صولت افغانی کنس د دے بختیاری قبیلے ذکر پہ تفصیل سرکہ موجود دے۔  
چہ د قبیلہ پہ لویہ کنس پہ مورث اعلیٰ غوغشت و گرد پیری۔ د بختیاری قبیلے  
یو شاخ پہ ایران کنس اوسیدہ۔ چہ نن ورٹے ہم پہ ایران کنس بختیاری قبیلہ  
یوہ مقتدر قبیلہ دہ۔ د دے قبیلے یو لاکورنی د ماوراء النہر پہ اوش نوہ علاقے  
کنس اوسیدل۔ او د غلتہ پہ ۲۲ تاریخ د رمضان المبارک ۷۸۵ھ کنس خواجہ  
قطب الدین بختیار کاکی پیدا شو۔

ابتدائی تعلیم یے د مولانا ابو حفص نہ حاصل کرے وو۔ د ہفہ حائی نہ  
اصرفہان تہ لاہلو۔ بیا بغداد تہ۔ اوہلتہ یے د خواجہ بزرگ نہ بیعت

کریے وو۔ اور خرقہ د خلافت یے حاصلہ کریے و۔ بیا دھوئی نہ جد اشوے  
 وو۔ د اسلامی دنیا سیاحت یے کولو۔ اولکہ چہ و پراندے ورتہ اشار لا شو د۔  
 پہ کو مو و رکھو کنس چہ خواجہ بزرگ دھلی تہ رسید لے وو۔ رہے ہم  
 ہلتہ لاہلو۔ دھوئی پہ خدمت کنس حاضر تھولو۔ او بیا چہ کلہ خواجہ  
 بزرگ دھلی تہ تشریف یورلو۔ نورے یے پہ دھلی کنس پچیل مائی  
 قائم مقام پیرینود لو۔

سلطان قطب الدین ایک او دھنہ نہ روستو سلطان شمس الدین  
 التمش ورسرہ دیر عقیدت لرو۔ التمش یے پہ خاصو مہر بہ انوکنس و۔  
 د دھلی شیخ الاسلام جلال الدین بیتالی ترینہ بیعت کریے وو۔ قاضی  
 حمید الدین ناگوری چاہ پہ اہل کنس د خواجہ بزرگ خلیفہ وو۔ ہنہ  
 بہ د دوئی پہ خدمت کنس حاضر وو۔ د دھلی پول لوی واپہ۔ امیران۔  
 عالمان او مشائخ یے د حد نہ زیات معتقد وو۔ د دوئی دیر مریدان  
 او خلیفہ کان وو۔ چاہ پہ دغہ پولو کنس خلیفہ اکبر یے حضرت شیخ  
 الشیوخ فرید الملتہ والدین خواجہ کبج شکر علیہ الرحمۃ وو۔ (چہ  
 روستوبہ یے تذکرہ راشی)۔

حضرت قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ د دھلی خواتہ پہ  
 ”مہر ولی“ نوے مقام کنس اوسیدہ۔ اوہم ہلتہ پہ خلورم تاریخ ذریع الاول  
 ۷۳۳ھ وفات شو۔ اوہم ہلتہ یے مزار مبارک جوہر شو۔

## حضرت سلطان شمس الدین التمش

پہ دوئی پسے پنٹھ میاشتے روستو یھنے پہ خوار لسم تاریخ د شعبان المعظم  
 ۷۴۳ھ د دوئی مخلص مرید سلطان شمس الدین التمش علیہ  
 الرحمۃ وفات شو۔ چہ مزار مبارک یے د قطب مینار سرہ متصل جوہر

شوی جماعت کبں دنہ پہ شمالی حجرہ کبں دے۔ سادہ جو پدے۔ خواہ  
 ورسرہ نور قبر ونہ نشہ دے۔ پورے پرے پت ہم نشہ دے۔ زہ (علیہ السلام)  
 اثریئے زیارت او سلام لہ ورغے ووم۔ مزار مبارکیئے دفیوضاواوانوار  
 مرکز دے۔ حضرت سلطان شمس الدین التمش علیہ الرحمہ دحضرت  
 خواجہ بزرگ نہ ہم فیض موند لے وو۔

## حضرت خواجہ عبد اللہ کرمانی

دحضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمہ پہ مشاہیر و خلیفہ کلو کبں حضرت  
 خواجہ عبد اللہ کرمانی داوچے عرفانی اور روحانی مرتبے ماوند وو۔ د  
 اسلام دتبلیغ دپارا بنگال تہ تشریف ورے وو۔ (دموجودہ بنگال)  
 پہ "پیر بہوم" نومے حائی کبں اوسید لو۔ پہ سلسلہ کبں ہلتہ وفات  
 شو۔ مزار مبارک یے مرجع خاص و عام دے۔ علیہ الرحمہ والغفران

## دحضرت خواجہ بزرگ تعلیمات

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمہ "دلیل العارفین"  
 نومے یو کتاب لیکے دے۔ چہ پہ ہع کبں دخواجہ بزرگ ملفوظات راجع  
 کریدی۔ اوددوئی پاکیزہ ارشادات او تعلیمات یے رانقل کریدی۔  
 دخواجہ بزرگ یو خوارشادات عالیہ دادی :-

حضرت خواجہ بختیار کاکی فرمائی چہ خواجہ بزرگ پیر خوش  
 خلق انسان وو۔ دہیئے نہ دک او نرم طبیعت مالک وو۔ عفوہ۔ بخشنہ  
 صبر۔ شفقت۔ اویست مروت ساتل ددوئی خاص صفتونہ وو۔ تقص  
 تہ بالکل پاک وور۔ ہمداد وجہ وچہ دہر مند سب وھرے فرقی خلق  
 نہ ددوئی قدر کو لو۔ اویہ عقیدت سربہ ددوئی دیر بار تہ راتل۔

اوپہ اولی ملاقات کنس بہ پرے مین کیدل۔ پہ پؤل عمر کنس ماداندہ  
 لیدل۔ چہ چرتہ روئی کوم پوجاتہ قہر یا غصہ کرے وی۔  
 خواجہ بزرگ فرمائی:-

(۱) دَمُومَن معراج نمونح دے۔ درے نہ پہ غیر دَ اللہ تعالیٰ دَ قرب دَ رجہ  
 نہ نہی حاصلیدلے۔

(۲) نمونح دَ اللہ تعالیٰ یوامانت دے۔ چہ بندگ کافوتہ یے سپارے دے چنانچہ  
 پہ بندگ اوزد اواجب دی۔ چہ دَ پاک خدائی پاء دے امانت کنس ہیغ قسم  
 خیانت اونہ کری۔ اوبلہ دَ اچاہ رکوع اوسجد دے پہ صحیح طریقہ  
 سرہ اداکوی۔

(۳) متوکل (یعنی پہ خداے توکل کوونک) پہ اصل کنس ہفہ ٹھوک دے۔  
 چہ پہ غیر دَ خدای نہ دَ بندگ کافوتہ امداد نہ غواہی۔

(۴) بنے لاس دَ خوراک اوجھ وینچلود پارا دے۔ اوکس لاس دَ استفادہ پارا  
 دے۔ بندہ چہ جماعت تہ نوزی۔ پکار دَ اچہ اول بنی پسندہ دنہ کری۔  
 اوچہ جماعت نہ باہرتہ ٹھی۔ نواول دے کسہ پسندہ را بھرکوی۔

(۵) پہ صحبت، مجلس، ناستہ ولایت کنس خامخا تاثیر وی۔ کہ بد عملہ  
 سرے دَ نیکانو خلقوسرہ کنبینی نو پیرہ ممکنہ دے۔ چہ دے ہم نیک شی۔  
 نہ شان نیک سرے کہ دَ ناکارہ خلقوسرہ کنبینی، پاسی، نوہ بہ ہم ناکارہ  
 شی۔ ہرچا چہ خہ موندلی دی۔ ہفہ یے دَ صحبت او مجلس نہ موندلی  
 دی۔ دَ نیکو کار و خلقوسرہ دَ کینا ستلویہ برکت سرے تہ نعمتوہ پہ لاس  
 ورچی۔ دَ نیکانو خلقوسرہ کینا ستل دَ نیک کار نہ پیر غور دے۔ اودبد کارہ  
 خلقوسرہ کینا ستل دَ بد کار نہ ہم ناکارہ دی۔

(۶) ماد حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ نہ اوہیدلی دی۔ چہ  
 کوم سرے کنس دادرے خویونہ موجود وی۔ نوپوہد شہ چہ ہفہ دَ

خدای پاک دوست دے۔

(الف) چہ سخاوت تے دسمندر د دریا بہ شان سخاوت وی (یعنی)

عام وی دھر چا د پارہ وی)

(ب) چاہ شفقت تے د نمر بہ مثال وی (بہ و چاہ بہ لہ لہ بہ سیمہ

بہ غرو یو شان وی)

(ج) چہ تواضع (عاجزی و خاکساری) تے د زمکے بہ شان وی (ہر یو

بار او دھر چا بار ز غنی)

(د) پہ کنا لا کولو تا سوتہ دومر لا نقصان نہ شی رسیدے۔ خومر لا چہ د

یو مسلمان رو رہے بے عزتہ کولو رسیدے شی۔

(۸) پہ ٹولو کبب بہتر وخت د بندہ د پارہ ہفہ دے چاہ نہ رہے پکینے

دوسو سونہ خالی وی۔

(۹) درویش ہفہ تہ وٹیل پکار دی۔ چہ دھفہ د دلبار نہ خوگ جہتمند

بندہ تشہ جولٹی لا رہ نہ شی۔

(۱۰) د عارف (ولی د خدائی) مثال د نمر دے۔ ٹولہ دنیا پرے رو بنانے

وی۔ او د دنیا ہیخ خیر د ہفہ د رو بنانے نہ ہر و مہ نہ وی۔

# حضرت شیخ السلیح سید مبارک الغزنوی

(۶۳۲ھ)

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ دے کو موخلفہ گانو مرید انویہ برکت چہ یہ برصغیر پاک اویہند کین دے دین اسلام رنہ پخورا شوے دلا۔ یہ ہغوی کین دے دوی یومنا زخلفہ حضرت سید نور الدین مبارک الغزنوی علیہ الرحمۃ و۔ چہ دے حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی خوریہ ہم و۔ اوڈ پلا رنہ طرف نہ دے نسب سلسلہ یے حضرت زید ابن امام علی زین العابدین رضی اللہ عنہ تہ رسیدے و۔ یہ دغہ مناسبت سرے دے دوی خاندان دے غزنی دے ساداتو یہ خاندان کین یہ زیدی ساداتو مشہور دلا۔

یہ دغہ زمانہ کین یہ غزنی باندے حضرت سلطان شہاب الدین الملقب یہ معز الدین محمد ابن سام غوری حکومت و۔ حضرت محمد ابن سام غوری حضرت شیخ الاسلام و المسلمین شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ سرے عقیدت لرلو۔ اوڈ ہغوی مرید و۔ اوہر کلہ چہ دے نامور سلطان دے دین اسلام دے سرورہی دے پارہ غزا گانے کوڈے۔ نو یہ ہغہ مناسبت سرے حضرت شیخ الاسلام یہ محمد ابن سام باندے خیل خصوصی لقب شہاب الدین ایبے و۔ یہ حضرت سلطان شہاب الدین غوری یہ سنہ ۵۳۰ھ کین پیدا شوے۔ او یہ سنہ ۵۹۹ھ کین بادشاہ شوے و۔ دے طبقات ناصری (صفحہ ۷۷۱ طبع کلکتہ) دے روایت مطابق یہ سنہ ۵۸۵ھ کین ارتار یخ فرشتہ دے روایت مطابق یہ سنہ ۵۸۵ھ کین یے ملتان فتح کرو۔ دے ملتان یہ دے تار یخ غزا کین دے حضرت ملکبار غیشین علیہ الرحمۃ خطہ رجزیہ نظم یہ ہر لحاظ سے زیاد

ساتو دے۔ چہ تارنج پہ ہر دور کس د ملت اسلامیہ د مجاہدینو پہ زپہ  
اور روح کس د اللہ تعالیٰ پہ حقلہ لالہ اسلام کس جانتاری او جانباری روح  
تازہ کوی۔ فرمائی دے

حسین مؤمل دے

اوس مویرغل دے

ھیواد دبل دے

غازیانو کوی دے حسین مؤمل دے

تورے تیرے کوی دے دینمن پرے کوی دے

منگے سرے کوی دے حله بہ تبستو دے

حسین مؤمل دے

کہ تینگ کرو زبرونہ دے پرے بری یونہ

چہ زمیری یونہ دے اسلام راختہ دے

حسین مؤمل دے

غازیانو راشی دے بول شاؤ خواستی دے

د شهاب پر ملاشی دے دینمن موغوخ کوی دے

حسین مؤمل دے

ہم پہ دغہ کال سیچھے ہ کس یے "اچ" ہم فتحہ کرو۔ او خپل فوٹی "علی

کروماخ" یے پہ سندھ حکمران مقرر کرو۔ او واپس غزنی تہ لاپہ پہ سہ سہ

کس سلطان یوخل بیا د غزنی تہ پیسور تہ کوچ اوکر۔ پیسور سہراو

پنجاب مغزنی ضلع یے فتح کرے، اوچہ دے علاقو د انتظام تہ فارغ شوپہ

سہ کس یے پہ لاہور حملہ اوکرے۔ پہ لاہور باند سلطان خسرو ملک

غزنوی بادشاہ وو۔ مقابلہ یے اونہ کرے شولا۔ قلابند شو۔ بیاروغہ اوکرے۔ خپل

خوئی یرغل ورکرو سلطان شہاب الدین قلابندی اوچتر کرے غزنی تہ واپس

شو او تہل حال یے خپل روړ سلطان غیاث الدین غوری۔ انہی کپہ۔



د پنجاب د کشتلے نه چه اوز کار شو او خسرو ملک ۴۴ ماتحتی او منله نو د بجات  
 د راجه او د قلعه الموت د ملیانو د شورش ختم کولو په تابیا کښ شو ۸۵۸  
 پراختیا کښ د غزنی نه یو ځل بیا را او خوریدله د وادی سند په جنوب کښ  
 د سمندر په غاړه مشهور تاریخي ښهر "دیل" یې فتح کړو او ورپه هم په  
 دغه ۸۵۸ کښ یې د بجات د علاقې په دار الحکومت "انهلوا" حمله  
 وکړه او چه د دغه نه را واپس شو او په ۸۵۸ کښ یې لاهور فتح کړو  
 نو "علی کرماخ" یې د سند نه لاهور ته را بدل کړو د لاهور او ملتان  
 د واک و صوبو حکومت یې ورته حواله کړو او د هغه په ځای په سند  
 باند یې عناصر الدین قباچه "نائب الحکومت" کړو.

په ۸۵۸ کښ سلطان شهاب الدین غوری د دهلی د  
 فتح کولو په غرض روان شو د دهلی ته د رسیدلو نه وړاند د دهلی نه  
 شمال مغرب طرف ته د (۹۹) میلو نوبه فاصله باند یو ښهر د  
 چه د هغه نوم دے (دهانسی، حصار) د لاسه یې د راجه رانی پتهورا د لښکر  
 سره اولی، مقابل او شوه د جهاد په دے موقع د مسلمانانو په دے لښکر کښ  
 چه کوم دوه مشهور اولیاء الله وو یعنی حضرت شیخ نعمت الله ولی، او حضرت  
 شیخ میر حسین علیهم الرحمة نو په دوی کښ دغه اولی بزرگ حضرت شیخ  
 نعمت الله ولی د هانسی نوبه ښهر په خوا کښ شهید شو چه مزار یې د دے ښهر  
 په قلعه کښ د ننه شمال طرف ته واقع دے د دے بزرگ نه علاوه د دے ښهر په  
 غزا کښ چه کوم نور بے شمیر اولیاء الله او عام مسلمانان شهیدان شوی  
 وو او په یو شریک لوی قبر کښ یو ځای دفن کړے شو وو نن ورځ په  
 دغه مناسبت سره د دغه شهیدانو دے شریک او اجتماعي قبر ته "کنج شهیدان"  
 وایي لکه چه د وادی پېښور په علاقہ کښ د دے نمونے "کنج شهیدان" ته  
 "چهل گزی" وایي د دغه قسم یو کنج شهیدان "دهانسی" د قلعه نه بهر موجود دے

دھانی اور حصار فتح نہ ہو سکا تو چہ شہاب الدین غوری دہلی پہ طرف  
 فتح پہ واپس روانہ ہو۔ اوپر ۸۶ھ مطابق سن ۱۱۹۱ھ پہ ترائن مقام  
 کبیر دکن اور مشرکانو پہ خلاف جہاد کبیر حضرت سلطان شہاب الدین  
 غوری پختہ نہ ہو۔ بلکہ اچھہ دکن اور فتح دیو کہ نہ ہم زیات ہو۔ او  
 غازیا نو بکر فقط دس زریگان ہو۔ بہر حال مسلمانانو فرخونہ  
 راوتبستید۔ اور مشکلات ورتہ پینیں شول۔ اور حضرت سلطان معز الدین  
 محمد ابن سام غوری را اوکرنہ لدا۔ دہلی فتح کولو دپارئے دنی سرتابیا  
 شروع کرا۔ اوپر وطن کبیر دغازیا نو یو طاقو ریسکرئے پہ یو غوریا شول  
 کبیر تیار کرا۔ دلتہ دیاد لریل پکاردی۔ چہ ۸۶ھ مطابق سن ۱۱۹۱ھ پہ د  
 سرتا مسلمانانو کومہ غزاشو دلا پہ عامو تاربخونو کبیر دنی مقام  
 نوم۔ ترائن۔ اوراوری۔ لیکن شویڈے۔ البتہ پہ تاریخ مخزن پنجاب جلد ۱  
 صفحہ ۷۷ کبیر دنی مقام نوم۔ تروری۔ ذکر شویڈے۔ د مقام د سرہند  
 پہ علاقہ کبیر پہ دھند سرگ آباد ہے۔ چہ کوم ذکر نال نہ تھانی سرتا را غورے۔ دغہ  
 تروری نہ مقام ذکر نال نہ اٹھ میلہ شمال طرفہ او د تھانی سرتا پنجلس  
 میلہ جنوب طرفہ واقع ہے۔

غرض اچھہ ہر کھ حضرت شہاب الدین غوری د تروری۔ د غزائے  
 را واپس شو۔ غزئی تہ اور سیدہ۔ اوپر ہول وطن کبیر عامو مسلمانانو عموماً  
 پینتو غازیانو د بکر تیار لاووپہ تکل کبیر شو۔ نو ورسرہ بخدا شریف تہ  
 حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی علیہ الرحمۃ پہ خدمت کبیر  
 عربینہ اولیرہ چہ کہ حضرت شیخ الشیخ مہربانی اوفرمائی۔ او دھندوستان  
 پہ مرکز دہلی باندے د مخکبیر خلہ راتلو تکی رویم حملہ او د تہ جہاد پہ موقع  
 پختہ شریف اوراوری۔ او د اسلام دغازیا نو رھنما اوکری۔ چہ ستاسو پہ  
 دغا اورو حانی تصرفاتو پہ برکت مسلمانانو غازیانو تہ کامیابی حاصلہ شہ۔

چنانچہ دحضرت معزالدين محمدابن سام غوری ددے درخواست پہ جواب  
کئیں حضرت شیخ الاسلام والمسلمین پہ کمال مہربانی سرکہ پہ دے موقع ہانڈ  
خپل لقب "شہاب الدین" پہ محمدابن سام غوری ہانڈ کینودے۔ او جواب  
یٹ ورتہ راویلیرہ۔ چہرہ پخیلہ خانی عاجزہ شوے یم۔ دس فو کو لو قابل نہ  
یم او حما خوریٹے

### سید مبارک الغزنوی

تہم ہدایت او اجازت و رکړلو۔ چہ دغزنی نہ د مجاہدین اسلام د لښکر و سرہ  
او حما د نورو بے شمیر لمریدانو او خلیفہ کاوسرہ پہ دے راتونکے غزا کئیں ستاسو  
سرہ شامل شی۔ د جہاد او تبلیغ فریضہ ادا کړی، تمنایکے دعا گلے بہ د سرہ  
وی۔ او انشاء اللہ تعالیٰ د خدایٰ پہ فضل او کرم سرہ بہ فتح او نصرت  
ستاسو نصیب شی۔

چنانچہ حضرت سید مبارک الغزنوی علیہ الرحمۃ د مجاہدین اسلام  
دیولوئی لښکر او حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی د بے شمیر خلیفہ کاو  
اوماؤ و ناوسرہ د حضرت معزالدين محمدابن سام غوری پہ ملگرتیا کئیں راروان  
شو۔ او پہ دے جوړد غازیانو د لښکر سرہ تہ راوړ سیدہ۔

د دے دویمے غزا د پارکچہ غازیانو کو لښکر پہ د پیرکاراروان شوے  
وو۔ پہ دے کئیں د پښتنو د مختلفو قبیلو پہ زرگونو غازیان شامل وو۔ د تاریخ  
صوبت افغانی د روایت مطابق د "تروړی ترائن" پہ دے دویمے غزا کئیں د حضرت  
سلطان شہاب الدین غوری او حضرت سید مبارک الغزنوی سرہ د غزنی۔ قلات  
قتلہ ہار او پښور۔ بلوچستان د پښتنو قبائلو یو لکھ دولس زمرہ غازیان میړونہ  
شامل وو۔ د تاریخ فرشتہ روایت مطابق د دویم جہاد پارا تیار شوی لښکر پہ دے  
وجہ پښتانه غازیان پہ زیات تعداد کئیں شامل کړے شیری وو۔ چہ د "ترائن"  
پہ اولنی جنک چہ هر خومیر پښتانه میړون و وړ شوی پہ میل جنک

د سلطان شہاب الدین غوری سرکہ بھرکاب پلے شوی وو۔ خپل خانوانہ یے  
 قربان کړی وو۔ شهیدان شوی وو۔ لیکن د ماته کولو او تینینے کولو بدنامی  
 یے په خان نه وپور کړې۔ او کله چه شهاب الدین غوری په میلان جنگ  
 کښ زخمی شوی بی هوښه پروت وو۔ نویو بلخی پښتون میره د میلان نه سلامت  
 را او کښل وو۔

بیا چه کله د دهلې د فتح نه په ۵۹۰ هـ کښ را واپس شول، نو حضرت  
 شهاب الدین غوری اولگیدله۔ د پښتنو قبائلو د غه غازیان یے په  
 کوه سلیمان، کوه کسی، کوهستان روه، ډیره، بنوں، کوهاټ، پښور،  
 هشنغر، سوات او باجوړ کښ آباد کړل۔ او د دے آباد کړی په دوران کښ هم د  
 دوئی روحانی رهنمای حضرت غازی سید مبارک الغزنوی علیه الرحمة کوؤله،  
 د تاریخ مخزن پنجاب او تاریخ صولت افغانی د روایت مطابق په ۸۰۰ هـ

مطابق ۱۱۹۲ هـ کښ سلطان شهاب الدین غوری په هغه اولنی مقام  
 "تراش" تروری باند د کفار او مشرکینو په لښکر و دویمه حمله وکړه۔ د  
 تاریخ هند د روایت مطابق د مسلمانانو مجاهدینو په لښکر کښ د اتیاز په پیاده  
 فوج نه علاوه یو لکه شل نرۍ سوار وو۔ او د دوئی په مقابل کښ د کفار او  
 مشرکینو لښکر د حد او حساب نه بهر وو۔

مکر د لوی په مهربانی، د حضرت شیخ الشیخ شهاب الدین سهروردی  
 د نیکو دعا کولو او د حضرت سید مبارک غزنوی د روحانی تصرفاتو په برکت  
 مسلمانانو ته فتح او نصرت نصیب شو۔ د "تاریخ مخزن پنجاب" د روایت مطابق  
 په نرۍ کونو مشرکین قتل شول، او په مقابل کښ په نرۍ کونو مسلمانان هم پکښ  
 شهیدان شول او د هند وانو فوجونو ماته وکړله۔ د هند وانو مشر راجه "راي  
 پرتھوی راج" ژوند او نیول شو۔ او قتل کړل شو۔ ورپسے بیا مخه کاله په ۸۰۹ هـ  
 کښ د هندوستان دارالحکومت دهلې فتح شو۔ او اسلام بیرغ پرې او درول شو۔

دیوہتی تفصیل لہ مخدہ حضرت سید مبارک الغزنوی علیہ الرحمۃ پہ  
 ۸۹۶ھ مطابق سن۱۱۹۲ھ کنبن دہلی تدریسیدے وہم ہلتہ آباد شو۔  
 دہلوانا عبدالحق محدث دہلوی دروایت مطابق دوئی پہ ۸۳۲ھ کنبن وفات  
 شوی دی۔ او مزار مبارک یے دہ مشہور حوض شمس "نرخاتہ طرفتہ دے او  
 مرجعہ عام او خاص دے۔

پہ دغہ کتاب (اخبارالاخیار) دہ محدث دہلوی کنبن دروئی پہ تذکرہ  
 کنبن لیکمی:-

حضرت سید مبارک الغزنوی دہ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین  
 سہروردی خلیفہ وو۔ دہ ہای روحانی پیشوا او شیخ الاسلام وو۔ دہ سلطان  
 شمس الدین التمش پہ زمانہ ۶۰۰ھ تا ۶۳۲ھ کنبن دے۔ دہ "امیر دہلی"  
 پہ لقب سرہ مشہور ود۔

پہ کتاب فوائد الفوائد کنبن لیکمی دی۔ چہ یوہ ورخ حضرت سید نور  
 الدین مبارک غزنوی دہ احکایت بیان او فرمائیلو۔

چہ شیخ نظام الدین ابوالموید دیرلوی بزرگ تیرشوید۔ یوخل تر  
 دیرے مودے پورے باران او نہ شو۔ خلقو دے مجبورہ کپ وچہ دباران کید لو دیکلا  
 دعا او فرمائیے، حضرت ابوالموید منبرتہ او ختلو او دباران دپارے یے دعا او فرمائیے  
 بیائے آسمان تہ پور تہ مخ کرو۔ او دایے او وئیل چہ:-

"یا اللہ! کہ تہ باران نہ کوے۔ نوزہ بہ پہ آبادی کنبن او سیدل پرپر دم؟  
 دایے او وے۔ او دمنبر نہ کوزشو۔ دخدائی پاک پہ فضل کرم سرہ باران او شو۔  
 درے واقع نہ روستو حضرت سید قطب الدین چہ سلام لہ ورخے، عرض یے  
 او کپ وچہ مونبرہ پہ تاسو باندے کامل اعتقاد لرو۔ او دہم راتہ معلوہ دے۔ چہ  
 تاسو تہ پہ بارگاہ خداوندی کنبن دنیاز مندی درجہ حاصلہ دے۔ مگر ہغہ  
 وخت تاسو دہ خبرہ ولے او کپہ چہ کہ تباران او نہ کرو۔ نوزہ پہ آبادی

کبن استوگنہ پر یہ دم۔ حضرت نظام الدین ابوالموید جواب ورکرو: چونکہ ماتہ معلومہ وہ۔ چہ ہذا بہ ضرور باران کوی، ٹککہ ہم دا خبرہ اوکپہ۔

د حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی قلائس سترکہ مرایت دے۔ ہغوی فرمائی چہ پہ غزنی کبن یو بزرگ اوسیدہ۔ دہذا نوم ووشیخ محمد اجل شیرازی، حضرت سید مبارک غزنوی تلمیذہ ابتدا کبن د دوئی نہ فیض حاصل شوے و۔ حضرت چراغ فرمائی۔ د اقصیہ واسے وہ چہ پہ ہذا زمانہ د حضرت شیخ محمد اجل مرید نو کبن یوسودا کرو و۔ ہذا خیل پیر لہ راغے۔ ہذا خیل پیر لہ راغے او عرض یے اوکپہ وچہ حمایہ کور کبن ہلک پیدا شوے دے۔ دعا ورتہ او فرمائیے۔ حضرت شیخ ورتہ پہ جواب کبن او فرمائیے بہتر بہ داوی چہ صبا لہ چہ زہ د سحر نمونچ اد اکرم۔ ہذا وخت تہ خیل ماشوم حوی د خان سرور راوہ۔ او ثمانی طرفتہ یے ماتہ مخامخ کرپہ۔ حسن اتفاق تہ کورہ۔ ہم پہ دغہ ورتہ باندے حضرت سید مبارک غزنوی ہم پیدا شوے و۔ او د دوئی والد ماجد ہم پہ دغہ مجلس کبن حاضر و۔ چہ دوئی دا خبرہ او رید لہ۔ نو دوئی پہ زپہ کبن نو ویل چہ کہ خدائی تہ منظورہ وی۔ صبا لہ بہ زہ ہم خیل ماشوم پہ غیر کبن راوہ۔ او د شیخ محنت تہ بہ تے ورنندے کریم۔ چنا پچہ پہ صبا باندے وختی راتلو کبن سودا کر معطلتیا اوکپہ او د حضرت سید مبارک والد ماجد وختی را پیدا شو۔ راغے۔ پہ دے کبن مؤذن تکبیر اوکپہ۔ نمونچ خلاص شو۔ او د سلام کر خولوسرہ سم د سید مبارک والد ماجد د بنی طرف نہ راغے۔ او دا خیل ماشوم یے ہغوی تہ ورنندے کر۔ شیخ محمد اجل شیرازی علیہ الرحمۃ د کمال پہ یو نظر ورتہ اوکٹل۔ او خیل پول فیوضات او برکتونہ یے ورتہ او مجنبل۔ ویلے شی۔ چہ بیا روستو ہذا سودا کر راغے۔ نو حضرت شیخ ورتہ او فرمائیے چاہ، خہ فیوضات و و ہذا خوسید زادہ یورل۔

دشمنشاه جلال الدین اکبر په زمانه کښې د دې حضرت  
سید مبارک غزنوی علیه الرحمة سهروردی په اولاد کښې یو بزګر  
کرنا ته تشریف ورپه وو. او دغلتله د «صدر الصدور» په همتاره عهد باندي  
سرفراز وو. او د سید صدر جهان په معز زلف به یادیږي.

وَحَضَرَتْ سَيِّدُ مَبَارَكِ الْغَزَنَوِي عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ أَوْلَادُ

”زیدی ساداتو“

د خانان پہ برصغیر پاک ا و ہند کیں د یر لوئی شہرت ا و عزت خاندان  
دے ا و د تاریخ پہ ہر دور کیں دے اسلام د سر لوہی د پارہ د یرستان ا رخدا متونہ  
کریدی - اوپہ خصوصیت سر لہ پہ موجودہ دور کیں د تحریک پاکستان  
کھیا ب کو لو د یارہ د دے خاندان د نامور و افراد و خد مات د یار سات لو دی ،

عزتمند جناب سید جلال حیدر زیدی پولیٹیکل ایجنٹ  
دہلاکنڈ ایجنسی ہمدرد نامہ مورخانان چشم و چراغ دے۔ اوپہ رشتیا  
سرکاریہ اسلام اور

مسلمانانو

ماہنامہ دے۔

م

## حضرت شیخ سید

عثمان، المعروف بہ لعل شہباز قلندر  
(سلسلہ تاسعہ)

دربخشیر پک اوہند پہ پخوانو بزرگ فوکس د حضرت شیخ لعل شہباز قلندر  
نوم دیو مشہور دے. تقریباً چھوڑک د دے ملک پہ ہرک حصہ کیں لے  
در وستان موجود دی. چہ ہغوی خان تہ قلندری فقیان والی. او قبل  
تعلق د دے حضرت لعل شہباز قلندر سرک بنائی.

د حضرت لعل شہباز خیل اصلی نوم سید عثمان دے. اولقب یے  
شمس الدین دے. او د دوی د والد ماجد نوم سید ابراہیم کبیر دے. او  
د نسب سلسلہ یے پہ یو ولسم پشت کیں حضرت امام جعفر صادق تہ رسی پری.  
د دوی والد ماجد د مملکت ایران پہ اذریابجان نو عہ علاقہ کیں  
اوسیدلا. پہ دفعہ ملک کیں پہ کوم بنہر کیں چہ د دوی اوسیدل. د ہغے نوم  
ہرونڈ وو. د دفعہ بنہر د استو کیں پہ زمانہ کیں د حضرت سید ابراہیم کبیر  
علیہ الرحمۃ پہ کور کیں پہ سلسلہ کیں یو نارینہ فرزند پیدا شو. پہ دفعہ  
باندے عثمان نو کیں روے شو. پہ ابتدائی عمر کیں یے قرآن مجید حفظ  
کرو. او د ظاہری علمونو د تکمیل نہ روستو د باطنی علمونو پاء تکمل کیں شو.  
او د حضرت بابا ابراہیم کربلائی نہ یے لاس نیوے او کپ. او پہ طریقہ او معرفت  
کیں کماں حماونو نہ پس خیل مرشد د طرف نہ د خلافت خرقہ ور کر پے شو.  
د سلسلہ الیہ قادریہ پہ خصوصیتونو کیں یو لوی خصوصیت  
دادے. چہ د دے طریقہ کوم یو بزرگ تہ درجہ د کمال حاصلہ شی. نو  
ہغہ امر معروف شروع کری. علاقہ پہ علاقہ کر شی مخلوق تہ د اسلام  
تبلیغ کوی. او د خدایٰ مخلوق د نیکی اونیکو کارئی لارے تہ راغوا پری. چہا پھ



ہم دغے قاعدے مطابق شیخ سید عثمان شمس الدین دآذر بایجان (ایران)  
 نہ ددین اسلام دتبلیغ پاء ارادہ راروان شو۔ مکران نہ راغے۔ او دلتہ چہ  
 پہ کوم کلی کبن استو گنہ اختیار کپہ۔ دھغے کلی نوم شہباز دود  
 پدے شہباز نومے کلی کبن دغہ مودے تیرولونہ پس راروان شو۔ او ملتان  
 تہ یے تشریف راور۔ پہ دغہ زمانہ ملتان کبن حضرت شیخ الاسلام  
 غوث العالم بھاء الدین ذکر یا ملتان دسھر وردیہ طریقہ لوی شیخ وو۔  
 حضرت سید عثمان شمس الدین پہ سھر وردیہ طریقہ کبن دھغوی بیعت  
 او کپہ۔ دھغوی دمیرید انویہ حلقہ کبن داخل شو۔ او مرتبہ اتر پتہ یے  
 ورنہ حاصلہ کپہ۔ چہ نن ورخ دغوث العالم پہ نامور و خلیفہ کانو کبن  
 ددوی نوم زیات بکلا دے۔ او دخلائی پاک زیات مخلوق تہ تینہ فیوضا رسیدی۔  
 ہر کلا چاء دوی ملتان تہ د موجودہ، قلات د ویرن مکران  
 نومے ملک د شہباز نومے کلی نہ راغلی وو۔ پہ دغہ مناسبت سُر د شہباز  
 نومے کلی قیمتی لعل (لعل شہباز) بہ ورتہ وٹیلے شو۔ بیاد انوم د فارسی ژبے  
 دقاعدے مطابق د اضافی نوم پہ حیثیت دلفظ لعل پہ کسر کلا سُر د لعل  
 شہباز ددوی یو تعریفی نوم او گرو حیدر۔ چہ دغہ نوم روسو ددوی مشہور نقی  
 نوم شمس الدین نہ علاوہ وٹیم لقی نوم شو۔ او چونکہ دوی ہول عمر  
 وادہ تہ وکپہ۔ مجر د ژوند یے تیرولو۔ پہ دے وجہ ددوی د نوم سر کلا دریم  
 تقریبی نوم قلندر زیات کنہ لے شو۔ لیکن خومر کلا د افسوس مقام دے چہ  
 نن ورخ دپیر کم خالق بہ ددے نہ خبر وی چہ:-

(الف) ددوی اصلی نوم عثمان دے۔

(ب) پہ نسب باند حسین "سید" دے

(ج) اصلی لقب یے شمس الدین دے۔

(د) تصوفی مسلک یے قادری اوسھر وردی دے۔

(۱۴) او "لعل شہباز" دوئی اضافتی و نسبتی نوم دے۔ چہ دمکران د شہباز  
 نومے کلی قیمت لعل ورتہ وئیے شو۔ او پدے اعتبار د ایے یو تعریفی لقب دے۔  
 او دے صحیح معلوما تو پہ کجائی فقط د "لعل شہباز قلندر" پہ نہ  
 مخوئے ہر خوک پیٹری، لیکن پدے سلسلہ کبں چہ کوم ظلم کوٹے شی۔  
 ہنہ دایہ چاء د دوئی تصوفی او عرفانی مسلک قلندری کبں لے شی۔ حالانکہ  
 قلندری د دوئی د وادہ نہ کو لوپہ وجہ خصوصی تعریف و۔ او دغہ د دوئی  
 تصوفی او عرفانی مسلک نہ و۔ کجک چہ دوئی د طریقہ او معرفت لا رک  
 قادریہ او سہروردیہ و۔ چہ دغہ یہ ہر حالت کبں د شریعت اسلام  
 ظاہری او باطنی احکام او افعال د مکملے پابندئ۔ دیا ننداری۔ پاکیزگی او با  
 شریعتہ ژوند تیر و لومسلک د۔ او پدے دغہ کبں د ہفتہ تو لو کار و نوہنج  
 جواز او کجائش نشته دے۔ کوم چہ نن ورخ د قلندری طریقہ یہ نوم  
 کوٹے شی۔ البتہ دابہ و اوچہ د بزرگانو پہ نیک نوم بان د چہ کوم ناروا  
 کار و نہ کوٹے شی۔ د اد ہنجہ بدترین مثال دے۔ آخر د قادریہ طریقہ یو  
 جزرک اسے کار و نہ خرتک خوبنرے شی۔ چہ ہنہ سراسری د شریعت  
 محمدی د احکام و اضمحہ مخالف وی۔

یہ کوم وورخو کبں چہ حضرت سید عثمان شمس الدین قادری  
 المعروف لعل د شہباز دمکران نہ ملتان تہ تشریف را وړو۔ یہ دغہ ورخو کبے  
 شہزادہ محمد د ملتان حکمران و۔ د شہزادہ نیک سرپے و۔ د عالم او  
 ادب او عالمانو فاضلانو او بزرگانو، د بیزیات قدران، پالونکے، او عقیدت  
 مند و۔ د دے نیک زیر حکمران د دے قدر دانی پہ وجہ د لرے لرے ملکونہ  
 عالمان او مشائخ، صوفیان، ادیبان او شاعران د ملتان بنہر تہ راہول شوی  
 و۔ چہ خہ وخت حضرت سید شمس الدین عثمان تشریف را وړو۔ نو  
 دغہ شہزادہ د دوئی سرہ خصوصی عقیدت بنکارا کړ۔ د خان سرہ یے

کہ مہلمہ پہ طور دیو کا کہ۔ اویا بے دستو گئے اور دوئی دھریلانو دناستے ولایہ  
دیو کا یو خانقاہ ہم جو پلا کہلا۔

پہ ہلتان کبں دتھ زمئے استو گئے نہر وستو د سلطان ناصر الدین  
محمود پہ زمانہ کبں پہ ۶۳۹ھ کبں دوئی دوا دی سندھو سیدھن نوے  
مقام تہ تشریف راوہ۔ اور دتھ یے پہ ہفہ خانی استو گئے اختیار کہلا۔ چرتہ  
چہ نن ورٹھے دوئی مزار مبارک دے۔

یہ سندھ کبں دوئی دیو کا کہلا مودلا ژوندی پاتے شول۔ اویا آخریہ  
یویشتم دتھ جان المعظم سنہ ۶۵۹ھ کیوسل دولس کا لویا عمر کبں وفات  
شول۔ قدا س سترۃ العزیز، وعلیہم الرحمة والغفران۔

دوئی دوفات نہر وستو د دوئی مریلانو او خلیفہ کا نو دوا دی سندھ  
پہ پورتی حصہ کبں دمر معروف او تبلیغ اسلام سلسلہ جاری ساتلہ۔ او  
دقادریہ طریقے روحانی مسلک لہ یے ترقی وکریا۔ او دمسلمانانو ترمنجہ دروحانی  
تروں "قائم کو لو دیو کا شاندار خدمات سرتہ اور رسول۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

### حضرت شیخ منہی قتال علیہ الرحمة

دحضرت لعل شہباز قلندر پہ مشہور و مرید انوکبں حضرت شیخ  
ماہی قتال شیر والی دہیرے لویے درجے خاوند تیر شوے دے۔ چہ ددوئی  
مزار مبارک دضلع دیوہ اسماعیل خان پہ موضع درابن کبں دے۔ اور وستو  
دوئی پہ اولاد کبں حضرت شیخ صدر الدین صدر جہان زبلا پیر  
لوئی بزرگ تیر شوے دے۔

علیہم الرحمة والغفران۔

# حضرت شیخ ابراہیم دانشمند از مرانصاری

## (سنہ ۶۶۰ھ)

دہشت بخوابہ علاقہ کبسن دے بازید انصاری المعروف پہ "پیررویشان" نوم  
 دیرزیات مشہور ہے۔ دے شجرہ کد نسب دے دے بازید انصاری، ولد  
 عبد اللہ ولد محمد شیخ ولد بازید اول ولد شیخ محمود ولد شیخ سراج الدین ولد  
 شیخ ابراہیم دانشمند از مرانصاری چہ سلسلہ کد نسب ہے ابراہیم انصاری تہ  
 رسیری۔

پہ دوی کبسن دے بازید انصاری المعروف پیررویشان دغہ پہ اوومہ پیری  
 کبسن نیکہ یعنی حضرت شیخ ابراہیم دانشمند علیہ الرحمۃ پہ سلسلہ عالمیہ  
 سہروردیہ کبسن دے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ مازون  
 اوخلیفہ وو۔ او دے بغداد شریف تہ ہے دھین پیر پہ حکم سر لاٹھون۔ دے مغربی  
 پاکستان دے ہر اسماعیل خان دے ویزن قبائلی علاقے "وزیرستان" تہ شریقا  
 رادرے وو۔ او پہ کافی کرم کبسن ہے استوکنہ اختیار کرے۔ دے علاقہ دے پستون  
 قبائل علمی و مذہبی روحانی رہنمائی ہے کوولہ۔ او دے کسی غر کو لا سفید۔ کوک  
 مسلمان دے پو غرونو پہ لہو کبسن ہے دے اسلام خون کرلہ۔ یہ دے اعتبار سر لہ  
 بغداد شریف دے لو پیر نو ہے "حضرت شیخ المشائخ غوث الاعظم دستگیر  
 عبد القادر جیلانی قدس سرہ (۷) او حضرت شیخ الشیخ شہاب الدین سہروردی  
 علیہ الرحمۃ چہ درین سلسلہ میں پہ پہ رویشانہ مشائخ حضرت شیخ ابراہیم  
 دانشمند لہو کرے وو۔ دوی دغہ پہ رہنمائی دے مغربی پاکستان دے قبلین و  
 غرونو امیدانی علاقہ خواؤ شا رویشانہ کری۔ لہر چہ خرتک ہم  
 دغہ دوار و روحانی پیشوایا نو دے دے رویشانہ نہر یعنی حضرت  
 غوث العالم شیخ بہاء الدین دے گریا ملتانی پہ ذرحہ دے ملتان

بہاولپور۔ سندھ۔ او پنجاب پہ میدانی علاقوں کیں چار چاپیرا زمکہ روپنا  
شوے ولا۔ او د خدائی د مھاوق زہرونہ یے د اسلام پہ رنر اشرقی کبری وو۔

پیغام یو وو۔ رہنایا ولا۔ او دیومرکز بغلا دنہ راخوڑا شوے ولا۔ امکو  
پہ دوک لاسونو۔! یولاس شیخ ابراہیم دانشمند امر وو۔! او بل لاس د شیخ  
بہاء الدین ذکر یا قریشی وو۔

حضرت شیخ ابراہیم دانشمند پہ قام باندا انصاری وو۔ د پینتویہ امر  
نوم قبیلہ کبن یو ولا و پلا مگر مشہورۃ قبیلہ د اچہ دھے برکی "نوم رے پدے  
برکی قبیلہ کبن یو بناخ دے۔ دھے انصاری نوم رے۔ حضرت شیخ ابراہیم دانشمند  
علیہ الرحمة دے انصاری قبیلہ دے۔

ارمر قوم پہ اوچتہ پیری کبن پہ شل لویو قبیلہ تقسیم دے۔ پہ رے کبن یو  
قبیلہ او بناخ یے کافی کرم نوم دے۔ چہ من ورے ہم دے قوم د نوم پہ مناسبت سرکا  
پہ وزیرستان کبن دیومشہور تھاں نوم کافی کرم دے۔ دغہ انصاری قبیلہ چہ پہ حقیقتا  
د برکی قبیلہ یو وصلی بناخ دے۔ دخیلو رونرونہ جلا شوے ولا۔ او پہ کافی کرم کبن  
اوسیدلہ۔ پہ رے اعتبار سرکہ حضرت شیخ ابراہیم دانشمند پہ قام برکے، امر دے۔ لیکن  
استوکنہ یے دکانی کرم نوم بلے ارمر قبیلہ سرکا ولا۔ او د موجودۃ شمالی اور جنوبی  
وزیرستان او خواؤ شاخوڑا ایزو اور میدانی علاقوں خلقوتہ یے د دین اسلام د  
احکامو بنود نہ کوؤلہ۔ او د خدائی بہ دیوبہ یے عمرتیرہ ولو۔ لکہ چہ مخکس  
ہم دا بحث تیر شوے دے۔ حضرت شہاب الدین غوری چہ د پینتویہ د تیراں  
پہ مقام د اولیٰ حملے او جہاد نہ روستو پہ غزنی کبن د مجاہدین اسلام نوم  
لبنکر تیار کرو۔ او و سرکہ یے بغداد شریف تہ سوال جواب اولیرو۔

د حوالہ د بارۃ ملاحظہ کری۔ "مولت افغانی" د زرد ادھان ناغراو "حیات افغانی"  
د باب حیات محمدان توانہ بحث کارمر۔ پہ حوالہ د کتاب "نسب نامہ اردو" تالیف  
د میان محمد عمر علیہ الرحمة د محمدکینو۔ (اثر)

اور حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ نہ فی دعا  
اور امداد او غوثیتلو اور حضرت خواجہ سہروردی دے شمرۃ مریدان  
خالیہ کا نو پہ مشرئی کنب د مختلفو پینتوقبا شو غازیان د ۵۸۴ھ د نیت  
د تراش نوم مقام دوئم جہاد لہ راروان شول۔ نو پہ ہفے کنب د حضرت خواجہ  
سہروردی دغہ نامور خلیفہ حضرت ابراہیم دانشمند ہم د وزیرستان د  
مشہور و قبایو دوہ وزیر، مسعود، بیہنی او پہ خصوصیت سرکا د ارمر  
قام دیو لوئی لیکر سرکاروان شواو د تراش پہ مقام د ۵۸۸ھ پہ دغہ  
جہاد کنب شامل شو۔

بیا چہ پاء ۵۹۱ھ کنب د دہلی۔ اجیر او قنوج د قلع نہ روستو د  
پینتوغازیان قبائل د حضرت سلطان شہاب الدین غوری علیہ الرحمۃ  
سرکا د حضرت سید مبارک غزنوی پہ رومانی رہنما ہفے کنب راروان شول۔  
اور دغہ قبائل ہفے پہ وادی پینور۔ سمہ۔ سوات۔ باجوڑ کو لاسفید وغیرہ کنب  
آبادول۔ نو پہ ہفے کنب د ارمر قوم خہ حصہ خلاق ہفے د وادی پینور د ضلع او  
تحصیل پینور پہ جنوب مشرقی حصہ کنب آباد کرل۔ چہ ترین ورٹے د  
قام درے کلی د ارمر پہ نوم باندے دغہ علاقہ کنب موجود دی۔

د دغہ نہ علاوہ دے ارمر قوم خہ حصہ خلاق ہاتہ پہ دہلی  
کنب د قطب الدین ایبک سرکا پاتے شو۔ او بیا روستو د قطب الدین ایبک  
پہ مشرئی کنب پہ بہار۔ بنگال (مغربی) گجرات۔ او بندھیل کھنڈ کنب ہفے  
جہاد و نہ کرل۔ حضرت شیخ ابراہیم دانشمند علیہ الرحمۃ پہ د جہاد و نہ  
کنب شامل وو۔ خاصو دے پس یہ دکن کنبے او ورپے پہ بنگال کنبے ارمر  
قبیلہ ریاست و نہ ہم جو کیری وو۔ د دغہ نہ خہ نیتہ پس چہ حضرت  
محمد علی بنگال فغ کرل۔

نو حضرت ابراہیم دانشمند دخواجہ شہاب الدین سہروردی  
 د نوروخہ ۱۰ کانوسرہ د اسلام د دعوت اوتبلیغ د پیارہ بنکال  
 تہ تشریف یوہلو۔

ہلتہ پاتے شو۔ اولہم ہلتہ وفات شو۔ د دے حضرت شیخ  
 خواجہ ابراہیم دانشمند ارمرچہ یہ اصل د قبائلی  
 علاقے وزیرستان دے۔ مزار مبارک یے د مشرقی  
 پاکستان یہ ۱۱ سونارکاؤں کن دے۔

اوپہ سہ کن وفات

شوے دے۔ علیہ الرحمة

والغفران۔ د روئی د روئی

شیخ سراج الدین

تذکرہ

روستو

راستی:

۱۱۱۱۱



# حضرت شیخ الاسلام بہاء الدینؒ کریا ملتان

## (سنہ ۷۷۷ھ)

حضرت شیخ الاسلام غوث العالم بہاء الدینؒ ذکر الیقبؒ ابومحمد  
ابو البرکات دے۔ والد ماجد نومؒ وجیہ الدینؒ ولد کمال الدینؒ علی  
شاہ قریشی دے۔ ددوی گورنری پہ قریشو کنبہ بنی اسد قبیلہ یوسف خدے۔  
حضرت شیخ ذکر کیا علیہ الرحمة نیکہ یعنی حضرت کمال الدین  
علی شاہ قریشی اسدی۔ دمک معظمہ نہ ملتان نہ تشریف راویہ و و۔  
اودلت آباد شوے و و۔ دے پخبل زمانہ کنبہ پیر لوی بزرگ اور روحانی  
پیشتوا و و۔ اوہم پدغہ وجہ عام خاص تو لو خلقوتہؒ دے پیر غریبات  
قدر۔ عزت و احترام و و۔

حضرت کمال الدین صاحب حوی حضرت وجیہ الدین  
صاحب ہم لکہ دخیل پلاں پشان بزرگ سپے و و۔ اوپہ دیداری اوپر ہیزکاری  
کنبہ ثانی نہ لرلو۔ پیرد اوچتو اخلاق و خاوند او عزت مند بزرگ و و۔ دوی  
چہ دلتہ آباد شول نو دملتان دیوبل بزرگ عالم حضرت مولانا شاہ اسام  
الدین دلو زنی بی سرکہ دو وجیہ الدین صاحب نکاح او شوہ۔ او دغہ پاکے بی  
پیر غیب کنبہ پیر ۵۳۷ھ مطابق سنہ ۱۱۴۹ھ کنبہ پہ مقام دقلعہ "کوٹ کرو" حضرت  
بہاء الدین ذکر کیا ملتان پیڈاشو۔

روایت دے چہ ددوی عمر دوس کلاہ تہ اور سید انور بیہ قرآن  
مجیدؒ حفظ کراوہم پدغہ منہ کنبہ ددوی والد ماجد حضرت  
وجیہ الدین علیہ الرحمة وفات شو۔ رحمة اللہ علیہ۔  
دخیل والد وفات نہ روستوہم پدغہ کم عمر کنبہ او دیتیم  
والی پہ حال کنبہ حضرت بہاء الدین ددینی علمو نو حاصل لو بیارہ



روان شو۔ خراسان نہ راغی پدغہ زمانہ باند خراسان علم او فصل  
مرکز وو۔ دوئی تراوہ کالوپورے دخراسان دعالمانواو بزرگانہ فیض  
حاصل کر۔ دظاہری اوباطنی محاسنواو معارفو تکمیل نہ روستوماورالنہر  
مشہور علمی مرکز بخارا تہ لار۔ ہول ظاہری علمونہ یے ہلتہ دوبارہ پاہ  
درس اولوستل۔ داجتہاد مرتبہ یے حاصلہ کر۔ او پیرلوئی شہرت  
یے بیا اوموندہ۔ ویلے شی چہ دبخارا دسفر نہ محکبسن دینچلسو کالوپہ عمر  
کنس یعنی پاہلکوالی کنس بیلادوئی دینی علمونہ خلاص کرپی وو۔ اوشاکردانو  
تہ بہ یے درس ورکولو۔ اوددہ بے مثلہ علم آوازہ دومرہ ترلرے لڑپورے  
خوئے شوہ۔ چہ بے شمیرہ خلق پرے رامات شو۔ داهم روایت دے۔ چہ روزا  
بہ شپیتہ، اوٹا کسان ترینہ چاپیرہ ناست وو۔ اوددینی علمونو درس  
بہ یے حاصلولو۔

دبخارا دقیام نہ روستو حج لہ یے تشریف یورلو۔ پنچہ کالہ یے مدینہ  
منورہ کنس تیرکرل۔ اوہلتہ یے دپیر وعالمانواو بزرگانہ ظاہری او  
باطنی فیض حاصل کر۔ پاہ دغہ دوران کنس یے دحضرت شیخ کمال  
الدین محمد یمنی نہ داحادیثو کتابونہ اولوستل۔ اودھفوی نہ یے پاہ علم  
حدیث کنس سند حاصل کر۔

دہفہ حائی نہ بیا شام اوبیت المقدس تہ لار۔ دپیغمبران  
علیہم السلام زیارتونہ یے اوکندارل۔ اودہفہ حائی نہ بیا بغداد تہ راغے۔  
دے حائی دمشاخو او بزرگانہ زیارتونہ یے اوکرل۔ اودلتہ یے دحضرت شیخ  
شہاب الدین عمر سہروردی علیہ الرحمۃ تہ لاس نیوے (بیعت) اوکر۔  
دلاس نیوے پاہ وخت کنس دے دومرہ درجے دکمال تشریف لے وو۔ چہ  
فقط اولیٰ ورغے یے دخپل پیر طریقت پاہ خدمت کنس تیرے کرے۔  
دسہروردیہ طریقہ دآوردواو وظائفواو باطنی شغلونو ہول منزلونہ

یہ ترسرا کپل۔ اوپہ اولسمہ ورخ ورلہ ہغوی دخیل خلافت خرقہ  
ورکپہ ماڈون یے کپلو۔ اوپہ یے اورتہ او فرمائیل چہ:-

"ملتان تہ لار شہ۔ اوہلتہ د خدائی مخلوق تہ د اسلام حق دین او مذہب  
د تعلیماتو تبلیغ شروع کپہ۔ چہ د خدائی مخلوق د گمراہی نہ بچ شی۔ او اسلام  
صفا او حق لارے تہ یہ صدق سرلہ راوپوی:-

چنانچہ دخیل پیز طریقہ حضرت شہاب الدین سہروردی پہ حکم  
سرلہ چہ دوئی ملتان تہ تشریف راوپلو۔ نوپہ دغہ سفر کین دضلع بنوں  
او پیرا اسماعیل خان ترمچہ د "پیزو" نوے مقام سرلہ نزرے پہ اوچت  
غریب بندے چلہ اوکسلہ۔ او دسلوک او عرفان منزلونہ یے رائی کپل۔  
تن ورخ دغہ غرد دوئی د مبارکوقد مونوپہ برکت سرلہ "کولہ شیخ بہا الدین"  
نامہ بانڈ مشہور ہے۔ چہ روستو دانوم محقق شوے دے۔ او "کولہ شیخ بودین"  
ورتہ ویلے شی۔ ترمبرک او تاریخ غزنن ورخ د پیرا اسماعیل خان  
د ویزن یوصتہ افزا کرمائی مقام دے۔

بیادغہ "کولہ شیخ بدین" نہ چہ راروان شول۔ نو ملتان تہ تشریف  
راوپلو۔ او دلتہ یے استوگنہ اختیار کپہ۔ بیشکہ د دوئی نہ ورا دیاں پہ ملتان  
کین خدائی نیک بندگان موجود و۔ لیکن روحانی فیوضاتو کومہ سرچشمہ  
چہ د دوئی پہ تشریف راوپلو سرلہ پدے ملک کین جاری شولہ۔ دھے د  
شرف او بزرگی مثال نشی پیدا کیدے۔ تردے حدلہ چہ نہ ہم د دوئی پہ  
مبارک وجود دیوائے ملتان خہ چہ ہول مغربی او مشرقی پاکستان کل او  
گلزار دے۔ او د دوئی د روحانی انوار پیرنہا د برصغیر پاک او ہند تو لے  
علاقے رو بنانہ دی۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی پچیل کتاب اخبارالآخیرا لکھی  
حضرت بہاء الدین شیخ ابو محمد ذکر یا ملتان فی قلنسہ ہندوستان لکھی

رئیس الاولیاء وو۔ یہ ظاہری علمونو کس فاضل عالم وو۔ اور روحانیت  
اور عرفان پہ کشف کرامت۔ اور مشاہداتو پہ احوال اور مقاماتو کس کامل وو۔  
دکتر و اولیاء اللہ سلسلے ددوئی نہ شروع شوی دی۔ خلقوتہ یے دحق  
دین اسلام ہدایت اور مایلو اور دگفر نہ دایمان پہ طرف دگنہ کارئی نہ  
دنیو کارئی پہ طرف اور نفسانی خواہشاتو دپیر وئی نہ درو حانیت  
پہ طرف یے را او بلل۔ دغلائے مخلوق تہ یے لویہ فائدہ اور سیالہ۔ اور دے  
پیر لوی شان اور بزرگی خاوند وو۔

حضرت شیخ عبدالحق داپورتیے بیان بالکل رشتیادے۔ دحضرت  
شیخ غوث عالم بہاء الدین ذکر یا علیہ الرحمة نہ چہ کوم فیض جمونہ  
پہ دے ملک کینے خورشوے دے۔ اور جمونہ د اہم مملکت یا کستان (مشرقی اور مغربی)  
دھوئی درو حانی رہنار و سنا نہ شوے دے۔ اور دے "روحانی تہرون" شکل یے  
اختیار کرے دے۔ ہفہ ددوئی دھفہ مذہبی اور اسلامی خدمتونو برکت دے  
چاہ خیل ژوند مبارک کینے یے د اسلام دتعلیم تبلیغ اور تربیت دپارہ کریدی۔  
اور چہ کلاہ دوئی وفات شول نو ددوئی نہ روستو ددوئی درو حانی قیوضاتو  
دغہ سلسلہ ددوئی صلیبی (نسلی یعنی خیل اولاد خامنوا و منسو) اور روحانی  
اولاد (یعنی مریدان و خلیفہ کانو) جاری او ساتلہ۔ علیہم الرحمۃ والقرآن  
حضرت غوث العالم شیخ الشیوخ ابو محمد بہاء الدین ذکر یا ملتانی  
علیہ الرحمة پہ ۷۶۶ھ کنس پہ اور م تاریخ دصفر المظفر وفات شو۔  
دوفات تاریخ یے ددے جملہ تہ خیر

### عاشق صادق

یہ کتاب اخبار الاحیاء کس ددوئی دوفات ۷۹۱ھ او پہنے نور و تذکرہ ۷۶۵ھ  
ذکر شویہ۔ لیکن جمونہ دغہ کنس روایت تہ صحیح معلومیری۔ روضہ مبارکہ یے پہ  
ملتان بھر کینے دلا۔ اور زیارت گاہ دخاص او عام دلا۔ قدس سرہ :-

## وَدین اسلام اشاعت

دحضرت شیخ الشیوخ ابو محمد ذکر یا ملتانی علیہ الرحمتہ پہ وعظ اونصیحت کیں دیر زبات جذب، کشش او اثر وو۔ چنانچہ ہم ددغے پہ برکت سسرلا د سندھ، ملتان اولاهور پہ خواؤشاعلاقو کیں پہ نر کو نور کو نو کفار او مشرکان۔ بلکہ روغ قومونہ او قبیلہ پہ دین اسلام مشرف شول۔ ددوئی تعلیم او تربیت او داسلام د اشاعت طریقہ داوے۔ چہ ہر عہدہ سرے خواہ کھدہ بہ ہند وو۔ کہ مسلمان چہ دحضرت شیخ پہ خدمت کیں بہ حاضر شو۔ نو ہدہ تہ دتبلیغ کولو پہ طریقہ او طرز کتبہ بہ فرقہ نہ وو۔ ایک یونٹا کتیم او پیغام بہ وو۔ چہ ہدہ بہ یے ورتہ ورا ند کولو۔ یعنی داچہ او چہ روحانی او عرفانی درجے حاصل لو ہدایت بہ یے ورتہ کولو۔ او داسلامی تعلیم او چہ کوم روح دے۔ ہدہ بہ یے ورتہ ورا ند کولو۔ پہ دے شان چہ:

(الف) عامو خلقوتہ بہ یے مذہبی درس ورکولو۔ غیر مسلم باء ددوئی دتبلیغ پہ اند دین اسلام تہ را وریدل۔ اسلام بہ یے قبولو۔ او مسلمانانو بہ توبہ ایستلہ۔ ارے عیبہ پاکیزہ ژوند تیرا ولو تہ بہ جو ریدل۔

(ب) او دحق طالبان او دطریقہ مریدان بہ یے دعلم او عرفان پہ فیوضاتو سر فراز کولو۔

دحضرت شیخ رحمہ اللہ علیہ خپل حالت داو وچہ: شریک بہ دیو غیر مسلم پہ کلمہ توحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وٹیلو او مسلمانید و ددند نہ زیات خوشحالیدلو۔ نو ہو بھوم دغہ شان بہ دیو مسلمان پہ تہ او بنگلو او دپاکیزہ ژوند تیرو لو پہ وعدہ او ارادہ کولو باندے ہم خوشحالیدلو۔ ددوئی بہ فرمائیل چہ زیات ضروری خیز دمسلمانانو د اخلاق او اعمالو پاکیزگی دے۔ چہ دمسلمانانو عملونہ نیک شی۔ او اخلاق یے پاکیزہ شی۔ بیا پچہ چہ

چہ غیر مسلم ورتہ گوری نو دھغویٰ بہ ہم اسلام تہ نہ پروندہ ماثلہ کیری۔  
مینہ بہ یے ورسرہ پیند اکیبری۔ او اسلام بہ قبولی۔ اوچہ دمسلمانانو خیل  
اعمال بنہ نہ وی۔ اخلاق یے پاکیزہ نہ وی، انونور خلق بہ ددوی نہ خہ  
عبرت واخلی۔

(ج) دحضرت شیخ دتعلیم اوتریت بلہ طریقہ داوہ۔ چہ دشیعت اوطریقہ  
دتعلیم اوسرہ سرہ بہ یے دھغوی داقصدادی حالت بنہ کیل لوہم خیال  
ساتلو۔ او ذراعت او تجارت دکار او کسب بنود نہ اوہدایت بہ یے ہم ورتہ  
کولو۔ چنانچہ دملتان پہ شاوخوا علاقو کبن کو مے شاپے او بنجرے زمکے وے۔  
اوٹنگلونہ وو۔ خیلو مریدانوتہ بہ یے ددغہ شپرو۔ بنجر و۔ اوٹنگلونہ نصفاً  
کولو او یہ ہفے کبن ذکر کردے کولو حکم ورکولو۔ دنہرو نوکنستلو۔ داو بود  
کوہیانوجوہر لو او ملک آباد کولو ہدایت بہ یے ورتہ کولو۔ چہ ملک آبادشی۔  
رنق اوروزی یے فراخہ شی۔ او دخدائی مخلوق پرے ساد او آبادشی۔

چنانچہ ددوی ددے مبارک تعلیم اوہدایا تو یہ برکت ملتان او ہفے  
خو او شاعلاقے سرسبزے او آبادے شولے۔ خلق یے دیندارے او نیوکو کار شول۔  
اوپہ دے شان سرہ علم خلق پہ مادی اوروحانی دوارہ قسمہ نعمتون باندے  
سرفراز شول۔ ددوی دتبلیغ پہ برکت دپیر لوی لوی ہندوانو اوراجگانو دین  
اسلام قبول کرے وو۔ او ددوی پہ مریدانوکبن شامل شوی وو۔ یعنی ددوی  
دروحانی فیوضاتو نہ عوامو او خواصو تہ یوشان فائل او رہیدلہ۔

لکہ چہ مخکین ورتہ اشارے او شولے۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ  
بہ خیلو مریدانوتہ ددنیاوی کاروبار ترک کولو۔ پایہ کوت کبن کیناستلو۔  
یاد نیاتہ شاہ کولو تعلیم نہ ورکولو۔ بلکہ ہغوی تہ بہ یے دخیل اقتصادی اومعاشی  
حالت بنہ کولو دپارہ ذراعت او تجارت او دحلال رزق گتہو دپارہ دحلال کسب  
اوکارکو لو ترغیب ورکولو او یہ دے شان سرہ دمسلمانانو دین او دنیادوار فہتری

د پاره خپل نیک کوششونه یې جاری ساتلي وو۔

## اولاد او خلیفه گان

د حضرت شیخ بهاء الدین ذکر یا علیه الرحمة د یو څوئ نوم شیخ صدر الدین عارف وو۔ چې د خپل والد ماجد د وفات نه وروستو د هغوئ سجا د کشین شوی وو۔ بیا د هغه د څوئ نوم ابو الفتح رکن الدین رکن عالم وو۔ چې د دې شیخ عارف د وفات نه وروستو پکښې ناست وو۔ دوی پلا او څو کدواړه د حضرت شیخ ذکر یا مریدان وو۔ علیهم الرحمة و الغفران:-

## حضرت صدر الدین عارف

د حضرت شیخ ذکر یا د ابزرک څوئ نوم شیخ صدر الدین په سلنه ۷۳۱ کښ پیداشوی وو۔ او د خپل والد بزرگوار نه یې تعلیم او تربیت موندلې وو۔ د قرآن مجید سره یې زیاته مینه لرله۔ ځکه په عارف نامه مشهور شوی وو۔ د دې پیر لوی قاضی عالم وو۔ درس به یې ورکولو په علم صرف کښ "تصریف جدولی" نوم کتاب د دوی تالیف ده۔ د دوی ملفوظات ارشادات او تعلیمات په کتابی شکل کښ د کوز الفوائد په نوم سره د دوی یو مرید شیخ ضیا الدین راجم کړیدی۔ د دوی په ممتاز و مریدانو او خلیفه گانو کښ یو د دې خپل څوئ ابو الفتح رکن الدین رکن عالم وو۔ بل شیخ حسام الدین المعروف په جمال ملتانی (متوفی ۷۸۴هـ) وو۔ چې په بدایون کښ اوسیده۔ او بل شیخ احمد کبیر بخاری علیه الرحمة وو چې د حضرت مخدوم جهانیان والد ماجد وو۔ علیهم الرحمة و الغفران۔ حضرت شیخ صدر الدین په سلنه ۷۹۰ کښ وفات شوی ده۔ او مزار مبارک یې په ملتان کښ ده۔

## حضرت شیخ رکن الدین رکن عالم

حضرت شیخ رکن الدین رکن عالم پہ ۶۲۹ھ کنیں پیدا شوے وو۔ د  
خپل نیکہ حضرت شیخ بہاء الدین مرید او د خپل پلار صدر الدین عارف  
خليفة وو۔ د خپل پلار د وفات نہ روستو پہ گدی کینا ست۔ د خپل زمانے  
نامور بزرگ وو۔ د حضرت شیخ بہاء الدین اولیاء او د دوی تر منځه پیړه پیر  
خلوصه محبت وو۔ د دوی په نامور و خلیفه کالو کنیں شیخ وجیه الدین سنائی  
(متوفی ۷۳۸ھ) حضرت حمید الدین حاکم او حضرت شیخ مخدوم جهانیان  
جهان کشت زیات مشهور دی۔ په ۷۳۵ھ کنیں وفات شوے دے۔ او مزار  
مبارک یه په ملتان کنیں دے۔ چته دنیا په عالی شان عمارتو کنیں شمار یه شی۔  
د دے نه علاو د حضرت شیخ ابو محمد بہاء الدین ذکر یا نور کو م مشهور خلیفه کان  
وو۔ په هغوی کنیں د یو خوب بزرگانو نومونه دلته ذکر کوول مناسب گنړو

## حضرت میر حسینی سادات

د حضرت شیخ ذکر یا علیه الرحمة مرید او خلیفه وو۔ د "نزهة الارواح" نوم په  
کتاب مؤلف دے۔ چله د علم تصوف په بهرینو او معتبر و کتابو کنیں شمار یه  
شی۔ د حضرت شیخ ذکر یا علیه الرحمة د وفات نه روستو یه د هغوی د خوی  
او سجاد د شین حضرت شیخ صدر الدین نه هم د خلافت خرقه حاصله  
کړې وه۔ په ۷۸۰ھ کنیں وفات شوے دے۔ علیه الرحمة والتغفران۔

## حضرت شیخ فخر الدین عراقی

د حضرت شیخ بہاء الدین ذکر یا علیه الرحمة په مشاهیر و خلیفه کالو کنیں  
د حضرت شیخ فخر الدین عراقی علیه الرحمة نوم د یاد ولود دے۔ د حضرت شیخ ذکر یا  
د خدمت شرف یه حاصل کړې او د دوی په تربیت او سرپرستی کنیں یه  
علوم ظاهری او باطنی فیضان حاصل کړې وو۔ د خپل وخت فاضل عالم  
او کامل روحانی پیشوا وو۔ د حضرت شیخ عراقی کتاب چه "لمعات" نوم یه

نوم یے دے۔ دَعلم شریعت او طریقہ بہترین کتاب دے۔

د دہ پورے نوم شیخ فخر الدین ابراہیم دے۔ د پلار پہ نوم کنیں یے اختلاف دے۔ پہ یور وایت کنیں بزرگ مہربان عبد الغفار ایجوالتی دے او پہ بل وایت کنیں شہر یار ابن عبد الغفار دے۔ دغہ شان یور وایت دادے چہ حضرت شیخ بہاء الدین ذکر یائے سکھ ماماوو۔ او بل وایت دادے چہ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی یے ماماوو۔ دھلان پہ شاوخوا کنیں پہ مکیان نومے کلی کنیں پہ سنت ۶۷۷ کنیں پیدا شوے وو۔ د اوٹس کالو پہ عمر کنیں د مقول او منقول علمونو د تحصیل نہ چہ فارغ شو۔ نوپا بغلا دینے حضرت شیخ شہاب الدین مرید شو۔ د خیل پیر پہ صحبت کنیں پیر کاوٹہ پیر عبادت اور ریاضت کنیں تیر کرل۔ حضرت شیخ شہاب الدین ورلہ عراقی تخلص کینودے۔ اوھندوستان تہ د تلوھدایت یے ورتا وکر۔ ملتان تہ رائے دلتہ د حضرت شیخ بہاء الدین ذکر یانہ یے خلافت حاصل کر۔ حضرت شیخ ذکر یانہ ورتہ خیل لوری بی پر نکاح وکرے۔ پختہ ویشہ پلار پہ کنیں پاتے شو۔ بیاعدن تہ رائے۔ دھفہ خائی نہ حج تہ لار۔ د بیت اللہ الحرام او مدینہ منورہ زیارتونہ یے اوکرل۔ دھفہ خائی نہ روم تہ لار۔ د شیخ علی ابن ابن عربی د خلیفہ شیخ صدر الدین سمرقانی خہ مودہ تیو لاکرے۔ دلتہ یے د ابن عربی کتاب "فصوص الحکم" مطالعہ کرے۔ او دھفہ پہ مثال یو بل کتاب "لطائف" یے تالیف کرے۔ پہ آخر کنیں دمشق (شام) تہ رائے۔ او پہ ۷۸۸ ھ کنیں دلتہ وفات شو۔ مزار مبارک یے د دمشق محلہ صالحیہ کنیں دے۔ د حضرت شیخ محی الدین محمد ابن عربی او شیخ ابوحد الدین کرمانی مزاران دلتہ دی۔ رحمۃ اللہ علیہم

## حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر

د حضرت شیخ الشیخ ابو محمد بہاء الدین ذکر یانہ ملتان پہ ممتاز خلیفہ کاوٹے



حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر نوم زیات مستاز  
شیخ فرید الدین لکھچہ پہ چشتیہ طریقہ کنس حضرت خ  
قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ خلیفہ وو۔ نوم دغہ شاپ  
عالیہ سہروردیہ کنسے حضرت شیخ بہاء الدین ذکر یا ملتانی ہم مخد  
(دروئی تذکرہ بہ روستویہ تفصیل سرے راشی)۔

## حضرت خواجہ سراج الدین ارب

حضرت خواجہ بہاء الدین ذکر یا علیہ الرحمۃ پر مشہور و ارب  
خلیفہ کانو کنس حضرت شیخ سراج الدین ارب نوم دیاد و لودے  
روستویہ مشرقی پاکستان کنسے اسلام تبلیغ اور اشاعت اور جہاد  
کریاں۔ ددک والد ماجد حضرت شیخ ابراہیم دانشمند اور حضرت خوا  
بہاء الدین ذکر یا ملتانی دواہ پیر بائیان وو۔ (روستویہ تذکرہ راشی

## حضرت سلطان طیب سہروردی

حضرت سلطان طیب پہ اصل کنسے سابق صوبہ سندھ علاقہ اوسیدر  
وو۔ دھفہ ٹھائی نہر سابق صوبہ مغربی پنجاب، ہرنال اور موجودہ ضلع  
ہیرہ غازی خان علاقے پہ (۶۳۵ھ) کنسے رائے۔ دلہے اسٹوگنہ (خیت  
کلا) بیا ملتان تہ لایو۔ اور حضرت خواجہ بہاء الحق والملة والدین شیخ ذکر  
ملتانی مرید شو۔ درجہ کمال اور خرقہ دخلافتے حاصلہ کلا صاحب  
کشف اور کرامت وو۔ دگورچائی قوم خلقے مریدان شول۔ اوپر دخیلائی مخلوق  
یہ اسلام حقے لارے تہ راواہلو۔ روستو ددک دخیوئی نوم سلطان یوسف وو۔ د  
دھفہ دخیوئی نوم سلطان طیب ثانی وو۔ دھفہ دخیوئی نوم دوست محمد وو۔  
دھفہ دخیوئی نوم پناہ علی وو۔ چہ در حضرت پناہ علی رحمۃ اللہ علیہ پہ

نوم باندے یوکلے دے بستی پناہ علی پہ نوم سرا پہ چیرہ غازی خان کنیں  
 موجود دے۔ دے حضرت سلطان طیب علیہ الرحمة پہ خاندان کنیں  
 داچہ پور تہ یے نومو نہ یاد شول۔ ہول دے خیل وخت مشاہیر بزرگان  
 تیر شوی دی۔ دے حضرت سلطان طیب دے وفات صحیح تاریخ راہ  
 نہ دے معلوم شوی۔ علیہم الرحمة والغفران۔

### حضرت شیخ حسن افغان سہروردی۔

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی پخیل کتاب اخبار الاخیار کنیں دے دوی  
 پہ محققہ دالاندینی حالات درج کپیدی۔ فرمائی:-

حضرت شیخ خواجہ حسن افغان دے حضرت شیخ بہاء الدین ملتانی  
 پہ مرید انوکس دے۔ محبوب الہی شیخ نظام الدین اولیاء دے پہ محققہ  
 بیان فرمائی۔ چہ شیخ حسن افغان صاحب دے ولایت اوبند پایہ بزرگی  
 و۔ یوہ ورح پہ یوہ کو خہ تیرید لو۔ اذان یے واورید لو۔ جماعت تہ ورنہ تلو  
 چہ اقامت او شوی۔ امام راغے مخکنیں شوی۔ مخلوق ورپے نیت او تپلو۔ چہ نمونچ  
 او کڈارے شوی۔ خلق لاپل۔ او جماعت خالی شوی حضرت خواجہ حسن

افغان وریاسید۔ دے امام خوالہ ورغے اوورتہ یے او وٹیل چہ جناب مولانا  
 صاحبہ یو عرض درتہ کوٹوم۔ خہ وخت چہ تہ پہ لمانچہ اودریدے  
 نومامہم درپے نیت او تاپا۔ ہسے خوتہ پہ مصلی واپا وے۔ لیکن پہ فکر  
 او خیال کنیں دے نور نور خہ گرنیدل شروع شول۔ دے نمونچ خیال دے دے  
 زچہ نہ او تلو۔ پہ تصور کنیں روان شوی۔ دہلی تہ اورسیدے۔ ہلتہ دے  
 سوداگری شروع کپا۔ پہ بازار کنیں گر خیلے یو غلام (مریے) دے پہ بیہ خبیست  
 دے ہفہ حائی نہ را روان شوی بل بشہر لہ راغے۔ بیاد ہفہ حائی نہ را روان شوی  
 ملتان لہ را ورسیدے۔ چونکہ مادرپے نیت تپلے و۔ نوزہ ہم دے ناکامہ درپے  
 روان ووم۔ پریشان سرگردان دے حایے نہ تر دہلی

دریچے کو محیدم۔ انصافدار! آخر دیتہ بہ شوک نہونخ او وائی۔ ؟  
 یہ تاریخ مہولت افغانی کنس لیکھی چاہے خواجہ حسن افغان  
 دمغزنی پاکستان دقبائلی علاقہ نہ ملتان تہ تے وو۔ اوبیہم  
 ہلتہ یہ ملتان کنس دخیل پیر سرہ پاتے شوے وو۔ ہلتہ  
 اوسیدہ۔ اوہم ہلتہ وفات شو۔ تاریخ وفات یے معلوم نہ دے۔  
 - علیہ الرحمۃ والعفران -

## حضرت شیخ جلال الدین بخاری

دحضرت شیخ بہاء الدین ذکر یا بہ مشاہیر و  
 خلیفہ ککانو کنس حضرت شیخ

جلال الدین حسن

المعروف میر سرخ

بخاری زبیرات

مشہور دے۔

(چہ روس تو بہ یے تذکرہ راستی)

# حضرت خواجہ بابا فرید شکر گنج علیہ الرحمۃ

(اسلمۃ)

دحضرت خواجہ خواجگان بابا فرید الدین گنج شکر نور مبارک مسطور  
 وو۔ القاب یے "شیخ فرید الملة والدین" "شیخ فرید الدین" "شیخ فرید"  
 "شیخ فرید الحق" "گنج شکر" "شیخ الاسلام" اور "شیخ الشیوخ" دی۔ ۶  
 بلکہ ددے ناء علاوہ شہیتہ نور القاب یے ہم مشہور دی۔ ددوئی د نسب  
 سلسلہ دحضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سرکہ لکیری۔ د بعض  
 مؤرخین د اخیال دے۔ چاہ دے پہ قام سیّد وو۔ بھر حال پہ دے خبرہ د  
 ہو لو اتفاق دے چہ پہ اصل او نسب باندے "قریش" وو۔ او د والد ماجد  
 نور یے حضرت شیخ جمال الدین سلیمان ابن شعیب علیہ الرحمۃ پیر زمانہ  
 کنہ د افغانستان نہ ہندوستان تہ راغلی وو۔ او دلتہ د استوکنے نہیں  
 تربیرے مودے پورے د "لاہور" قاضی وو۔ حضرت شیخ عبدالحق محلّث  
 د ہاوی پھیل کتاب کنہ ددوئی تذکرہ د نور و اولیاء و سرکہ کرے دے۔ او د  
 ددوئی داوچتے روحانی او عرفانی درجے ستائشہ کرے دے۔

"لاہور" کنہ د خہ مودے قیام نہ روسو ددوئی والد ماجد حضرت  
 شیخ سلیمان علیہ الرحمۃ ملتان تہ راغے۔ او دلتہ پہ "کھیتوال" نوے یوکی کنہ  
 پہ ۸۷۲ھ کنہ حضرت شیخ فرید علیہ الرحمۃ پیدا شو۔ لاماشوم  
 وو۔ چہ پلار یے وفات شو۔ موزنی بی یے سبق تہ کنہینولو۔ ذہن یے پیر  
 بنہ وو۔ پہ کم عمر کنہ یے قرآن مجید حفظ کرلو۔

مشہور پینتون مؤرخ زرداد خان ناغر پھیل کتاب "صولت افغانی"  
 کنہ لیکے:۔ چاہ ہر حضرت خواجہ قطب الدین بخیار کاکی علیہ الرحمۃ  
 د بخداد شریف تہ د (۱) حضرت شیخ محمد الدین کرمانی (۱۲۲) شمس

جلال الدین تبریزی پہ ملگرتیا کبسن راروان شول. اود مغزنی پاکستان  
 قدیم ترین سنہر ملتان تہ اور سیدل. نودلتہ عیہ د حضرت غوث عالم  
 شیخ بہاء الدین ذکر یا ملتانی سرکہ ملاقات کرے وو. پہ دغور و رحو  
 کبسن پہ ملتان باندے د ناصر الدین قباچہ حکومت وو. (دلتہ دایاد  
 لول پکار دی چہ ناصر الدین قباچہ د سلطان قطب الدین ایبک د  
 وفات نہ ۶۰۴ھ روستو د ملتان غوث مختار حکمران شوے وو.) او  
 تر ۶۳۲ھ پورے عیہ پہ حیثیت د خود مختار حکمران حکومت وو. چاہ  
 بیا ہم پہ دغہ کال ۶۲۴ھ کبسن سلطان شمس الدین التمش ولہ  
 شکست و رکے. ددے پورتی بیان نہ د ا معلومہ میری چہ حضرت خواجہ  
 قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ د ۶۰۲ھ نہ روستو ملتان تہ  
 راغلے وو. اودلتہ ورتہ بیاد معلومہ شوے دلاچہ خواجہ بزرگ د  
 لاهور نہ دہلی تہ تشریف ورے رے. (مخکبسن خواجہ بزرگ پہ  
 تذکرہ کبسن ددے خبرے پہ حقلہ پاء تفصیل سرکہ بحث تیر شویدے)  
 ہر کلا چاہ حضرت بابا فرید شکر گنج پاء دغور و رحو کبسن پہ  
 ملتان کبسن علم حاصلولو. د حضرت غوث العالم شیخ بہاء الدین ذکر یا  
 ملتانی پہ دیرہ (خانقاہ) کبسن عیہ د حضرت قطب الاقطاب خواجہ بختیار  
 کاکی علیہ الرحمۃ سرکہ ملاقات او شو. او پہ سلسلہ عالیہ چشتیہ  
 کبسن عیہ ترینہ لاس نیوے او کر و. قلہ نیتہ پس چاہ حضرت قطب الدین  
 بختیار کاکی علیہ الرحمۃ دہلی تہ تشریف یورلو. حضرت شیخ جلال الدین  
 تبریزی غزنی تہ لایہ او حضرت شیخ اوحاد الدین کومانی قندس سرکہ واپس  
 بغداد شریف تہ تلو حضرت شیخ فزالدین گنج شکر ہم د هغوی پہ ملگرتیا  
 کبسن د قند ہار پہ لایہ باندے بغداد شریف تہ لایلو. ہلتہ عیہ د  
 حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی د ملاقات شرف حاصل کرے. او پہ

بغداد شریف کبسن پہ دغہ نیتہ چہ کوم نور مشاہیر بزرگان موجود  
وو۔ دہغوی نہ یے ہم فیوضات حاصل کرل۔ چاہ پہ ہغوی کبسن حضرت  
شیخ سیف الدین باخرزائی علیہ الرحمۃ نوم دیاد ولودے۔

پہ بغداد شریف کبسن دغہ مودہ عمر تیر ولونہ روسودھرا  
پہ لاکہ ملتان تہ راغے۔ دلہ دغوث العالم بہاء الحق والملة والدين  
ذکر یلمتانی علیہ الرحمۃ پہ صحبت کبسن تر دیرہ عمرہ باقی پاتے شو۔ او  
ملتان داقیام یے دہغیل پیر طریقت سرکاد پخے دوستی بلکہ درشتہ  
داری باعث اوکر حیدر۔

د طریقت او عرفان پہ سلسلہ کبسن کوم مجاہدات اور یاضتو نہ  
چہ دوئی کوری دی۔ دہغے بیان پہ الفاظ کبسن نہ شی کیدلے۔ یوخلہ بابا  
فرید علیہ الرحمۃ دملتان نہ دہلی تہ تلے وو۔ چہ پہ چشتیہ طریقہ  
کبسن دخیل پیر طریقت حضرت قطب الدین بختیار کاکی سلام وکری۔ نہ  
خوش بختی نہ پہ دغہ موقع حضرت خواجہ خواجگان معین الدین  
حسن سنجری، چشتی، اجیری علیہ الرحمۃ ہم دہلی تہ تشریف راوے  
وو۔ چہ ہغوی د حضرت شیخ فرید بابا د حال اونیہ خبر شول۔ نو د دومرہ  
سخت ریاضت نہ یے منع کر۔ او بیایے پیر شفقت او مہربانی سرکاد خواجہ  
قطب الاقطاب بختیار کاکی اوخیل خان ترمنچہ اودرہ ولو۔ او د وارث پیران  
حضرت فرید بابا تہ توجہ او فرمایا۔ اور وحانی برخے یے ولہ ورکریے  
او د خلافت خرقہ یے مرتبہ او بختیار۔

د تصوف اور روحانیت پادہ دنیا کبسن۔ حضرت بابا فرید کج شکر د روحانی  
مرتبہ او خلافت شال نہ پیدا کیری۔ پادہ دولا وجہ سورا:  
الف | یولا وجہ دادا چہ حضرت بابا فرید علیہ الرحمۃ د حضرت غوث  
الوام شیخ الاسلام بہاء الدین ذکر یا ملتانی مرید مے۔ او دغہ پیر

اودھوہ پیرطریقہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی نہیے برا  
لاست فیض حاصل کرے دے۔ او مرید ہیے دے۔

باب اولہ داجہ قطب الاقطاب خواجہ مختیار کاکی علیہ الرحمة مرید ہم  
دے اودھوہ پیرطریقہ حضرت خواجہ خواجگان خواجہ غریب  
نواز مرید ہم دے۔ اودھوہی نہیے برا راست فیض حاصل کرے دے۔

ہر گاہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی او حضرت خواجہ  
معین الدین حسن چشتی اجمیری دواہود حضرت شیخ المشائخ غوث  
صہلانی۔ قطب ربانی، محبوب سبحانی شہباز لامکانی شیخ عبدالقادر جیلانی  
رقی اللہ عنہ د فیوضاتو غنی حصہ ہون لے دے۔ نو د بغداد۔ ملتان۔  
اجمیر دے واہو روحانی مرکز نو نو فیوضاتو نہ دے کہ حوالی نو نہ پہ  
دغہ شیخ فرید العصر۔ فرید الدین گنج شکر نن د مغربی پاکستان پہ  
خاوی ہفہ عظیم الشانہ روحانی سرچشمہ دے۔ چہ ژوند بختو کے ہم دے۔  
اور روح پالو کے ہم دے۔

حضرت خواجہ گنج شکر پہ دہلی کنس د خلافت حاصل اولوہ پس  
خانہ زمانہ پہ ہانسی نو دے بنہر کنس و وبیاد ہفہ حائی نہ رار وان شو۔ او  
کے پنجاب د ضلع منٹکمری اجودھن نو دے کلی تہ تشریف لاوے۔  
د دغہ کلی نو دے دوئی د اوسید لو پہ برکت سر پہ پاک پتون نامہ باندہ  
مشہور شو۔ او درو حانی انوار دے مرکز تہ د اسلام رنہ د علاقہ تر  
لے لے کو تو نو پورے خورہ شو۔ او حائی پہ حائی در اتہ لانہ جامعہ  
دینی مدرسے او درو حانیت او عرفان د حصول خانقاہونہ جو پشور۔  
چہ د "اللہ اکبر" اولالہ الا اللہ ط پاہ غور و کھوکا نری۔ بوٹی۔ او بنیاد  
دیر اللہ او حق دین اسلام پہ لوری رامات شول۔ د دوئی پاہ پابرکت  
صحت او دین کن مشاہیر و عالمانہ بزرگانہ خیل جوشی د علم او

او عرفان و فیوضاً ان کے پہلے۔ او د ملک پہ ہر لوری خواہ شول۔ او  
اسلام پہ لاکھ گنیں عہد و نہاد کرل۔ غزا کا نئے او کپلے۔ او د اسلام  
د سر لوری د پارے خیل سر و نہ قربان کرل۔

حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر علیہ الرحمۃ خیل پول ژوند  
د اسلام پہ خدمت گنیں صرف کر و۔ او د نسل۔ نسب۔ قومیت۔ ملک او وطن  
د امتیاز نہ پہ غیر د خدائی پاک پول مخلوق تہ کے د خدائی د حق دین  
اسلام د دعوت او پیغام اور سولو۔ او پہ دیر نیات تعداد گنیں عوام او  
مشرکان او د مشرکانو مذہبی مشران او حکمرانان پہ دین اسلام شرف شول۔  
د حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر پہ خانقاہ گنیں بہ ہر  
وخت د علم ظاہری او باطنی پاک زرگوں و طالبان او مریدان دیر و و۔  
د دوی نہ علاوہ نور عام مسلمانان میمانہ او مسافر بہ ہم د پیر راتل۔ د  
ہوئی د پارے شاملا لنگر جاری و۔ پہ سو و نو منو نو غلبہ پخیدلہ مکر  
پخیلہ بابا فرید ہک د اور بشو و و پٹی ۳۱ پہ مہک کیدلہ نہ خورلہ۔ روایت  
وہ چاہ د دوی پہ لنگر گنیں ہر خورمہ خادمہ مانو چاہ بہ کار او خدمت  
کولو۔ ہذا د دعوت عام خادمہ مان نہ و۔ بلکہ د خدائی پاک د اسے نیکی  
بند گن و۔ چاہ شیخ یو کس پہ شیخ وخت گنیں ہم د خدائی د یاد نہ غافلہ و۔  
حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر اگر چہ پہ قادریہ۔ سہروردیہ۔  
او چشتیہ گن و طریقو گنیں مجاز او ماذون و۔ لیکن سلسلہ عالیہ چشتیہ  
نسبت پرے غالب و۔ پلے اعتبار سرک داوٹیلے شو چاہ حضرت خواجہ  
خواجگان معین الدین حسن چشتی اجمیری چاہ د رشد او ہدایت  
کو مہ شمع بلکہ کرے وک۔ دھتے شمع نہ د امثال روینا نہ شمع و۔ او د  
دوی پہ برکت د اسلام پہ انوار و پاک و ہفت د وارہ ہواد و نہ ترین و رہے  
پورے روینا نہ دے



د حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر کرامات پیر زیات اوشہوردی۔  
 دوی د خیل پیر خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمة مافوظات  
 اوارشادات پہ یو کتاب کنس راجمع کریدی چہ دھے "فوائد السالکین"  
 نوم دے۔ دے کتاب د مطالعہ نہ د دوی د پاکیزہ ژوند او پاکیزہ اخلاق  
 اندازہ لگیدلے شی۔ د دوی لوی تعریف داو۔ چہ پیر صبر ناک او خوش  
 خلقه وو۔ او دخیلو بنو او نیکو اخلاق پہ وجہ دھر چاہہ ورسر کمینہ وہ۔  
 حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر پہ دے شان سرکہ  
 پاکیزہ ژوند تیرا ولواو د خدائی مخلوق نہ د دین اسلام د ظاہری او  
 باطنی تعلیم ورکولونہ پس پہ پنجم تاریخ د محرم الحرام سنہ ۷۴۳ھ کنس وفات  
 شول۔ علیہ الرحمة والغفران۔

د دوی د وفات تاریخ د دے جملونہ راخیری۔ چہ پہ حقیقت کنس  
 داد واپہ جملہ د دوی د خصوصی تعریفونو ترجمانی هم کوی۔ (۱) یوہ جملہ دہ  
 (سنی) (۲) دویمہ جملہ دہ (دیانندار) ۴۷۰

پہ کتاب اخبار الاخبار کنس د دوی د وفات تاریخ سنہ ۷۴۳ھ یکلے شروع دے۔  
 لیکن دغه اولنہ تاریخ سنہ ۷۴۳ھ زیات صحیح معلومیری۔

د حضرت خواجہ گنج شکر د تاریخ وفات پہ ورخ یعنی پہ پنجم تاریخ  
 محرم الحرام باندے هر کال د دوی پهمزار باندے د عقیدتمندانو یوہ میلہ وی۔  
 چہ پہ هغه کنس د پاک و هند د هرے حصہ نہ مسلمانان راجع کیری۔ او د  
 دے عظیم الشان روحانی تہرون بشکے منظر ہر مسلمان د اور روح تازه کوی۔

## اولاد او خلیفہ کان

د حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر پنچہ ٹامن وو۔ خواجہ  
 نصیر الدین۔ خواجہ بدر الدین سلیمان۔ خواجہ شہاب الدین۔ خواجہ

نظام الدین، خواجہ یعقوب، داپنچہ وارڈ دوی مریدان وو۔ اوک مرتبہ  
 اوبرزگی خاوندان تیر شوی دی۔ پہ دوی کبیں حضرت خواجہ شیخ  
 بدرالدین سلیمان د خپل پلار د وفات نہ پس د خپل مشرور وراو کشرانو  
 روپر وپولو پہ اتفاق سرہ د پلار کدی باندے کبیاست۔ دچستیه طریقے  
 باکمالہ پیر وو۔ خواجہ نظام الدین د کفار و سرکاپہ یوجہا د کبیں شهید  
 شوم وو۔ چہ روستوی لاش اونه موند لے شو۔ خاورم خوی خواجہ یعقوب  
 علیہ الرحمة پہ مرتبہ د ابد الوکبیں وو۔ چہ "مردان غیب" ورته والی۔  
 پہ دے وجہ د دہ قبرهم معلوم نہ دے۔ پاه پاک پتن کبیں فقط د دوی د  
 دوه مشرانو خامنوخواجہ نصیر الدین او خواجہ بدرالدین زیارتونه  
 موجود دی۔ علیهم الرحمة وال غفران۔

د حضرت خواجہ کنج شکر خلیفہ کان اوما ذونان د اوک زرعہ نہ  
 زیات وو۔ چہ پہ هغوی کبیں دیو خوشاھیر و خلیفہ کان فخرتہ صرا تذاکرا  
 دلہ د تبرک پہ طور کوٹ لے شی۔

### (۱) حضرت خواجہ علاء الدین صابر کیرئی

د حضرت خواجہ کنج شکر دیو مشهور خلیفہ نوم خواجہ علاء الدین صابر  
 کلیری دے۔ د حضرت خواجہ کنج شکر خورئی او حوم هم وو۔ د دوی نہ  
 د سلسلہ "چشتیه صابریہ" پہ نوم یوا لویہ سلسلہ خورہ شوم دے۔ چہ  
 روستویہ دے کبیں حضرت شیخ عبد القدوس کنگوھی پیر لوی بزرگ تیر  
 شوم دے۔ د وسطی هند دچشتیه سلسلے اکثر بزرگان پہ دے صابریہ  
 طریقہ کبیں دی۔ د وادی پلینور مشهور روحانی رہنما حضرت شیخ مولانا  
 عبد الوهاب المعروف "اخون پنجوبابا" پہ دے "صابریہ" سلسلہ کبیں  
 مشهور بزرگ تیر شوم دے۔ (د حضرت خواجہ صابر ولادت پاه  
 ۱۰۹۲ھ او وفات پاه ۷۹۰ھ کبیں وو۔)

## (۲) حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی

حضرت شیخ الشیوخ یہ خلیفہ کانوکن حضرت نظام الدین اولیاء  
 دیوڑیات مشہور بزرگ تیر شوے دے۔ خپل نوم یے محمد بن احمد  
 ابن علی بخاری دے۔ او القاب یے پیر دی۔ لکھ سلطان المشائخ، نظام  
 المشائخ، نظام الدین اولیاء، محبوب الہی، وغیرہ شول۔ پہ در کاکہ الہی  
 کنس محبوب او مقرب وو۔ بر صغیر پاک او ہند ددوی د فیوضا نو نہ رک  
 دے۔ ددوی نیکہ خواجہ علی او ور نیکہ خواجہ عرب دوار کد بخارا  
 نہ راغای وو۔ خد مودہ پاک لاهور کنس وو۔ بیابان تہ لارل۔ ہلتہ  
 آباد شول۔ د خواجہ محبوب الہی پیدائش ہم بیابان کنس شوے دے۔  
 د خپل وخت فاضل عالم وو۔ د دینی علمونو حصول دیار کد دہلی نگر اغلے  
 وو۔ اصول، فقہ، تفسیر، حدیث وغیرہ علمونہ یے دلہا حاصل کریوہ  
 د علم ادب مشہور کتاب مقامات حریری او علم حدیث یے پہ دہلی کنس  
 د مولانا صدر ولایت شمس الملک نہ حاصل کریوہ۔ او حضرت خواجہ  
 شہاب الدین سہروردی مشہور کتاب عوارف المعارف او د علم عقا  
 مشہور کتاب "تمہید ابی شکور سامی" یے پہ پاک پتہ کنس د خواجہ  
 فرید کج شکر نہ لوستنی وو۔

روستویہ د خواجہ فرید الدین کج شکر نہ یے بیعت او کج  
 او خرقہ د خلافت یے حاصلہ کرا۔ دہلی تہراغے۔ او بیاتہ مودہ پاک  
 پہ دہلی کنس "غیاث پور" نوے مقام تہراغے۔ او بیار و ستویہ پہ و  
 چار شینے یو و لسم تاریخ ذریع الاول ۸۲۷ھ وفات شو۔ نوہم یہ د غ  
 "غیاث پور" کنس یے مزار شریف پر شو۔ (ولادت تاریخ ۷۳۶ھ  
 د حضرت خواجہ محمد المعروف نظام الدین اولیاء نہ  
 جشیہ نظام یہ پہ نوم بابا پیر اولیہ سلسلہ جاری شوے دے۔

برصغیر پاک و ہند کبھی عموماً او پہ مخصوصیت سرزد وسطی ہند۔  
جنوبی ہند نہ علاوہ موجودہ مشرقی اومند پاکستان دچستہ ضریق  
بزرگان یہ دے سلسلہ عالیہ نظامیہ کبھی دے۔ کمال یہ طور مغربی  
پاکستان د شمال مغربی علاقہ د پولونہ زیات مشہور بزرگا حضرت  
پیر سید علی ترمذی المعروف پیر بابا ہم درے سلسلے بزرگ دے۔

یہ دے اعتبار سرکہ حضرت فرید الدین شکر گنج سلسلے د دواہو  
شاخونو "صابریہ" نظامیہ" بزرگان د پاکستان پہ ہر کوئی کبھی خوار  
دی۔ اودوی د فیض د کوئی ابلسین نہ بے شہیرہ ویے اونہرو نہ دی چہ  
جاری شوی دی اود دے وطن د خلقور و حانی تہائی مائے کرے دے۔

### (۳) حضرت مولانا بدر الدین اسحاق

حضرت مولانا بدر الدین اسحاق د حضرت علی ابن اسحاق د ہاوی  
حوی وو۔ اود حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج خلیفہ او حرم ہم  
وو۔ د خیل زمانے پاہ بزرگان کبھی پہ زہد۔ پریہز گاری فقر و عشق کبھی  
یے ثانی نہ لرو۔ فاضل عالم وو۔ د "اسرار الاولیاء" پہ نو صو کتاب درہ  
تالیف دے۔ زیارت مبارک یے د پاک یتن د پنجانی جامع مسجد پہ مچھ کبھی  
دے۔ د وفات تاریخ یے نہ دے معلوم۔ علیہ الرحمۃ و العفوان۔

### (۴) حضرت شیخ جمال الدین احمد

حضرت شیخ جمال الدین احمد فاضل عالم وو۔ خطیب وو۔ د نسب  
سلسلہ یے حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ تہ رسید لک۔ د شیخ  
الشیوخ فرید الدین گنج شکر ممتاز خلیفہ وو۔ پہ ہانسی حضار کبھی  
اوسید لک۔ د ظاہری او باطنی کمالا تو جامع وو۔ د حضرت گنج شکر ورسو  
دومرا بے حد کامینہ ول۔ او ہم در غہ بے دریغہ مینے پہ وجہ دولس کالہ  
یے د دے خیل مرید سرکہ پہ ہانسی کبھی تیر کپی وو۔ او بیا چہ دے

دے (اجودھن) موجودہ پاک پٹن تہ رانے۔ نوجہ خوک بہیے مرید  
 کولو۔ نوہخہ بہیے د مرید کولونہ اول حضرت شیخ جمال الدین احمد تہ  
 اولیہ۔ چاہ لاپشہ۔ ہفہ تہ خان ونبایہ۔ او د ہفہ نہ اجازت واخلہ  
 کہ ہفہ اجازت اوکر وھلہ بہیے مرید کریم۔ خواجہ کنج شکر بہ فرمائل۔  
 جمال "جمال ما است" جمال محبوب جمال دے۔ کلہ ناکلہ بہیے داہم فرمائل۔  
 "نہوہم غوار کچہ ستانہ کرد چا پیرہ طواف اوکریم" ددعہ شیخ جمال  
 دمرتبہ اوچتو لے معلومیری۔ دخواجہ شیخ جمال مزار مبارک آکرچہ نن ورخ  
 دبرمغیر پاک پہ ہندوستان نوے حصہ کیں دے۔ لیکن ہرکلہ  
 چہ دے د بابا فرید جمال دے۔ پہ دے وجہ د بابا فرید تذکرہ  
 سرکہ دہفہ د جمال "تذکرہ کوڑل لازمی وو۔ علیہ الرحمۃ والغفران۔

#### (۵) حضرت شیخ عارف علیہ الرحمۃ

حضرت شیخ عارف د اوج بہاولپور اوسید ونکے د حضرت خواجہ کنج شکر  
 مرید شو۔ دخیل پیر بہ حد کاخا متونہ یے کپی وو۔ روحانی  
 استقامت یے نصیب شوے وو۔ د خلافت مرقہ او د مریدانو  
 نیولو اجازت ورتکے حاصلہ شوے وکے۔ دخیل پیر بہ حکم سیوستان  
 (شمالی سندھ) تہ تلے وو۔ ہلہ یے د خدائی مخلوق تہ روحانی  
 فیوضات رسول۔ ہم ہلہ وفات شو۔ تاریخ یے نہ معلوم۔ علیہ الرحمۃ  
 (۶) حضرت سید امام علی لاحق شہید سیالکوٹی

د حضرت سلطان علاء الدین غوری علیہ الرحمۃ پاء زمانہ  
 کیں پہ سیالکوٹ باندھے جہاد شوے وو۔ پدے جہاد کیں د حضرت  
 خواجہ فرید الدین کنج شکر مشہور مرید او خلیفہ حضرت سید  
 امام علی لاحق دخیلپور ونہ واو مرید انوسرہ شامل شوے وو۔ د  
 دوی درونہ ونومونہ دادی۔ سید امام ناصر الدین سید میران برخورار

اولے جنگ پہ مقام دجالند ہر شوے وو۔ دلتہ حضرت سید امام  
 ناصر الدین شہید شو۔ مزار مبارک یے پہ جالند ہر کبں دے۔ ورپے  
 دویم جہاد دپسر ورپہ مقام او شو۔ دلتہ حضرت سید میران برخور  
 دار شہید شو۔ مزار مبارک یے دلتہ جو رکپے شو۔ ورپے خاورمہ  
 غزا پہ "آدم دراز" نوے حای کبں او شولہ۔ دلتہ غازیانوسر لسکر  
 حضرت عزیز غازی او نوربے شمیرہ مسلمانان شہیدان شول۔  
 درے پولوشہیدانود پارا دیولوی قبر او کنتے شو۔ پہ ہفتے کبں او سپارے  
 شول۔ چہ دغہ "کچ شہیدان" ترنن ورخ دغلتہ موجود دے او  
 بے شمیرہ شہیدانوسر یک زیارت دے۔ ورپے آخری غزا او جہاد  
 خاص پہ سیالکوٹ بنہرباندے او شو۔ حضرت سید امام علی  
 لاحق رحمۃ اللہ علیہ پہ دے کبں (پہ ۷۸۶ھ) کبں شہید شو۔ اویا  
 پہ کوما ورخ چہ دبہر قلعا فتح کید لاہ۔ او غازیان پہ دروازہ ورنٹل  
 نورسایہ دروازہ کبں حضرت میران محمد فتح المعروف سید سرخ شہید  
 غازی علیہ الرحمۃ د شہادت مرتبہ حاصلہ کرپے۔ حضرت میران  
 محمد شہید مزار مبارک د سیالکوٹ د دروازے د نند موجود دے۔  
 او حضرت سید امام علی لاحق شہید مزار مبارک دبہر نہ  
 باہر شمال طرف تہ دے۔ چہ پوخ زیارت پرے حضرت شیخ شاہ  
 دولہ کجراتی سہروردی علیہ الرحمۃ جو رکپے دے۔ ددوٹی پہ  
 مزار مبارک باندے د زیارت یعنی پنجشنبہ پہ ورخ او دواہر و اختر و نو  
 او عاشور پہ ورخ لویہ میلہ وی۔ علیہ الرحمۃ والفقرا۔



## تعلیمات اوارشادات

پہلے آخذ کیں دحضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر علیہ الرحمۃ د  
تعلیمات اوارشادات پہ لکین ددوی پو خورین اقبال درج کووے شی۔  
فرمائی:- (۱) خومرہ چہ دخیل ظاہر نہ واقفیت لری۔ دھفہ نہایت  
دخیل باطن نہ خان خبردارا اوساتی۔

(۲) دشمن نہ پہ نیکہ مشورہ ورکولو باندے شکست ورکری۔ او  
دوستان پھیلو بنوا خدا قراوت واضح کولو پہ خان میں کری۔

(۳) بنیادم لہ پکار دی چہ دخیل نفس علاج اوکری۔

(۴) فقیران د عشق خاوندان دی۔ او عالمان د عقل خاوندان دگا  
پدوی کیں کامل سرے ہفہ دہ چہ عشق او عقل دواپہ لری۔

(۵) خیلہ معاملہ خالص دایگی یوانلہ سرلا ساتی۔ حکمہ چہ بے د

اللہ تعالیٰ نہ ہر خوک چہ دی۔ ہفہ ٹول پہ را کر لکین دی۔ ستا  
نہ بہ خمر غواری۔ فقط یوانلہ تعالیٰ داسے ذات دے۔ چہ ہفہ

ورکوونکے دے۔ ہر چالہ ورکرا کوی۔ او دے یولونہ لویہ خبرہ دادا

چہ خدائی پاک چالہ خہ ورکری۔ د دنیا ہمع طاقت ترینہ ہفہ

نستی اخیستے۔ ترخوچہ پخیلہ خدائی یے ترینہ وائے خالی۔

(۶) پہ درویشی اوفقیری کیں ہمع داسے مقام نشہ۔ چہ ہفہ د

خوف اوامید دواپہ ونہ خالی وی۔ چہ ہم دخیل نہ امید لری ہم د

(۷) دخیل او بندہ ترمنجہ تر یولونہ لویہ پردہ دنیا دہ۔ (د دنیا میں د)

(۸) دخیل پاک نہ پہ ویرید لوخیل زہرونہ ژوندی کری۔

(۹) دہر چا د وپہ مہ خوری۔ بلکہ پہ ہر چا د وپہ خوروی۔

(۱۰) کہ دشمن ہر خومرہ ستا سونہ خوشحالہ پہ نظر راجی۔ لیکن پام

لیکن پام کرئی چہ غافلہ ترے نہ شی۔ !

(۱۱) چہ چالہ خہ ور کوئی نو خان دمنع نہ او باسی۔ او خیل خان تہ  
ماہ غاورا کیری۔ یعنی پہ دے مہ غاورا کیری۔ چہ زہ چالہ ور کرہ کوڑے  
شم۔ بلکہ دا خیال کوی چہ زہ خوبہ منع کسب فقط دیو سبب،  
وسیلے او ذریعے پامثالیم۔ اصلی ور کوڑے خوا اللہ تعالیٰ دے۔

(۱۲) کہ عزت غواری نو د عدال او انصاف نہ کار و اخائی۔

(۱۳) کہ آرام او اسود گئی غواری نو دھچاسرہ ہم حسد مہ کوئی۔

(۱۴) کہ خلقو تہ د علم قدر او قیمت معلوم شی۔ نو د دنیا نور قبول  
کار و باہ بہ پرید دی۔ او پہ علم حاصلو لویسہ بہ و کیری۔

(۱۵) د مومن زہا د پاکے زمکے یشان دے۔ کہ یہ دیکھے د مینے او  
محبت تحم او کرے شی۔ نو دھغ نہ قسماسم بغتو نہ پیدا کیری۔

(۱۶) کوم سپہ چہ ہر خورہ د خدائے نہ غافلہ وی۔ ہم ہنہ  
ہو مہ بہ د دنیا پہ لانجو کسب مبتلا وی۔

(۱۷) بہ قیاس او اہکل خبرے کوول نہ دی پکار۔ او د خیل زہا

نہ د شیطان د لو بو کو د آکے جوہول نہ دی پکار یعنی

ہنہ خبرے کوول پکار دی چہ د علم

او عقل پہ کنڈا پورا او د

خلای پہ نزد

برابرے وی۔

• • •



# حضرت جلال الدین

## ابو البرکات حسن میر سرخ بخاری

ولادت \_\_\_\_\_ پہ بخارا کنیں ۵۹۵ھ

وفات \_\_\_\_\_ پہ بھاو پور کنیں ۶۹۰ھ

د حضرت شیخ المشائخ ابو البرکات جلال الدین الملقب پہ جلال اعظم میر سرخ بخاری خیل اصلی او محضہ نوم حسن دے "ال الدین" یے خاندانی لقب دے۔ او "جلال اعظم" او میر سرخ" یے ذاتی القاب دی۔ او چونکہ پہ بخارا کنیں پیدا شوے وو۔ پدے وجہ د دوی د نوم سرک لفظ د "بخاری" لیکلے شی د نسب سلسلہ یے حضرت امام علی نقی رضی اللہ عنہ تہ رسیزی۔ شجرہ یے داسے دے۔

ابو البرکات سید جلال الدین حسن المعروف پہ میر سرخ بخاری۔ ابن سید علی ابو الوثیل، ابن سید ابو علی جعفر۔ ابن سید ابو الفتح صفی الدین محمد۔ ابن سید ابو محمد ناصر الدین محمود اصغر۔ ابن سید ابی یوسف و ابو محمود شیخ المشائخ احمد قتال۔ ابن سید ابو احمد شہاب الدین عبد اللہ۔ ابن سید ابی عبد اللہ علی اصغر الملقب پہ اشترا بن سید ابو علی، جعفر المرتضیٰ الملقب پہ خلیل اللہ ثانی او جعفر ثانی ابن الامام ابو الحسن ثالث محمد علی نقی رضی اللہ عنہم اجمعین۔

### ضروری وضاحت

پہ دے پورتنی شجرہ کنیں چہ ہر خومرک نومونہ ذکر شرل د دے ہر یو نوم پہ حقلہ پہ اختصار سرک خے ضروری وضاحتونہ دلتہ سلسلہ وار درج کولکشی۔ د پارک دے چہ پہ مختلف تہ ذکر واد شجرہ نسبون کنیں چہ کوم فرق موجود دے یا اشتباہات دی ہذہ رفع شی او فائدہ یے عامہ شی۔

لہ دہینور بنہر دہ بخاری ساد اتوپہ شجرہ کنبں اونزور و عاموتہ کرب و کنبں دا  
 نوم فقط۔ "جلال الدین میر سرخ بخاری" لیکے شوعے دے۔ حالانکہ دغہ ددوئی  
 القاب دی۔ اصلی نوم یے نہ دے۔ دہ باجوہ دہ بخاری ساد اتوپہ شجرہ کنبں ددوئی  
 اصلی او محضہ نوم "حسن" درج دے۔ او د سید افتخار علی شاہ نقوی بخاری  
 مرحوم پہ تالیف "تحفۃ السادات" کنبں او د اوچ بہا و لپور دہ مشہور تہ کر لیکوئی  
 خواجہ فیض محمد مرحوم پہ شجرہ کنبں ددوئی نوم داسے لیکے شوعے دے، "مخدوم  
 سید جلال الدین حیدر سرخ پوش بخاری" (پہ حوالہ دہ مکتوب د سید غلام  
 شبیر بخاری د لاہور پنجاب) او د سید غلام حسن کاظمی د مظفر آباد آزاد  
 کشمیر پہ یو مکتوب کنبں ددوئی نوم "حسین" درج دے۔ لیکن محمود بنہ تحقیق  
 مطابق دہ باجوہ دہ بخاری ساد اتوپہ شجرہ روایت زیات صحیح دے۔ حکمہ موبزہ ہم  
 دلستہ ددوئی نوم حسن درج کر لو۔

لہ ددے شجرہ ددوئی نوم دے۔ "علی ابوالمؤید" د قبائلی علاقے باجوہ دہ بخاری  
 ساد اتوپہ شجرہ کنبں دانوم "سید ولی محمد" درج دے۔ او د اوچ شریف  
 بہا و لپور پہ شجرہ کنبں دانوم "سید محمود اصغر" درج دے۔ لیکن دہینور بنہر  
 دہ بخاری ساد اتوپہ شجرہ او د سید غلام حسن کاظمی د مکتوب مطابق موبزہ  
 دانوم "سید علی ابوالمؤید" درج کر لوچہ دا زیات صحیح روایت دے۔ مزار  
 مبارک یے پہ بخار کنبں دے۔ او پہ ۱۷۷۵ھ کنبں وفات شوعے دے۔

لہ ددے شجرہ ددوئی نوم دے۔ "سید ابوعلی جعفر" د اوچ د ساد اتوپہ شجرہ  
 کنبں دانوم داسے درج دے۔ "سید جعفر" او د باجوہ د ساد اتوپہ شجرہ کنبں ہم  
 دانوم سید جعفر درج دے۔ لیکن دگوجر و گرهی دہ بخاری ساد اتوپہ شجرہ  
 مطابق ددوئی پورہ نوم سید ابوعلی جعفر دے۔ مزار مبارک یے پہ بخارا  
 کنبں دے۔ او پہ ۱۷۷۵ھ کنبں وفات شوعے دے۔

لہ ددے شجرہ ددوئی نوم "سید ابوالفتح صبی الدین محمد" دے۔ دہ باجوہ

پہنور شہر کو جو رکڑھی۔ بہاولپور پہ تو لو شجر و کنیں د دوئی نوم "سید محمد" درج دے۔ لیکن د دوئی پورہ نوم سید ابوالفتح صفی الدین محمد دے۔ مزار مبارک یے پہ بخارا کنیں دے۔ او پہ سنہ ۱۰۵۹ھ کنیں وفات شوع دے۔

۱۱ھ درے شجرے پنجم نوم "محمود" دے۔ د قبائلی علاقے باجوڑ بخاری ساد اتو پہ شجرہ کنیں دانوم "سید ولی محمد" درج دے۔ او دا وچ شریف بہاولپور پہ شجرہ کنیں دانوم سید محمود اصغر درج دے۔ د ضلع مردان د کو جو رکڑھی د بخاری ساد اتو پہ شجرہ کنیں دانوم صرف "سید محمود بخاری" درج دے۔

چنانچہ پہ دے سلسلہ کنیں د باجوڑ شجرے روایت صحیح نہ دے۔ او د دوئی پورہ نوم "ابی محمد ناصر الدین محمود اصغر" دے۔ اصغر ورتہ پہ دے بناء وئیے شی۔ چہ د دوئی د ورتہ و و۔ دیو نوم علی و وچہ ہفہ پہ "سید علی اکبر" نامہ یادید لو۔ او د د نوم محمود و۔ چونکہ دے کثرو و۔ پدہ مناسب سرتہ پہ محمود اصغر نامہ یادید لو۔ د دوئی کنیت ابو محمد دے۔ اولقب یے ناصر الدین دے۔ پہ سنہ ۱۰۳۳ھ کنیں پیدا شوع دے۔ او پہ سنہ ۱۰۶۶ھ کنیں وفات شوع دے۔ مزار مبارک یے پہ بخارا کنیں دے۔ د والدے ماجدے د طرف نہ شجرہ د نسب یے دے۔ سید محمود اصغر بن زینب بنت سید مرتضیٰ بن سید محمد بن سید مظہر بن سید ابوالفضل محمد۔

۱۵ھ درے شجرے شپہم نوم سید ابویوسف و ابو محمود شیخ المشائخ احمد قتال دے۔ د دوئی اصلی نوم احمد دے۔ کنیت یے ابویوسف و ابو محمود دے۔ او قتال یے لقب دے۔ د باجوڑ و کو جو رکڑھی پہ شجرہ کنیں دانوم "سید احمد کبیر" درج دے۔ او دا وچ پہ شجرہ کنیں دانوم ابویوسف احمد درج دے۔ لیکن پورا نوم یے ہفہ دے کو مچہ موبن پورتہ اولیکو۔ د والدے ماجدے نوم یے سکینہ بنت سید محمد بن سید مظہر بن سید ابوالفضل محمد دے۔ حضرت شیخ احمد قتال پہ سنہ ۱۰۳۲ھ کنیں پیدا شوع۔ او پہ سنہ ۱۰۶۲ھ کنیں وفات شوع

وفات شوے دے۔ مزار مبارک یے پہ بخارا کنیں دے۔

گے دے شجرے اؤم نوم "سید ابوالاحمد شہاب الدین عبد اللہ" دے۔  
 پینور بنہر د بخاری ساد اتو پہ شجرہ کنیں دانوم داسے درج دے۔ "سید  
 عبد اللہ جعفر" دیا جو پہ شجرہ کنیں دانوم داسے درج دے۔ "سید  
 عبد اللہ جعفر ثانی" دغلہ شان د اوج شریف اوکو جز کر ہی پہ شجرہ  
 کنیں دانوم داسے درج دے۔ "سید عبد اللہ" پہ دے سلسلہ کنے پینور او  
 باجو رد واپر روایت بھیج نہ دے۔ حکم چہ جعفر پہ حقیقت کنیں د سید  
 عبد اللہ د نیکہ نوم دے۔ بلکہ خرنگہ چہ مونہ پور تہ تصریح اوکریا  
 د دوئی اصلی محضہ نوم عبد اللہ دے۔ اسم کنیہ یے ابوالاحمد دے۔ اولقبہ  
 شہاب الدین دے۔ د والدے ماجدے نوم یے خدیجہ بنت سید مظہر بن  
 سید ابوالفضل محمد شریف فاضل دے۔ پہ ۱۲۹۱ھ کنیں پیدا شوے  
 دے۔ او پہ ۱۳۵۲ھ کنیں وفات شوے دے۔ مزار مبارک یے د عراق  
 پہ سامرہ نوے بنہر کنیں د خپل نیکہ د مزار مبارک خوانہ دے۔ د  
 دوئی دودہ خامن وو۔

(۱) سید محمد نازوک علیہ الرحمۃ چہ د دلا اولاد پہ بنی ازوک نامہ  
 یادیری۔ د د پختہ خامن وو۔ سید عیسیٰ۔ سید ابوالغنائم عبد اللہ  
 سید محمد۔ سید عیسیٰ۔ سید یحییٰ۔

(۲) او د دوئم حوی یے سید ابویوسف احمد قتال نوم و وچہ محکنیں یے  
 ذکر او شو۔ دے نہ د معلومہ شجرہ چہ بخارا تہ ہم دغلہ حضرت سید  
 ابویوسف احمد قتال راغلے وو۔

۵۵ دے شجرے اتم نوم دے۔ "سید ابو عبد اللہ علی اصغر الملقبہ  
 اشتر" د کو جز کر ہی د بخاری ساد اتو پہ شجرہ کنیں دانوم داسے درج  
 دے۔ او اوج پہ شجرہ کنیں دانوم داسے درج دے۔ د دوئی د سامرہ نوے

کنیں چہ کوم فرق دے۔ دہے وضاحت داسے دے۔ چہ ددوی خیل نوم  
 "علی" دے۔ اصغرے تعریف دے۔ "ابو عبد اللہ" یے کینت دے۔ او "اشتر" یے  
 لقب دے۔ دوالہ مہ ماجا دے نوم یے دے۔ زینب بنت سید ابو الفضل محمد  
 شریف فاضل بن سید ابو القاسم علی نقیب قم (ایران) بن سید  
 محمد بن سید حمزہ مشہود بن سید احمد السرخ بن سید محمد بن  
 سید اسماعیل ابن سید محمد الارقط بن سید عبد اللہ باہر  
 بن امام زین العابدین علی بن سید امام حسین رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہم اجمعین۔ حضرت سید علی اشتر پہ ۲۵۴ھ کنیں پیدا شوے  
 دے۔ او پہ ۳۲۱ھ کنیں وفات شوے دے۔ مزار مبارک یے پہ سا مولا  
 (عراق) کنیں دخیل پد رزگوار خواتہ دے۔ دد کا خاور خامن وو۔ محمد۔  
 جعفر۔ اسماعیل۔ عبد اللہ۔ پہ دوی کنیں حضرت سید اسماعیل وادی  
 سندھ دبھکر نرے بنہرہ ساداتو نیکہ دے۔ او ہر کلا چہ حضرت میر سرخ  
 بخاری علیہ الرحمۃ بھکر تہ تشریف راو رلو۔ او ہم دے ساداتو پہ کورنی کنیں  
 یے واداکرے وو۔

۱۹ دے شجرے ہم نوم "سید جعفر" دے۔ د باجوہ پشینور او کو جگر کھی  
 دبخاری ساداتو پہ شجر وکنیں دانوم داسے درج دے۔ "سید جعفر ثانی" او د  
 اوچ شریف بہاولپور پہ شجر وکنیں دانوم داسے درج دے۔ "سید جعفر ثانی  
 تو آب۔ زکی۔ ددوی اصلی نوم جعفر دے۔ ابو علی یے کینت دے۔ جعفر ثانی  
 جعفر المرتضیٰ۔ جعفر التواب۔ جعفر زکی، خلیل اللہ ثانی یے القاب دی فیکس  
 (فائدہ) دملتان او پشینور دواہو پہ شجر وکنیں د جعفر ثانی او علی نقی تر  
 منجہ امام حسن عسکری نوم نشتہ دے۔ فقط دباجوہ شجرے داروایت  
 غلط دے۔ پہ دے سلسلہ کنیں دگو جگر کھی پہ شجر وکنیں چہ کوم وضاحت  
 دے ہنہ دامثلہ صفا گوئی۔ او ہنہ دانے چہ د حضرت امام علی نقی

درے حامن وو۔ (۱۱) امام حسن عسکری۔ حسین۔ جعفر ثانی چہ پہ دوئی  
کنس دغہ دریم کثر حوئی سید جعفر ثانی د حضرت میر سرخ بخاری علیہ  
الرحمة نیکہ دے۔ رحمہ اللہ علیہم اجمعین۔

حضرت ابوالبرکات سید جلال الدین حسن میر سرخ بخاری علیہ الرحمة  
پہ ۵۹۵ھ کنس پہ بخار کنس پیدا شوی وو۔ بیاد بخار انہ پے دخلو یسبتو  
کالوپہ عمر کنس پہ ۵۳۵ھ کنس د وادی سندھ بھکر نوے بنہر تہ تشریف  
راو پلو۔ اوہم دلتہ یے استو کنہ اختیار کر لہ۔ شاہ مودہ پس دد غہ حائی نہ  
ملتان تہ راغہ۔ او د حضرت شیخ الشیوخ حضرت بہاء الدین ذکر یانہ یے پہ  
سلسلہ عالیہ سہروردیہ کنس لاس نیوے و کر لہ۔ لکہ چہ و پانڈے ذکر  
شوی دے۔ حضرت ابو محمد شیخ بہاء الدین ذکر یاد حضرت شیخ شہاب الدین  
عمر سہروردی علیہ الرحمة ممتاز خلیفہ وو۔

حضرت سید جلال الدین میر سرخ بخاری تہ خپل مرشد کامل  
د خلافت خرقہ ور کرے ولا دے د ظاہری اویا طنی دوامی و علموند  
ہیر لوئی فاضل عالم او د دیرے اوچتے روحانی مرتبے او کمال اتوفا وند وو۔  
او د خپل وخت پہ جلیل القدر بزرگانو کنس دد وئی د علمی اویا روحانی  
مرتبے اوچتو لے منلے شوی وو۔

د بھکر د استو کنے پہ زمانہ کنس یے پہ ۶۵۲ھ کنس دد غہ بنہر دیو  
مشہور بزرگ حضرت سید بدر الدین علیہ الرحمة د کثری لور  
بی بی سرہ نکاح او شوی۔ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی پخپل  
کتاب اخبار الامیار کنس لیکي۔ چہ حضرت میر سرخ بخاری تہ ددے  
نکاح زیرے د حضرت رسول مقبول معلوم د طرف نہ و کرے شوی وو۔  
د واد لا کولر نہ خہ نیستہ و ستود وئی بھکر نہ پہ کلا باندہ  
۶۵۷ھ کنس د بھکر اوچ دے حائی تہ داخل او د لہرے استو کنہ

اختیار ۱۔ یہ اوج شریف کنیں چہ دوی پہ کومہ محلہ کنیں استوکنہ اختیار کرے ولا۔ ہفتہ ترنن ورٹے پہ محلہ بخاریان سزا مشہورہ دلا۔

دلہ دہ خبرہ ہم یاد لرن پکار دی۔ چہ دبھا و لپور دغہ اوج نومے مقام دیر بختور شای دے۔ دلہ دسیلا نو دوا کورنی او سیری۔  
(الف) یولا دبخاری ساد او کورنی دلا۔ چہ مورث اعلیٰ ے ہم دغہ حضرت میر سرخ بخاری دے۔

(ب) دو بیہ دگیلائی ساد او کورنی دلا۔ چہ پہ خصوصیت سزا د حضرت غوث الاعظم میران محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ د مشری حویٰ حضرت سید الوہاب علیہ الرحمة د نسل کئے دی۔ او دغہ پہ مناسب دخیل نوم سزا سید گیلانی عبدالوہابی لیکي۔ پہ دے خاندان کنیں دیر لوی لوی بزرگان تیر شوی دی۔ علیہم الرحمة۔

د حضرت میر سرخ بخاری علیہ الرحمة د خامنویہ شمیرہ او قوالد کنیں اختلاف دے۔ چہ دلہ ورتہ اشارہ کوئل مناسب کنرو۔

(الف) دمفتی غلام سرور لاہوری پہ تالیف تاریخ مخزن پنجاب (۱۳۴۷ھ) کنیں لکھی دی۔ چہ دوی درے خامن وو۔ سید محمد کبیر۔ سید احمد کبیر۔ سید بہاء الدین۔

(ب) شیخ عبدالحق محدث دہلوی پخیل کتاب "اخبار الاخیار کنیں د دوی دوہ خامن یاد کری دی۔ (۱) محمد (۲) احمد۔

(ج) د پلینورینہ د بخاری ساد او پہ شجرہ کئے د دوی د خاور و خامن نومونہ درج دی۔ (۱) محمد غوث (۲) احمد کبیر (۳) معصوم علی (۴) جعفر۔

(د) د اوج شریف د بخاری ساد او پہ شجرہ او د محمد و سید غلام شریف بخاری د سزا سید انور علی شاہ نقوی بخاری مرحوم پہ لکھ۔ تحفۃ السادات کنیں د دوی د پھر خامن نومونہ درج کری دی۔ سید علی۔

(۶) سید جعفر (۳) سید محمد غوث (۴) سلطان سید احمد کبیر (۵) سید

دہ پور غوث وایتونوپہ اختلاف چہ فکر اوکرو۔ نو دے یو خوشو

نیتھو پھر سیزو۔ (۱) چہ دتارنج غزن پنجاب پھر وایت کنیں چہ دتار

خوئی نوم سید بہار الدین یاد شوے دے۔ نو دغاہ یے ددریم خوئی نوم

نہ دے۔ بلکہ دسید احمد کبیر لقب دے۔ ٹکھ چہ دسید محمد کبیر دتار

سرا پہ طور دلقب بانڈے شیخ صدر الدین ذکر شوے دے۔ ہم دغاہ شان

دسید احمد کبیر دتار سرکہ کلمہ د بہار الدین پہ طور لقب استقال شویا۔

(۲) بلکہ خبر د ادلا چہ پہ کتاب اخبار الاخبار کنیں ذکر شوے نوم محمد او

پہ تارنج غزن پنجاب کنیں ذکر شوے نوم محمد کبیر او د پینور اوچ بہاولپور

اوہ باجوڑ د بخاری ساد او د شیر و نوم محمد غوث دادرے واپرا پہ حقیقت کچھ

د پورسی نوم دے۔ وضاحت یے داسے دے چہ ددکا اصلی نوم محمد دے۔ او

غوث۔ کبیر۔ صدر الدین یے قدرینی القاب دی۔

(۳) بلکہ دچک پہ اخبار الاخبار او تارنج غزن پنجاب کنیں د حضرت سید جلال الدین

میر سرح بخاری قضا ددکا مشرانو خامنوزمورہ یا دشوی دی۔ او د پینور اوچ

باجوڑ د بخاری ساد او د شیر چہ چونکہ خانہ الی یاد د اشتویہ دی پہ دے وچہ پہ

د ممکن ددکا دتارلو خامنوزمورہ راغلی دی۔

(۴) بلکہ خبر چہ شہر د پیرا د غورا وچت قابل دے۔ ہن ددھے فرق پہ ہن

د چہ حضرت میر سرح د خامنوزمورہ نو مو نو پہ ترتیب کنیں پہ ہن تارنجی

کتا نو او تارکرو کئے پہ نظر لائی۔ پہ اختصار سرا وضاحت کول یے ضروری کانرو۔

د پینور پہ شہر کنیں ددوی د خامنوزمورہ پہ دے ترتیب دیکھی شادی

محمد احمد معصوم علی جعفر۔ او تارنج بہاولپور پہ شہر کنیں د پینور د شیر

کے ددکا قضا فرق موجود دے۔ نو تارنجی پہ ترتیب کنیں غوث د

چہ ہن داسے دے علی جعفر محمد حسین معصوم دود پینور کنیں



د پینور د شجر می یونزم "معصوم علی" د وہ توتہ شوے دے۔ یوہ توتہ علی۔  
 بلہ معصوم۔ یہ دوئی کبیں علی د توتہ لونه د مشری او پ وینخی خوی نوم بنود لے  
 شوے دے۔ او معصوم د توتہ لونه د کشری پنجم خوی نوم بنود لے شوے دے۔ د وچ د  
 شجر نسب دے بیان چہ روستو کوم تاریخی مشکلات پیدا کری دی۔ د هغه په  
 اکثر تذکره لیکونکی او مؤرخان په اضطراب کبیں پریوتای دی۔ د مثال په طور  
 د وچ د شجر نسب چہ مفتی غلام سرور لاهوری (سک ۱۸۷۱) په لاس ورغله دلا۔  
 نود دے په بناء هغه پخپل کتاب خزینة الاصفیاء جلد ۱ صفحہ ۲۸۷ کبیں لیکلی  
 دی۔ چہ د حضرت میر سرخ بخاری د وہ حامن علی او جعفر در سر د بخارا نه  
 راغلی وو۔ او حه زملنه په هند (پاکستان) کبیں د اوسید لونه روستو واپس بخارا  
 ته لاړل۔ بیا ورپسې ۳۴۴ دے خزینة الاصفیاء په جلد ۱ صفحہ ۳۸۷ کبیں او په سیر  
 العارفین (ص ۱۵۵) او تاریخ فرشته (ص ۶۸۲) کبیں چہ حضرت میر سرخ بخاری حضرت  
 بدرالدین بهکری یوہ لور په نکاح کړې وه۔ او چہ هغه وفات شوه نوبیا ئے د هغوی  
 بناء لور په نکاح کړه۔ او د دے بیسیا تونه ئے پرله پسے درے حامن اوشول۔ د اولی  
 بی بی نه بهاء الدین او محمد غوث او د دوی نه احمد کیس۔

په دے پورته بیانونو کبیں په خصوصیت سره د مفتی غلام سرور د بیانونو  
 کبیں چہ کوم فرق دے هغه پیر عجیبه دے۔ حکه چہ یو خواته دے پخپل  
 کتاب مخزن پنجاب کبیں د حضرت میر سرخ بخاری د حامنو نومونه په دے  
 ترتیب سره لیکي۔ محمد۔ احمد۔ بهاء الدین او بل خواته په خزینة الاصفیاء  
 کبیں ۳۴۴ دغه نومونه په دے ترتیب سره لیکي۔ بهاء الدین۔ محمد۔ احمد لیکن  
 څرنگ چہ مونږ وپاند ے د حضرت داتا گنج بخش په تذکره کبیں تصریح  
 کړې ده۔ چہ د زمانے په لحاظ سره خزینة الاصفیاء د مفتی غلام سرور  
 اولی د ۱۲۸۳ سنه د زمانے تالیف دے۔ او مخزن پنجاب ئے د ۱۲۹۲ سنه د زمانے روستی  
 تالیف دے۔ په دے وجه د حضرت میر سرخ بخاری د حامنو هغه ترتیب

اوصیح ہم دے کوم پہ مخزن پنجاب کتبیں یے محمد۔ احمد۔ بہاء الدین درج کرے  
دے۔ حکمہ چمد اترتیب د حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی د کتاب اخبار  
الاخیار د بیان کبری ترتیب مطابق دے۔ اولکہ چہ پہ پورنہ پہ نزد کرینو  
کتبں موزنہ واضعہ کرے دے۔

بہاء الدین د حضرت میر سرخ بخاری درم خوی نوم نہ دے۔ بلکہ د حضرت  
احمد کبیر لقب دے۔

دے پورتو بنیو نوچہ کوم تاریخی مشکلات پیدا کری دی۔ ہفہ دادی۔  
چہ کہ موزنہ پہ دے روایتو اعتماد اوکرو۔ نو دے مطلب بہ د اشی چہ  
د خزینۃ الاصفیاء د پورتنی روایت مطابق د نتیجہ بہ اخیستل غواری چہ  
حضرت میر سرخ بخاری درے ودونہ کری وو۔ یوئے پہ بخارا کتب کرے وو۔  
چہ دھنہ یے عالی او جعفر د وہ حامن پیدا شوی وو۔ ہفہ ورسرکہ د بخارا  
نہ بھکرتہ راعلہ وو۔ اودلتہ د خور و خوقیام نہ پس بیرتہ بخاراتہ تلی وو۔  
(حالانکہ نواب صدیق حسن خان پخپل کتاب الفرع النامی ہفہم نک کتب لیبکی  
چہ د حضرت میر سرخ بخاری یو خوی چہ دھفہ عالی نوم وو۔ ہفہ ورسرکہ پہ  
سندہ کتب اوسیدہ) او بیاد د غنہ روستو حضرت میر سرخ بخاری حضرت  
بدار الدین بھکری د دوا لونہ و سرپرلہ پسے ودونہ کری وو چہ دھنہ نہ  
درے حامن پیدا شوی وو۔

لیکن حقیقت د غہ شان نہ خرنک چہ بیان شوی دے۔ پہ د مکن  
یو خواتہ پہ اصلی واقعاتو کتب خلط ملط راعلہ دے۔ اوہل خواتہ بعض حقائق  
نظر انداز شوی دی۔ خبر د ادہ چہ:۔

(الف) پہ دے سلسلہ کتب د پینور د بخاری ساداتو د شجرہ نسب بیان صحیح  
دے۔ چہ د حضرت میر سرخ بخاری د مشرانو حامنو نومونہ عالی الترتیب  
محمد او احمد دی۔ دے تائید د اخبار الاخیار نہ د باجور د بخاری ساداتو

اوڈ کو جگر کھڑی د بخاری ساد اتوڈ شجر لا نسبونونہ کیری۔ دواہ لا مشران  
 خامن محمد او احمد دی۔ دے تائید د اخبار الاخیار نہ د باجوہ بخاری  
 ساد اتو اوڈ کو جگر کھڑی د بخاری ساد اتوڈ شجر لا نسبونونہ کیری۔ د غہ دواہ  
 مشران خامن محمد او احمد دی د حضرت سید بدر الدین بھکری مشر  
 لوری بی نہ یعنی د میر سرخ د اولنی تہر نہ پیدا شوی وو۔ او معصوم علی  
 او جعفری علی الترتیب دریم او خاورم کشران خامن وو۔ او د حضرت  
 بدر الدین د دوئی لوریاد میر سرخ د دوئی تہر نہ پیدا شوی دی۔ حضرت  
 سید جلال الدین میر سرخ بخاری پہ ۴۳۵ھ کبن بھکرتہ راغلے وو۔ د  
 اولنی واد لا نیٹہ یے ہم د غہ ۴۳۵ھ متعین کووے شوچہ د غہ وخت  
 د دوئی عمر خاویسنت کالہ وو۔ بیاچہ د ایتہریے وفات شر۔ نوڈ حضرت  
 سید بدر الدین د دوئی لوری بی سر لایے پہ ۴۵۳ھ کبن نکاح کرے  
 ویا او بیام دے بی بی نہ یے دوا خامن معصوم علی او جعفر پیدا شکیو۔  
 پہ اصل کبن پہ بخارا کبن د حضرت میر سرخ بخاری د واد کولو  
 او بیا ورسر لکھنؤ د خانی نہ د واد خامنو علی او جعفر د راتلو سوال حکم  
 نہ پیدا کیری۔ پہ اخبار الاخیار روایت بالکل صافی دے۔ چہ د بھکرتہ  
 د سید بدر الدین د لورنی بی سر لکھنؤ د واد کولو زیرے ورتہ حضرت  
 نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام وکرے وو۔ اوڈ بخارا نہ بھکرتہ د دوئی  
 د راتلو اصلی باعث ہم پہ حقیقت کبن د غہ وو۔

### حضرت سید محمد غوث کبیر بخاری

د حضرت سید جلال الدین حسن المعروف پہ میر سرخ بخاری  
 د مشر خوی حضرت سید صدر الدین محمد غوث کبیر بخاری خاور  
 خامن وو۔ (۱) الرسعد (۲) البر الفیت (۳) شمس الدین (۴) سید ابوالکرم  
 د لور تشریحات د کتاب تحفۃ السادات دے د لور بخاری ساد اتو

یہ شجرہ کبن دے دوئم حوئی نوم "سید غوث" لیکے شوے دے۔ چہ دا  
روایت زیات صحیح معلومیری، دپینور بنہر گریم شاہی بخاری ساد اتو  
کورنی دے حضرت سید محمد غوث اولاد دے۔

دوغے نہ علاوہ دقبایلی علاقے باجور (مالاکنہ ایجنسی) پشاور  
پوٹرن (پہ مختلفو حصو کبن) چہ بخاری ساد اتو کوم خاندان ونہ دی،  
هغه هم دے حضرت سید محمد غوث کبیر اولاد دے، دے حضرت  
سید غوث کبیر ددوئم حوئی د حضرت سید غوث علیہ الرحمة پہ اولاد  
کبن بنکتہ پہ اوومہ پیری کبن یو کسے وو۔ چہ هغه حضرت سید  
ابراہیم نوم وو۔ هغه دملتان نہ باجور تہ راغے وو۔ او د هغه نہ بیاد  
باجور د بخاری ساد اتو سلسلہ خورہ شوے دے۔

(دوستوبہ دے سید ابراہیم تذکرہ راشی۔)

### حضرت سید احمد کبیر بخاری

د حضرت سید جلال الدین حسن میر سرخ بخاری ددوئم حوئی حضرت  
سید بہاء الدین سلطان احمد کبیر بخاری دولا خامن وو۔ (۱) حضرت  
سید جلال الدین حسین المعروف پہ مخدوم جہانیاں جہان  
گشت۔ او دوئم حضرت مخدوم شیخ صدر الدین محمد راجن قتال علیہم الرحمة  
د حضرت مخدوم جہانیاں تذکرہ بہر وستوپہ تفصیل سرہ  
راشی۔ او ددوئی درور حضرت مخدوم قتال نوم دپینور بنہر پہ شجرہ  
کبن دلسے لیکے شوے دے۔ "شیرجان قتال" پہ کتاب رود کوثر (ص ۶۶) کبن  
دانوم "سید راجو قتال" درج دے۔ پہ تاریخ مخزن پنجاب جلد ۱۲ صفحہ ۳۲۲  
کبن دانوم "سید راجن قتال" درج دے۔ او پہ کتاب مناقب الولايت داحمد  
گنج بخش (ص ۱) کبن ہم دانوم "راجن قتال" درج دے۔ البتہ د سید  
غلام حسن کاظمی پہ قلمی یادداشتون کبن دانوم داسے لیکے دے، دیوان

سید محمد صدر الدین شاہ را جو قتال؟ یعنی نوم یودے۔ فقط د علاقائی  
لہجہ د اختلاف پہ وجہ پہ تلفظ کیں یے اختلاف را غلے دے۔ پہ ۸۲۴ھ  
کیں وفات شوے دے۔ او مزار مبارک یے پہ دھالی کیں دے۔ نور لا تذکرہ  
بہ یے روستو د محمد و م جھانیان د تذکرے پہ ضمن کیں راشی۔

پہ بعض تذکر و کیں د حضرت سید احمد کبیر دیوبل دریم حوی  
سید صدر الدین ذکر ہم شوے دے لیکن دغہ صحیح نہ دے۔ د پینور پہ شجرہ  
کیں د ادریم حوی نوم نہ دے۔ بلکہ لکھ چہ پورتہ ورتہ اشارہ اوشوہ صلا  
الدین د حضرت سید راجن قتال لقب دے۔ چہ پہ مکتوبات د سیلا شرف  
جھانگیر سمنانی کیں د دوئی د القب پہ پیر وضاحت سرے ذکر شوے دے۔  
(وفات)

حضرت میر سرخ بخاری علیہ الرحمة پہ ۶۹۹ھ مطابق ۱۲۹۲ء کیں  
وفات شوے دے۔ مزار مبارک یے پہ اوچ بھاو پور کینے دے۔ او مرجع د عام  
اور خاص دے۔ (خلفاء او مریدان)

د حضرت سید جلال الدین میر سرخ بخاری علیہ الرحمة پہ مریدانو  
کیں حضرت سید شرف الدین شاہ ولایت متوفی ۷۳۹ھ مشہور بزرگ  
تیر شوے دے۔ چہ دھند وستان د مشہور بنہر (امروہلہ) د ساداتو  
مورث اعلیٰ دے۔ روستو ہم دے شاہ ولایت پہ اولاد کیں پہ اوڑم پشت  
کیں یونہی تیر شوے دے۔ چہ دھند نوم وو۔

### حضرت سید محمد علیہ الرحمة

دغہ حضرت سید محمد پیر لوئی عالم وو۔ پہ علوم ظاہری او باطنی  
دواہی و کیں د لوئی مرتبہ خاوند وو۔ پیر مودے یے د شہنشاہ جلال الدین  
اکبر پہ دربار کیں د "میر عدل" یعنی قاضی القضاۃ پہ عہدہ باندے یے  
فرائض ادا کری وو۔ پہ آخر عمر کیں د صوبہ سندھ

نائب المحکومت (کورنر) مقرر کړے شو۔ سندھ ته يے تشريف راوړلو۔  
 اوبه مرکزی مقام سکھر کښي يے د سندھ د حکمران په حيثيت سرک  
 استوگنه اختيار کړه۔ د تاريخ معصومي د روايت مطابق حضرت سيد  
 محمد عليه الرحمة په ۱۱ تاريخ د رمضان المبارک ۹۸۳ هـ  
 سندھ ته راغله وو۔ چه روستو هم دلته وفات شو۔ مزار  
 مبارک يے په سکھر کښي دے۔  
 عليه الرحمة والغفران۔



## اولیائی مشرقی پاکستان

حضرت شیخ شرف الدین توالہ	حضرت شیخ جلال الدین تبریزی
حضرت شیخ راجا بابائی	حضرت شیخ مولانا اعطاء
حضرت شیخ عثمان اخئی سراج	حضرت شیخ علاء الحق
حضرت بدر عالم زاہدی	حضرت سراج الدین صابونی
حضرت نور قطب عالم	حضرت پیر قتال

حضرت سلطان شمس الدین

حضرت سلطان مبارک شاہ	حضرت سلطان علاء الدین علی شاہ
حضرت سلطان الیاس شاہ	حضرت سلطان عیادت الدین اعظم شاہ

## د مشرقی پاکستان اولیاء اللہ

په مشرقی پاکستان کښې د اسلام رنډاچه د کومو اولیاء اللہ و- مشامخو-  
عالمانو او مسلمانو بادشاهانو په ذریعه خوراک شوی د- په هغوی کښې د  
حضرت سلطان مختیار خلجي- حضرت ابراهیم دانشمند ارمر- حضرت  
محمد و شاه محمد غزنوی- حضرت خواجه عبد الله کرمالی- حضرت سلطان  
غیاث الدین عوض خلجي- حضرت علی مردان خلجي- حضرت شیخ رکن الدین  
سمرقندی- او حضرت سلطان ارطغرل علیه الرحمة تذکره مخکښ بیان  
شوی د- د حضرت سلطان مختیار خلجي او د هغه د پسماند کانونه وروستو  
په دے زمکه باندې کڼر او پرله پسې اسلامي حکومتونه قائم شول- چه د دغه  
مسلمانانو بادشاهانو او د هغوی په زمانه کښې دے ملک ته راغلو عالمانو-  
صوفیانو او روحانی پیشویانو په برکت د اسلام رڼا د دے ملک په گوټ گوټ  
کښې خوراک شوله- په هغه زمانه کښې هر ټک چه په دکهڼ- کجرات  
او جانیور کښې طاقتور او مستقل اسلامي حکومتونه قائم شوی وو- په بنگال  
(مشرقي پاکستان او مغربي بنگال) کښې هم دغه شان مضبوط اسلامي حکومتونه  
قائم شوی وو- او د اسلام د تبلیغ- تعلیم- او اشاعت د پاره باقاعدا انتظامات شوي وو-  
:- حضرت سلطان شمس الدین :-

په دے سلسله کښې د بنگال د کورنوي علاقې دیو نامور سلطان حضرت  
شمس الدین علیه الرحمة نوم د یادولو دے- چه علاو د بادشاهي او حکمراني  
نه پخپله زمانه کښې د خدای پاک دیرینک بند او تقوی دار بزرگ وو- حضرت  
سلطان شمس الدین او د دهلې مشهور بادشاه سلطان علاء الدین خلجي  
د وراړه هم عصر وو- سلطان شمس الدین د بنگال د زمکه په بادشاهانو کښې  
اولوالعزم بادشاه تیر شوی دے- د دے نامور بادشاه د اسلام د پیر خد متونه



کری دی۔ دس لہٹ پہ علاقہ کبں ہم دہلا پہ زمانہ کبں اسلام خور شو گئے۔  
 اوڈ بنگال واسام ہولے علاقے سر د و بارہ پہ مکمل طور سر لا ہم دہلا فتح کرے  
 وے اوپہ خپل اسلامی حکومت کبں یے شاملے کرے وے۔ دس لہٹ نہ  
 تر سہ پورے یے حکومت کرے وے۔

### تبلیغی مہمؤنہ

ہر کلہ چہ حضرت سلطان شمس الدین علیہ الرحمة پہ مبارک کوکوشو  
 پہ بنگال کبں دمسلمانانو د اقتدار پہ مکمل طور سر لا قائم شو۔ نو دوی د  
 انتظامی امور ولہ مخدہ د بنگال مملکت پہ کنر و حد و نو اوپو کبں تقسیم کر لو۔  
 پہ سرحدی علاقو کبں یے فوجی چھاؤنری جو پے کرے۔ تجارت او صنعت لہ  
 یے ترقی و کرے۔ بندر گاہونہ یے جو پر کرے۔ او دغہ ملکونہ تہ یے د اسلام د  
 تبلیغ د پارہ تبلیغی مہمؤنہ اولیرل۔ پہ ست گاوں (ھٹکلی) سونار گاوں۔

چاہت کام۔ ہالنگ (سہٹ) کبں لوی لوی بندر گاہونہ او تجارتی مرکزونہ  
 وے۔ اوپہ دغہ زمانہ چہ کوم مرکزی مقامات وے۔ او ھلتہ د اسلام د تبلیغ  
 او نشر او اشاعت د پارہ دینی مہمؤنہ سے او خانقاہونہ قائم وے۔ دھغہ نومونہ  
 دلہ درج کو لے شی۔ چاہ پہ دے کبں اکثر مقامات وے مرکزی یا علاقائی  
 اسلامی دار الحکومتونو حیثیت ہم لر لو۔ ھذہ مقامات دا وے۔ دیو کوٹ۔ گور۔  
 لکھنؤٹی۔ پنڈوہ۔ ظفر آباد۔ ست گاوں۔ سونار گاوں۔ چاہت کام۔ ہالنگ  
 (سہٹ) لکھنؤر۔ میسی۔ بہار شریف۔ حاجی پور وغیرہ۔

د آہول مقامات د اسلامی تہذیب او ثقافت مرکزونہ وے۔ عالمان او مشائخ  
 چہ بہ د کویہ سلیمان او کویہ کسی (روہ۔ اوبلوچستان) حیدر آباد۔ (سندھ) لاہور۔  
 ملتان۔ پٹنور او کشمیر او دھلی نہ روان شول نو جو نیور تہ بہ راغلل۔  
 دھغہ ھاٹی نہ بہ بہار شریف تہ اور سیدل۔ او بیابہ دھغہ ھاٹی نہ د  
 بنگال خاور تہ اور سیدل۔ پہ مختلفو علاقو بنہریو او مرکزونو کبہ خوار

شول۔ استوگنہ بہیئے اختیار کرے۔ او پخیل تبلیغی مہم کین بہ مشغول شول۔  
 دھنڈو مانے سلطانانو بہ داخلہ ذمہ واری کنزلہ۔ چہ ہریونوے عالم یا  
 روحانی پیشوا بہ دئے خاورے تہ ور شریک شو۔ نو دھنڈو سرکہ بہ ہر خومرہ  
 شاگردان۔ طالب علمان یا مریدان وو۔ دھنڈو داسٹوگنے او خرخ خوراک  
 انتظام بہیئے کولو۔ او ہم ددے "روحانی ترون" پہ برکت داسلام رنزا دزیاتے  
 نہ زیاتہ خورہ شوے ولہ۔

مشرقی پاکستان او مغربی بنگال تہ چہ عالمان او مشائخ پہ خومرہ  
 زیات تعداد کین راغلی دی۔ ہلتہ استوگن شوی دی۔ او داسلام خدمتو نہ  
 یئے کریدی۔ دھنڈے اندازہ د مخدوم سید اشرف جھانگیر سہنائی علیہ الرحمۃ  
 دیوتاری مخی مکتوب نہ لکید لے شی۔ چہ د جونیور حکمران حضرت سلطان  
 ابراہیم شاہ شرقی علیہ الرحمۃ تہ یئے پہ ۸۲۹ھ کین لیبر لے وو۔ حضرت  
 سید اشرف علیہ الرحمۃ پہ دغہ خیل مکتوب کین لیکے:-

"د بنگال ہیواد ہم خومرہ بنسکے ملک دے۔ چہ دلہ تہ د مختلف مقاماتو  
 نہ بے شمیرہ عالمان او مشائخ راغلی دی۔ او دایئے خیل وطن کر زولے دے۔  
 دلہ استوگن شوی دی۔ او بیہم پلاے خاورہ کین وفات شوی دی۔ او دفن شوی  
 دی۔ د مثال پہ طور "دیوکان" نوے علاقہ واخائی۔ دلہ حضرت شیخ الاسلام  
 والمسلمین خواجہ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ اولس ممتاز مریدان  
 او خلیفہ کان پہ ابدی خراب او دہا دی۔ د سلسلہ عالیہ سہروردیہ کنہ  
 ممتاز بزرگان پہ "میسی" نوے علاقہ کین دفن دی۔ ہم دغہ حال د

لہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی پہ حکم او ہدایت سرکہ چہ شہاب الدین  
 غوری پہ ملکر تیا کین دتوانن دویمے غزالہ د حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی  
 کو م بے شمیرہ خلیفہ کان راغلی وو۔ او بیاروستو د بختیار خلیجی سرکہ د بنگال غزالہ  
 راغلی او دلہ شہیدان شوی وو۔ د دھنڈو بزرگان نومزارات دی۔ (اشر)

د "دیوتلہ" نوے مقام دے۔ چہ دلتہ د سلسلہ جلالیہ بے شمیر بزرگان  
دفن دی۔ د "نارکوٹی" پہ مقام د حضرت شیخ المشائخ شاہ جلال تبریزی  
اور حضرت شیخ احمد دمشقی علیہم الرحمۃ د بعض بہترین ملکر وادیر  
بہائیانو مزار ونہ واقع دی۔

د سلسلہ عالیہ قادریہ پہ مشاہیر و بزرگان کنبں پہ شمار د ولس  
بزرگانوز یارتونہ پہ موضع "سونار کاؤں" کنبں دی چہ پہ دے د ولس بزرگان  
کنبں دیونوم حضرت شیخ شرف الدین توامہ چہ خوبہ عالم الشان روحانی  
پیشوا تیر شوے دے۔ دھے اندازہ د دے نہ لکید لے شی، چہ د حضرت شیخ شرف  
الدین یحییٰ منیری پہ شان شہرہ آفاق بزرگ ہم د دہا پہ خاصو شاگردانو  
کنبں شمیر لے شی۔ د دوی نہ روستو حضرت باد عالم قدس سڑا اور حضرت  
بلار عالم زاہدی قدس سڑا تیر شوی دی۔ لہذا خبرہ دادا۔ چہ د بنگال  
بنہرونہ خولا پریدہ۔ چہ پہ دے ہیواد کنبں داسے ہیٹ یوہ قصبہ اوکے ہم  
نستہ۔ چہ ہلتہ د دین بزرگان عالمان اور مشائخ نہ دی اوسید لی اوہنتہ  
آباد شوی ندی؟ (مکتوب دلتہ ختم شو)

د مشرقی پاکستان ویر اولیاء اللہ داسے دی چہ دھوئی زمانہ بختیار  
خلجی نہ تختکین بیان لے شی، لیکن چہ کلہ د تاریخی حقائقو پہ رنر اکنبں  
ہے جائزہ واخیستلے شی، نو صحیح نہ ثابتیری۔ لیکن بیا ہم بالکل غلطہ ہم  
ورتہ نشی ویلے کیدے۔ اود امکنہ دہا۔ چہ د بختیار خلجی د فتوحاتونہ ورائد  
مسلمانان مبلغان دے علاقوتہ راغلی وی۔ حکمہ چہ د اسلام د اولیٰ صدی  
داسے د مسلمانانو تاجرانو تک راتک دے علاقوتہ جاری وو۔ اولوی ثبوت  
یے دادے۔ چہ پخیلہ سلطان بختیار خلجی ہم داسر نو دسودا گروپہ جامہ  
کنبں د بنگال دارالحکومت "ندیہ" تہ داخل شوے وو۔ اود دریاب پہ لارہ  
باندے د چاہ کام علاقہ تہ د عربو سوداگرانو باقاعدہ تک راتک د سنہ ۳۵۰ھ

پہ ابتداء کیں شروع شوے وو۔ اوہم پہ دغہ ست ۳۰ مطابقت ۹۰ کیں  
 د عربیہ خان لہ قصہ اور یورو کو پتے شان ریاست ہم پہ د علاقہ کیں  
 قائم شوے وو۔ چہ دھے حکمران بہ د سلطان پہ نامہ یادید لو۔ یہ  
 ۱۵۳۰ کیں دارا کان دراجہ او دچاپت کام د سلطان ترمنجہ چہ کم جنگ  
 شوے وو۔ دھے تاریخی ثبوت موجود دے۔ د اسلام د ابتدائی درے صدر پہ  
 دوران کیں کوم بزرگان چہ بنگال تہ راغلی دی۔ دھوئی پہ حقلہ خان  
 لہ دیو مستقل تاریخی اور تحقیقی کتاب لیکو ضرورت دے۔

یہ ہر حال پہ دے کیں ہیخ شک نشہ دے۔ چہ د سلطان اختیار  
 خلیجی د فتوحات و نہر وستو د بنگال خاورے تہ د علما و امشاٹو باق اعدا  
 راتگ شروع شوے وو۔ اوریا د سلطان شمس الدین پہ زمانہ او دھے  
 نہر وستو د زمانے مسلمانانویہ وخت کیں عروج تہ رسید لے وو۔ اولکہ  
 چہ محکمن ورتہ اشارہ شوے دے۔ نہ صرف د برصغیر پاک اور ہند مختلفو  
 بنہرو نواد مرکز و نو نہ بلکہ د بخارا۔ سمرقند اتبیریز او نور واسلامی  
 ہیواد و نو نہ مشاہیر بزرگان دلتہ راغلی وو۔ دلتہ استو کن شوی و و او  
 عمرو نہ یے د اسلام پہ تبلیغ کیں صرف کړی وو۔

پہ تاریخی اعتبار سرے د بنگال خاورے تہ د تو لونہ و راندے د سلسلہ  
 عالیہ قادریہ اور سہروردیہ بزرگان راغلی وو۔ او د دے ملک پہ اولی جہاد  
 کیں یے حصہ اخیستے وے۔ اوچہ کوم د دے جہاد و نو نہر وستو وندی پاتے  
 شوی وو۔ دھوئی د تبلیغ حق ادا کړے وو۔ ورپسے د سلسلہ عالیہ چشتیہ  
 مشائخ دلتہ راغلی وو۔ چہ پہ دھوئی کیں دیو مشر بزرگ د حضرت خواجہ  
 غریب نواز مشہور خلیفہ حضرت عبد اللہ کرمانی نوم د یاد و لو دے۔ پہ ابتداء  
 کیں سہروردیہ سلسلے تہ بنہ پورہ عروج حاصل شوے وو۔ اوچہ زمانہ  
 پس د حضرت نظام الدین اولیاء د مشہور خلیفہ حضرت امی سراج وچ

د سلسلہ نجف چشتیہ پہ مقبولیت کنبس اضافہ شوع ولا۔ (د حضرت اخی سراج  
تقصیاتی تذکرہ بہ روستوراشی) ہم پہ دغہ زمانہ کنبس د حضرت پیر  
بدر عالم زاہدی علیہ الرحمۃ پہ ذریعہ د سلسلہ عالیہ زاہدیہ ہم  
سببہ اشاعت شوع وو۔ د غہ نہ علاوہ د طریقت اور روحانیت د درگاہ نور  
سلسلہ مداریہ۔ قلنداریہ۔ فردوسیہ ہم د یرنیک اثرات پہ عامو خلقو  
بانڈ پریوتلی وو۔ او د خلقو نہ ہونہ یے د خدای او د رسول پہ مینہ بنیرارہ  
کری وو۔ دلتہ دا خبرہ یاد دلرل پکار دی چہ جھونر د پخوانی زمانے دغہ  
تول روحانی پیشوایان د شریعت او طریقت د وار و د تولو علمو نو د اسرار  
اور مومنو نو حنے واقف وو۔ د دوئی پہ نظر کنبس پہ شریعت او طریقت کنبس ہنج  
فرق نہ وو۔ او د ظاہری او باطنی د وارہ علمو نو پہ ذریعہ بہ یے د خدای  
مخلوق د اسلام حق دین تہ را بللو۔ او پہ اسلام بہ یے مشرف کولو۔ او چہ کوم  
بہ مسلمانان وو۔ دھوئی نہ بہ یے صالحہ مسلمانان جوہر ول۔

### سرزمین اولیاء

د سرزمین پاکستان او مغربی بنگال پہ طول او عرض کنبس د اولیاء کرامو  
بے شمیرہ مقبرے او مزارات دی۔ چہ دھغہ پہ وجہ مونی دے ہیوا دتہ۔ سر  
بین اولیاء "وٹیلے شو۔ پہ گور۔ پنڈ ولا۔ ظفر آباد۔ دیو کوٹ۔ سونار گاؤں۔  
چاٹ کام۔ سلہٹ۔ دھاکہ او دے پہ مضافا تو کنبس د لوی لوی اولیاء اللہ و  
درگاہونہ دی۔ چہ دھغہ لہ عقیدتمندان سلام او دعائے حاضر پیری۔ دلتہ د مثال  
پہ طور دیو شو اولیاء کرامو نو مونہ لیکے شی۔

پاکستان

- (۱) حضرت شاہ محسن اولیاء متوفی ۷۹۵ھ مزار مبارک دھاکہ مشرقی
- (۲) حضرت شیخ پیر شاہ راستی مزار مبارک پتھرہ
- (۳) حضرت شیخ شاہ انور قاسمی متوفی ۸۳۷ھ مزار مبارک فرورہ شریف (میوگلی)
- (۴) حضرت شیخ صفی الدین مزار مبارک چھوٹا پنڈ ولا

(۵) حضرت شیخ پیر شاہ دولہ دریائی قادری مزار مبارک کوہ -

(۶) حضرت شیخ پیر کورا میاند قادری - مزار مبارک کوہ -

(۷) حضرت شیخ مولانا بابر خودار متوفی ۸۸۵ھ

(۸) محفوت شیخ نعمت اللہ خان بت شکن

(۹) حضرت شیخ جلال دکنی (د دوئی مزار مبارک د کور محنت هاوس د ہاگہ د

اعطاء دلکشا سرادے۔

(۱۰) حضرت شیخ ملک پیر مہنی مزار مبارک دھا کہ (دھوبائی سکریٹری ایٹ سٹ)

(۱۱) حضرت شیخ شالعلی بغدادی متوفی سنہ ۸۸۰ھ مزار مبارک پھاگہ قصبہ

پہرانی (پہناکہ)

(۱۲) حضرت شیخ سید جلال الدین عاملی متوفی سنہ ۹۳۰ھ مزار مبارک سیٹنگرا

(۱۳) حضرت شیخ حاجی بابا صالح علیہ الرحمۃ مزار مبارک تراہیں کہیں۔

(۱۱۲) حضرت شیخ المشائخ ابراہیم دانشمند از مہر افشاری سہروردی۔ مزار

مبارک سو : ناریکاؤں .

(۱۵) حضرت شیخ سید علی ترمذی مزار مبارک موضع دھرائی۔ (دھاکہ)

یہ دے کہیں بعض بزرگان داسے ہم دی چاہیہ پخوانو تذکر و کیں فقط

نمونہ قدرے ذکر شوییدی۔ اوھوہ ۴۴ یہ غیر واضح اور نامکمل شکل سرے اوڈ

یوٹو مشہور و بزرگانہ ذی غیرد نور و حالات چرتہ ہم نہ پید اکبری دہنے

بزرگان و نمونہ یہ روایتوں کی یاد دہی۔ لیکن دھنوی زمانہ اوصحیح حالات

نہ معلومیری۔ بعض درکار ہونہ داسے ہم شدہ ری۔ یہ ہفاد داسے فہستہ مشہور

اما ما نوا و مشایخ کرام و تده منسوب دی. چه ددغه مشایخ و بنگال تده راتل نه

شی ثابتید لے۔ د مثال یہ طور:-

(۱) یہ پچا ت گام کنس یو در کالہ حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمة تہ

منسوب دے۔

(۲) پہ چہا کہ کنب د عظیم پور نوم قبرستان نہ باہر شمال طر ف تہ یوقبر  
دے۔ ددے قبر پہ حقلہ وئیے شی چہ داد حضرت ابراہیم ابن ادہم بلخی  
علیہ الرحمۃ مزار دے۔

(۳) پہ چاہ کام کنب یوہ چینہ وکدھے نسبت حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر  
علیہ الرحمۃ تہ کووے شی۔

(۴) پہ چاہ کام کنب د حضرت پیر بلر عالم زاہدی علیہ الرحمۃ یوچلہ خانہ  
دکدھے تہ ہو بہو د زیارت شکل ورکھے شرع دے۔ لکہ پہ مغربی  
پاکستان کنب چہ حائی پہ حائی د حضرت سید جلال الدین حسین الملقب  
پہ محمد وم جہانیاں جہان گشت کوہ چلہ خانے دی۔ ہخے تو لولہ د زیارتونو  
شکل ورکھے شرع دے۔ لیکن بہر حال داہول د نامور ورو حالی پیشوا نو  
پہ نوم جوہر شوی آثار دی۔ او دعوامو د عقیدت مرکز ونہ کرمجیدی دی۔

### شہیدان او مجاہدین

د مشرقی پاکستان او مغربی بنگال پہ ہیواد کنب دیرے مقبرے پہ اصل کنب د  
شہیدان او مجاہدین اسلام دی۔ چہ ہخہ د بزرگانو د زیارتونو پہ نامہ یلیری  
اونورٹے پہ ہخے باندے عرس او چہراغان ہم کووے شی۔ ددے وجہ پہ اصل کنب  
دادلا۔ چہ پہ تاریخ اسلام کنب د داسے دیر و فوٹی سالارانو او جرنیلانو نومونہ  
موجود دی۔ چہ ہخو کی غزا کالے کړیدی۔ فتوحات یے کړی دی۔ او د ہخہ نہ  
روستو دیو عالم دین۔ مبلغ اسلام او۔ پیشتوا پہ شکل کنب یے د اسلام  
رنزل ہم خورے کړے دہ۔ پخپلہ ہم د مذہب پابند وو۔ او د شریعت خدمت یے  
د تبلیغ پہ ذریعہ ہم کووے او لکہ۔ چہ محکبں ورتہ اشارہ او شوع۔ د بنگال پہ  
خاورہ پہ غزا کنب خود سلسلہ عالیہ قادریہ او سہروردیہ بے شمیر مشائخ  
د فوٹی سپہ سالارانو پہ شکل حصہ اخیستے دہ۔

د دے قسم نہ چہ کرم مجاہدین سپہ سالاران او امیران تیر شوی دی۔ د

د وفات نہر وستو عام خلق ورسره درو حانی پیشوایانوپہ حیثیت سرعقیدت  
ساتی لکہ حضرت سالار مسعود غازی المعروف "غازی میاں" یا "بالہ میاں"  
چہ د حضرت سلطان محمود غزنوی پہ زمانہ کنب تیر شوے دے۔ او مزار مبارک  
یہ پہ بھرا پیچ کنب دے۔ یا لکہ د حضرت امام تاج فقیہ مخدوم الملک مشرنیکہ  
فاتح بہار (منیر) شر۔ یا لکہ حضرت سید ابراہیم المعروف ملک بیاد بہار  
شریف شر۔

د مشرقی پاکستان او مغربی بنگال پہ خاور کہ حضرت بابا آدم شہید  
(مزار مبارک بکرم پور پھاکہ) حضرت ظفر خان غازی (مزار تریخی) حضرت  
اسماعیل خان غازی (مزار رنگ پور) حضرت سید الحارثین، میرنا مورخان  
حضرت خان جہان او حضرت غازی ملک اکرم خان تولہم دے قسم  
مجاہدین اسلام امیران اوسپہ سالاران وو۔ دا تول د ابتداء دی دور جرنیلان  
اوسپہ سالاران مجاہدین وو۔ چہ د خیل خیل حکومت پہ دوران کنب دے اسلام  
لوی خدمتو نہ کپی دی۔ یہ دوئی کنب حضرت خان جہان د چار شنبہ پہ ورخ  
۲۶ ذ الحجہ ۸۶۳ھ وفات شوے دے۔ مزار مبارک یہ پہ باکوہاٹ (کھلنا)  
کنب دے۔ د موضع کھلنا د شپیتہ و کنب دونو والا عظیم الشان جماعت د دے  
یادگار پاتے دے۔

پہ مجموعی طور سرکہ د بنگال (مشرقی او مغربی بنگال) پہ مشاہیر و  
اورو حانی پیشوایان و کنب د حضرت اختیار الدین بختیار خلیج، حضرت  
شیخ دریائی قادری، خواجہ رکن الدین سمرقندی، حضرت شیخ احمد  
دمشقی، حضرت شیخ عبداللہ کومانی، حضرت شیخ شرف الدین تومہ،  
حضرت شیخ شاہ جلال تبریزی، حضرت راجہ بیابانی، حضرت شیخ  
سراج الدین عطا، حضرت شیخ عثمان اخی سراج، حضرت شیخ علاء الحق،  
حضرت شیخ مخدوم الملک پیر بدر عالم زاہدی، حضرت قاضی سراج الدین



صدیقی . حضرت شیخ نور قطب عالم <sup>۱۴</sup> . حضرت پیر قتال <sup>۱۵</sup> . حضرت شیخ حمید <sup>۱۶</sup>  
 دانشمند منکمل کوٹی . اویہ پولوسلاطینو کبسن د حضرت سلطان مبارک <sup>۱۷</sup>  
 شالا . حضرت سلطان علاء الدین <sup>۱۸</sup> علی شالا . حضرت سلطان الیاس <sup>۱۹</sup> شالا  
 او حضرت سلطان غیاث الدین اعظم شالا نومرنہ دیاد ولودی . چہ دروئی  
 پیشرو اوسی خیل حضرت اختیار الدین محمد بختیار خلجی بزرگ پستو سلطان وو .  
 پاد دے پورتنو بزرگانوا و مشاہیر و کبسن د مخکینو بچلے و تذکرہ  
 ورنہ بیان شوے دلا . دروستنو بچلے بزرگانو حالات او تذکرہ پاد  
 پور لا تفصیل سرکار وستو درج کرلے شی . دیار د دے چہ د بنگال پاد  
 هیواد کبسن چہ خمونہ د مشاہیر و کبسن کو ششونو **کوم**

”روحانی ترون“

پاد وجود کبسن راغلے دے . د هخ یاد

تازہ کرلے شو :

والحمد لله رب العالمین ط

## حضرت شیخ شرف الدین توامہ علیہ الرحمہ (س ۲۵۰۰ھ)

دہلی (مشرقی پاکستان اور مغربی بنگال) پہ عالما نوامشاؤں کو کس  
حضرت مولانا شرف الدین توامہ دہلی کے مقتدر ہستی، خاوند بزرگ  
تیر شہوے دے۔ پہ سوز کاؤں مشرقی پاکستان کس ددوی دینی مدرسہ  
دیر مشہور دے۔ حضرت مخدوم الملک پہ خپل کتاب "خزانہ پر نعمت" کس  
دے خپل نامور استاد دعالمی استعداد تذاکرہ دے الفاظ کو کس کرے دے۔  
"مولانا شرف الدین توامہ دہندوستان پہ عالما نو کس دومرہ زیات  
مشہور وو۔ چہ ددوی پہ علم کس دہیچا شک نہ وو۔ دوی بہ ریسہمین  
پتکے اوپر تو غائب استعالو۔ دوی داسے احکام اور مسائل لیکلی دی۔ چہ نور  
عالما نو لہ ہم ددوی تقلید پہ کار دے۔ کہ شاگرد تہ دسبقت بنود لو پہ دوران  
کس باہ خہ مشکل ورتہ پین شہ۔ نو غور او فکر بہ یے شروع کر لو۔ د  
دوی دے قسم غور او فکر نبہ د اوا۔ چہ دپتکی شملہ بہ یے پہ او کہ  
راواچولہ۔ او د شملہ پلیسک بہ یے پتہ کو تو کس منلو رامبلو۔ تردے محلہ چہ  
ہنہ مشکلہ مسئلہ بہ یے حل کر لہ۔ دپتکی شملہ بہ یے ساتھ گذار  
کر لہ۔ او مسئلے باریکات بیانول بہ یے شروع کر لہ۔"

د حضرت مخدوم الملک شرف الدین بھاری یو د ترہ خوی  
وو۔ چہ دھوئی نوم حضرت مخدوم شاہ شعیب علیہ الرحمہ وو۔ او  
د صوبہ بھار ضلع موٹیکر پہ موضع شیخ پورہ کس یے مزار مبارک دے۔ دغہ  
حضرت مخدوم شاہ شعیب خپل کتاب "مناقب الاصفیاء" کس د حضرت  
مولانا شرف الدین تذاکرہ دے الفاظ کو کرے دے۔

پہ دے زمانہ کس د مولانا شرف الدین توامہ د عظمت، بزرگی او

دانشمندی شهرت یوآئے دہند پہ مملکت کنیں خہ چہ پہ عرب او عجم  
کنیں ہم خورشوے وو۔ پہ تمامی علمونو کنیں یئے درجہ دکمال لرلہ جتی  
چہ پہ علم کیمیا اوسیمیا کنیں یئے ہم مہارت لرلو۔ پہ دینی علمونو کنیں  
د علماء دین مرجع وو۔ عوام او خواص۔ امیران اوباد شاہان ہول یئے  
یوشان معتقد او فرمانبردار وو۔ پہ علم سیمیا کنیں بہ یئے عجیبہ تماشے  
مخلوقہ بنود لے۔ د مملکت بنگال ہول خلق یئے دومرہ فرمانبردار وو۔ چہ  
د دہلی بادشاہ سرہ د اویرہ پیدا شو۔ ہسے نہ د بنگال پہ بادشاہی باندے  
قبضہ اونہ کری۔ خہ ذریعے یئے اولتو لے چہ حضرت مولانا شرف الدین توامہ  
سونارگاؤں تہ تشریف یوسی۔ پہ ہونہ زمانہ د بنگال علاقہ د سلطنت  
دہلی ماتحت حضرت مولانا چہ پہ دئے پوہہ شو۔ نزد فرست نہ یئے کار  
واخیست۔ او پہ دے خیال چہ اطاعت د اولو الامر واجب دے۔ سونارگاؤں  
تہ یئے تشریف یوہلو۔ ہلتہ یئے ہونہ عظیم الشانہ دینی مدرسہ بناء کرہ۔  
چہ مشاہیر و بزرگانو پکنیں فیض حاصل کرے دے۔

د حضرت مخدوم الملک او حضرت مخدوم شاہ شعیب د وار و د  
پور تہ بیانونہ صرف د حضرت مولانا شرف الدین توامہ پہ علمی تجربانہ  
رہا پریتہ لیکن د دوی زمانہ ترینہ متعین کیدلے نشی۔ پہ دے سلسلہ کنیں  
زیاتی نور معلومات دا ہم پہ لاس راغلی دی۔ چہ خہ وخت حضرت مولانا  
شرف الدین توامہ علیہ الرحمة د سونارگاؤں نہ دہلی تہ تشریف یوہلو۔  
نوبنہ ہیرہ مودہ یئے دبہار شریف پہ منیرنومے مقام کنیں د حضرت مخدوم  
یحییٰ منیری علیہ الرحمة سرہ تیرہ کرہ و۔ اوچہ خہ وخت د دے حائے نہ  
رخصت کیدلو نو مخدوم الملک شیخ شرف الدین بہاری یئے د خان سرسوار  
گاؤں تہ بوتلے وو۔ پہ دے سلسلہ کنیں د کتاب مناقب الاصفیاء بیان دادے  
چہ حضرت مخدوم الملک شیخ شرف الدین بہاری پہ دغہ نیہہ خٹے وو۔

اود دینی علمونو تحصیل نہ فارغہ شوے وو۔ لیکن پہ تحقیقی انداز کنیں علمونو  
تکمیل دپارہ حضرت شیخ توامہ علیہ الرحمۃ سرہ سونارکاؤں تہ تلے وو۔  
ہیرہ مودہ یے پہ سونارکاؤں کنیں تیرہ کرے وہ۔ اود لتہ یے وادہ ہم کرے وو۔  
دلہ یے یو خوی پیدا شو۔ روستویے بال بیج منیر (بہار) تہ راوستلو۔ او پچلہ  
دپیر طریقہ تہ تالاش کنیں دہلی تہ لالہو۔ پہ دہلی کنیں یے حضرت شیخ  
نظام الدین اولیاء او حضرت ابوعلی شالہ قلندر یے شیخ شرف الدین پانی  
پتی علیہم الرحمۃ سرہ ملاقاتونہ اوشول۔ اوبیا یے حضرت نجیب الدین  
فردوسی علیہ الرحمۃ نہ لاس نیوہ او کرلہ۔

دپورتہ بیان زمونہ دپورتہ دے دے۔ چہ مونہ پہ عور سرہ پدے  
نظر واجو۔ نو معلومہ شی۔ چہ حضرت مخدوم الملک شرف الدین بھاری  
سونارکاؤں تہ تلل۔ بیا واپس بھارتہ راگر حیدل اود دے حای نہ دہلی تلل  
دندے زمانے واقعات دی۔ خہ وخت چہ مخدوم الملک دہلی تہ رسیبری۔ نو  
حضرت شیخ المشائخ نظام الدین اولیاء او حضرت ابوعلی شالہ قلندر دوارہ  
زونڈی وو۔ اور روستوداد وارہ علی الترتیب پہ ۷۲۲ھ اور ۷۲۵ھ کنیں وفات  
شوی دی۔ اود دے نہ پہ قیاس سرکہ او ٹیلے شوچہ حضرت مخدوم الملک بہد  
سنہ نہ خہ بڑے ورخے روستود لتہ رائے وی او ہم دے نہ مونہ حضرت  
مولانا شرف الدین زمانہ ۷۲۵ھ اندازہ کرے دے۔

اوس بل خواتہ چہ دسونارکاؤں تاریخی جائزہ واخونو دتاریخی  
حقایق پہ رنہا کنیں معلومہ شی۔ چہ دتہ لونہ پہ اول حل رکن الدین کیاؤں  
پہ ۷۹۹ھ کنیں دسونارکاؤں نہ خراج وصول کرے دے۔ دکیکاؤں جانشین  
اور ورسلطان فیروز شالہ شہنشاہ دہلی چہ یو اولو العزم حکمران تیر  
شوے دے۔ ہفہ پہ مکمل طور سرکہ دبنگال مملکت پچیل سلطنت کنیں  
شامل کرے وو۔ پہ ۸۵۰ھ کنیں یے ہلتہ تگسال قائم کرے وو۔ اود

خیل سلطنت مشرقی اقلیم مرکزی مقام میں سونار گاؤں مقرر کرے وو۔  
 دے نہ دا اندازہ لکھ لے شی چہ حضرت مولانا شرف الدین توامہ قدس سرہ  
 دستہ نہ روستو اوڈ اتے صدی ہجری پہ ابتدائی کلونو کیں سونار گاؤں تہ وو۔  
 د حضرت شیخ رکن الدین سمرقندی او حضرت مولانا تقی الدین مہوی  
 نہ روستو حضرت مولانا شرف الدین توامہ د بنگال پہ عالم انوکس د ریم عظیم  
 الشان بزرگ وو۔ چہ دوئی پہ برکت پہ دے ہیواد کیں د اسلام رسد  
 زیاتے نہ زیاتہ خورہ شویدہ۔ پہ فارسی ژبہ کیں د علم فقہ یوور کوئے منظم  
 کتاب دے۔ چہ د ہفت نوم دے، نام حق، اولے شعرے داسے دے۔

نام حق برزبان ہے دائم : کہ بربان و دلش ہے خزانم  
 د کتاب پہ لسم تاریخ د جمادی الاول ۱۳۹۳ھ کیں حضرت مولانا توامہ پہ موضع  
 سونار گاؤں مشرقی پاکستان کیں تالیف کرے دے۔ پہ دے کیں ۱۸۰ یوسل اتیا اشعار  
 دی۔ چہ پہ لسن بابونو مشتمل دی۔ دے کتاب نہ معلوم پیری چاہے حضرت مولانا  
 توامہ علیہ الرحمة پہ اصل کیں د بخارا اوسید ونگے وو۔ دے کتاب "نام حق"  
 دے لاندینی شعر تہ د و مرہ عظیم الشان مقبولیت حاصل شویدے۔ چہ د  
 برضغیر پاک و ہند د اکثر و جماعتونو پہ دیوالونو پاس لیکے شرمے کی شعراء دے۔  
 روز محشر کہ بھان گلزار بود : اولین پرکشش نماز بود

دار سالہ د پاکستان د قیام نہ و پراندے پہ بنگال او بھار کیں طالب علمانو  
 تہ بہ د گلستان۔ بوستان نہ و پراندے پہ درس لو لو لے شوا۔ او پہ مغربی  
 پاکستان خصوصاً سابق صوبہ سرحد۔ قبائلی علاقوا و افغانستان کیں  
 د مولانا شرف الدین د غلہ کتاب "نام حق" د مولانا مصلح الدین شیرازی  
 کتاب "کریم" او حضرت شیخ عطار "پند نامہ" او دوہ نورے و پرے منظومے  
 رسالے دیوے مجموعے پہ شکل کیں د "پنج گنج" پہ نوم د گلستان او بوستان  
 نہ محکمن پہ تو لو دینی مدرسو او جماعتونو کیں پہ درس لو لو لے شی۔

یہ موضع سونار گاؤں کبیں یہ مقام دھوکرا پارا، یہ یوہ آزاد چوترا باندے  
 دحضرت مولانا شرف الدین توامہ علیہ الرحمۃ مزار مبارک واقع ہے۔ ددغہ  
 چوترا دپاسہ نور کپڑا تونہ ہم موجود دی۔ چہ ددوئی د خاندان نورو  
 افراد و معلومی۔ ددوئی دیوے لورنی بی نکاح دحضرت مخدوم الملک شرف  
 الدین بہاری علیہ الرحمۃ سرہ شوع و۔ مولانا شرف الدین توامہ حالات  
 خان لہ جدایہ کومہ تذکرہ کبیں نہ شی موند لے۔ صرف مخدوم الملک او مخدوم  
 محمد شعیب یے ذکر کرے دے۔ اودر غہ نہ علاوہ د مخدوم الملک د تذکرے  
 یہ ضمن کبیں یے حاثی یہ حاثی ذکر را غلے دے۔

دس ۱۷۲۵ھ تر ۱۷۲۵ھ د زمانے پہ خواؤشا کبیں ددہلی پہ عالم انوکبیں  
 موبن تہ یودا سے نوم پہ نظر راجی۔ چہ پہ ہفہ باندے د شرف الدین توامہ  
 قدس سرہ شک کید لے شی۔ چہ ہفہ بہ ہم داوی۔ اود غہ نامور شخصیت د  
 سلطان بلبن د زمانے مولانا شرف الدین الواحی علیہ الرحمۃ دے۔ جناب  
 صباح الدین عبد الرحمان پخیل کتاب "بزم مملوکیہ" کبیں لیکلی دی۔ چہ  
 حضرت شرف الدین الواحی د عالم انوکبیں د لہ کبیں مقتدر عالم وو۔ د پیر لوئی  
 فقیہ وو۔ پہ دہلی کبیں د فقہ د درس دیارہ زیات شہرت یے لرلو۔ فتاویٰ  
 الواحی ددوئی مشہور او مستند تالیف دے۔ سلطان بلبن دحضرت مولانا  
 شرف الدین توامہ دیر زیات قدر او عزت بہ کولو۔ ددغہ نہ علاوہ ددہلی  
 پہ عالم انوکبیں د شرف الدین پہ نامہ بل کوم یو عالم د دومرہ لوئی علی  
 استعداد او فضیلت خاوندانہ دے تیر شوع۔ د کوم علی تبحر او فضیلت  
 ستائنے او نسبت چہ حضرت مخدوم الملک او مخدوم محمد شعیب دحضرت  
 شرف الدین توامہ ذات مبارک تہ کرے دے۔ پہ دے وجہ د اخیال پیدا  
 کیری چہ شرف الدین توامہ او شرف الدین الواحی دواہ نومونہ بہ ہم  
 ددغہ یو عالم وی۔ چہ ددہلی نہ د بہار پہ لارہ سونار گاؤں تہ تشریف

دہے وو۔ پہ نوم کبن فقط د توامہ او الوالجی فرق دے۔ لیکن پہ تاریخ کبن  
 د پیر و د اسے عالم انو نومونہ موجود دی۔ چہ پہ مختلفو لقبونو سولہ یاد  
 شوی دی۔ لکہ حضرت خواجہ معین الدین حسن پہ اجیری۔ چشتی۔  
 سنجری درے واپہ نسبتی نومونو اولقبونو سولہ مشہور دے۔ یالکہ حضرت  
 مخدوم الملک شرف الدین منیری چہ پہ بہاری۔ فردوسی۔ اومنیری  
 درے واپہ لقبونو سولہ شہرت لری۔ پہ دے وجہ د توامہ او الوالجی لقبونو  
 ترمخہ فرق دومرہ لوئی فرق نہ پیدا کوئی۔ او حکمہ موثر او وٹیل چہ کیدے  
 شی چہ داد واپہ ہم دیو عالم لقبونہ وی۔ ددے نہ علاوہ ددوی دغہ لقب  
 توامہ تو اللہ ہم ذکر شوے دے۔ پہ مخے تذکر و کبن توامہ او پہ مخے کبن تو اللہ  
 راغلے دے۔ پہ ہر حال پہ سونار کھاؤں مشرقی پاکستان کبن ددے نامور  
 عالم بناء کپے مدرسہ او ددوی شہرہ آفاق تالیف "نام حق" ددوی داسے  
 فیض دے۔ چہ د آسام نہ تر آمو پورے پہ برصغیر پاک و ہند او افغا  
 نستان کبن تو لو مسلمانا نوتہ یو نشان رسید لے دے۔ اور سیبزی۔  
 او دیو داسے روحانی تہرون دے۔ چہ دبخارا او سونار کھاؤں ترمخہ  
 فاصلے یے رانہاے کپری دی۔  
 علیہ الرحمة والغفران۔

---

# حضرت شیخ جلال الدین تبریزی

(مشرقی پاکستان)

(۱۲۳۷ھ)

حضرت شیخ المشائخ شاہ ابوالقاسم جلال الدین تبریزی علیہ الرحمة  
نوم د مشرقی پاکستان د ابتدائی دور پہ مسلمانانو عارفانو مبلغانو کنس دیر  
بنکارا دے۔ دے د قونیہ د مشہور بزرگی حضرت شیخ ابوسعید تبریزی  
علیہ الرحمة مرید وو۔ او حضرت شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین  
سہروردی خلیفہ وو۔

موبدہ مخکنس د خواجہ بزرگ معین الدین حسن چشتی  
اجمیری پہ تذکرہ کنس مختصراً د ذکر کرے دے۔ حضرت شیخ جلال  
الدین تبریزی د برصغیر پاک او ہند پہ نامور و بزرگانو کنس شمار لے شی۔  
د خپل وخت عالمانو۔ بزرگانو۔ امیرانو او بادشاہانو پہ دیر زیات قدراو  
عزت کولو۔

وئیلے شی چہ دے پہ اول سرکنس لوی د بدبہ اوشان او شوکت  
لرونکے بادشاہ وو۔ مگر چہ زړه په د خدا ئی پہ مینہ رو بنانہ شو۔  
نوباد شاہی په موئی ته حوالہ کړه۔ حضرت شیخ الشیوخ خواجہ شہاب  
الدین عمر سہروردی پہ دربار کنس حاضر شو۔ لاس نیو کہ په تہینہ  
او کړه۔ او ورپسے او کالہ په د خپل دغہ پیر طریقت پہ خدمت کنس تیر کړل۔  
او د شریعت او طریقت ټول رموز په د هغوئ نہ زدہ کړل۔ پہ دغہ نیتہ چہ  
دے د خپل پیر طریقت پہ حضور کنس پہ بغداد کنس وو۔ حضرت خواجہ  
بہاؤ الدین ذکر یا ملتانی بغداد شریف ته راغله وو۔ او حضرت  
خواجہ شہاب الدین سہروردی نہ په لاس نیو کہ په وہ۔ او د غلغله



د حضرت خواجہ جلال الدین تبریزی او خواجہ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی  
 ترمنجہ خوبہ دوستانہ جوہ شرمے دے۔ او پیر پہ صحبت کس د اوکے  
 کالہ زمانے تیر ولونہ ہر وستو حضرت خواجہ جلال الدین او خواجہ بہاؤ  
 الدین ذکریا د دنیاے اسلام ایران۔ ترکی۔ عرب وغیرہ سیاحت لہ روان  
 شوی وو۔ د سیاحت پہ دوران کس چہ حضرت خواجہ جلال الدین تبریزی  
 د حضرت خواجہ فرید الدین عطار سر لیدل او شول نو دغے واقع نہ  
 روستو حضرت خواجہ بہاؤ الدین ذکریا ترینہ بیل شوملتان تہ یے تشریف  
 راوړلو۔ او حضرت خواجہ جلال الدین تبریزی یو محل بیا بغداد تہ راغے  
 ورپے خہ زمانہ روستو حضرت خواجہ جلال الدین تبریزی۔ حضرت  
 خواجہ اوحد الدین کرمانی او حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی  
 علیہما الرحمة درے واپرہ ملگری شول او ملتان تہ راغلل۔ دلتہ یے خہ  
 زمانہ د حضرت خواجہ بہاؤ الدین ذکریا سر ل تیر ل کړلہ۔ لکہ چہ وړاندے  
 ذکر شوے دے حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج پہ دغہ ور جو کس پہ  
 ملتان کس د حضرت بہاؤ الدین ذکریا پہ درس کس دیر ل وو۔ سبق یے  
 لوستلو۔ بیا چہ خہ وخت حضرت خواجہ اوحد الدین کرمانی واپس بغداد  
 تہ روان شو او حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج ہم ورسر ل ملگری  
 بغداد تہ روان شول۔ او حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی لاہور  
 پہ لارہ دہلی تہ روان شو۔ نو حضرت خواجہ جلال الدین تبریزی  
 علیہ الرحمة د ملتان تہ واپس غزنی تہ لاړلو۔ دا واقعات د ۸۶۷ھ  
 اوستہ د منج زمانے دی۔

دا سے معلوم ہوی چہ د غزنی نہ بیاد و بارہ د سلطان شہاب الدین  
 غوری سر ل پہ ۸۷۱ھ کس بر صغیر پاک او ہند تہ راغلے دے۔ پہ لاہور  
 او ملتان کس د دوی د دوبارہ قیام صحیح تاریخونہ راتہ تراوسہ پورے

معلوم شوی نہ دی۔ البتہ دومرہ معلومہ دلا۔ چہ کہ سلطان شمس الدین  
التمش پہ زمانہ (۷۴۰ھ تا ۷۴۳ھ) کنیں دہلی تہ راغلے وو۔ او خہ  
زمانہ یے دلتہ تیرہ کرے وے۔ دہلی تہ بیا بیا یون تہ لاپلو۔ او دغلہ دختہ  
مودے تیر وونہ پس بنگال تہ یے تشریف یوہلو۔ د بنگال پہ مشرقی او  
مغربی دواہو حصو کنیں پہ مختلفو مقاماتو کنیں یے تبلیغ اوکریو۔ پہ زرگوںو  
غیر مسلم خلق ددوئی پہ لاس مسلمانان شول۔ او دھند و مذہب ڇیر  
لوئی لوئی پنہ تان ددوئی سرکہ دبحث مباحثے کولونہ روستو ددوئی معتقد  
اوپہ ایمان مشرف شول۔ د بنگال پہ زمکہ باندے سلسلہ عالیہ سہروردیہ  
لہ ددوئی فروغ ورکریے وو۔ حضرت شیخ جلال الدین تبریزی دعلم او  
معرفت او کرامت لرونکے بزرگ تیر شوے دے۔

پہ بنگال کنیں ”ہلاوت مہر“ نوہ یوہند و پنہات تیر شوے دے ہنہ  
یو کتاب لیکے دے۔ دہے نزم ”شیخ سہبودیا“ (یعنی شیخ فیض رسان عالم) پہ  
دے کتاب کنیں یے دحضرت شیخ جلال الدین تبریزی دکرامت او خرق عادت  
کار و نوحوالات پہ تفصیل سرکہ بیان کری دی۔ دا کتاب پہ سنسکرت ژبہ کہنے  
دے۔ خہ زمانہ کیوری دبنگالی ژبہ یو فاضل عالم ڇ اکتر ”سیوکار سین“  
پہ بنگالی ژبہ کنیں ددے کتاب ترجمہ شائع کرے دلا۔ ددے نہ علاوہ بزرگانو  
دحالات اوجہ ہر خومرہ تاریخنہ او تذکرے دی۔ پاہ ہنہ ٲولو کنیں ددوئی  
حالات لیکلی شوی دی۔ مولانا عبدالحق محدث دہلوی پخپل کتاب اخبار  
الاخبار کنیں او مشہور سیاح ابن بطوطہ پخپلہ سفر نامہ کنیں ددوئی  
ذکر پہ تفصیل سرکہ کرے دے۔ چہ دلتہ دپورتہ ذکر متو مختلفو  
تذکرونہ پہ اختصار سرکہ ددوئی حالات اقتباس کوٹولے شی۔

روایت دے چہ خہ وخت ددوئی دہلی تہ راور سیدل نوچار  
چاہیرہ آوازہ خورہ شولہ۔ ددہلی بنہر ٲول خلق پرے رامات شول۔

پچھلے سلطان شمس الدین التمش ہم دخیلو درباری او حکومتی سترانو  
سرا ددوی سلام له ورغے. او په شاهانه طریقہ سر لای ددوی میاستیا  
اودیرے انتظام او کړلو. حضرت شیخ جلال الدین تبریزی چہ قرارے اونیکو  
نود حضرت شیخ قطب الدین بختیار کاکی لیدلوله ورغے. هغوی چہ ددوی د  
راتلونہ خبر شول نو مخی له ور له راغے او په پیر محبت او عزت سر لای خپل دیر  
او خانقا ته بوتلو په دهلی کبس ددے دواړو بزرگانو په وجه دطریقت او  
معرفت محفل نور هم گرم شو. حضرت شیخ شهاب الدین سروردی مشهور  
خلیفه حضرت قاضی حمید الدین ناگوری هم په دغه ورځو کبس په دهلی کبس  
وو. او ددوی په صحبتونو کبس به شامل وو. مخکسې دخواجہ غریب نواز په  
تذکره کبس دا بحث تیر شوے دے. چہ هر کله په بغداد شریف کبس خواجہ  
بزرگ خپل نامور خلیفه حضرت بختیار کاکی ته بیعت ورکولو او په دغه  
موقع کوم مشاهیر بزرگان موجود وو. یو په هغوی کبس شیخ جلال الدین  
تبریزی هم وو. بله دا چہ خواجہ غریب نواز او حضرت خواجہ جلال  
الدین تبریزی دواړو حضرت خواجہ ابوسعید تبریزی نه فیض حاصل  
کړے وو. چنانچہ ددے حقایقو او واقعاتو په رنځ کبس دا اندازه لگول آسان  
کیدے شی چہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی چہ حضرت جلال الدین  
تبریزی پیر زیات احترام او عزت کولو د هغه وجه داوکه چہ حضرت جلال الدین  
تبریزی د حضرت قطب صاحب د پیر طریقت حضرت خواجہ بزرگ پیر بهائی  
اوملکړے وو. اود دغه نه حضرت سلطان شمس الدین التمش یے پیر احترام  
حکمه کو لوی چہ سلطان شمس الدین التمش علیه الرحمة د حضرت قطب  
الدین کاکی علیه الرحمة مرید وو. اود دے نه اندازه لگیدے شی. چہ  
هر کله ددهلی روحانی پیشوا حضرت قطب الدین بختیار کاکی اود دهلی  
بادشا حضرت شمس الدین التمش دواړو حضرت جلال الدین تبریزی

دومرے زیات احترام کو لو۔ نوچہ ددھلی عوامو او خواصو تو لو پہ زپ ونو کنب  
 بہ ددوی خومرے قدر او منزلت وو۔ لیکن ددھلی نشان دے۔ پہ ہرے نوک خبرے  
 کنب استثناء وی۔ ہم پہ ددھلی کنب دحکومت صدر الصدور اوقاضی القضا  
 شیخ الاسلام نجم الدین صغریٰ بود اسے انسان وو۔ چہ ہفہ اول دقطب الاقطاب  
 قطب الدین بختیار کاکی پہ راتلو بیا دقاضی حمید الدین ناگوری پہ راتلو او بیا د  
 حضرت شیخ شالہ جلال پہ راتلو او دقدر او احترام پہ دومرے اوچت اعزاز منڈلو  
 خفہ او زہیر وو۔ ددے بزرگانو سرے پہ زپہ کنب بغض او کینہ پیدا شوے۔ شیخ  
 نجم الدین صغریٰ دخپل بغض او کینہ پہ وجہ یے یوسازش جو کر و۔ لیکن د  
 ہفہ سازش نتیجہ آروے اوختہ پچیلہ شیخ نجم الدین صغریٰ پرے ذلیلہ شو۔  
 او دحضرت جلال الدین تبریزی د عظمت درجہ نورہم اوچتہ او مشہور آشورے۔  
 دا واقعہ داسے ول۔ چہ خہ وخت حضرت شیخ جلال الدین تبریزی  
 دھلی تہ راور سیدہ۔ نوشہنشاہ التمش پہ پیر عقیدت او احترام سرے ددوی  
 استقبال او کرلو۔ او دخپل شاہی محل سرے نزدے پہ یوہ بالا خانہ کنب یے  
 ددوی داسٹوگنے دیارے انتظام او کرلو۔ لکہ چہ محکب ذکر او شو۔ یو خوانہ  
 دبادشاہ دطرف نہ یے دومرے قدر او عزت وو۔ او بل خوانہ پہ ہول دھلی بھر  
 کنب دحد نہ زیات عزت او احترام وو۔ چہ ہر خومرے عالمان او مشائخ وو  
 ہغوی بہ ددوی قد مبوسی خپل سعادت گنرلو۔ لیکن پہ ددھلی زمانہ ددھلی  
 کوم شیخ الاسلام یغے صدر الصدور یا قاضی القضا لے شیخ نجم الدین صغریٰ نوے  
 وو۔ فقط ہفہ یو داسے سرے ووجہ دہفہ پہ زپہ کنب دحضرت جلال الدین  
 تبریزی پہ خلاف کینہ او حسد پیدا شو۔ چہ دخالق ولے درے میامہ بزرگ  
 دومرے قدر او عزت کوئی۔ او پلخہ طریقہ یے ددوی دبدنام کو لو کوشش  
 شروع کر و۔ یوہ ورخ پہ داسے وخت کنب چہ حضرت شیخ جلال الدین تبریزی  
 دسر دتہ خانہ فارغ شروع دے۔ پچیلہ بالا خانہ کنب ملاست دے۔ او یو

مرید و رلہ چاچی کوئی۔ یہ دغہ منجکس نجم الدین صغریٰ اولگیڈہ۔ سلطان  
شمس الدین التمش تہ یے اووٹیل۔ حضور تاسوورتہ اوکوری۔ شیخ جلال الدین  
دجمع نماٹکھ لہ رانغ۔ اوپہ یو بنایستہ غلام باندے چاچی کوئی۔ سلطان  
شمس الدین التمش دے خبرے پہ آورید لو باندے شیخ الاسلام تہ پہ قہر  
شو۔ زور نہ یے مورلہ ورکپلا۔ چہ تہ خان لہ صدر الصدور (شیخ الاسلام) وایے۔  
اوسرہ دے نہ داسے ذمہ دارانہ خبرے کوے۔ اوپہ نیکا نو خلقو بدگمانی کوے۔

چہ پہ دے غے اونہ شو۔ نو شیخ الاسلام داسے کار اوکرو چہ حضرت شاہ  
جلال الدین تبریزی پہ خلاف یے یو گندہ سازش جو پرکرو۔ اوہغہ دا چلہ یوے  
دے اوفاحشہ نیٹے لہ یے ہلے اور شوت ورکرو۔ اوہغہ یے دیتہ تیار کپلا  
چہ پہ حضرت شاہ صاحب باندے دزنا او بدکاری الزام اوکوی۔ چنانچہ  
ہمہ راغلہ د بادشاہ پہ دربار کتب یے فریاد اور درخواست پیش کر و او شیخ  
الاسلام دینودے۔ مشورے اوسازش مطابق یے پہ حضرت شاہ جلال الدین  
باندے دغہ الزام اوکولو۔ معاملے ہیر نازک اوسنگین صورت اختیار کرلو۔ اگر  
چہ د سلطان شمس الدین التمش دایقین ووجہ د حضرت شاہ جلال الدین  
قدس سرہ لمن ددغہ داغ نہ پاکہ دلا۔ لیکن مشکل داوے۔ چہ ہغہ فاحشہ  
نیٹے لہ دعویٰ کو لہ۔ پخیلہ یے اقرار کو لو۔ اوچغے یے وھلے او دایو لہ اسے خبر لہ  
وہ چہ دے فیصلہ لازم د شریعت مطابق پکار وے۔

آخر بادشاہ داسے کار اوکرو۔ چہ پہ ہغہ زمانہ دہغہ پہ سلطنت  
کنبں ہر خور مرہ مشہور عالمان او مشائخ موجود وو۔ دھغے ٹولویوہ جرگہ  
یے را او غوستلہ۔ پہ دغہ سلسلہ کنبں بیا شیخ الاسلام نجم الدین صغریٰ  
دا تجویز پیش کرلو۔ چہ د ملتان نہ حضرت شیخ بہاء الدین ذکر یا  
دے ہم را او غوستلے شو۔ اوہم ہغہ دے د عالما نو او بز رکافود دے جرگہ  
صدر مقرر کرلے شو۔ چہ د شریعت ہغہ فیصلہ کری۔ چنانچہ

خاص ہم دے غرض دیارہ حضرت شیخ بہاء الدین ذکر یا قدس سرہ  
ملتان نہ دہلی تہ را اوبلے شو او ہفہ راغے ۔

دلہ دایا دلزل پکار دی چہ شیخ الاسلام نجم الدین صغریٰ چہ  
داتجو یزیش کرے وو ۔ چہ شیخ بہاء الدین ذکر یا دے دے مجلس  
صدر وی ۔ پہ دے کنس ددے یو پت غرض وو ۔ او ہفہ داو وچہ : دلہ  
معلومہ شوے ولا ۔ چہ اگر چہ شیخ جلال الدین تبریزی او خواجہ  
بہاء الدین ذکر یا ملتانی دوارہ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی  
خلیفہ کان دی ۔ لیکن دتہ مودے راسے ددوی دوار و پچیل منج کنس تعلقات  
بنہ نہ دی ۔ خفگان ہم دخواجہ بہاء الدین ذکر یا پیدا شوے دے ۔ او ہفہ  
دخواجہ جلال الدین نہ خفہ شوے دے ۔ او تر دے حدہ رسید لے دے  
چہ ددوار و تر متحہ خبرے اترے سوال جواب ہر خہ بند دی ۔ پہ دے وچہ  
نجم الدین صغریٰ پہ زہ کنس داسودا جو رکہے ولا ۔ چہ شیخ بہاء الدین  
ذکر یا چہ راشی او دشریعت د مجلس صدر شی ۔ نو چونکہ دے دشیخ  
جلال الدین تبریزی نہ خفہ دے ۔ پہ دے وچہ خامخاہہ دشیخ جلال  
الدین پہ خلاف فیصلہ او کپری ۔ او پہ دے طریقہ سرہ بہ ددے سازش  
کامیاب شی او پہ شاہ جلال الدین چہ دہ کوم الزام لگو لے دہفہ بہ اثبات شی ۔  
حضرت شیخ المشائخ خواجہ بہاء الدین ذکر یا ملتانی او د وخت  
قول عالمان او مشائخ را غل د فیصلے عدالت او مجمع جو رکہے شوہ ۔ فاحشہ دمہ  
بنیہ حاضرہ شوہ ۔ او پہ حضرت شاہ جلال الدین تبریزی قدس سرہ  
پسے د حاضرید لو حکم اولیں لے شو ۔ چہ تہ وخت حضرت شیخ جلال الدین  
تبریزی مجلس تہ را بنکارا شو ۔ او خپلو پیر و اوسنگو تہ یے لاس کپرو ۔  
چہ مجلس تہ را نوٹی ۔ چہ پہ دے کنس د حضرت خواجہ بہاء الدین ذکر یا  
و تہ فکر شو ۔ سہدستی یاسیدہ ۔ بے اختیار یے ورملا کپر لہ ۔ او د حضرت

حضرت شاہ جلال الدین پیرے نے پہ دوا پر ولا سو نور اوچتے کر لے۔ او پہ  
 پیر ادب او تعظیم پہ حضرت شاہ جلال الدین تبریزی سے لکھ دشا گردانو  
 او مرید انور و ستور اروان شو۔ حضرت موصوف نے مخارج منبرتہ اور سولو۔  
 د مشرئ پہ حائے کسینولو۔ او حضرت شیخ ذکر یا پہ پیر ادب سرلا دھوی  
 پہ مخکس کسیناست۔

حضرت خواجہ بہاء الدین ذکر یا چہ دتول حاضرین مجلس و باشا  
 پہ موجود گئی کتب پہ کومہ بے اختیار طریقہ د حضرت شیخ جلال الدین  
 تبریزی ادب او احترام او کړو پہ ہفتہ باندے دتول دایقین رائے۔ چہ ہر کلمہ  
 حضرت خواجہ بہاء الدین ذکر یا یو جلیل القدر بزرگ دے۔ ولی اللہ دے۔  
 د کشف او کرامت خاوند دے۔ او ددینی علمونو بے مثالہ عالم ہم دے۔ او دے  
 شیخ شاہ جلال الدین تبریزی دومرہ ادب او احترام کوی۔ نو دے کلمہ ہم دے  
 دے قسم فحش گناہ ارتکاب نہ شی کو وے۔ چنانچہ پہ دغہ مخکس سلطان  
 شمس الدین التمش راپورتہ شو او خان یے دیتہ جو کړو۔ چہ پہ غیر  
 خہ اثبات ثبوت د حضرت شیخ جلال الدین تبریزی دے گناہی اعلان او کړی۔  
 مگر حضرت خواجہ بہاء الدین ذکر یا چونکہ پہ دغہ د شریعت د دے  
 مجلس صدر مقرر شوے وو۔ ہفتہ بادشاہ تہ او وے۔ تاسو آرام او کړی تاد  
 مہ کوئی۔ اوس چہ شریعت مقرر شوے دے۔ نو د ضروری دلا چہ ہر خہ  
 فیصلہ د شریعت برابر او کړے شی۔ کومے فاحشہ زنانہ چاہد عوی کړے  
 دہ۔ ہفتہ بہ خیل بیان او کړی او دھتہ پہ موجب بہ د شریعت حکم واورے  
 وے شی۔ چنانچہ بادشاہ پہ خیل حائے کسیناست او تہول مجلس مخود شو۔  
 د دے نہ پس حضرت شیخ المشائخ بہاء الدین ذکر یا ملتانی حکم  
 او فرمایو چہ کومے شیخ پہ حضرت شاہ جلال الدین باندے الزام  
 نگو وے دے۔ ہفتہ دے راپوراندے کړے شی۔ چہ ہفتہ ہفتہ مجلس تہ

حاضرہ کرے شوق۔ اور حضرت شیخ ذکر یا تہ مخاصم شوق۔ نو پہ ہفتہ باندے یو قسم  
لہ ہیبت رائے۔ لہ نرنان پرے اولگیدہ۔ او پہ چک مجلس کنبس یے د شیخ الاسلام  
نجم الدین صغریٰ د سازش پول حال بیان کر لو۔ چہ پہ دے جو پے پختہ  
سولہ دینارہ د فلانکی بقال پہ مخکبس رشوت را کرے دے۔ او ہم دے شیخ الاسلام  
راتہ بنود نہ کہے دے۔ اور لے یے دیتہ جو پہ کہے کم چہ پہ حضرت شاہ جلال  
الدین باندے پہ دروغہ سر لہ الزام اولگوؤم۔ چنانچہ ہفتہ بقال ہم را او غوثی  
شو۔ تبوس ترے او شو۔ ہفتہ ہم تائید او کر و چہ دے بسٹے لہ شیخ الاسلام  
رشوت ور کرے دے۔

چہ خہ وخت د شیخ الاسلام نجم الدین صغریٰ د سازش د اقصیہ  
شروع کرے۔ نو پہ ہفتہ باندے بد حال رائے۔ لہ نرنان پرے کک شو۔ او بے ہوشہ  
پریووت۔ سلطان شمس الدین التمش پہ ہفتہ وخت حکم او کر لو۔ د شیخ  
الاسلام د عہدے نا یے موقوف کر لو۔ اور حضرت شیخ المشائخ بہاء الدین  
ذکر یا تہ یے درخواست او کر و چہ د شیخ الاسلام دا منصب اوس تا سو  
قبول کرے۔ او پہ دے شان سر لہ حضرت شیخ جلال الدین دبیر کئی او  
کرامت آوازہ خورہ شولہ۔

لیکن درے پورتنی واقعہ پہ پیسید لو د حضرت شاہ جلال طبعیت  
دیر نہ ہیر شولے ورے پس د دہلی نہ روان شو بدیوان تہ یے تشریف  
یوہلو۔ او د تللو پہ وخت یے دا او فرمائیل "چہ خہ وخت زہ دہلی تہ رائے  
ووم دلتہ ہر خہ سر لہ زروو۔ اوس ہر خہ سپین زردی۔ بدیوان پہ  
ہفتہ زمانہ لکہ د پاسبور ملتان۔ دہای۔ اجمیر پہ شان اہم بنہر وو۔ د  
سہروردیہ طریقے گنہرگان ہم دلتہ د پخوانا موجود وو۔ پہ دغہ وجہ  
حضرت شیخ جلال الدین دلتہ تشریف راوے وو۔ د بدیوان د حاکم  
قاضی کمال الدین نوم وو۔ ہفتہ د شیخ جلال الدین نہ لاس نیوہ او کرے۔



د قاضی صاحب خوی شیخ برہان الدین نے ہم مرید شو۔ چہرہ روستو د  
 اوچتے مرتبے بزرگ وو۔ حضرت مولانا عبدالحق دھلوی پچپل کتاب کنس  
 لیکی:- پہ کومو ورحو کنس چہ دوی پہ بدیوان کنس وو۔ دغلہ یوہندو  
 گوجر وو۔ چہ پہ اصل کنس دہاکے مارا نو سردار وو۔ ہذا دحضرت شیخ  
 جلال الدین تبریزی پہ لاس توبہ اوکبلہ او مسلمان شو۔ ہذا درے  
 لکھ روپی (چیتل) دلوپ مار پہ ذریعہ جمع کرے وے۔ ہذا یے راوے د  
 حضرت شیخ پہ خدمت کنس یے دھیرے کرے۔ حضرت شیخ ورتہ او فرمایل چہ  
 داتول رقم واخلہ او پہ غریباویے خیرات کرے۔ دمسلمانید لونہ پس ددغلہ  
 ہندو کو جو رنوم علی مولا کیسود لے شوے وو۔ چہرہ روستو دہیرے لوے  
 مرتبے خاوند شوے وو۔ او دحضرت شالاجلال الدین تبریزی پہ  
 مشہور او خلیفہ گانو کنس شمیرے شو۔

پہ خزینۃ الاصفیاء کنس ددوی دوفات کال ۶۳۸ھ بنودے  
 شویدے۔ او پہ کتاب تاریخ اولیائے ہند کنس دحضرت شیخ شالاجلال  
 الدین تبریزی دوفات کال ۶۳۸ھ بنودے شوے دے۔ لیکن دابن بطوطہ  
 دروایت مطابق دوی دیوسل پنچوس کالہ (۱۵۰) پہ عمر پہ ۶۳۸ھ کنس وفات  
 شوی دی۔ دحضینۃ الاصفیاء او تاریخ اولیاء ہند دواپور وراویو صحیح  
 دی۔ حکہ چہ ددغلہ سن ۶۳۱ھ او ۶۳۸ھ نہ تر دہیرے مودے دشالاجلال  
 ژوند یقینی دے۔

ابن بطوطہ پہ پخیلہ سفرنامہ کنس لیکی:- چہ دوی تہ خدای  
 پاک دیر لوی عمر وکرے وو۔ حضرت شالاجلال ماتہ پخیلہ قیصہ  
 کرے دلا۔ چہ دخلیفہ مستعصم اسی دقتل پہ وخت کنس دوی پہ بغداد  
 کنس موجود وو۔ بیا ابن بطوطہ چہ دشرقی پاکستان نہ روان شو او  
 داناہونیسیا دسیاحت نہر روستو چین تہ او رسید۔ اردکان تہ اقل زعفر

شیخ جلال تبریزی د وفات خبر رسید لے وو۔ لیکی چه خه زمانه پس د  
 هغوی په مریدانو کښ د یومرید سره هم د غلته په چین کښ ځماملقات او شو۔  
 او هغه راته او وے۔ چه د حضرت شالاجلال وصال شوے دے۔ د هغوی عمر  
 یونیم سل کاله وو۔ د عمر په روستو څلوینتو کالو کښ به شام دام سړو ژوو۔  
 او افطار به یه هر لس ورځه پس کولو۔ یوه غوایه سالتله وه۔ صرف د هغه په پیو به  
 یه سړو ماته وه۔ او اکثر به یه هر لس ورځه پس افطار کولو۔ روغه روغه شپه  
 به په نماز خه ولاړ وو۔ شو کیره به یه فرما نیله۔

ابن بطوطه د حضرت شیخ جلال الدین تبریزی د بعض داسے  
 کرامتونو ذکر هم کړے دے۔ چه هغه کرامتونه د پخپلو سترگولیدلی دي۔  
 لیکن د ابن بطوطه د ایان چیر عجیبه ده۔ د دلا نه گنر سوالونه پیدا  
 کیری؛ او د هغه حل کول حکه ضروری دی۔ چه د بعض نور و تاریخی  
 تذکرو او د دلا بیان ترمنځه چه کوم فرق دے چه هغه واضحه شی۔

خبره داسے ده۔ چه د عباسیه خاندان ۳۷ حکمران خلیفه مستعصم  
 بالله په سنه ۴۳۰ هـ کښ بادشاه شوے او په سنه ۴۵۶ هـ کښ شهید کړے شوے  
 وو۔ که د ابن بطوطه دار وایت صحیح او منلے شی، نو د د مطلب د اشوچه شاه  
 جلال د سنه ۴۵۶ هـ نه روستو هندوستان ته راغله وو۔ حالانکه پورته چه  
 کومه واقعه بیان شوله۔ د هغه له مخه د د سلطان شمس الدین په زمانه  
 کښ راغله وو۔ او سلطان التمش په سنه ۴۶۰ هـ کښ بادشاه شوے او په  
 سنه ۴۳۳ هـ کښ وفات شوے دے۔ که شاه جلال په سنه ۴۵۶ هـ کښ راغله فرض  
 کړے وو۔ نو بیا د التمش په زمانه کښ د دغه پورتنی واقع پېښیدلو  
 امکان نه شی کیدلے چه شاه جلال د دهلی د راتلونک روستو یو ځل بیا  
 بخدا تله تلے وو۔ او د خلیفه مستعصم بالله د شهادت په زمانه کښ به  
 د هغه هلته موجود وو۔ لیکن د دے سره د ابن بطوطه دا وینا چه دے

پہ ۷۳۳ھ کنیں وفات شوے دے۔ او دوفات پہ وخت کنیں ددوئی عمر  
 (۱۵۰) کالہ وو۔ دا خبر لائے واضحہ کیری۔ حکم چہ کہ موبزہ پہ ۷۳۳ھ  
 کنیں یعنی دوفات پہ وخت کنیں ددوئی عمر (۱۵۰) کالہ او کنرو۔ نو پہ  
 دغہ اعتبار ددوئی د ولادت کال ۷۹۳ھ کیری۔ حال دادے چہ محکن  
 دخواجہ بزرگ پہ تذکرہ کنیں پہ دے تفصیل سر لایے بحث کرے دے۔  
 چہ پہ ۷۸۲ھ کنیں خواجہ شاہ جلال تبریزی پہ بغداد کنیں موخو  
 وو۔ او دخواجہ شہاب الدین سهروردی نہ یے بیعت کرے وو۔ او  
 دا عقل نہ اخلی چہ پہ ۷۹۳ھ کنیں پیدا شوے د نہہ کالو ماشوم دے  
 پہ ۷۸۲ھ کنیں خلافت حاصل کرے وو۔ او بلکہ دا چہ پہ ۷۸۳ھ کنیں  
 دقطب الدین مجتہار کاکی او شیخ اوحد الدین کرمانی پہ ملگرتیا کنیں ملتا  
 تہ ددوئی راتل او بیا غزنی تہ تلل یے ہم یقینی دی۔ نو حکم موبزہ پہ  
 ۷۹۳ھ کنیں ددوئی پیدا کیدل نہ شوملے۔ پہ دے تو لو خبر وچہ غور  
 او کرو نو داویئے شوچہ دابن بطوطہ پہ بیان کنیں د کتابت پہ غلطی سر  
 د"وَكَانَ عُمُرُكَ إِذَا مَا نَأْتَتْ وَتَسْعَيْنَ" پہ حائی "مَاءَ وَخَمْسَيْنَ" لیکلے شوے وی۔  
 یعنی ابن بطوطہ بہ ۹۰ کالہ لیکلے وی۔ او پہ کتابت کنیں بہ یوسل پنچوس  
 کالہ شوے وی۔ کہ مجموعہ دا توجیہ او منلے شی نو پہ دے اعتبار ددوئی  
 دپیدا اٹش کال ۷۵۳ھ جو ریری۔ او پور تہ چہ کوم تاریخی مشکلات  
 بیان شول ہغہ نہ پیدا کیری۔

د حضرت شاہ جلال تبریزی علیہ الرحمۃ مزار مبارک پہ  
 سلہت کنیں دے۔ روایت چہ بنگال حکمران سلطان شمس الدین  
 فیروز شاہ پہ ۷۹۹ھ مطابق ۱۳۰۳ھ کنیں ہم ددوئی دھدا یا تو او  
 ارشاد تو پہ مطابق د سلہت نوے ملک کنیں جہاد کرے وو۔ او دے  
 سلہت (موجودہ مشرق پاکستان) پہ دے جہاد کنیں حضرت شاہ جلال

پچلہ ہم کہ فقیر انوا و مشائخو دیولوئی جماعت سولا شامل وو۔

سلطان علاؤ الدین علی شاہ پہ پند و لا (مغربی بنگال) کنس د  
حضرت شاہ جلال تبریزی یو "درگاہ" جو پرے دے۔ ددے پہ حقلہ  
د کتاب "ریاض السلاطین" مؤلف لیکي :- چہ پہ کو مو و رخو کنس سلطان  
علاء الدین علی شاہ د بنگال فتح کو لو د پارا ران وو۔ نو حضرت شاہ  
جلال تبریزی پہ ہفہ باندے پہ خوب کنس حضور شو۔ پہ بنگال باند  
د باد شاہ کید لو زیرے یے ورلہ ورکرو۔ او ورسرے یے ورتہ دا او فرما ئیل۔  
چہ حماد پارا یو مکان "درگاہ" خانقاہ جو پرے۔ مگر چہ خہ وخت سلطان  
علاء الدین علی شاہ باد شاہ شو۔ نو پچل عیش و عشرت کنس مصروف  
شو۔ او د حضرت شاہ جلال ہفہ ہدایات ورنہ ہیر شول۔ خہ ورے  
پس بیا پہ خوب کنس ورتہ شاہ جلال علیہ الرحمة ددغہ "خانقاہ"  
د تعمیر کو لو حکم او فرمایہ۔ او دھے د پارا یے ورتہ حای پہ نخبہ کرو۔ چہ  
پہ فلانکی حای کنس یے جو پرے۔ پہ صبا لہ چہ سحر سلطان علی شاہ د  
خوب نہ پاسیدہ۔ نو دھہ حای پہ تلاش کنس روان شو۔ چہ حضرت  
شاہ جلال ورتہ پہ خوب کنس دھے نخبہ ورکے وے۔ دھے نہ روستو  
یے پہ ہفہ حای باندے یو شاندار "خانقاہ او درگاہ" جو پرے۔ چہ نن ورے  
ہم پہ پند و لا (مغربی بنگال) کنس موجود دے۔ او "پرے درگاہ" یعنی "لوک دربار"  
ورتنہ ویلے شی۔

دا پر متبرک "درگاہ" دے۔ پہ ہر زمانہ کنس د خدای مخلوق پرے  
راہات وی۔ زیارت لہ یے راجی۔ د امیرانوسلطانانوا و حکمرانانود طرف نہ د  
دے د غور او مرمت خیال ساتلے شی۔ او زیارت یے کوی۔ دامکان۔ عمارت  
یادگار۔ خانقاہ۔ درگاہ پہ اصل کنس پہ ہفہ حای باندے جو پرے دے۔  
چہ پہ دغہ حای باندے حضرت شاہ جلال پہ رونا کنس عبادت او

ریاضت کرے وو۔ اوچلے یے اوکھلے وے۔ اولک کچھ فحکبیں ذکر اوشو دوی  
اصلی مزار پہ سلہتی مشرقی پاکستان کبیں دے۔

دبعض خلقو دا خیال دے۔ چہ شاہ جلال تبریزی اوشاہ  
جلال سلہتی دوارہ جدا جدا شخصیتونہ دی۔ اوخان لہ بیل بیل بزرگان  
دی۔ او دابن بطوطہ ملاقات ہم ددغہ حضرت شاہ جلال سلہتی سر لہ  
شو عوی۔ لیکن دا خیال صحیح نہ دے۔ حکمہ چہ ابن بطوطہ پہ کوم تفصیل  
او وضاحت سر لہ شاہ جلال سر دخیل ملاقات حال لیکلے دے۔ دھغہ  
نہ ہم دغہ تاب تیری چہ پہ حقیقت کبیں شاہ جلال تبریزی ہم دغہ شاہ  
جلال سلہتی دے اوداد وارہ نومونہ دیو بزرگ دی۔ بھر حال پہ بنگال  
کبیں حضرت خواجہ شیخ شاہ جلال الدین تبریزی علیہ الرحمة تہ بے  
پناہ مقبولیت حاصل شوے وو۔ او ترنن ورٹے پورے دآسام۔ مغربی بنگال  
اومشرقی پاکستان پہ مختلفو مقاماتو کبیں ددوی بے شمیر آتار او تبرکات  
موجود دی۔ علیہ الرحمة والغفران۔

د دوی پہ اقوال وار شاد اتو کبیں دادوہ خبرے دیاد لرلودی۔ فرمائی:  
(الف) ہر ہغہ چہ صانع یعنی اللہ تعالیٰ پر بندہ اوپہ مصنوع یعنی مخلوق  
پورے یے نہ رہا او تر لولو دھغہ انجام داسی چہ ریا کار بند ترینہ جو ریشی۔  
(ب) حضرت شیخ بہاء الدین ذکر یا ملتانی علیہ الرحمة تہ یے پہ یو  
خط کبیں لیکلی وو۔ ہر ہغہ چہ چہ دزنانہ وڈ کو نا تو سر مینہ  
پیدا کرے۔ ہغہ کلہ ہم دنجات لارنہ شی موندے۔

د حضرت شیخ جلال الدین تبریزی دا ارشاد مبارک حضرت  
عبد الرحمان بابا پہ یو شعر کبیں دا سے بیان کرے دے۔ ہ  
پہ شپہ پروت یے د عورتے پہ سینہ  
یادہ وے پہ خولہ مکہ اومدینہ

## د اسلام درے ستوری

د ۵۲۰ھ نہ ترس ۵۸۰ھ پہ زمانہ کنیں د بنگال متحدہ اسلامی سلطنت بیا پہ درے مختارہ اسلامی حکومتون کنیں تقسیم شوے وو۔ او پہ بیلہ بیلہ حصہ باندے جدا جدا مسلمان بادشاہ وو۔ چہ ہریو سلطان پہ نوم بیلے شو۔ او درے وار و تعلق د دہلی د مرکزی اسلامی حکومت نہ قطع شوے وو۔

(۱) پہ مشرقی بنگال (مشرقی پاکستان) باندے فخر الدین مبارک شاہ حکمران وو۔ او سونار گاؤں یے دار الحکومت وو۔

(۲) پہ مغربی بنگال باندے علاء الدین علی شاہ حکومت وو۔ اوست گاؤں (ہوگلی) یے دار الحکومت وو۔

(۳) او پہ شمالی بنگال باندے حضرت حاجی سلطان الیاس شاہ حکومت وو۔

ہر کلہ چہ درے وار و سلطانان نو زمانہ یو لادے۔ او ہریو پچیل پچیل سلطنت کنیں د خیل خیل وخت د مشاہیر و عالمائے نوا و بزرگانو پہ ملکر تیا کنیں د اسلام شاندار خلد متونہ کپی دی۔ او روستو د اکثر و بزرگانو پہ تذکرہ کنیں د دوئی نومونہ بہ ہم یاد و لے شی۔ پہ دے وجہ مونہ دادرے وار و سلطانان د اسلام د "درے ستور" پہ نامہ یاد کرل۔ او د فائدے د زیاتوالے پہ خاطر دلہ مختصراً د ہریو سلطان او دہغلہ د جانشینانو تذکرہ خان لہ جدا جدا درج کو و لے شی۔

## (۱) حضرت سلطان فخر الدین مبارک شاہ

حضرت سلطان فخر الدین مبارک شاہ پہ ۳۲۲ھ نہ ترس ۴۲۴ھ

کبن د بنگال پہ مشرقی حصہ (موجودہ مشرقی پاکستان) باند حکمران وو۔ دارالحکومت یے سونارگاؤں وو۔ دے دیر نیک دیندارہ۔ عادل او غازی سلطان وو۔ دے چاہ کام "علاقہ ددہ پہ زمانہ پہ دوئم محل مسلمانانو فتح کرے ولا۔ دے د بنگال مشہور پیر طریقت حضرت شیخ بدر عالم زاہدی علیہ الرحمۃ مرید وو۔ (دیر بدر عالم تذکرہ روستو راشی) بنا غلے پاکٹر انعام الحق پچیل تالیف "مسلم بنگلہ ساہتہ" کبن لیکي: چاہ ابن بطوطہ (مشہور مسلمان سیاح تہ د اہم معلومہ شوے ولا۔ چاہ د درویش بدر الدین علامہ المعروف "بدر پیر" پہ ہدایت او حکم باند دے سلطان فخر الدین مبارک شاہ یو جرنیل حضرت "قل خان" علیہ الرحمۃ دے چاہ کام "غزالہ تلے وو۔ اود غلہ علاقہ یے فتح کرے ولا۔

د سلطان فخر الدین مبارک شاہ پہ زمانہ کبن د گجرات او جنوبی ہند د نوہو علاقہ کوئٹہ عالمان او مشائخ او بزرگان بنگال تہ راغلی وو۔ اود لتہ یے د روحانیت اود معرفت شمعے یے جلے کرے وے۔ چہ پہ ہفتے کبن د سلسلہ عالیہ قادریہ او سلسلہ عالیہ چشتیہ مشائخ خاص طور سر لہ دیا د ولودی او د سلسلہ عالیہ سہروردیہ پہ مشائخ کبن د حضرت خواجہ شاہ جلال الدین تبریزی علیہ الرحمۃ نوم دیر بنگارہ دے۔ لکہ چہ محکبن ذکر او شو حضرت شیخ جلال الدین تبریزی ہم دے فخر الدین مبارک شاہ پہ زمانہ کبن بنگال تہ راغلی وو۔ او پہ سونارگاؤں۔ چاہ کام او نور ونبہر و نوکبن خہ زمانہ یے تیرا کرے ولا۔ اود ابن بطوطہ او شیخ جلال الدین تبریزی تر منجہ ملاقات ہم پہ دغہ زمانہ کبن د "کام روپ" (آسام) پہ علاقہ کبن شوکو۔

## (۲) حضرت سلطان علاء الدین علی شاہ

لکہ چہ محکبن ذکر او شو۔ د مغزنی بنگال پہ علاقہ باند دے حضرت سلطان

علاء الدین علی شاہ علیہ الرحمۃ حکومت وو۔ دے دیر نیک دیندار  
 صاحب طریقت او معرفت حکمران وو۔ دے حضرت شیخ جلال الدین  
 تبریزی سہروردی علیہ الرحمۃ معتقد او مرید وو۔ ہر کلا چہ حضرت  
 شیخ جلال پہ سکنہ کنیں وفات شولو۔ او تسلیت پہ پنہا ورنو مقام  
 کنیں دفن کرے شو۔ نو حضرت سلطان علاء الدین علی شاہ پرے پوخ  
 مزار جو رکړلو۔ دے سہت او آسام پہ علاقو کنیں دے اسلام برادر دے دیندار  
 عادل او غازی بادشاہ پہ مجاہدانہ کوشش و خوراک شوے دے۔

دے حضرت علاء الدین علی شاہ پہ اولاد کنیں حضرت سلطان  
 علاء الدین حسین شاہ دیر نامور مسلمان بادشاہ تیر شوے دے۔ چہ  
 روستو دے سلطان حسین دیر نامور مسلمان بادشاہ تیر شوے دے۔  
 چہ روستو دے سلطان حسین شاہ پہ مناسبت سرک دے مشرق پاکستان  
 او بنگال پہ تاریخ کنیں دے سلطان اود کورنی دے "حسین شاہی خاندان" پہ  
 نوم سرک یادیری۔ بحیلہ دے سلطان حسین شاہ اود دے نہ روستو  
 دے دے خاندان۔ نور و سلطان اوجہ دے بنگال پہ خاور خورک جماعتونہ  
 مدرسے او دیر گورنر دے تونہ جو رکړی دی۔ هغه دے نامور خاندان دے اسلام  
 کارنامو دے تاریخ یو زین باب دے۔

دے حضرت محمد رسول دے تالیف "تذکرہ گلزار ابرار" دے بیان  
 مطابق حضرت سلطان علاء الدین علی شاہ دے بہار شریف دے حضرت  
 شیخ فخر الدین محمد رومی علیہ الرحمۃ عقیدت مند او مرید وو۔ او  
 بیاد دے فرزند ارجمند محمود ثالث علیہ الرحمۃ چہ سکنہ نہ تر  
 سکنہ ہ پرے پہ دے ملک حکمران وو۔ دے محمود ثالث دے حضرت  
 شیخ پیر بدر عالم زاہدی علیہ الرحمۃ معتقد او مرید وو۔ او دے  
 خپل نامور پیر سرکے دے دو مرکز یا تیر خلاصہ عقیدت وو۔ چہ



چہ خیل لقب یے عبد البدر اختیار کرے وہ۔ او پخیلہ خطبہ اوسیکہ  
(ضرب) کین پہ یے ہم دغہ لقب استعما لولو۔

### (۳) حضرت سلطان حاجی الیاس شاہ

د مملکت بنگال پہ شمالی علاقہ کین د حضرت حاجی سلطان الیاس شاہ۔  
خود مختار اسلامی حکومت قائم وو۔ حضرت الیاس شاہ د حضرت راجا  
بیابانی او حضرت شیخ علاء الحق معتقد او مرید وو۔ (د دے دوار و بزرگانو  
تذکرہ بہار و ستوراشی) د بنگال پہ خاور د مسلمانانو بادشاہانو د کوم  
خاندان مشر حکمران چہ حضرت سلطان حاجی الیاس شاہ وو۔ د دے  
نہار و ستوپہ دے خاندان کین کنر نامور سلطانان تیرشوی دی۔ اود اکورنی  
پہ الیاس شاہی خاندان مشہور دے۔ د حضرت الیاس شاہ نہار و ستو  
د دے حوئی حضرت سلطان سکندر شاہ بادشاہ شو۔ دے د دھلی نہ د  
بادشاہ فیروز شاہ تغلق ۷۵۰ و و او پہ ۸۶۷ھ کین وفات شو دے۔  
حضرت سلطان سکندر شاہ د حضرت مخدوم الملک شیخ شرف الدین  
بہاری علیہ الرحمۃ معتقد او مرید وو۔ دھوئی سرکہ پہ یے خط او کتابت کولو۔  
او پہ دینی کار و نو کین بہ یے دھوئی صلاح او مشورہ اخيستلہ۔

د حضرت سلطان الیاس شاہ علیہ الرحمۃ پہ زمانہ کین پہ  
دیناج پور ضلع کین یو بزرگ اوسیدہ۔ چہ دھوہ حضرت شیخ عطانوم  
وو۔ او پہ ۸۷۷ھ کین وفات شو و و د دے بزرگ پہ مزار باندھ چہ ۸۷۷ھ  
کین سلطان سکندر شاہ پوخ زیارت جو رکے و و۔ چہ دھوہ پہ کتب کین دا  
الفاظ درج دی۔ قطب الاولیاء جیل المحققین سراج الحق والشرع والدین  
مولانا عطاء علیہ الرحمۃ۔ (د دے مولانا عطاء تذکرہ بہار و ستوراشی) د دے  
نہ د اندازہ لکید لے شی چہ سلطان الیاس شاہ او دھوہ حوئی سلطان

سکندر شاہ پچیلہ زمانہ کنہ د دین اسلام د بزرگانو او عالمون سرک یوہ  
روحانی رابطہ تعلق او تړون لرلو۔ او د دغه روحانی تړون په وجه د دوی  
د مشترکہ کوششونو په برکت د بنگال په خاوره د اسلام رنډ او رخ په ورځ  
خوړیدله۔

## حضرت سلطان غیاث اعظم شاہ

د حضرت سلطان سکندر شاہ د نامور څوئی نوم حضرت سلطان  
غیاث الدین اعظم ؒ د حضرت مخدوم الملک شیخ شرف  
الدین بهاری د مشهور خلیفہ حضرت مولانا مظفر بلخی علیہ الرحمۃ  
معقود او مرید وو۔ سلطان غیاث الدین د سلطنت ۸۶ کلنه هغه تر ستلسه  
پورے د بنگال په شمالی علاقو باندے حکمران وو۔ حضرت غیاث الدین لوی  
علم پر وړیاد شاہ تیر شوے دے۔ د عالمانو او مشایخو په یو ډیر قدر کولو ډله  
یو دا وه۔ چہ دے پچیلہ فاضل عالم وو۔ د طریقت او معرفت خاوند هم وو۔ دے  
تہ یو اندازہ لیکید لے شوی چہ د بنگال د ولس مشهور بزرگان حضرت قاضی  
سراج الدین صدیقی او حضرت شیخ نور قطب عالم پندوی۔ او پچیلہ سلطان غیاث  
الدین د واک د یو استاد شاگردان او د یو ډیر طریقت مریدان وو۔ د تکریم سترگې راشی  
او هم دا هڅه نامور بادشاہ تیر شوے دے۔ چہ حضرت حافظ شیرازی  
تہ یو بنگال تہ د راتلونکو دعوت ورکړے وو۔ د دے واقعاتونہ دا اندازہ  
لیکید لے شوی۔ چہ څو ښوونکي په مشاہیر و حکمرانانو۔ سلطانانو او بادشاہانو  
باندے د عالمانو او بزرگانو ډیر نریات اتر وو۔ او د هغه په وجه دے مقتدر  
حکمرانانو نریات وخت به د اسلامی علمونو په اشاعت او د اسلام په تبلیغ کښے  
تیریدل۔ او هم دا وجه وه۔ چہ د دے "روحانی تړون" په برکت د اسلام رنډ په ډیر  
کامیابی سرک په دغه ملک کښی خورک شوی دل۔

# حضرت شیخ سراج الدین عطا ارمی

انصاری، سہروردی

دیناج پور، مشرقی پاکستان

محکم بن دحضرت شیخ المشایخ ابراہیم دانشمند ارمی علیہ الرحمۃ تذکرہ  
درج کرے شوے دے۔ دہلاہ دحوئی شیخ سراج الدین نوم وو۔ اودے دحضرت  
شیخ بہاء الدین ذکر یاملتی علیہ الرحمۃ خلیفہ اوما دون وو۔ یعنی دخیل  
پلا دپیر بھائی نہیے صریقہ کرے دے۔ او خرقہ دخلافتیے حاصلہ کرے دے۔  
دے لاس بیوی کو بوجہ کومہ لویہ فائدہ لہر گندہ شوے دے۔ ہخہ دا اولاد  
دحضرت شیخ سراج الدین پہ وجہ دوزیرستان او ملتان دوکار و حاکمی  
خانہ انونہ سرکایوشوی وو۔ دوکامشعلونہ اودوکار ہاکانے سرکایوشوی دے۔  
اودکولہ سلیمان نہ و خندہ دملتان۔ بھاو لیور۔ سندھ۔ پنجاب او مشرقی پاکستا  
ن پورے ہوئے علاقے پرے یوشان رو بنانہ شوے دے۔

پہ کومہ زمانہ چہ حضرت شیخ ابراہیم دانشمند بنگال تہ شریف  
ورے وو۔ دھخہ نہ خہ زمانہ روستو حضرت شیخ سراج الدین مہم دغہ مملکت  
تہ ورغلے وو۔ او پہ ساکنہ کین وفات شوے دے۔ د مشرقی پاکستان پہ  
دیناج پور نو مصلح کین یو کہے دے۔ چہ دھخہ گنگارہ پور نوم دے۔ دحضرت  
مولانا شیخ سراج الدین عطا جو پکرے دے۔ وددوئی مزار مبارک ہم پہ  
دغہ کلی کین دے۔ دھخہ دیارہ دالارلینے دضمیر دوستو دے۔

واقعات داسے دی چہ دحضرت مولانا سراج الدین عطا دوفات پہ  
دغہ زمانہ پہ بنگال باندے دسلطان بلبن دحوئی سلطان ناصرالدین  
بغراخان حکومتوو۔ چہ دارالحکومتیے نکھنوتی نو مقام وو۔ سلطان  
ناصرالدین بغراخان دسلطان محمد تغلق پہ زمانہ کین پہ ۷۲۶ھ

کین چہ وفات شو۔ نو دھہ پہ خائی ملک بیدار غلزی لہ قدر خان  
 خطاب ور کپے شو او دھہ پہ لکھنوی حکمران شو۔ بیا چہ ۳۹۹ھ کینے  
 چہ د فخر الدین لودھی د لاسہ نہ "ملک بیدار" الملقب پہ قدر خان قتل  
 شو۔ او ور پے برے ورے پس د سلطان قدر خان یوسپہ سالار علی  
 مبارک غلزی اولگیدہ فخر الدین لہ یے شکست ور کپو۔ پہ لکھنوی یے  
 قبضہ او کپا او د سلطان علاء الدین علی شاہ پہ نوم یے حکومت شروع  
 کپو۔ نو پہ دغہ پے برے ورے پس د ملک بیدار الملقب پہ قدر خان دیو  
 بل جرنیل حاجی الیاس د لاسہ نہ سلطان علاء الدین قتل شو۔ او پہ  
 لکھنوی دھہ قبضہ او کپا۔ بیا پہ ۴۰۲ھ کین چہ سلطان محمد تغلق پہ  
 بنگال لشکر کشی او کپا او فخر الدین لودھی یے قتل کپو۔ او د بنگال د لکھنوی  
 او سنار گاؤں د واپہ حکومت نہ یے حاجی الیاس پتی تہ ور حوالہ کپا۔ او دھہ  
 نہ روستو پہ ۴۰۶ھ کین دغہ سلطان حاجی الیاس شاہ وفات شو او  
 دھہ پہ خائی دھہ خوی سلطان سکندر شاہ بادشاہ شو۔ نو ہم دغہ  
 سلطان سکندر شاہ د خیل حکومت پہ خلورم کال پہ ۴۱۲ھ کین د حضرت  
 شیخ مولانا سراج الدین عطار مر مزار مبارک بوخ تعمیر کپے ود۔ او دغہ  
 مزار پہ کتبہ یے د حضرت مولانا عطاء پہ شان کین د القاب درج کپیدی:-  
 "قطب الاولیاء وحید المحققین سراج الحق والشرع والین مولانا عطاء"  
 دھہ نہ روستو د جلال الدین فتح شاہ لودھی پہ زمانہ کین د دوی پہ  
 مزار مبارک کینے نورۃ ہم توسیع او شو۔ د دے دویم تعمیر پہ کتبہ کینے  
 ۸۸۶ھ درج دلا۔ پہ دویم محل د سلطان شمس الدین مظفر شاہ  
 پہ زمانہ کین پہ دے مزار مبارک کین نور تعمیری کار شوے وو۔ چہ  
 د دغہ تعمیر پہ کتبہ کین ۸۹۶ھ درج دلا۔ او دا الفاظ پکین لیکلی شوی:-  
 "مختار المشہور قطب الاولیاء مولانا عطاء قلّاس سرک"

داسے معلوم پوری چہ پہ دے مزار کین دسلطان سید علاء الدین  
حسین پہ زمانہ کین ہم تعمیری کار شوے دے۔ حکم چہ دے بادشاہ  
دزمانہ ۹۱۸ھ ہیکہ کتبہ ہم پہ مزار مبارک کین موجود کدہ۔ اوپہ  
ہفے کین دالفاظ لیکلی دی۔

"حضرت شیخ المشایخ شیخ عطاء قدس سرہ"

د مشرقی پاکستان پہ مختلف تہذیبی و کینی ددوئی حالات نہ پیدا کیوی۔  
البتہ پہ یو یاداشت کین داسے لیکلی شوی دی۔ چہ دے پہ ۱۷۷۸ھ کین  
د حاجی الیاس شالہ د حکومت پہ زمانہ کین وفات شوے دے۔ لیکن دغہ  
روایت صحیح نہ دے۔

د حضرت شیخ سراج الدین الملقب پہ شیخ عطاء د خوی نوم شیخ محمود  
علیہ الرحمة وو۔ ددغہ شیخ محمود درے حامن وو۔ بازید اول۔ محمد امین  
زید آقا۔ پہ دوئی کین د بازید اول درے حامن وو۔ محمد شیخ۔ شیخ ابراہیم  
عبد الرحیم۔ روستو بھلول لودھی سرکہ چہ کوم پستانہ ہندوستان لہ  
غزاتہ تلی وو۔ پہ ہفے کین دارمر قوم خصوصاً برکی د قبیلے خلق د جالند  
پہ علاقہ آباد شوی وو۔ د غازیان و مجاہدین پہ دغہ لسنکر کین د حضرت  
شیخ سراج الدین انصاری سہروردی پہ اولاد کین حضرت محمد شیخ  
علیہ الرحمة ہم شامل وو۔ چہ د جالند ہر پہ علاقہ کین آباد شوے  
رر۔ اود خیل قوم اود دغہ علاقے د خلق و حانی پیشوا وو۔ روستو دے  
محمد شیخ خوی شیخ عبد اللہ سہروردی (د پیر روہان والد ماجد ہم پہ  
دغہ علاقہ کین د علوم شریعت او طریقت رہنما اود سلطان ابراہیم  
لودھی د طرف نہ د قاضی القضاۃ پہ عہدہ باندے مقرر وو۔ اوچہ ہر  
کلہ پہ ۹۳۲ھ کین د سلطان ابراہیم لودھی حکومت وادریدہ نوبیا ہم  
پہ دغہ وجہ حضرت مولانا شیخ عبد اللہ د جالند ہر نہ واپس خیل وطن

گانی گرم (وزیرستان) تہ پہ کلا لالہ لو۔ دتاریج مخزن پنجاب (جلد دوم ص ۱۹۴)  
 دروایت مطابق پہ جالندھری و آب کنیں ارمر نو مہیو کلاویہ مشہور کلا  
 آباد کلا قبضہ اوس ہم موجود کلا۔ اکثر مکانونہ یے پاخہ دی۔ زمکہ یے  
 آباد کلا ونہری کلا۔ دغلے پیداوار یے زیات دے۔ اور بنہری دے آبادی نہ باہر  
 یو پوخ گنبد جور دے۔ پہ ہفے کنیں یو کانہ پر و ت دے۔ ویٹلے شی چہ پہ  
 دے کانہی باندے چہ دے بنیاد دے پیسے کوم منہ دے۔ دغلہ دے حضرت علی  
 کرم اللہ وجہہ دے قدم مبارک نقش دے۔ عام او خاص خلق یے زیارت  
 لہورخی۔ پہ دے علاقہ کنیں دے ارمر قبیلے نور ہم دے آنا موجود دی۔ اور دے  
 خاندان دیو مشہور بزرگ حضرت شیخ "صدر دیوان انصاری علیہ الرحمۃ  
 مزار مبارک پہ قصور نو مہ بنہری کنیں موجود دے۔

دے جالندھری پہ علاقہ کنیں چہ دے ارمر قوم خصوصاً قبیلہ  
 برکی کوم خلق آباد و۔ لکہ چہ مخکنیں ورتہ اشارہ اوشو۔ دے دی سرت  
 دے حضرت شیخ الاسلام سراج الدین انصاری الملقب پہ مولانا عطاء ارمر  
 سہروردی دے ستانے بزرگان ہم دغلہ آباد شوی و۔ ترن ورخے پور ہمہ  
 دے "انصاری شیخ" پہ نوم پہ جالندھری کنیں کوم قوم آباد و۔ ہفہ ہم دغلہ حضرت  
 مولانا عطاء دے ستانے ستانہ دار و۔ چہ دے تیرو سو و اتہ و سرو کلو نور  
 یے پہ دغلہ علاقہ کنیں دے اسلام تبلیغ کولو۔ دے معلومی پہ چہ ہلتہ  
 پہ مشرقی پاکستان کنیں دے حضرت مولانا عطاء دے وفات نہ روستو چہ پہ  
 ۳۹ھ کنیں دے پستونو ترنٹہ کوم ارمر کپے پلین شوی و۔ اولہ سنگا  
 کنیں دے سنا رکاوٹ (دھا کلا) مشرقی پاکستان دے بادشاہ غزالدین لودھی  
 مرگ نہ پس چہ دے ہفہ غوریہ خضر لودھی اور پستتانہ وطن تہ راویں  
 کیدل۔ نو پہ دغلہ کنیں دے حضرت مولانا عطاء دے خاندان افراد خصوصاً  
 شیخ محمود لودھی راستون شوی و۔ نو شیخ محمود اور دے خاندان کے سان

ہم و سرکارِ عالی وو۔ بہر حال دایو مبارک خاندان دے۔ چہ دد ے یہ  
 برکت د وزیرستان پنجاب او مسترقی پاکستان ترمنجہ داسے روحانی  
 تپرون قائم شوے وو چہ د ہغیہ وجہ دد غہ روحانی فیوضاتو  
 او برکتونہ بے د خہ امتیاز او فرق نہ ہر چا برخہ مونلکہ ۴۰  
علیہم الرحمة والغفران۔



## حضرت شیخ راجا بیابانیؒ

داتے صدی ہجری دینامی (سنہ ۷۵۰ھ) د زمانے کوم مشاہیر اولیاء اللہ چہ  
مشرقی پاکستان اومغربی بنگال پہ خاورہ استوگن وو۔ پہ ہفوی کین د  
حضرت مولانا شیخ راجا بیابانی علیہ الرحمہ اوحضرت شیخ انجی سراج  
نومونہ زیات مشہور دی۔ چہ دلتہ ددواپو بزرگانوتد کرکہ پہ اختصار  
سرہ درج کوٹے شی۔

حضرت شیخ راجا بیابانی ددے دور با عظمت اویا اثرہ شخصیت ود  
چہ پہ ۷۵۰ھ کین وفات شرمے دے۔ ددوئی مختصر کرد کرکہ پہ کتاب  
”ریاض السلاطین“ کین۔ اسے یکے شویدا۔ چہ پہ کومو ورخو کین ددھلی  
شہنشاہ فیروز تغلق بنگال پہ اکدالہ نومے قلعہ کین سلطان حاجی  
شمس الدین الیاس شاہ محاصرہ کرے وو۔ نوبہ دغہ دوران کین بوہ  
ورخ خبر رائے چہ حضرت شیخ راجا بیابان ددنیانہ سفر اوکر۔ حاجی الیاس  
شاہ ددے حضرت شیخ سرہ دیر زیات عقیدت لرلو۔ دفقیرانوجامے یے  
وانوستلے۔ دقلعہ نہ ایکے یواٹے پہ بدلہ جامہ کین ووت کوپ۔ نومے مقام  
تہ ورغے۔ اوہلتہ دحضرت شیخ راجا بیابانی پاء تجھیز اوتکفین اود  
جنارے نماختہ کین شریک شو۔ اویا واپس م دغہ شان پتہ پہ پتہ  
خیلہ دارالخلافہ اکدالہ تہ رائے۔ بیاختہ نیتہ پس سلطان فیروز شاہ  
تعلق چہ دحاجی الیاس شاہ ددے حال نہ خبر شو۔ نو دغہ پہ  
زیرہ کین م دحضرت راجا بیابانی سرہ عقیدت اود حاجی الیاس د  
اسلام دوستی قدر پیدا شو۔ اودافیلہ یے اوکرلہ چہ دقلعہ اکدالہ  
دفتح کولونہ لاس واخلی۔ محاصرہ اوقلعہ بندی احسنہ کری۔ اوواپس



شی۔ دے پہ تائید کنب د ضیاء برنی دالاندینی الفاظ دوستلو  
دی :- (د فارسی نہ ترجمہ)

”دایمان او اسلام د تقاضولہ محہ د سلطان فیروز شاہ تغلق پہ خاطر  
مبارک کنب د اخیال رائے۔ چہ کہ حما لبکر د خندق د او بونہ و پرورے  
شی۔ د شاہی لبکر ہاتھیان د ”اکدالہ“ قلعہ تاراج کبری۔ نولازم گناہکار  
او بے گناہ مخلوق پہ یوشان پکبن د تیغ نہ تیرشی۔ جنگ د حاجی الیاس سرہ  
دے۔ لیکن نور پیر بے گناہ مسلمانان بہ پکبن قتل شی۔ او د سنی  
مندھ بہ مسلمانانو پر دہ دارے زبانیہ او بال بچ پہ بے پردے او در پہ در  
شی۔ دکھار او مشرکانو پہ لاس بہ پیریوزی۔ خونریزی بہ اوشی۔ د  
خاندان رسالت او نبوت اولاد۔ عالمان۔ مشائخ طالب علمان۔ درویشان۔  
گوشہ نشینان۔ غریبان او مسافران بہ پکبن ضائع شی۔“

د اورتہ بیان حمونہ د و پراندے دے۔ یو خواتہ د سلطان حاجی  
الیاس شاہ دومرا لویے خطرے تہ غاپہ کیسبول۔ چہ باد شاہ دے۔  
او د عین قلعہ بندی د تود جنگ پہ دوران کنب د فقیرانو پہ جامہ کنب  
د اکدالہ نہ بھرتہ و وخی۔ ”گور“ تہ خی۔ او د خیل پیر طریقت شیخ  
راجا بیابانی علیہ الرحمة جنازہ گذاری۔ او بیابا واپس راخی۔ نو دے  
واقعہ نہ خرنگ چہ د سلطان حاجی الیاس شاہ د اسلام دوستی او د  
خیل پیر سرہ د انتہائی عقیدت پتہ لگبری۔ د غہ شان و سرہ و سرہ  
د حضرت شیخ راجا بیابانی علیہ الرحمة د روحانی مرتبے او مقام عظمت  
پتہ ہم لگبری۔ چہ د غہ زمانے د عوامو تہ چہ د خواصو ہم و سرہ  
دومرہ بے دریغہ عقیدت او ارادت وو۔ او کہ فکر او کبر و نو حمونہ دے  
مشاہیر و بزرگانو دے روحانی اثر۔ اور سوخ لہ برکتہ د غہ زمانے  
عام او خاص خلق پہ اسلام مین وو۔ د اسلام تبلیغیے کولو۔ او جہاد د یے کول۔

# حضرت شیخ انخی سراج

(وفات ۱۰۵۸ھ)

دے نامور بزرگ پورا نوم قطب الولايت شیخ سراج الدین عثمان دے۔  
چہ عام طور پہ "انخی سراج" نامہ مشہور دے۔ دکمالا تو ظاہری او  
باطنی جامع وو۔ او پہ عشق او محبت کینے خیل نظیر نہ لرلو۔ حضرت  
شیخ عبدالحق دہلوی لیکي چہ ددہ اصلي وطن بنگال وو۔ دکھنوتی  
نومے مقام اوسید ونکے وو۔ چہ نن ورٹے دغہ مقام دے کوپ "پہ نامہ  
مشہور دے۔ دے "مرآة الاسرار" نومے کتاب دے مؤلف دا خیال دے چہ ددہ  
مشران اول پہ اودھ کین اوسیدل (داود نہ مراد ہغہ علاقہ دے  
چہ نن ورٹے پہ اجودھیا اونیض آباد نومو نو یادیری۔ او بیاد دے خائ  
نہ دے بنگال لکھنوتی تہ تلے وو۔ غالباً ہم پہ دغہ مناسبت دے "لطائف اشرفی"  
نومے کتاب دے مؤلف دے دوئی دے نوم سرے "اودھی" لیکے دے۔

حضرت شیخ سراج الدین عثمان پہ علمي قوب کین دے حضرت  
شیخ نظام الدین اولیاء پہ مرید انوکین شامل شوے وو۔ دے هغوی پہ  
خدمت کین بہ اوسیدل او کلہ نا کلہ بہ خدمت دے مور او پلار دے پارے  
وطن تہ تلو۔ او بیا بہ واپس راتلو۔ حضرت سلطان الاولیاء  
پہ ور سرے دیر کھربانی کولہ۔ مگر چونکہ حضرت انخی سراج ظاہری  
علمونہ نہ وو حاصل کپری۔ پہ دے وجہ خلافت یے ور تہ نہ ور کولو ورتہ  
یے اوفر مائیل چاہ دے علم باطنی دے پارے دے مخکین نہ دے علم ظاہری حاصل  
کول دیر ضروری دی۔ چنانچہ ہم دے حضرت شیخ نظام اولیاء پہ  
ہدایت یے دے حضرت مولانا محمد الدین رازی نہ سبق اوستل شروع  
کپل۔ ور پہ دے مولانا رکن الدین نہ یے کافیہ۔ مفصل پہ علم نحو کین۔

او قدوری اومجمع البحرین یہ علم فقہ کین اولوستل۔ دظاہری علمونو  
 نہچہ فارغ شونو حضرت نظام الدین اولیاء ورلہ دخلافت لیکلے سونو  
 سندچہ یہ ہنے خیل مہرہم برولے وو۔ ورکریلو۔ اوخیل وطن بنگال  
 (مشرقی پاکستان) تہ دتلوا اجارت یے ورکریلو۔ لیکن دے دخیل پیرتر  
 ژوندہ بلکہ دھوئی دوفات (۷۲۵ھ) نہ روستو ترس۲۸ھ پورے  
 درے کالہ نورہم یہ مقام دغیاث پور دھلی کین پاتے شو۔ اوبیائے د  
 حضرت شیخ دوقف کرے شومے کتب خانے نہ یو خوکتابونہ تبرکات اوجا  
 مبارکے دخان سرہ واخیستلے اوخیل وطن تہ روان شو۔

یہ اخبار الاخیار کین ذکر دے۔ چہ ہرکلمہ دحضرت نظام  
 المشایخ بہ ژوند کین دکہ تہ خیل وطن تہ دتلوا اجازت ورکریے شو۔  
 نوپہ دغہ موقع دہ داعرض پیش کرے وو۔ چہ ہلتہ بہ بنگال کین  
 یو دیرلوی متجرب عالم حضرت شیخ علاء الحق موجود دے۔ ثما اودھنہ  
 گزارہ بہ خرنکہ کیری۔ ددے یہ جواب کین حضرت نظام الدین اولیاء  
 ورتہ اوفرمائیل۔ فکر مہ کوہنہ بہ ہم ستامریہ کیری۔ چنانچہ ہم دغہ  
 شان کاراوشو۔ خہ وخت چہ حضرت اخی سراج علیہ الرحمۃ بنگال تہ  
 اورسیدہ۔ نو حضرت شیخ علاء الحق یی مرید شو۔ اوپہ دے طریقہ سرہ  
 سلسلہ عالیہ چشتیہ یہ بنگال کین خورہ شہ۔

لکہ چہ مخکین ورتہ اشارہ شومے دہ۔ دمہکت بنگال یہ  
 خاورہ دحضرت شیخ راجابیا بانی یہ معاصرینو بزرگانو کین دتولونہ  
 زیات شہرت اواثر اورسوخ عثمان اخی سراج تہ حاصل شومے ووہم  
 یہ بنگال کین چشتیہ سلسلے تہ چہ فروغ حاصل شومے وو۔ ہنہ ہم  
 ددوئی یہ وجہ وو۔ دسلطان المشایخ نظام الدین اولیاء یہ پولو خلیفہ  
 گانوکین درے خلور بزرگان داسے تیر شوی دی۔ چہ ہم دھوئی یہ

یہ وجہ سلسلہ نظامیہ تہ عروج حاصل شوے وو۔

(الف) یوحضرت مخدوم نصیر الدین محمود چراغ دہلوی وو۔ چہ ددوئی  
تہ سلسلہ صابریہ نظامیہ پہ خصوصیت سرلا د سرحد۔ پنجاب۔ گجرات  
 راجپوتانہ اود دکن پہ علاقہ کنیں خورہ شوے دے۔

(ب) دوئیم حضرت مخدوم اخی سراج وو۔ چہ ددوئی تہ سلسلہ  
سراجیہ نظامیہ پہ خصوصیت سرلا یہ صوبہ بہار۔ بنگال۔ آسام  
 کنیں خورہ شوے دے۔

(ج) درئیم سالارھنیں وو۔ چہ ددوئی تہ ذریعہ سلسلہ نظامیہ  
د مملکت چین پہ علاقہ کنیں خورہ شوے دے۔

حضرت اخی سراج فطرتاً پیر ذہین اودانشمند وو۔ د حضرت شیخ  
 نصیر الدین چراغ دہلوی تہ روستو ددوئی نوم زیات مشہور دے۔  
 د خیل پیر نظام الدین اولیاء د ہدایت مطابق چہ خیل وطن تہ  
 راغے۔ نویہ کوپ (لکھنوی) کنیں ۷۷ قیام اوفرمائیو۔ اود دین اسلام د  
 اشاعت دیارے ۷۷ خیلہ قولہ زندگی وقف کر تہ۔ او پیر مراد حقیقت او  
 معرفت د طالبانومرکز اوگر خیدہ۔ د بنگال پہ زمکہ تردد زمانے پورے  
 د سلسلہ سہروردیہ اثر وو۔ اولکہ چہ مخکنیں ذکر او شو۔ ددوئی  
 پہ وجہ سلسلہ عالیہ چشتیہ طرفتہ خلق رامات شول۔ پہ بنگال  
 کنیں ددوئی د مریدانوا خلیفہ کانوشمیرہ دیرلا زیاتہ دے۔ چاہ پہ  
 ہقوی کنیں حضرت شیخ علاء الحق د پنبہ ولا زیات مشہور دے حضرت  
 اخی سراج علیہ الرحمة پہ شہسہ ہکنیں وفات شو۔ مزار  
 مبارک ۷۷ دگور پہ علاقہ کنیں پہ سعد اللہ پور نوم مقام کنیں دے۔  
 علیہ الرحمتہ والعفوان:

## حضرت شیخ علاء الحق علیہ الرحمة

مے نامور بزرگ پورے نوم شیخ علاء الحق والدین بن اسد خاں لاہوری  
 الی دے۔ مشران یے دغیاں الدین تغلق پہ حکومت کنبں د وزارت پہ  
 - عہدہ باندے ممتاز وو۔ اوہم ددغہ غیاث الدین تغلق پہ زمانہ کنبں دوی  
 اندان دبنگال کو پر نوے مرکزی مقام تہ راغلے وو۔ او ترچیرے زمانے پہ  
 حکومت کنبں یے لاس وھلو۔ ددھوئی د لکھنوی د بادشاہ سکندر شاہ پہ  
 حکومت کنبں پہ یوہ لویہ عہدہ باندے سرفراز وو۔ د حضرت شیخ علاء الحق  
 سلسلہ د نسب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تہ رسیدلہ۔ یعنی پہ  
 قام پستون وو۔ دے پہ سلسلہ عالیہ سہروردیہ کنبں د حضرت شیخ سلیمان  
 مہوی مرید وو۔ چہ حضرت سلیمان د حضرت شیخ تقی الدین احمد دمشقی  
 مرید وو۔ اوھغہ د حضرت شیخ المشائخ شہاب الدین سہروردی ممتاز مرید  
 او خلیفہ وو۔ پہ ابتداء کنبں حضرت شیخ علاء الحق د سلسلہ عالیہ سہروردیہ  
 پیر طریقت وو۔ مگر چہ ہر کلمہ پہ ۷۲۸ھ کنبں حضرت عثمان انبی سراج  
 بنگال تہ راغلے۔ نو دھوئی سرکے یے تعلق پیدا شو۔ او پہ سلسلہ چشتیہ  
 کنبں یے چہ دھوئی نہ ہم خلافت حاصل کر لو۔ نویائے خیلو مریدانو  
 تہ د سلسلہ چشتیہ نظامہ بیعت ہم ور کو لو۔

حضرت شیخ علاء الحق د بنگال دیوبل مشہور پیر طریقت حضرت

شیخ بدر عالم زاہدی خوریہ وو۔ او د خواجہ فخر الدین بلر زاہدی  
 مشرکی لورنی بی پہ دہ وادہ و۔ او کشری لورنی بی یے د شیخ نظام الدین  
 اولیاء درویش جمال الدین بدایونی پہ حوی شیخ اسماعیل یدایونی  
 وادہ و۔ پہ دغہ اعتبار د حضرت شیخ المشائخ نظام الدین اولیاء سرکے یے

دے رشتہ دارٹی قرابت ہم لرلو۔

د حضرت شیخ علاء الحق ہخہ مریدان چہ پہ سلسلہ سہروردیہ کنے  
یے خلافت حاصل کرے وو۔ پہ ہغوی کنیں مخدوم سید احمد چرم پوش  
تیغ برہنہ (چہ مزاریے پہ محلہ انیر بہار شریف کنیں دے) او مخدوم  
شاہ حسین د ہکر پوش (چہ مزاریے پہ موضع یے پورینہ کنیں دے)  
نومونہ دیاد ولودے۔ او کو مو مرید انوتہ چہ یے پہ سلسلہ چشتیہ  
کنیں خلافت ور کرے وو۔ پہ ہغوی کنیں د حضرت نور قطب عالم۔ او مخدوم  
سید اشرف جہانگیر سمنانی نومونہ دیاد ولودی۔

پہ دار الحکومت گور کنیں د ہرے طبقے پہ خلقوباندے د حضرت  
شیخ علاء الحق اثر وو۔ او دیر لا لویہ لنگر خانہ یے ولا چہ د ہغے بے حد  
او حساب اخراجاتوہ پچیلہ باد شاہ او امیران حیرانیدل د شک او  
حسد بہ یے پرے کولو۔ باد شاہ بہ اکثر د احبرہ کولہ چہ حصار خانہ د  
شیخ د والد ماجد سرے دلا۔ ہغہ یے ورلہ ورکوی۔ او حضرت شیخ علاء الحق  
یے خرچ کوی۔ چنانچہ یوخل د باد شاہ امیرانو او وزیرانو باد شاہ لہسون  
او کپچہ د شیخ علاء الحق حوئیچہ پہ حکومت کنیں پہ لویہ عہد قاباندے  
دے۔ ہغہ د شاہی خزانہ پہ پتہ دار و پی و باسی او خیل پلارلہ یے  
ورکوی کنہ د شیخ علاء الحق سرے داد و مرے بے شمیرے دولت آخرد کومے نہ  
راخی۔ باد شاہ د غہ لہسون او منلو او حضرت شیخ یے د گور نہ جلاوطن  
کرلو۔ حضرت شیخ د لکھنوتی نہ سونار کاوٹن (دھاکے) تہ راغے او دولا کالہ  
یے دلتہ تیر کرل۔ چہ سونار کاوٹن تہ راغے نو خیل خادم تہ یے حکم او کر د  
چہ پہ لکھنوتی کنیں د لنگر کوم اخراجات وو۔ دلتہ د ہغے نہ یو پہ دولا  
زیات خرچ کولہ۔ چنانچہ یوخل بیا تول خلق حیران وو۔ چہ داد و مرے  
بے دریغہ اخراجات چہ پہ د و مرے عظیم الشان لنگر باندے روٹی کوی

- دَکوم حَائی نہ راجی۔ پہ سونار کاوٹ کبیں ددوہ کالہ تیرولونہ روستو  
 واپس کو پتہ یے تشریف یورلو۔ اویا پہ آخر عمر کبیں ”پنلوہ“ تہ  
 لاپلو۔ اویا پہ سٹہ کبیں یاد اخبار الاخیار پہ روایت پہ  
 سٹہ کبیں یے انتقال او فرمایا :-

مزار مبارک یے پہ ”پنلوہ“ کبیں دے۔

علیہ الرحمة والغفران

---

## حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت

ولادت: \_\_\_\_\_ اوج بھاولپور سنہ ۱۰۷۰ھ

وفات: \_\_\_\_\_ سنہ ۱۱۵۰ھ

حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت پورا نوم داسے دے۔ حضرت سید، میر جلال الدین حسین مخدوم جہانیان، جہان گشت بخاری علیہ الرحمۃ دے پاء ۲۵، تاریخ دشوال المکرم سنہ ۱۰۷۰ھ یہ مقام داوج ریاست بھاولپور کیں دے حضرت شیخ احمد کبیر ابن سید جلال الدین حسن الملقب پاء میر سرخ بخاری علیہ الرحمۃ پاء کور کیں پیدا شوے دے۔ دور کوچی والی نہ د بزرگی اوکرامت نجیبے اوعلامے ددوئی پاء تند ی کیں ٹھیلے۔ چہ ہر کلہ د اولا کالو پاء عمر شو۔ نوخپل والد ماجد روان کبر حضرت شیخ جمال خندان رولہ یے بوتلو چہ د علم دین درس ترینہ حاصل کری۔ دلتہ د ابتدائی کتابوں لوستلوانہ روستوفلتان تہ لاپرو۔ اویا ہفتہ وخت چہ پاء ملتان کیں کوم مشاہیر عالمان وو۔ د ہغوی نہ او دے حضرت شیخ رکن الدین رکن عالم نہ یے د علوم ظاہری تکمیل اوکرو۔ اویا یے د خپل والد ماجد نہ او د خپل ترے حضرت شیخ صدر الدین محمد غوث کبیر نہ پاء سلسلہ سہروردیہ کیں بیعت کرے وو۔ او ور پسر روستویے د حضرت شیخ رکن الدین نہ خرقہ د خلافت ماصلہ کرے و۔ ددوئی د نوم سرے "مخدوم جہانیان جہان گشت دوا لقبو نہ غبرگ لیکے شی۔ پاء دے کیں مخدوم جہانیان لقب ور لہ خپل پیر رکن الدین ملتانی ور کرے دے۔ او دوئم لقب "جہان گشت" ددوئی د نوم سرے پاء د مناسبت لیکے شی۔ چہ د کتاب اخبار الاخبار د روایت مطابق دقوے دنیا سفر اوسیاحت یے کرے دے۔ او دے شمیرہ اولیاء وناہ یے نہت او



اوبرکت موند لے دے۔

پہ تاریخ فرشتہ جلد ۲ صفحہ ۴۱۵ کنیں د حضرت مخدوم جہانیا  
د پیر طریقت شیخ ابو الفتح رکن الدین نہ دار وایت نقل شوے دے۔ چہ خہ  
وخت سید جلال الدین بخاری خما سراً د علوم ظاہری د تعلیم نہ فارغہ  
شو۔ او پہ علوم طریقت کنیں یے ہم ابتدائی دسترس حاصل کرو۔ نو دنیا  
پہ سیاحت روان شو۔ د تاریخ فرشتہ یو بیان دا ہم دے چہ حضرت مخدوم  
دوہا خلد د تو لے دنیا سیاحت کرے دے او پہ ۸۲۷ھ کنیں واپس راغلے او  
پہ اوچ کنیں مقیم شوے وو۔

ھر کلا چہ د حضرت مخدوم د سیاحت پہ حقلہ د مختلفونہ کرو  
بیانوں کنیں د یر زیات اضطراب دے۔ او پہ عام نظر دا تیر نہ معلوم پیری  
چہ دوئی شو خلد پہ سفر تلی وو۔ او پہ کومہ زمانہ کنیں تلی وو۔ پہ کومہ  
زمانہ پہ سفر کنیں وو۔ پہ کومہ زمانہ پہ ملتان کنیں وو۔ پہ دے وجہ  
پہ اختصار سراً خہ لہز د یر بحث پرے دلتہ کوو لے شی۔

د حضرت شیخ ابو الفتح رکن الدین د پورتنی بیان نہ د الاندینی  
نتیجہ موند نہ پہ لاس راخی۔

۱ | یوہ دا چہ حضرت شیخ رکن الدین عالم پہ ۸۳۵ھ کنیں  
وفات شوے دے۔ او ہر کلا چہ مخدوم جہانیاں دھغوی  
پہ زندگی کنیں د دنیا پہ سیاحت روان شوے وو۔ نو مطلب یے  
دا کیری چہ دے بہ د ۸۳۳ھ پہ شاوخوا کنیں دھغوی نہ  
رخصت شوے وو۔

۲ | بلہ دا چہ ہر کلا مخدوم جہانیاں پہ ۸۴۰ھ کنیں پیدا  
شوے وو۔ نو کہ پہ ۸۳۳ھ د دنیا پہ سیاحت د دوی  
روانیدل او کنرو۔ نو وایہ چہ د ۸۲۶ یا ۸۲۷ کالو پہ عمر د

دملتان نہ پہ سفر روان شوے وو۔

۱ لکہ چہ مخکنں ورتہ اشارہ شوے دہ۔ دکتاب سیرالعارفین  
۳ تاریخ فرشتہ۔ او الدرامنظوم درے وار و درایت مطابق  
حضرت سید احمد کبیر دا خپل نامور حوئی داوا کالوپہ عمریہ  
س ۱۲۷۷ھ کنیں د شیخ جمال خندان رور سرکہ سبق تہ کنینو لے  
وو۔ ہر کلہ چہ دھقہ زمانے د طریقہ درس مطابق داتلسرکالو  
تر عمرہ پورے سرے دہو لو علمونو د تحصیل نہ فارغ کیدہ۔ نو  
واہ چہ حضرت مخدوم بہ پہ س ۱۲۷۷ھ کنیں د دینی علمونو د تحصیل  
نہ فارغہ شوے وو۔ ورپے نور اتہ کالہ بہ یے د خپل پلار سید احمد  
کبیر۔ خپل ترہ سید صدر الدین محمد غوث کبیر۔ او حضرت ابوالفتح  
رکن الدین رکن عالم نہ پہ سلسلہ سہروردیہ کنیں سبقونہ اخیستی  
وو۔ خرقلہ د خلافت بہ یے حاصلہ کرے وہ۔ او پہ س ۱۳۳۳ھ کنیں بہ  
د علوم ظاہری او باطنی دنور و فیوضاتو حاصلو لو د پارہ پہ سفر  
روان شوے وو۔

د پورتہ بیان نہ دامعلومہ شوہ چہ بہر حال د دوئی اولے  
سفر د ۱۳۵۷ھ نہ مخکنں او د س ۱۳۳۳ھ پہ زمانہ کنیں وو۔ پہ دے  
سفر کنیں د مفتی غلام سرور لاہوری د قول مطابق (خزینۃ  
الاصفیاء جلد ۱ ص ۱۵) د مصر شام۔ عراق عرب، عراق عجم،  
بلخ او خراسان سفر ونہ یے او کرل۔ د گنر ولویو مشایخونہ یے  
فیوضات حاصل کرل۔ دیر حج ونہ یے او گزارل۔ چہ پہ ہقہ کنیں شہر  
حج اکبرہ وو۔ پورہ اوہ کالہ یے پہ مکہ مکرمہ کنیں او دوہ کالہ یے  
پہ مدینہ منورہ کنیں تیر کرل۔ او د حضرت مخدوم جہانگیر اشرف  
سمانی د قول مطابق (لطائف اشرفی جلد ۱ ص ۳۹)

”پہ دنیا کبیں نور پیر داسے اولیاء ہم تیر شوی دی چہ ہفوی دمعارف  
او حقائقویہ تالاش کبیں سیاحتونہ کپری دی۔ لیکن د مخدوم جہانیاں  
ہمبرہ سیاحت ہیچا ہم نہ دے کرے۔ دوئی دتول ربع مسکون سیاحت  
کرے وو۔ او شاید داسے کوم یو فقیر بہ پہ کبیں پاتے شوی وی۔ چہ  
دوئی ترینہ پورہ فائدہ نہ ولا حاصلہ کرے۔

ظاہرہ دہ چاہ د خزیۃ الاصفیاء اول طائف اشرفیہ دابیانونہ  
د حضرت مخدوم دھنہ ہولو سیاحتونہ پہ حقلہ دی چہ حضرت  
مخدوم پہ ہول ژوند کبیں کپری دی۔ دلتہ سوال دادے چہ حضرت  
مخدوم چہ پہ ۱۳۳۳ھ کبیں پہ اول ٹل پہ سفر کبیں یے اول کالہ پہ  
مکہ مکرمہ اودوہ کالہ پہ مدینہ کبیں تیر کپری وو۔ نوچہ نور خومرا  
کلونہ یے دنور واسلاہی ملکونو سفر کرے وو۔ اود دے اولی سفر نہ  
واپس بھاو لپورا وچ تہ راغلے وو۔ پہ مے خبر و د پوہید لو د پارا لالاندی  
یوختہ تاریخی حوالے پہ نظر کبیں اوساتو۔

(۱) دھزانہ جلالی ”نومے کتاب“ روایت مطابق پہ ۱۲۷۸ھ کبیں حضرت  
مخدوم جہانیاں د مملکت فارس (ایران) پہ شوکارا نومے بھر کبیں حضرت  
شیخ شرف الدین محمود پہ خدمت کبیں حاضر شوے وو۔  
(۲) دپستنو مورخان و روایت مطابق پہ ۱۲۹۸ھ کبیں دگوہ سلیمان  
پہ ”شہر علی“ نومے مقام کبیں وو۔ اود غلتہ حضرت محمد بختیار  
المعروف پہ خواجہ محی کبیر غور غشتی ترینہ بیعت کرے وو۔

پہ دے پور تنور وایتو نو د غور کولونہ معلومیہ پہ حضرت  
مخدوم جہانیاں چاہ پہ اول ٹل پہ ۱۳۳۳ھ کبیں پہ سفر تے وو۔ نو  
پہ ۱۳۵۵ھ کبیں واپس اوچ بھاو لپور تہ رارسیدلے وو۔ او پہ ۱۳۸۰ھ  
کبیں شوکارا او پہ ۱۳۹۰ھ کبیں د شہر علی قیام یے د سفر د واپسی پہ دور

دوران کین وو۔

## دویم سفر

دعندوم جہانیاں ددریم وار سفر او سیاحت پہ سلسلہ کین روایتونہ  
کین فرق دے۔ اوڈھنے پہ وجہ دامعول بہ غواری چہ دے پہ دویم وار  
پہ کوم سن کین روان شوے وو۔ اوبیا کلہ را واپس شوے وو۔ دغہ  
مختلف روایتونہ دادی۔

(۱) کتاب الدر المنظوم (۲۵۵) دروایت مطابق حضرت محمد جہانیا  
فرمائی:۔ سلطان محمد تعلق مالہ دشیخ الاسلام عہدہ راکرہ۔ اوخلوینیت  
خانقاہونہ یے حما پہ تحویل کین راکرل۔ شیخ رکن الدین ابو الفتح راتہ پہ  
خوب کین حضور شو۔ اوئے فرمائیل چہ تہ حج لہ لار شہ غرق بہ شی۔  
چہ سحر شود حضرت شیخ ددرکاکہ امام راتہ او فرمائیل چہ فورار وانیہ  
مہ تیاری کوئے۔ شیخ تاتہ اشارہ کرے دے۔ چنانچہ مادخیل والدنہ رخصت  
واخیست روان شو۔ پہ اخبارالاخیار ص ۱۲۲ کین ہم دایکی چہ محمد  
تعلق ورلہ دخانقاہونوسندہ ورکرے وو۔

دے روایت نہ موبز دے نتیجے تہ رسیرو۔ چہ ہرکلہ پہ سنہ ۸۵۷ کین  
محمدوم جہانیاں واپس اوچ بہاولپورتہ رارسید لے وو۔ نوڈسائے  
پہ نیپاہ بہ سلطان محمد تعلق ورلہ دشیخ الاسلام عہدہ ورکرے وے۔ او  
پہ دغہ ۸۵۷ کین بہ سلسلہ سی بیاد وبارلہ دحج پہ سفر روان شو  
وو۔ دپورتی روایت تسلیم کوئے بہ صورت کین پہ سنہ ۸۵۷ کین دعندوم  
جہانیاں پہ دویم سفر وانیل بہ خامخامنو حکمہ چہ بیاد ۸۵۲ کین  
پہ ابتد کین یعنی پہ ۲۱ محرم ۸۵۲ کین خوش سلطان محمد تعلق دواڈی  
سندہ پہ ہمتہ نوے مقام کین پہ حق رسید لے وو۔

دعندوم جہانیاں پہ حقلہ د" الدر المنظوم" دپورتی حوالے

پہ مقابلہ کین داکبر شاہ خان سلار زی نجیب آبادی د کتاب "آئینہ  
حقیقت نما" بیان خہ بل خہ دے۔ ہفہ لیکي چہ :-

ہرکلہ د سلطان محمد تغلق د وفات (۲۱ محرم ۷۵۲ھ) نہ روستو  
پہ ۲۲ محرم ۷۵۲ھ فیروز شاہ تغلق باد شاہ شو۔ نومخدوم جہانیان  
لہ یے د شیخ الاسلام عہلہ رکریہ۔ ددے روایت نہ موبز تہ دانیتجہ پہ  
لاس راخی چہ حضرت مخدوم لہ د شیخ الاسلام عہلہ محمد تغلق نہ وہ  
ورکریہ بلکہ فیروز تغلق ورکریہ وہ۔ اودے خبرے تہ تقویت ددے نہ ہم  
رسیری۔ چہ د آئینہ حقیقت نما (جلد ۱ ص ۵۲) د بیان مطابق فیروز  
شاہ تغلق پہ حقیقت کین د شیخ نصیر الدین چراغ دهلوی پہ مرستہ  
اوامد اباد شاہ شوے وو۔ اوبل طرف تہ حضرت مخدوم جہانیان چہ  
د حج بیت اللہ نہ واپس راغلے وو۔ نو د حضرت امام عبد اللہ یافعی شیخ  
مکہ مکرمہ د ہدایت مطابق د حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دهلوی  
مرید شوے وو۔ ہرکلہ چہ سلطان فیروز تغلق د سلطان محمد  
تغلق د زمانے تول حکومتی افسران مشائخ او علماء بدلول۔ اونور یے  
د نوی سر نہ مقررے ول۔ نو نریا تہ ممکنہ دہ۔ چہ پہ دغہ سلسلہ کین  
د شیخ نصیر الدین چراغ دهلوی د مریدی او خلیفہ والی پہ وجہ ہے  
حضرت مخدوم جہانیان نہ د سہستان د خانقاہ مجددی اونورو  
خلوینتو خانقاہونو انتظام۔ دے وو۔ مگر د خیل پیر  
طریقہ حضرت شیخ ابو الفتح رکن الدین لہ طرفہ چہ پہ خوب کین  
ورتہ کوم حکم شوے وو نو دے پہ بناء پہ ۷۵۳ھ کین بہ حضرت  
مخدوم دینچ باہ سفر روان شوی وو کہ داروایت او ترجیہ او منہ شی  
روایہ دینم سفر کین د حضرت مخدوم د روایت بدلول کال ۷۵۳ھ نہ شی  
کیدے۔ بلکہ ۷۵۳ھ نہ وہ ہے۔ رلو۔

د مختلفوت ذکر وہ پہ بیان نو چہ غور او کړ و نو داسې معلومېږي چہ حضرت  
 مخدوم د دے دویم سیاحت نہ د س ۵۷۷ هـ نہ روس تو او د س ۵۷۸ هـ  
 نہ وړاندے راغلے دے۔ پہ س ۵۷۷ هـ کښ د دے پیر طریقت حضرت نصیر اللہ  
 چراغ وفات شوے دے۔ او د س ۵۷۸ هـ نہ مخکښ بهاولپور ته راتللے ځکه  
 یقینی دی چہ د "مناقب الولايت" نومے کتاب د روایت مطابق پہ ۲۰ شعبان  
 س ۵۷۸ هـ د حضرت مخدوم جہانیاں کشرے رور حضرت سید صمد  
 الدین محمد راجو قتال پیدا شوے دے۔ او د کتاب "سبع سنابل" (قلمی نسخہ  
 ص ۱۸۱ او مطبوعہ مطبع کانپور ص ۲۷) د بیان مطابق پہ کوم کال (س ۵۷۸ هـ)  
 چہ سید راجو قتال پیدا شوے دے۔ ہم پہ دغه کال دغه والد ماجد  
 سید احمد کبیر وفات شوے دے۔ او بله دا چہ پہ دغه موقعه حضرت  
 مخدوم جہانیاں پہ اوچ کښ موجود وو۔ او بیا په کتاب سبع سنابل  
 کښ چہ کوم نور تفصیل بیان شوی دے دغه نہ ہم معلومېږي چہ  
 حضرت مخدوم جہانیاں پہ س ۵۷۷ هـ کښ واپس بهاولپور ته راغلے وو۔  
 کہ موټن دار وایتونه او د دے داپور تنی توجیہ او منونو  
 وئیلے شو چہ د مخدوم جہانیاں د دے دویم سفر زمانه زیات  
 نه زیات خاور یا پنځه کاله وه۔

### دریتم سفر

په س ۵۷۳ هـ کښ د مخدوم جہانیاں پہ اوچ کښ موجودگی د  
 پورته بیانونو نه ثابتہ شوه۔ په دے سلسله کښ پہ آئینه حقیقت  
 نهار (ص ۵۲۴) کښ د شمس سراج عقیق یو تفصیلی بیان درج  
 شوی دے۔ چہ هر کله یاه س ۵۷۴ هـ کښ د ځمکه او سند هیه دوه مکران  
 جام او بښیږه باندے منک فیروز شاه تغلق لښکر کشی او کړه۔ نو ځمکه  
 د حکمران بښیږه باندے د مکران باندے حضرت مخدوم جہانیاں

د" اوچ نہ تہمتہ تاصرغ۔ پہنچہ د بادشاہ لبکر تہ ورغ۔ ہلتہ دیر پہ  
 قدر اوغز۔ یے استقبال او شو۔ د تہمتہ خلق چہ د دوئی د تشریف راورلو  
 نہ خبر شول هغوی ہم دیر خوشحال شول چہ اوس بہ خدا یی خیر کری۔  
 چنانچہ حضرت مخدوم جہانیان د مسلمانانو د دے دوار و لبکر و ترمچہ  
 شوملح یے راواستلہ د پارہ د دے چہ دوارہ طرف تہ مسلمانان دی۔ چہ  
 د مسلمانانو د لاس نہ د مسلمان وینے اونہ بہیری۔

د دے پور تنور وایتونولہ مخہ د سنہ ۷۶۴ھ نہ تر سنہ ۷۶۵ھ پورے  
 پہ اوچ کین د دوئی موجود والے معلومیری او موبنر۔ سرہا خہ داسے  
 روایت نشتہ دے چہ پہ دغہ منہ کین دوئی د حج بیت اللہ د پارہ تشریف  
 ورے وو۔ کہ نہ۔ د دے نہ علاوہ دوہ نور وایتونہ داسے دی۔ چہ  
 دھغ نہ د دوئی د دریم سفر اوسیاحت پتہ معلومیری۔

الف | پہ دے کین یور وایت د تاریخ فرشتہ (جلد علاصفہ ۲۱) دے چہ  
 حضرت مخدوم جہانیان پہ ساکنہ کین د حج د سفر نہ اوسیاحت  
 نہ را واپس شوے دے۔

ب | او دویم روایت د تاریخ صولت افغانی دے چہ حضرت خواجہ  
 کبیر غور غشتی د خیل پیر طریقت حضرت مخدوم جہانیان  
 علیہ الرحمة تہ ملگرتیا کین پہ سنہ ۷۷۷ھ کین حج گزارے وو۔ او دے حج  
 گزارونہ کین دوئی د خراسان بنارہ عراق سیاحت کرے وو۔ او دھغ  
 زمانے د مشاہیر و اولیاء اللہ و سرکایے محبتونہ شوی وو۔

د دے پور تنو دوار وایتونولہ موبنر د نتیجہ اخیستلے شو۔ چہ  
 حضرت مخدوم بہ د دریم سفر د سنہ ۷۶۴ھ پہ شاوخوا کین کرے وی۔  
 او د پنچہ کالہ سیاحت نہ پس بہ پہ سنہ ۷۷۷ھ کین واپس بہاولپور تہ  
 رانعلے وی۔

دس کنہ نہ ترس نہ پورے پہ دے منح زمانہ کبیں دحضرت محمدؐ  
 دبل سفر اوسیاحت خہ ذکر خما د نظر نہ دے تیر شوے . نور تحقیق  
 بہ غواری البتہ دست نہ ترس نہ پورے پہ اوچ کبیں ددوئی  
 موجود والے دیوے بلے واقع نہ ضمناً معلومی . اوہ نہ دادہ . چہ ہر کلہ  
 پہ اختلاف د روایا تو سر پہ ستہ ہیا س۳ کنہ ہیا س۴ کنہ کبیں حضرت  
 شیخ علاء الحق قطب بنگال علیہ الرحمۃ وفات کیدہ نوہ نہ دا وصیت کرے وو .  
 چہ خما د جنازے دامامتی مونخ دے د محمدوم جہانیاں نہ پہ غیر بل خوک  
 نہ گذاری . دحضرت شیخ مریدان ددے خبرے پہ آورید لوحیران شول .  
 چہ خہ وخت شیخ علاء الحق وفات شو . جنازہ یے دمانجہ دیارہ پہ میلان  
 کبیں کنبین بدل شوہ . نوچہ خہ کوری حضرت محمدوم جہانیاں دصفوف  
 پہ بکبیں ولاہ وو . او دجنازے امامتی یے ادا کرے . بیا حضرت محمدؐ درخے  
 نہ روستو خہ ورخے نور ہم پہ بنہا وہ نومے مقام کبیں پاتے شو بکنہ خلق  
 یے مریدان شول . دحضرت "نور قطب عالم تربیت یے اوفزما نیلو  
 اوہ نہ یے دحضرت شیخ علاء الحق پہ کدی کنبینولو . نو بیا واپس اوچ رانے .  
 بہر حال ہر کلہ چہ حضرت محمدوم جہانیاں پہ اول محل د  
 دنیا پہ سیاحت روان شو . او دحج پہ موقع بیت اللہ تہ اور سیدہ  
 نوہلتہ پہ مکہ مکرمہ کبیں یے دحضرت شیخ عصفی الدین عبد اللہ  
 عطروئی نہ بیعت اوکرو . ورپے اوہ کالہ نور پہ مکہ مکرمہ کبیں  
 دھوئی پہ خدمت کبیں تیر کرل . دسلسلہ سہروردیہ د مشر  
 بزرگ حضرت شہاب الدین سہروردی مشہور کتاب عوارف  
 المعارف یے دھوئی نہ پہ درس اولوستلو . دھوئی نہ یے ہم خرقہ  
 د خلافت حاصلہ کرے . او بیا ہم ددے شیخ علیہ الرحمۃ د ارشاد  
 مطابق کا ذرون تہ لاہ . اوہلتہ یے دحضرت شیخ امین اللہ



کا ذرونی نہ فیض اوموندہ اوخرقہ د خلافت اوتبرکات یمحاصل  
 کربل۔ دھغوی پہ خدمت کنبں خہ مودہ تیرولونہ پس بیاروان شول۔  
 اود مصر۔ شام۔ عراق عرب۔ عراق عجم۔ بحرین۔ قطیف۔ یمن اوعدن  
 بصرہ اوکوفہ دمشق اولبنان ہدائین۔ بلخ۔ بخارا۔ سمرقند۔ ایران  
 شیراز۔ تبریز۔ نیشاپور۔ غزنی۔ کابل۔ کولہ سلیمان۔ خراسان۔ دہلی  
 یسینوراوبنگال وغیرہ ملکونو سفر یمے اوکر۔ اوپہ دغلہ مخ کنبں شیر  
 محلہ حج یمے ہم اوکڈارہ۔ اوہم دا اولنے سفر وو۔ چہ دے نہ پہ ۱۵۷۵ھ  
 کنبں ملتان تہ راغلے وو۔ لکہ چہ مخ کنبں ورتہ ضمنا اشارہ شویڈہ۔ رقا  
 دہ چہ پہ دے سفر کنبں پہ آخری محل د حج د گذار لوپہ موقع دبیت اللہ  
 نہ واپس کیدہ۔ نوہلتہ پہ مکہ مکرمہ کنبں د حضرت شیخ عبداللہ  
 یافعی نہ ہم فیض حاصل کرے وو۔ او بیا ہم دے حضرت امام یافعی  
 د ارشاد مطابق مخدوم جہانیاں چہ ملتان تہ واپس راورسیلہ نوینغ  
 دہلی تہ لاپ اوہلتہ یمے د حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی  
 نہ پہ سلسلہ چشتیہ کنبں بیعت کرے وو۔ اوخرقہ د خلافت و عہدہ  
 کرے وہ۔ شاید ہم دے تعلق پہ بناء چہ کلہ خواجہ نصیر الدین چراغ  
 پہ کوشش سرے پہ ۲۲ محرم ۱۵۷۲ھ کنبں فیروز تعلق بادشاہ شو۔  
 نوہذہ د مولانا رکن الدین پہ حاشی حضرت مخدوم جہانیاں تہ د  
 شیخ الاسلام اوصدرا الصدور عہدہ اور کرے وہ۔

## گرامتو نہ

حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی پہ خیلو مکتویا تو کنبں لیکي  
 چہ خرمرہ خوارق اوکر اگرامتو نہ د حضرت مخدوم جہانیاں نہ صادر  
 شوی دی۔ پہ متاخریو بزرگا تو کنبں د بل یو بزرگ ہم نہ دی نصیب  
 سوی د تبرک د بارہ ددوی د گرامتو یو خواہات دلہ د رج کوو۔

۱ | ددوی د کرامت یوه مشهوره واقعہ دادلا۔ چہ و باند ے د حضرت  
 شیخ علاء الحق الملقب بہ قطب بنگالی اور شیخ علالی د جنازے پہ  
 وخت کبیں پنہ و لا ته ددوی رسیدل وو۔ د سلوک او تصوف پہ اصطلاح  
 کبیں دایوہ مرتبہ دلا۔ چہ دیتہ طے مکان او طے زمان او ٹیلے شی۔ کوم  
 بزرگ چہ د ابد الو او ورپے د قطب پہ مرتبہ وی۔ هغه ته دغه  
 د طے مکان مرتبہ حاصله وی۔ او د سترگو پہ رپ کبیں د دنیا دیوسر نه  
 بل مرتبہ رسیدلے شی۔ د مخدوم جہانیاں د کرامت دا واقعہ چہ د حضرت  
 علاء الحق د وفات نه پس عین د هغه جنازے د نمونخ گذارلو پہ موقع  
 مخدوم جہانیاں د اوچ بھاو پور نه پہ یوہ لحظہ ساعت کبیں پنہ و لا  
 ته رسیدلے وو۔ داد طے مکان مرتبہ دلا۔ چہ هر یو قطب او هر یو  
 ابدال ته حاصله وی۔ د دے مرتبہ مطلب دا وی چہ د زمکے تباو نه  
 او فاصلہ رائیہ شی۔ د حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ د اسبوع  
 شریف پہ دے جملہ کبیں هو القریب الذی یحو جہات القرب البعد عن  
 عیون العارفين کبیں هم دے ته اشارہ دے۔ پہ دے پسے چہ د طے زمان  
 کومہ مرتبہ دلا۔ د هغه یو مثال بہر و ستود حضرت شیخ عبدالغنی نقشبند  
 پشاور ی پہ تذکرہ کبیں راشی۔

۲ | حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی لیکي: چہ حضرت  
 مخدوم جہانیاں د حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سرہ بے دریغہ  
 عقیدت لرلو۔ پہ دے سلسلہ کبیں روایت دے۔ چہ یوہ ورخ حضرت مخدوم  
 جہانیاں پخیل خانقاہ کبیں ناست وو۔ پھر ناسا پہ دے او بنو پہ یو توپ  
 باند ے اور او لکیدا۔ بے یے و هله۔ حضرت مخدوم جہانیاں یوہ چوٹ  
 خاور د رپور ته کر لہ پہ اوچت اواز یے دا الفاظ ولومتل یا شیخ محی  
 الدین عبدالقادر جیلانی او هغه چوٹ لہی خاور یے دا ورطی کہ گذر

کر لے۔ دکن اور سورہ سم ہم یہ ہفتہ ساعت فوراً ہفتہ اور داسے مرشور۔  
لکہ چہ نوم نشان یے نہ وو۔

روایت دے۔ چہ یوحنا حضرت مخدوم جہانیاں دا وچ پہ جامع  
مسجد کین دکن و عالمافا و درویشا نو پہ ملکر تیا گنیں معتکف وو۔  
چہ پہ دے منج کین ہفتہ وخت د اوج حاکم دروئی زیارت لہ راغے۔ حاکم چہ  
د مخدوم جہانیاں نہ گیر چا پیر د د ویشا نو دوسرہ کنڑا ولید لہ۔ نو پہ  
دیر و درویشا نو یے دیکہ دھر کہ او کر لہ۔ او د جماعت نہ یے او کینل۔ د  
حضرت مخدوم جہانیاں چہ ورتہ فکر شور۔ نو حاکم تہ یے او ویل اے بد  
چتہ تہ لیونے شوے یے چہ درویشا نو تہ تکلیف و رکوے۔ چنا چہ د مخدوم  
جہانیاں د خور نہ دا الفاظ و تہ وو۔ مسمدستی حاکم لیونے شو۔ جامے  
او شلوے۔ او پہ لار و کو شو کین زغلیہ۔ دیر پہ مشککہ خلق و راقا بو  
کر لو۔ او پہ پینو کین یے ورتہ زغیر و نہ واچول۔ د دغہ حاکم بو د اپلار  
حضرت مخدوم پہ خدمت کین حاضر شو۔ معافی یے او غوینت لہ۔ حضرت  
مخدوم پرے رحم او فرمایہ۔ ورتہ یے او ویل چہ لار شہ۔ حوئی لہ د غفل  
ور کر لہ۔ نو جماعے ورتہ واغوندا۔ بیایے د حضرت شیخ جمال خندان روزیاں  
لہ بوخہ۔ چہ زیارت او کذار ی۔ بیایے دلہ را ولہ۔ د حاکم پلار لار۔ چہ  
خرنگ ورتہ ہدایت شوے وو۔ د ہفتہ تھیل یے او کر۔ او چہ ہفتہ لیونے  
یے د حضرت مخدوم جہانیاں مخے لہ را ووست۔ پہ ہفتہ دم روغ شو۔  
بیاد حضرت مخدوم مرید شو۔ او د کمال درجہ تہ اور سینہ۔

### مبارک اخلاق

حضرت مخدوم جہانیاں بہ د غیر شرعی رسمو نو خنے دیر پرہیز  
کولو۔ تردے حلاچہ پہ غیر شرعی تسلیم لکہ پسہ بنکول یا پسو تہ را  
بنکتہ کید لو بہ خفہ کید لو او د اخبارے بہ یے قطعانہ خوینولے۔ کہ شوک

مرید بہ راغے۔ اود عزت پہ خاطر بہیئے ددوئی دپنہو بنکلو کوکوشش  
کولو نو ہفہ بہیئے پنبوتہ را بنکتہ کید لوتہ پیرینہو دلو۔ اونہ بہیئے کوم  
مرید تہ د اجازت و رکولو چہ ہفہ راشی۔ اود ددوئی پہ پنبہو کی سرکیر دی۔  
یومرید ددوئی پہ تعریف کنبں یونظم لیکے وو۔ چہ ہفہ کنبں  
حضرت مخدوم دنامے سرہ "سید السادات" مہ وائیے بلکہ "کدائیے عالم"  
راتہ وائیے کہ فکر اوکرو ددوئی داقول پہ دیرہ تواضع دلالت کوی۔

ددوئی پہ طبیعت کنبں دیرہ زیاتہ خاکساری اوکسر نفسی ولہ۔  
درے خبرے مثال دادے چہ یوکل خواجہ شیخ شرف الدین احمد منیری  
بہاری سہروردی خیل پنے ددوئی تہ را ولیر لے۔ غرضیئے داوو چہ نہ  
ستاسو دپنہو مبارکو دپنہو یہ مثال یم۔ دہفہ پہ جواب کنبں حضرت مخدوم  
ورتہ خیل پتکے اولیرلو۔ مطلبیئے داوو۔ چہ تہ حاد پارہ د "سرتاج" یئے۔

حضرت مخدوم بہ دسماع (قوالی) آوریڈ لونہ دپیرزیت پرہیر کولو  
فرمائیڈ بہیئے پہ سماع کنبں اختلاف دے۔ لیکن دادہفہ سرہ دپارہ مباح  
کید لے شی۔ چہ دقوالی آوریڈ لو اہلیت لری۔ (دلہ دایا دلزل پکار دی چہ  
دلفظ سماع لغوی معنی دہ آوریڈل۔ اوپہ اصطلاح کنبں صرف ہفہ قوالی  
تہ سماع وائی۔ چہ خویش آوازی سرہ حمد اونعت اولوستے شی۔ دزمانے  
پہ تیرید لو عارفانہ اوصوفیانہ کلام چہ ہفہ فحش نہ وی۔ دہفہ

آوریڈل ہم پہ دے تعریف کنبں شامل کرے شول۔ لیکن ددرے شرطوں  
دپابندی سرہ چہ قوالی کوکے بہ بنجہ نہ وی۔ پی فحہ ہلک بہ نہ وی۔  
اوچنگ ونگ یعنی سازا سرود بہ ورسر نہ وی۔ کہ داحیزونہ  
ورسر نہ وی۔ نوبیا پہ اتفاق دتولو علما فوسرہ دغہ سماع او قوالی نا  
جائزہ دہ۔ دحضرت شیخ نظام الدین اولیاء یہ کتاب کنبں راوری دی۔

چہ یوہ و رُخ د حضرت شیخ نظام الدین اولیاء نہ چاہیوس اوکرو چہ  
یا شیخ! فلانکے بزرگ خود قوالی پہ وخت کبں سازا سروسرو دھم ورسره  
آوری۔ نو حضرت سلطان المشائخ او فرمایئل۔ چہ د احرام کار دے او  
کہ بالفرض یو بزرگ حرام کار کوی نوڈ بزرگ پہ فعل ہفہ حرام کار نہ  
حلالیری۔ بلکہ داسے وایہ چہ یوسرے شان تہ بزرگ ہموائی او غلان  
شریعت کار ہم کوی۔)

د حضرت مخدوم جہانیاں لوی کار د دین اسلام تبلیغ اونشرو  
اشلعت وو۔ بے شمیر کہ فاراومشرکین د دوی پہ مبارکولا سونو مسلمانا  
شوی او پہ ایمان مشرف شوی وو۔

## (وفات)

د عاموت ذکر و روایت مطابق پہ و رُخ د چار شنبہ چہ دغہ د لوی اختر  
ورخ ہم وک۔ یعنی د ذالحجہ لسم تاریخ وو۔ پہ سہ<sup>۸۵</sup> کنہ ہکبں وفات شرو۔  
لیکن مفتی غلام سروسر لاہوری پخپلو کتابو کبں یے تاریخ وفات سہ<sup>۸۵</sup>  
بیان کرے دے۔ او د وفات مادہ د تاریخ یے د اجملہ لیکے دے۔ (مخدوم زمان)  
مزار مبارک یے پہ اوچ بھاو پور کبں دے۔ او مرجع د عام او خاص دے۔ اوچ د  
یو مشہور تاریخی مقام نوم دے۔ چہ پہ سابق ریاست بھاو پور کبں واقع  
دے۔ او د ملتان نومے بنہر تہ جنوب مغرب طرف تہ (۷۰) میلونویہ فاصلہ کبے دے۔

## (ملفوظات)

د دوی ملفوظات چہ د دوی مریدانو د کتاب پہ شکل کبں راجع کریدی  
د ہنود کتابونو نمونہ دادی۔ خزانہ جلالی۔ سراج العالیہ جامع العلوم۔  
پہرے کتابونو کبں د تصوف ہول حقائق او د علم اخلاق مسائل پہ دیرہ  
بنکے طریقہ سرے بیان شوی دی۔ چہ د عامو مسلمانانو د روحانی  
مذہبی او اخلاقی اصلاح د پارہ دیر زیات فائدہ مند کتابونہ دی۔

## خلیفہ کان

روایت دہچہ د حضرت مخدوم جہانیاں دمريد انو ہول تعدادیونکہ  
دولا اویاز لا شپن اتیاوو۔ چہ دلتہ د دوئی دیو خونامور و خلیفہ کانو  
نومونہ لیکلے شی۔

(۱) حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی، عراقی، متوفی ۲۷ محرم  
۸۰۸ھ

(۲) حضرت سید صدر الدین محمد الملقب بہ راجو قتال چہ د حضرت  
مخدوم جہانیاں خیل سرور وو۔ او مزار مبارک یے پہ دہلی کنیں دلا۔  
لیکن پہ بل روایت د دوئی مزار ہم پہ اوچ کنیں دلا۔ پہ ۱۶ جمادی الآخر  
۸۲۷ھ کنیں وفات شوے وو۔

(۳) حضرت سید علم الدین د ترمذی ساداتو د خاندان نہ وو۔ اصلی  
وطن یے قنوج وو۔ دمخدوم جہانیاں مرید شو۔ جو نیورتہ لاپ۔ او  
ہم ملتہ پاتے شو۔

(۴) حضرت شیخ سراج الدین متوفی ۸۲۰ھ د قرآن مجید حافظ وو۔  
مخدوم جہانیاں دیر کلونہ ورپے ہونٹونہ گذاری وو۔ مزار مبارک یے پہ  
کاپٹی کنیں دے۔ ددے نہ علاوہ حضرت سید اشرف الدین مشہدی،  
سید علاء الدین حسینی سید محمود شیرازی، شیخ تاج الدین بھکری،  
مولانا عطاء اللہ، حضرت نور قطب عالم زاہدی او حضرت خواجہ یحییٰ  
کبیر غورغشتی یے ہم مشہور خلیفہ کان وو۔ (دیکھی کیر تذکرہ راشی)

## روحانی اشار

لکہ چہ مخکنیں ذکر او شو حضرت مخدوم جہانیاں جہان کشت  
دولا خلہ د تمامی دنیا سیاحت کرے وو۔ او پہ دویم محل سفر کنیں  
ورسہ خیل مشہور مرید خواجہ یحییٰ کبیر غورغشتی مملکے

وو۔ حضرت مخدوم چہ دے دویم محل سیاحت پہ دوران کبسن دے پستو  
نخواہ پہ کوم کوم کھائے کبسن کر حید لے وو۔ اوچرہ چرتہ یے چھلے اوکینے وے  
عبادتونہ اور یاضتو نہ یے کپری وو۔ بیاروستو دھنہ کھای مسلمانانو  
حضرت سید جلال الدین حسین مخدوم جہانیاں بخاری دے عبادت  
اور یاضت پہ دغہ کھایونو بانڈے یاخو۔۔

(الف) خانقاہونہ جو پکری دی۔

(ب) یا یے پرے تسلی جو پکری دی۔

چہ نن ورٹے دعوامو پستونو دے عاہی، ناواقفیا۔ او بے خبری  
پہ وجہ دے سید جلال الدین حسین بخاری دے عبادت اور یاضت دغہ  
تول کھایونہ دے "دوئی دے زیارتونو" پہ نامہ مشہور دی۔ بلکہ دے دیر  
سادا توب پہ وجہ تردے حد لاقیصے کوٹے شی۔ چہ حضرت  
سید جلال بخاری علیہ الرحمۃ اوکھایہ بنیخ شی۔ لاحول ولا قوا الا باللہ  
چنانچہ ہم دے بے خبری پہ وجہ پہ سابق سرحد او قبا ئلی  
علاقو کبسن دے نمونے اول کھایونہ دے اسے موجود دی۔ چہ ہفے ہو یو  
تہ دے سید جلال بخاری زیارت ویلے شی۔ دمثال پہ طور:-

(الف) دے ریاست سوات پہ، ابوہا "نومے مقام کبسن دے سید جلال بخاری  
زیارت۔ (ب) پہ ضلع مردان کبسن دے مرکزی مقام مردان اوھوتی ترمنجہ  
دے آثار قدیمہ وڈ پخوانی دھیری دے پاسہ ہدیہ کبسن دے سید جلال بخاری زیارت  
(ج) دے ضلع پلینور پہ اتھانڑی کبسن دے تنگی چارسدہ سپرک پہ غار لاکھی  
جنوب طرفتہ دے سید جلال بخاری زیارت۔

(د) پہ کرم ایجنسی کبسن دے پورتنی کرم پہ علاقہ کبسن دے سید جلال  
بخاری زیارت۔ شول دے نہ علاو پہ پستونو نخوا کبسن چہ نورھر  
خومرہ زیارتونہ دے سید جلال بخاری زیارتونہ نہ دی۔ بلکہ پہ

ہے کبھی اکثر حضرت مخدوم جہانی جہان گشت آستانے دی۔ دعبادت  
 زہد اور ریاضت چیلہ خانے اونگیہ کگنے دی۔ او بعض داسے دی چہ ہنہ  
 ددے مخدوم جہانیان پہ اولاد کبھی د نور و سید انومزاس و نہ دی چہ  
 لفظ "جلال الدین" دہغوی د نومونوسرلا پہ طور د لقب ذکر شوے  
 دے۔ او خبر د اعلطہ دے۔ چہ سید جلال الدین بخاری اوکھایہ  
 بنیخ شوے دے۔

خبر د ادا چہ لکھر و ستوبہ د مخدوم جہانیان د نامور خلیفہ  
 حضرت خواجہ یحییٰ کبیر غور غشتی پہ تذکرہ کبھی ہم پرے بحث راشی۔  
 ہر کلہ چہ پہ ہنہ زمانہ د پستونخوا د تہو لو قبا یو لوئی روحانی پیشوا  
 ہم دغہ سید جلال الدین حسین مخدوم جہانیان جہان گشت و و۔ پہ  
 دے وجہ ہغوی د خیل نامور خلیفہ خواجہ یحییٰ کبیر غور غشتی خواہش  
 مطابق د پستونو د ہر یو تہن۔ پست او قبیلہ سرلا چہ پہ کومہ کومہ علاقہ  
 کبھی ورخے او شپے تیرے کرے وے۔ پہ دے غرض چہ د خدا ای د مخلوق  
 تہ امر معروف او د اسلام د نیک لارے تبلیغ او ہدایت او کبری۔ او د شریعت  
 او طریقت پہ فیوضاتو باندے عام او خاص سرفرازہ کبری۔ نو پہ دغہ  
 وجہ پہ ہنہ زمانہ عامو او خاصو تہو لو خاقو بہ خانقاہونہ خیل آستانے  
 گنرے۔ چہ روستو د زمانے پہ تیرید لو۔ او نا واقفتیا او کم علمی بسبب  
 د ہنہ زیارتونہ جو ریشول۔ او خبر د تردے حلا را ورسید کچہ نن  
 ویلے شی حضرت سید جلال بخاری اوکھایہ دفن دے۔

کہ فکر او کرے شی۔ نو نن ہم پہ تہو لہ پستونخوا کبھی ہر ہنہ  
 حائے متبرک گنرے شی چہ چرتہ کوم یو بینہ سپری ناستہ کرے وی۔  
 مکر افسوسناک شکلے د ادا دے۔ چہ دیو بزرگ د ناستہ د حائے نہ  
 زیارت جو پکرے شی۔ جہنم پرے او لکولے شی۔ او دیوے پرے شی۔



اوبیازیاتہ کافسوس خبرہ دادہ۔ چہ ہخہ بزرگ چہ کوم تعلیم موبن  
 تہ پریبئی وی۔ یعنی دَمخدا ی اور رسول لارہ راہیگول۔ دَ شریعت پہ  
 احکامو پورہ پورہ عمل کوؤل۔ او دَ نیکئی دینداری۔ دیانتداری پاکیزہ  
 ژوند تیرول۔ دغہ ہرخہ ہیر کرے شی۔ اوفقط دیوبزرگ نوم ییاد  
 اوساتے شی۔ موبن لہ دخیلو مشا ہیر و بزرگانود ژوند نہ داسبق  
 آخستل پکار دی۔ چہ دد مہیا پہ دے خوورجے ژوند کس د آخرت دیارہ  
 د نیکے توبنے گنہلو کوشش اوکرو۔

### تاریخی فایڈہ

دلہ دتاریخی فائڈہ پہ خاطر د یو شو خبر و درج کوؤل مناسب گنلے شی۔  
 ۱ یوہ داچہ حضرت سید جلال الدین بخاری کینج علم (شہید)  
 ۳۸۶ھ او حضرت سید جلال الدین میر سرخ بخاری متوفی  
 ۷۹۰ھ پہ خاندا نو نو کبئی لفظ د "جلال الدین" اوہ جلال دھرو  
 بزرگ د نوم سرہ پاہ طور د خاندا نی لقب استعما لیری۔ یعنی خرنکہ  
 چہ ددوی د نوم سرہ دویم نسبتی نوم بخاری لیکے شی۔ ددے خبرے  
 د بنرد لو دیارہ چہ د ساد او دا خاندا ن د بخارا استوکن وو۔ دغہ شا  
 ددوی د نوم سرہ لفظ د جلال ہم لیکے شی۔ د حضرت محمدوم جہانیا  
 پہ یوولسم پشت کبئی بڑہ نیکہ نوم احمد وو۔ چہ قتال ی عرف و و ابو  
 یوسف او ابی محمد دے کینت وو۔ او جلال الدین ی لقب و و پہ سترہ  
 کبئی پیدا شوے وو۔ او پہ سترہ کبئی وفات شوے وو۔ د عراق نہ  
 بخارا تہ ہم دے راغلے وو۔ چونکہ جلال الدین ددہ لقب و و نو  
 روستود دہ پاہ خاندا ن کبئی دا لقب پہ موروثی شکل کبئی پاتے  
 شو۔ د مثال پہ طور ددے سید احمد قتال دیو جوئی نوم علی وو۔  
 ہخہ پہ جلال الدین اکبر نامہ مشہور وو۔ ددویم خوی نوم یے

محمود وُو۔ ہفہ پہ جلال الدین اصغر نامہ باندے مشہور وُو۔ او  
دے نہر و ستود دے خاندان دھر یو فرد نوم سرکہ دغہ لقب مشہور  
جلال الدین استعمال شوے دلا۔

داجہ پورتہ ذکر شود ایوہ داسے تاریخی نکتہ دلا۔ چہ دگومو خالقو  
فکر دیتہ نہ دے رسید لے۔ هغوی دَخَان نہ عجیبہ عجیبہ فیصہ جو رہے  
کرے دی۔ حکہ مونیز او وئیل چہ دحضرت مخدوم جہانیان اسم مخضہ  
حسین دے۔ ابوالمحمود یے کینت دلا۔ جلال الدین یے لقب دلا۔ اوبخاری  
یے نسبتی نوم دلا۔ لکہ ددوی د نیکہ نوم چہ حسن دے۔ جلال الدین  
او جلال اعظم یے لقب نہ دی۔ او میر سرخ بخاری یے نسبتی نوم دلا وود دے  
تاریخی نکتے نہ راہم واضعہ کیدے شی۔ چہ ہر کلا د ساقی صوبہ سرحد  
اوقبائلی علاقہ بخاری ساد او اکثر خاندانونہ ہفہ دی چہ دافچ  
بہا و لپور نہ راخوڑہ شوی دی۔ لکہ د علاقہ اورکزی تیراہ۔ کوہاٹ  
پیشور، بھر۔ ہشتنگر۔ سوات او باجوڑ۔ بخاری سیدان شول او پلے  
کبن اکثر د مخدوم جہانیان د خاندان بخاری سادات دی۔ پہ دے وجہ  
دے خاندان د اکثر و مشاہیر و بزرگانہ نومونوسہ لفظ د سید  
جلال الدین بخاری پہ طور د خاندانی لقب سرکہ استعمال شوی دے۔  
او پیرہ ممکنہ دلا چہ د پسنوخوا پہ علاقہ کبن حنے زیارتونہ چہ د سید  
جلال الدین بخاری پہ نوم مشہور دی۔ ہفہ د مخدوم جہانیان پاء  
خاندان کبن د پیر وروستو پیری د بزرگانہ سیدان و زیارتونہ  
دی۔ بہر حال د ایو داسے سوال دے۔ چاہ زیاتی نور تحقیق بہ غواری۔  
دویمہ نکتہ دلا۔ چہ د پیشور، بھر د بخاری سادات پہ قلمی  
شجرہ کبن د مخدوم جہانیان د نوم سرکہ پہ طور د لقب کج عالم  
لیکے شوے دے۔ د القب پہ نور و تذکر و کبن وجود نہ لری۔ البتہ

د محمدوم جہانیاں پہ نمسوکین د یونمسی نوم داسے را علی دے۔ سید  
عبد الرحمان گنج عالم ولد سید سراج الدین ولد سید ناصر الدین  
محمد ولد سید جلال الدین حسین محمدوم جہانیاں۔ کہ موبز د  
پلیسورڈ شجرے پہ سندس رکہ د محمدوم جہانیاں دنوم سرکہ گنج عالم یولقی  
نوم شمار کرو۔ نوداہ او والوچہ داہم دھغہ نمونے لقب دے۔ لکہ حضرت  
شیخ بہاء الدین ذکریا قدس سرکہ دنوم سرکہ چہ "غوث العالم" لقب دے۔ یا  
دھغہ د نمسی شیخ رکن الدین دنوم سرکہ چہ "رکن عالم" لقب دے۔ مگر  
دلہ ورسرکہ داہم یاد لرل پکار دی۔ چہ د محمدوم جہانیاں دنوم سرکہ  
لقب یہ "گنج عالم" لوستل پکاروی۔ حکہ چہ دست گتہ د زمانے دیوبل  
سید جلال الدین بخاری تذکرہ چہ مخکنس پہ تفصیل سرکہ درج شو  
دلاچہ مزار مبارکیے پہ ملاکنڈ ایجنسی ریاست دیرکین دے۔ دھغہ  
لقب "گنج عالم" دے۔ باید چہ دے فرق لحاظ اوساتے شی۔

### بخاری سادات

مخکنس دے خبرے تہ اشارہ تنوے دلا۔ چہ پہ مغربی پاکستان کنڈ  
بخاری ساداتو اکثر خاندانوںہ داؤچ نہ خوارک شویدی۔ اوپہ دوئی کبے  
زیات تعداد د محمدوم جہانیاں د کورنی دے۔ د معلوما تو د زیاتوالی پہ  
خاطر دے مبارک خاندان پہ اختصار سرکہ بیان مناسب معلوم ہری۔  
د حضرت سید جلال الدین حسین بخاری محمدوم جہانیاں  
پنچہ حامن وو۔ نومونہ یے دادی:-

(۱) سید حاجی ناصر الدین (۲) سید بہاؤ الدین (۳) سید مکرم الدین  
(۴) سید حسن الدین (۵) سید نور الدین۔

پہ دوئی کبے د حضرت محمدوم د مشرحوئی سید ناصر الدین لٹ  
حامن ووچہ نومونہ یے دادی:-

سید حامد کبیر۔ سید علم الدین۔ سید شہاب الدین۔ سید اسماعیل۔  
 سید سراج الدین۔ سید فضل اللہ۔ سید برہان الدین (دلا اولاد پہ  
 گجرات دے)۔ سید منور الدین المعروف بندگانگی شیخ الاسلام (دلا اولاد دے)  
 بھارت پہ قنوج نوے بنجر کنیں دے)۔ سید نظام الدین (دلا پہ قبائلی  
 علاقہ اور کزائے تیرا کنیں دے)۔

لکہ چاہ مخکنیں ورتہ اشارہ شوے دلا۔ دحضرت مخدوم مٹھی  
 حوی ناصر الدین محمود دینچٹم حوی سید سراج الدین دحوی نوم سید  
 عبد الرحمن کنگ عالم وو۔ ددے حضرت سید عبد الرحمن دحوی نوم  
 سید رکن الدین وو۔ بیاد دلا دحوی نوم سید بدھا شاؤ وو۔ بیاد ہذا  
 دحوی نوم وو۔

حضرت سید شاہ رحمت اللہ جہانگلا موج دریا  
 چاہ پہ موضع سکورا علاقہ خوشمال کپڑھ ضلع کیمبل پور کنیں بھارت  
 دے دلا درے حامن وو۔

(۱) سید کنگوارا (۲) سید امام علی (۳) امام حاجی شاہ ددے درے واپس  
 حامن قبور و نہ ہم دخیل پلار حضرت موج دریا سر پہ موضع سکورا  
 کنیں دی۔ بیاد دوی کنیں دحضرت سید امام حاجی شاہ درے حامن  
 وو۔ دیو حوی نوم وو۔

سید نبی شاہ علیہ الرحمة

چاہ دضلع پیدپور د علاقہ مہند خصوصاً آگری، متنی او کوہاٹ  
 شہر د بھاری ساداتو خاندانوںہ د دلا اولاد دے۔ ددے سید نبی  
 شاہ پہ پنچم پُشت کنیں سبکتہ دیونسی نوم وو۔

سید حسن شاہ علیہ الرحمة

داسید حسن شاہ دمنشاہ پہ شاؤ خوا کنیں موضع آدی زی۔

متنی نہ کوہاٹ بنہرتہ قلم وو۔ اوہلتہ دکوہاٹ بنہرہ بہ محلہ جنگل  
 خیل کین آباد شوے وو۔ اولاد یے تراوسہ دغلنہ آباد دے۔ پیرا  
 عزتمند روحانی، علمی او ادبی کورنی دلا۔ ددے خاندان نامور  
 افراد وہ تیرودرے سوہ کلونو کین یہ دے ملک داسلام پیر خدمت  
 کپیدے۔ دپستور بے نامور ادیب پیر مطیع اللہ ہم یہ دے خاندان  
 کین تیر شوے۔ ددلا دیو مشہور مناجات ابتدائی دولشعرونہ راسے کی۔  
 خبر دہا کپرا آگاہو۔: محمود نشتہ بے یاھو

تل یاھو کپرا، پہ زبہاھو۔: یہ دنیا مکرلاھاھو  
 حضرت سید حسن شاہ د نسب شجرہ داسے دے۔ سید حسن شاہ  
 بن سید گوہر شاہ بن سید رنگ شاہ بن سید شیر شاہ بن سید  
 حبیب شاہ بن سید نبی شاہ بن سید حاجی شاہ بن سید رحمت  
 اللہ موج دریا علیہم الرحمة والفضل۔

### حضرت سید محمود پیر علیہ الرحمة

حضرت سید امام حاجی شاہ ددویم حوی نوم و حضرت سید محمود  
 پیر علیہ الرحمة چہ دپیسور بنہر۔ تحصیل پیسور خصوصاً موضع  
 دلازاک اوکانکولہ وغیرہ دبخاری ساداتو خاندانونہ ددلاپہ اولاد  
 کین دی۔ دضلع کیمبل پور د علاقہ نہ یہ اول سرکین ہم دغلہ حضرت  
 سید محمود پیر پیسور بنہرتہ تشریف راوے وو۔ بیاد دے حائے نہ  
 موضع دلازاک تہ لالہ۔ اوہلتہ آباد شول۔ روستو ترنچہ و ویتونو  
 پورے داخاندان ہم ہلتہ پہ دلازا کو کین آباد وو۔ اوبیا دہغلہ حائی  
 نہ دوبارہ ددے خاندان سادات پیسور بنہرتہ راغلی دی۔ پدے  
 مرقع زمانہ کینے سید آغا لعل بادشاہ پہ دے خاندان کین مشہور تاریخی  
 او سیاسی شخصیت تیر شوے۔ یہ پیسور بنہر کینے دے تاریخی سادات

یوہ بلہ کورنی ہم دہ چہ پاء کریم شاہی بخاری ساد اتو مشہور دہ۔  
دوی دَنسب شجرہ حضرت سید محمد غوث لکہ چہ مخکن اشارہ  
شوع و۔ د حضرت مخدوم جہانیاں مشرترا استاد او پیر  
طریقت ہم وو۔

### حضرت میران محمد شاہ موج دریا بخاری

د حضرت مخدوم جہانیاں پاء اولاد کن پاء سلسلہ کن یونز کی نمے  
تیر شوع۔ چہ دھذہ نوم محمد وو او پاء حضرت میران محمد شاہ بخاری  
مشہور و۔ د اوچ نہ لاہورتہ راغلے وو۔ شہنشاہ جلال الدین  
اکبر و ہر سہ خصم صری عقیدت لر۔ د دوی د خانقاہ د اخراجا توہ پارہ  
یہ پاء لاہور او بتالہ کن دیو لا کھر و پو جاگیر بھیلے دہ۔ د دوی دو خان  
وو۔ سید صفی الدین او سید بھاء الدین چہ د دہ دوار و اولاد پاء  
لاہور او بتالہ کنے آباد دے۔ اولکہ چہ مخکن اشارہ او شوع حضرت میران  
محمد شاہ پاء سلسلہ کنے وفات شوع دے۔ علیہ الرحمة والغفران۔

### سید احمد بخاری

د حضرت سید محمد ناصی الدین اول ابن مخدوم جہانیاں دیوی حوی نوم  
سید فضل الدین وو۔ دھذہ دحوی نوم سید علاء الدین وو۔ چہ مزار  
یہ پاء کشمیر کنے دے۔ بیاد دہ دحوی نوم سید ضیاء الدین وو۔ او بیاد دہ  
دحوی نوم سید احمد و چہ د کشمیر نہ دضلع کیمبل پور علاقہ چچ پڑھلی نوم کلی  
تہ راغلی وو۔ دضلع مردان موضع لاہورتہ راغلے دوبارہ بیارمائی تے وو۔  
مزار یہ پاء پیر مائی کن دے۔ د دہ حضرت سید احمد ..... دحوی نوم و سید  
جبال الدین چہ مزار یہ قصبہ لاہور میدان کن دے۔

# حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند

ولادت: \_\_\_\_\_ بخارا سن ۸۱۸ھ

وفات: \_\_\_\_\_ بخارا سن ۸۹۸ھ

ہر گز چہ د پاکستان پہ مشرقی او مغربی دوار و حصہ رکھنے د سلسلہ عالیہ نقشبندیہ بے شمیر مشاہیر بزرگان تیر شری دی . یہ د خواجہ د دے مبارکے سلسلے د بانی حضرت خواجہ محمد بہاء الدین نقشبند علیہ الرحمۃ د ثروند مختصر حالات بیانول مناسب معلومیری .

د دوی اصلی نوم محمد ابن محمد بخاری وو . پہ نسب حسینی سید وو . سلسلہ د نسب یے داسے دے . خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند بن میر سید جلال الدین محمد بن سید برہان الدین بن سید عبد اللہ بن میر سید زین العابدین بن سید ، میر قاسم بن سید برہان الدین بن سید محمود بن سید ایلحاق بن سید امیر نقیب بن سید امیر خلیف بن سید امیر محی الدین بن سید علی اکبر بن امام حسن عسکری رضی اللہ عنہما .

دے پہ محرم سن ۸۱۸ھ کن پہ قصر عارفان نوئے کلی کن پیدا شری وو . د مقام د بخارا نہ یوفر سنگ پہ فاصلہ دے . ابتدائی تعلیم یے تار کنس حاصل کر . چہ د اٹلسو کالیو پہ عمر شو نو خیل والد ماجد وریہ اوفر مائیک چہ د روحانی تربیت د پارے حضرت خواجہ محمد بابا ساجسی لہ لاپشہ چہ ہلتہ ورے نو حضرت بابا صبا او گیلہ دے یے د حضرت سید میر کلال خدمت کنس پیش کر و . اوھوئی تہ یے او وے نقشبہاء الدین لہ بر بند یعنی د بہاء الدین د نقشبندی او کپہ د دے زریہ روحانی نقشب او نگار بنائستہ کر وے ویلے شہی چہ روستو د خواجہ بہاء الدین لقب چہ "نقشبند" مشہور شری دے

د دے ابتداء د غنہ نہ شویده . بعض خلق دا والی . چہ د دے لقب وجہ  
دادا چہ کوم طالب د خدای بہ د دوی خدمت کین حاضر شو . نو د دوی  
روحانی تعلیم بہ د دوی پہرہ داسے نقش شوجہ هغه سرے بہ دیر  
زرخیل مقصد تہ ورسیده . بعض دا وجہ بیانوی چہ دوی بہ خپلو  
مريدانولہ د الله نوم نقش کرے یعنی لیکو وکولو او دابہ ئے ورته هلايت  
کولو . چہ په خپل سرہ د لفظ الله تصور کوی . چہ زړه د الله ذکر شروع  
کړو کویانه شی . او د خدای د دغه اسم ذات او صفات انوار پریړیوزی  
روښانه او ژوند دے شی . حکه ورته نقشبند والی .

په طریقت کین د دوی تربیت حضرت سید امیر کلال کرے  
ده . مگر په حقیقت کین د دے طریقہ اویسی ده . او په روحانی طریقہ  
سره حضرت عبد الخالق عجد والی ئے تربیت فرمایله وو . ویلے شی چہ د دوی  
د پیداکید لونه لا پخوا حضرت خواجہ محمد بابا اسماعیلی د دوی د پیداکید  
زیر دے وکرے وو . او چہ پیداشو نو پخپل خوئی ئے نیولے وو . او حضرت سید  
امیر کلال تہ د دوی د تربیت پوره تاکید کرے وو . او دایئ ورته فرمایله وو .  
چہ تماد دے فرزندان دلبند په حق کین په تربیت او شفقت کین کوتا هی  
ونکرے . چنا پچه هغوی دا حکم پاه سر سترگو نیلے وو . هر که چاه حضرت  
سید امیر کلال د دوی پوره پوره تربیت او فرمایشو نو ورته ئے او ویل  
چہ ما دخپل مرشد د حکم مطابق ستا کار او کړلو . لیکن ستا استعداد او  
حوصله دیرک لویه ده . په دے وجه حضا طر فنه تاته اجازه دے . چہ که نور  
مشائخو او بزرگانو نه فیض حاصلونواری نولاری شی . چنا پچه د دے اجازت  
موندلونه . و ستو حضرت بهاء الدین مروان شو . د حضرت شیخ فتح او شیخ  
خلیل آقا پنا خدمت کین حاضر شو . او د هغوی نه ئے باطنی فیوضات  
حاصل کړل . د حضرت شیخ خلیل آقا په خدمت کین ئے دولس کاله تیر



کریں۔ اوسوی سورت دے وہ حلالہ دے حج بیت اللہ سفر اوکرو دے خلیل آقا  
 نہ چہ رخصت شو۔ نو بخاراتہ راغے اولتہ پہ موضع زیور تون کین استو  
 کن شر۔ دے نہ شہ زمانہ روستو سمرقند تہ لاپل۔ او دہفہ حائی  
 دے بزکانونہ یے فیض حاصل کرو۔ بیا واپس بخاراتہ راغے۔ پہ دغہ  
 دوران کین حضرت بابا سما سی وفات شوے وو۔ خہ ورٹے پس یے  
 وادہ اوکریو۔ او پہ "قصر عارفان" کین یے استو گنہ اختیار کرے۔ چاہ ہم  
 دل تہ پہ ۱۵ ربیع الاول ۱۹۷۱ء ہکین وفات شو۔

دے حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند روحانی او عرفانی  
 مقام دیر اوچت وو۔ ددہ پیر طریقت حضرت شیخ فتح علیہ الرحمة  
 بہ فرمائیل۔ دے بہاء الدین پہ سینہ کین چہ دالہ دے طلب او معرفت کوں  
 اور پیری۔ دغہ دے بخاراتہ راغے۔ شاید کہ دے بل چانصیب شوے وی۔

پہ نقشبند طریقت کین یواہم خصوصیت دادہ۔ چہ دمریل  
 پہ زہ کین دے پیر سورت بے دریغہ مینہ پیدا کیوی۔ دے ابتدا ہم دے  
 حضرت بہاء الدین نقشبند نہ شوے دہ۔ دے بیعت نہ روستو دوی خچل  
 شیخ سید امیر کلال سورت والیمانہ محبت لرو۔ او دے محبت ترو دے حلالہ  
 رسید لے وو۔ چہ روایت دے یو کہ ورٹے دے دے خچل پیر ملاقات تہ تلو۔  
 پہ لارہ کین پہ آس سور یوسرے مخے لہ ورٹے۔ ہخہ ورسرے خبرے  
 کوئل غومبتل۔ لیکن دوی ورتہ توجہ اونہ کرلہ۔ پہ مخہ ترینہ لارہ۔  
 چاہ دے شیخ پہ خدمت کین حاضر شو۔ ہوی ورتہ اووٹے پہ لارہ کین یو  
 سور پہ مخہ درغلے وو۔ ہخہ ہضر علیہ السلام وو مستاسر یے خبرے  
 کوئل غومبتل۔ توجہ دے ورتہ ولے اونہ کرے۔ عرضے اوکریو۔ مستاسر  
 طرف تہ دے ورتہ دے بل چا طرف تہ توجہ شرنگ کرے وے۔ دے  
 خچل شیخ او پیر طریقت سورت دے ہیت تہ دے نقشبند طریقت

اصطلاح کتب "تصور شیخ" وائی۔ ددے فائدہ داوی چہ مرید بالکل  
 "فنا فی الشیخ" شی۔ اوڈ شریعت دمکملے تابعداری سعادت اواستقامت  
 ورتہ حاصل شی۔ اوڈ ہغے یہ برکت د "فنا فی الرسول" او "فنا فی اللہ"  
 مقامانوتہ ترقی و رکول ورتہ آسان شی۔ د "فنا فی الشیخ" مقام ابتدائی مقام  
 د کا۔ چہ د "لطیفہ قلبی" نہر وستو حاصلیری۔ اوڈ لطیفہ روح، لطیفہ خفی  
 لطیفہ اخفی اولطیفہ ستر پہ دوران کتب کمال تہر سیری۔

حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند د پیر و اوچتو اخلاق  
 خاوند وو۔ ہر خوک چہ بہ د دوستی ملاقات لہرائے نو پیر پاء تواضع سربہ  
 یے د ہغے خدمت کولو۔ فرمائیل بہ یے۔ میا بہ یہ حقیقت کتب پچنلو راتلو یہ  
 موبز احسان کرے دے۔ د فائدے یہ ظاہر دلتہ د دوستی یو خواشاں دارج کوؤ۔

## ارشادات

- (۱) فرمائی:۔ د رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم د سنت پہ تابعداری کتب خوب  
 کوؤل د ہغے نہ بھتر دی۔ چہ د شریعت پہ خلاف ورزی کتب یو سہیلر پائے۔
- (۲) دوستی بہ خپلو مرید انوتہ پیر پہ تاکید سر د سنت نبوی د پیر وی حکم  
 و رکولو۔ او فرمائیل بہ یے د خدای پاء رضا راضی او سیری۔ چہ کہ  
 او خپل اختیار پیریدی۔ اوڈ مخلصانہ عمل پہ ذریعہ معرفت حاصل کری۔
- (۳) یوہ ورخ بہ یے او فرمائیل۔ ہر چاتہ چہ خہ بخیرہ رسیدلے د خہ یے  
 موندلی د کا۔ نو د ادب پہ برکت یے موندلی دی۔ بے ادبہ انسان محروم پائے کری۔
- (۴) فرمائی:۔ پہ نقشبندیہ طریقہ کتب ریاضت او مجاہدہ نشتہ دے۔  
 صرف دومرہ کار کول لازمی دی۔ چہ سرے د نفس پہ خواہ شاہ تو  
 پسے تلل پریں دی۔ بیابا بہ برکت سرکہ پیرہ فائدہ ورتہ حاصلیرلے  
 شی۔ ضرورت ددے خبر دے۔ چہ زہد د کوم خیر سرکہ معنی لہوی،  
 حنائیاری خواہشات پریں نہ لے شی۔

اودنیای خواہشات پہ زہ او نظر کین موجود وی . نو د اللہ تعالیٰ د  
حق ذات مینہ یکس نہ شی حای کیدے . کہ یو کور خالی نہ وی . نویلمہ  
کہ راستی . ہنہ بہ کوم حای قیام کوی .

(۵) دوی بہ کرامات او احوالہ چند ان اہمیت بہ ورکولہ . فرمائیل بہ  
داحہ د اعتماد قابلہ خبر نہ دی . د کار خبرہ خود ادہ چہ سر پہ کار  
مشغل پاتے شی . یعنی د خدای دیار نہ غافلہ پاتے نہ شی او د ذات حقیقت  
پہ بے پایا نہ سمندر کین لامبو او وہی .

(۶) دوی بہ فرمائیل . ہر انسان لہ پکار دی . چہ د خپل نفس محاسبہ  
او کړی . چہ خومرہ ساعت یے د خدای پہ یاد و کین او پہ حضور کین تیر  
کړ . او خومرہ ساعت یے د غیر پہ خپل کین تیر کړ . کہ د حضور نہ پہ غیر  
یے وخت تیر کړی وی . نو د غہ لویہ د نقصان خبرہ دہ . (یعنی داسے ژوند  
تیرول پکار دی چہ دست برکار و دل بایار) دیتہ پہ اصطلاح "خاوت  
در جلوت" وائی .

(۷) د حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند تعلیمات د دومرہ واضعہ او  
دلشیں دی چہ واقعی پہ زہ نقش کړی . او د ہرے طبقے خلق ترینہ  
فائدہ حاصلوی . د دوی د انصیحت خومرہ دلشیں دے . فرمائی . خدای  
پاک موہنہ د خپل فضل پہ دروازہ دے دنیا تہ راتہ ایستلی یو .  
او خومرہ ن طریقہ فرض واجب او سنت موکدہ ادا کول دی . د پاک  
رسول د سنت او د صحابہ کرام د آثار و پیروی کوول دی . خو کہ چہ  
خونیزہ پہ ملکر و کین خان شماری ہنہ لہ خومرہ پیروی پکار دہ .  
کہ داسے اونہ کړی . نو د ہنہ سرہ خومرہ شیخ تعلق نشته دے .

(۸) پہ بخارا کین یو عالم ترینہ پیوس او کړو . چہ پہ نہ نفعہ کین د  
زہ حضور پہ کوم خیر حاصلیږی دوی ورتہ او فرمائیل . چہ پہ

حلال رزق خو پلو سر۔ چہ بنہ پہ پوہہ سرہ او تسلیٰ کو لوسر او خو  
شی۔ چہ آیا د احلال دے۔ کہ حرام۔

(۹) فرمائی:۔ ولایت یونخت دے۔ ولی لہ پکاری چہ دخیلے بزکی د  
مرتبہ نہ خبردار دے وی۔ د پارہ دے چہ پہ دے نعمت د خدای شکر  
ادا کری۔ ولی د خدای پہ مہربانی سر محفوظ وی۔ د تلو آفتونو  
نہ یے خدای بچ کوی۔ کہ دیوسری نہ خرق عادت کارونہ او احوال او  
کرامتونہ خرگند پری۔ نودغہ خہ قابل اعتماد خیز نہ دے۔ د کار خبرہ  
دادہ چہ آیا داسرے چہ خان تہ بزک والی چہ د خدای اورسول  
پہ وینا باندے قولاً او فعلاً تینک ولا ردے کہ نہ۔ د دلا کارونہ او وینا  
پہ شریعت برابر دی کہ نہ۔ د دے لار تلو نکی چہ د الله تعالیٰ د احکامو  
پورہ پورہ تابعداری او پاء ہفے عمل شروع کری۔ نوہفہ لہ د ولایت خاصہ  
درجہ ورکرے شی۔ د دے دے خلق درے قسمہ دی۔ مقلد۔ کامل۔  
کامل مکمل۔ مقلد چہ خہ آوری پہ ہفے عمل کوی۔ او کامل دخیل خان  
تجاوز نہ کوی۔ اونہ یے کوؤ لے شی۔ دیو مرید د پارہ د رے صفتونہ ضرور کی۔  
او پاء خان کین د دے پیدا کول دیرہ لویہ خبرہ دلا۔ د ارادے نہ مراد دخیل  
ارادے ترک کول دی۔ مرید لہ پکاری چہ د شیخ پہ مرضی خیلہ مری پری۔  
(۱۰) فرمائی:۔ مرشد پہ منزلہ د حاذق حکیم وی۔ د ضرورت مطابق  
د مرید علاج کوی۔ د مرید د پارہ پہ خیل علاج کین د اختیار نہ کار  
اخیستل پکار نہ دی بلکہ زہر دی۔ او د یاد لرل پکاری چہ ذکر۔ تلفیق  
بیعت اولاس نیوہ د کامل پیر نہ وکری۔ چہ د ہفے اثر پہ نظر کین  
راشی۔ او نتیجہ یے ظاہرہ شی۔ د ذکر نہ مراد دادے چہ ذکر د کلمہ  
توحید حقیقت تہ اور سیر۔ (یعنی چہ پوسنی مرید شی۔ پیر و تہ کلمہ  
توحید ذکر او بنائی۔ نوکہ پیر کامل مکمل وو۔ حالہ بہ د ہفے اثر د اکیری

چہ مرید د کلمہ توحید ذکر شروع کری نو دے کلمہ توحید حقیقت بہ  
 ورنہ خرگند شی کہ پیر کامل مکمل نہ وو۔ نو د مرید پہ احوال و کبر  
 بہ ہیخ فرق نہ راجی۔) پہ داسے حال کس د اضوری نہ دلا۔ چہ مرید  
 کلمہ توحید پہ زرگونو حلقہ او وائیے۔ د کلمہ توحید حقیقت دارے چہ  
 دے پہ تکرار سر د ماسوی اللہ نفی راسی۔ او د مرید پہ زرا کبر  
 د خدائی نہ پہ غیر د نور و خیز و نو مینہ کمہ شی۔

(۱۱) فرمائی:۔ دمغز پہ پوست کی کس حفاظت کیری۔ کہ دیوے دے  
 پوست کی خراب شی۔ مغزے لازماً خرابیری۔ شریعت پوست کے دے۔ او  
 طریقت یے مغز دے۔ کہ یرسہ دے شریعت د احکامو پورے پورا پابندی نہ  
 کوی۔ نو دھے ناکارہ اثر بہ دھنہ د طریقت پہ احوال و لازماً پرپوری۔  
 سلامت نہ شی پاتے کید لے۔

### خليفة کان

د حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند مجلس نہ بہ دیر لوی لوی  
 عالمان راتل او د دوی نہ بہ یے فیوضات حاصلول۔ لکہ پہ بخار  
 کس مولانا حسام الدین اصبیلی او مولانا حمید اللہ شامی علیہم الرحا  
 شول۔ د برصغیر ہندو پاکستان مشہور بزرگ حضرت سید اشرف جہانگیر  
 سمنانی علیہ الرحمة چہ پہ اول سر کس د حضرت مخدوم جہانیاں  
 جہان گشت د اویج بھاو پور او د شیخ علام الحق قطب بنگالی مرید وو۔  
 پہ آخر عمر کس بخاراتہ تے وو۔ او د حضرت خواجہ بہاؤ الدین نہ یے  
 بیعتی کرے وو۔

د حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند پہ مرید انوکسہ دینامور  
 خلیفہ نوم مولانا یعقوب چرخئی وو۔ (چرخ د کابل او غزنی ترمنجہ د  
 یوے علاقے نوم دے)۔ بیاد دلا د نامور خلیفہ نوم عبید اللہ احرار وو

بیا دھفہ د خلیفہ نوم خواجہ زاہد محمد وو۔ دھفہ د خلیفہ نوم خواجہ  
 درویش محمد وو۔ دھفہ د خلیفہ نوم خواجہ امکنگی وو۔ اود دوی  
 د خلیفہ نوم حضرت خواجہ باقی باللہ وو۔ چہ مزار مبارک یے پہلی  
 کین دے۔ اوپہ ہند و پاکستان کین د سلسلہ نقشبندیہ بنیاد کینو کے  
 دے۔ د حضرت خواجہ باقی باللہ پہ نامور و خلیفہ گانو کینے حضرت  
 خواجہ شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ  
 (ولادت ۹۷۱ھ وفات ۱۰۳۵ھ) د لوی شان او مرتبے خاوند تیر  
 شوے دے۔ د دوی نہ روستو سلسلہ نقشبندیہ پہ مجدد یہ طریقے سزا  
 یادیری۔ حکہ چہ د دوی د نقشبندیہ سلسلے د سیراوسلوک پہ  
 طریقہ کین د تجدید نہ کارا خستہ دلا۔ اود نور و درے وارہ طریقہ قادریہ  
 چشتیہ۔ سھروردیہ فیوضات یے ہم کین شامل کیری دی۔

د مغربی پاکستان خصوصاً پشینور د ویرن۔ دیوہ د ویرن۔ کوئٹہ  
 د ویرن اوقیانائی علاقو اکثر مشاہیر بزرگان ہم دے سلسلے عالیہ نقشبندیہ  
 بزرگان دی۔ لکہ حضرت اخون الیاس د لاجپور ریاست دیر۔ حضرت  
 میاں نور محمد صاحب د سلاپور۔ ریاست سوات۔ حضرت شیخ حبیب  
 صاحب د پشینور سمیر۔ حضرت شیخ عبد اللہ حاجی بہادر د کوہاٹ شول۔

د نقشبندیہ طریقے لوی تعریف دادے۔ چہ شوک پدے  
 طریقہ کین بیعت او کیری۔ نو بیا ہفہ سی پے پہ پول ژوند کینے د سنت  
 د احکامو پیر و کوی۔ د پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم د سنت تا بعدار  
 وی۔ پہ منوئج ہر وژہ۔ زکوۃ۔ حج ادا کو لو کین قصور نہ کوی۔ عمل نیک  
 شی۔ مخ۔ ستر کے اور پڑیے روینا نہ شی۔ اوپہ تندی کینے دایمان  
 نور خلیبری۔ پہ داسے زمانہ کین چہ ہر خواتہ د فسق مجور او بدعت  
 دور دورہ وی۔ د نقشبندیہ طریقے کین چہ سی د داخل شی۔ د

هغه ٻه زيرِ کين مينه. سوز او درد پيداشي. د خداي سرکه مينه  
 د خداي درِ رسول سرکه مينه. د دين اسلام سرکه مينه. او د خداي  
 مخلوق سرکه مينه ټي پيداشي. او ظاهراً خبره داده چله راټوله  
 دنيا بختي خبره دي. او دا ټول د حضرت خواجه بهاء الدين  
 نقشبند د مبارکوانفاسو بزرگات دي.

عليهم الرحمة والغفران

# حضرت پیر بدر عالم زاہدیؒ

(مشرقی پاکستان)

وزادت: \_\_\_\_\_ میر تقی میر ۱۰۴۲ھ

وفات: \_\_\_\_\_ بہار ۱۰۹۲ھ

د مشرقی پاکستان، مغربی بنگال اور بہار پہ مشائخ و بزرگانِ نوکین  
حضرت شیخ الاصفیاء قطب بنگالہ، سید، شاہ، مخدوم، پیر بدر الدین  
بدر عالم زاہدی علیہ الرحمۃ دیر جلیل القدر اور عظیم المرتبت بزرگ  
تیر شویدے، دے خاندانی شیخ الطریقت وو، ممتاز عالم وو، د اسلام  
سرگرم مبلغ وو، او دیو لوی درجے او وقار خاوند وو۔

د پیر عالم بدر پلڑنیکہ تہ پاہ اصل در روم او سید ونکی وو۔  
د دہ پہ مشرانو نیکو نوکین دیو مشرنیکہ تے سلطان سید احمد صوفی  
نوم وو، چہ دیو ریاست حکمران وو۔ دیو فقیر د نصیحت اثر پرے  
اوشو۔ بادشاہی تے پرینودہ او فقیری تے اختیار کرے۔ د سلطان  
سید احمد صوفی د حوی نوم خواجہ شہاب الدین کبیر امام کعبہ وکے۔  
او دیرہ مودہ تے پہ کعبہ مکرمہ کین امامتی کرے وکے۔ د سلطان  
شمس الدین التمش متوفی ۶۳۳ھ پہ زمانہ کینے میر تقی میر نوے سنہرتہ  
راغے۔ دلتہ استوگن شاہ او بیابا پہ ۷۵۸ھ کینے پہ حق اور سیدہ۔  
د دہ د حوی "خواجہ فخر الدین خداداد بزرگ" نوم وو۔ او د اسلام پہ  
اشاعت او تبلیغ کینے دیرہ لویہ حصہ اخیستے دہ۔ د خواجہ فخر الدین  
د حوی نوم خواجہ شہاب الدین وو، چہ روس توپہ "حق گو شہید"  
لقب باندے مشہور شویدے۔ خہ وخت چہ د دہلی پہ تخت باندے  
د سلطان علاء الدین خلجی حوی سلطان قطب الدین مبارک خلجی



بادشاہ لاہور۔ نوچونکہ دے سلطان دے حضرت خواجہ شہاب الدین  
سولہ دیر عقیدت لرلو۔ نو دھہ پیہ وجہ یے حضرت خواجہ شہاب الدین  
حق کو شہید دے میر تیمار دہلی تہ را او بلو اودلتہ یے دہو کی دے استو گنے  
دے پیر خانقاہ وغیرہ جو رکپل۔ دے خلیجی خاندان نہ روستو دے تعلق خاندان  
حکومت چہ شروع شو۔ نو دے خاندان اولیے بادشاہ غیاث الدین  
تعلق ہم دے شہاب الدین پیر معتقد و۔ چنانچہ دے خواجہ شہاب الدین  
خوئی چہ فخر الدین ثانی نوم یے و۔ ہغہ لہ سلطان غیاث الدین تعلق  
خپلہ لور ہم ور کرے و۔ لیکن چہ یہ غیاث الدین تعلق پسر روستو محمد  
تعلق بادشاہ نو دہ ہغہ او خواجہ شہاب الدین تعلقات خراب شول۔ دے  
تعلقات خرابید لو وجہ دا و۔ چہ محمد تعلق دا غو سبتل چہ خواجہ  
شہاب الدین دے ہم لکہ دے نور و عالم نو دستخط او کرے چہ سلطان  
محمد تعلق یو عادل سلطان دے۔ دے یہ جواب کنیں دے حضرت خواجہ  
شہاب الدین جواب دا و۔ چہ زلہ دا دستخط نہ شم کو وے۔ حکمہ چہ زلہ  
ظالم تہ عادل شم وئیلے۔ چنانچہ ہم یہ دے غے باز دے محمد تعلق اول گیلہ او  
خواجہ شہاب الدین یے دے تعلق آباد دے قلعہ دے دیوال نہ سیکتہ گذار کر۔  
شہید یے کر۔ او دے غے یہ وجہ ”حق کو شہید“ دے لفظ او کر چیلے۔ دے  
واقعہ ذکر دے ابن بطوطہ پہ سفرنامہ ”معجائب الاسفار“ کنیں تاریخ فرشتہ  
منتخب التواریخ۔ اخبار الامخار او گلزار ابرار کنیں راغلی دی۔ دے نہ دہم  
معلومیہ چہ دہ ہغہ زمانے پہ اولیاء کرام کنیں خواجہ شہاب الدین  
حق کو شہید تہ ہم اہم مقام حاصل و۔

دے اخبار الامخار دے روایت مطابق دے حضرت خواجہ شہاب الدین حق کو  
لہ خواجہ فخر الدین ثانی دویم زادہ ہم کہے و۔ او دے حضرت شاہ صلاح الدین  
(چہ مزار یے پہ محلہ چو کھنڈی بہار شریف کنیں دے) لور بی بی یے نکاح کرے و۔ اثر

شہید دھوی حضرت خواجہ فخر الدین ثانی مزار مبارک ہم یہ دہلی کین  
 د حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی د قبر سرے نزد و د حوض شمسی خوا  
 کین دے د خواجہ فخر الدین گنہ حامن و و چہ یہ دھوی کین داخلہ  
 حامن تے زیات مشہور شوی دی۔ (۱) شیخ حاجی چراغ ہند (مزار مظفر آباد)  
 (۲) شیخ صدر عالم (مزار جوینپور) (۳) شیخ بہاء الدین گنج د و امی (مزار  
 کالپی) (۴) شیخ بدر الدین بدر عالم زاہدی۔

یہ دوی کین حضرت شیخ بدر عالم زاہدی پہ بہار او بنگال کین  
 د دین اسلام تبلیغ او کر۔ او پیر لوی نوم یے پیدا کر۔ اولکہ چہ مخکن ذکر  
 او شود دے یہ گنہ و القاوسو یادیری لکہ شیخ الاصفیاء۔ قطب بنگالہ  
 محمد دوم۔ شاہ۔ پیر بدر الدین بدر عالم زاہدی پہ مشرقی پاکستان مغربی بنگال  
 اراکان۔ برما کین پہ پیر بدر او بدر شاہ نومو نو یادیری۔ او د شمالی بہار  
 پہ علاقہ کینے د جلوپیر پہ نامہ یادیری۔

حضرت پیر بدر عالم زاہدی پہ مسکن کین پہ میر تقی میر پیدا  
 شوے و و پہ ہفتہ زمانہ د دوی مشران دلتہ اوسیدل۔ بیاجہ حضرت  
 خواجہ شہاب الدین حق گو شہید دہلی تہ لار۔ اوہلتہ استو گن شو۔  
 نو دے ہم ورسو و و۔ اوہلتہ یے تعلیم او تربیت حاصل کر۔ د خیل والد  
 ماجد خواجہ فخر الدین زاہدی نہ تے پہ سلسلہ زاہدیہ کین لاس نیوہ  
 و کر۔ پیر بدر عالم دہلی نہ روان شو۔ جون پورتہ لار۔ ہلتہ د دہ مشر  
 ر و حضرت شیخ صدر عالم زاہدی اوسیدلو۔ خہ ور تے دھوی سر  
 تیرے کرے۔ او د ہفتہ حای نہ د مشرق پہ طرف روان شو۔ بہار شریف تہ  
 لار۔ اوہلتہ د حضرت محمد الملک شیخ شرف الدین بہاری پہ خدمت  
 کین حاضر شو۔ او دھوی پہ صحبت کین تے خہ مودہ تیرہ کر۔ حضرت  
 محمد الملک ورتہ او فرمائیل۔ چہ بنگال تہ لار شہ ہلتہ د دین

اسلام د تبلیغ ضرورت لایا تے دے۔ دے نہ روستو حضرت پیر بدر  
عالم زاہدی د مختلفو مقامات د سیاحت نہ پس یہ سکنہ کسبن  
مشرقی پاکستان تہ راور سیدہ اول سورنار کوون (پہلے) تہ راغے۔  
بیا چاہ کام تہ ئے تشریف راور لو۔

## چاہ کام

حضرت پیر بدر عالم زاہدی چہ چاہ کام تہ تشریف راور لو۔ نو دغہ  
ئے خیل مرکزی مقام اوگر خو واپہ چار چاہیرہ علاقو کسبن د اسلام  
تبلیغ شروع کر۔ پہ دغہ زبہ پہ سونار کوون باند سمن فخر الدین مبارک  
شاہ حکمران وو۔ او دغہ ددہ معتقد او مرید وو۔ د ابن بطوطہ بیان  
نہ معلومیری چہ د حضرت پیر بدر عالم زاہدی پہ سلطان مبارک شاہ  
او دغہ پہ وزیر انو باندے دیر زیات اثر وو۔ او دغہ نامور سلطان ہم  
دے پیر بدر عالم پہ ہدایت خیل جرنیل غازی قتل خان د چاہ کام  
غزالہ لیوے وو۔ او د علاقہ ئے فتح کرے وے۔ او دغہ نہ روستو دوی خیلہ  
پہ چاہ کام کسبن استو گنہ اختیار کرے وے۔ دا واقعہ پہ سکنہ کسبن پسینہ  
شوے دے۔ ابن بطوطہ دے نہ یو کال پس پہ ۷۴۶ھ کسبن چہ چاہ  
کام تہ راغے وو۔ نو حضرت پیر بدر عالم زاہدی دلتہ پہ چاہ کام کسبن وو۔  
دے بندر کاہ ترقی کرے وے۔ چین۔ جاوا۔ سماٹرا تہ بہ دے حای نہ  
جہان ونہ تلل۔ د حضرت پیر بدر عالم زاہدی سرچاہ پہ تبلیغی کم کسبن  
کو موٹگر و حصہ خیسے وے۔ پہ ہغوی کسبن د حضرت محسن المعروف پہ  
حاجی خلیل نوم د یاد ولودے۔

پہ کومہ زمانہ کسبن چہ حضرت پیر بدر عالم زاہدی چاہ کام  
تہ تشریف راورے وو۔ پہ ہغہ نیہ د علاقہ توبہ حنک۔ ورانے ویاہ  
کندے او شاہلا وے۔ ہر طرف تہ وحشت او بربریت وو۔ د اسلام د تعمیرہ

خلق بے خبر ہو۔ دمقامی خلق و روایت مطابق دعا علاقہ دے پیر یانو۔ دیوانو  
 اوبلا گانونہ دکھ و۔ یہ داسے حال کہنے دلتہ قیام کول او حنکلی حنا ورو  
 تہ تعلیم اوتبلیع کول خہ آسان کار نہ۔ لیکن خدا ی پاک چاہ پیر بدر عالم  
 تہ کوم روحانی طاقت ور کرے۔ ہفتہ تہ داہرقہ آسان شول، دچاہ  
 گام پہ خلق و کبں دے پیر بدر عالم پاہ محقلہ دلچسپے قیصے مشہور دی۔  
 ویلے شی چہ درے زمکے خلق باہ دے پیر بدر عالم تشریف را و رل و نہ  
 و راندے دے پیر یانو۔ دیوانو۔ بنا پیر و اور مکھ نوے قبا یلی خلق و دے لاس نہ  
 دیر تنگ و۔ چاہ گام تہ چہ حضرت پیر بدر عالم را و رسید۔ نو دیونغر  
 پہ لمنہ باندے تے چراغ رو بنانہ کر۔ د خان نہ یے گیر چار پیرا او کر بنے (حصہ)  
 تاؤ کر۔ کسینا ستلو۔ د چراغ بلید لوسی سمدستی پیر یان دیوان تھول  
 اوتبندیل۔ چہ کوم کوم حای تہ د چراغ رنہ رسیدلہ ہفتہ تولہ علاقہ  
 محفوظہ شولہ۔ چونکہ ددے علاقے پہ مقامی زبہ باند چراغ تہ چتی  
 والی۔ پہ دغلہ مناسبت سر دے حای نوم چتی گرام شو۔ او پہ کثرت  
 استعمال سر چاہ گام او چٹھکاون شو۔ نن ورے پہ چاہ گام کبں قدم  
 مبارک مسجد موسیٰ نزدے چہ کوم غردے۔ ہفتہ تہ چتیر بھار والی۔ یعنی  
 چراغ غر ورتہ والی۔ او کوم حای چہ دے کاری عدالتو آبادی و۔ ہفتہ تہ  
 پگلی پھار والی۔ یعنی دے پیر یانو غر ورتہ والی۔ ویلے شی چہ ہم پہ دے حای کہنے  
 حضرت بدر پیر چراغ رو بنانہ کرے و۔

حضرت پیر بدر عالم پہ مشرقی پاکستان، چاہ گام کبں خہ د پاسہ  
 خلوسیت کالہ تیر و لونہ پس پہ ۸۲ سنہ کبں د حضرت مخدوم الملک  
 شیخ شرف الدین بھاری پہ بلنہ سر بھار شریف تہ راروان شو۔ دووی  
 در رسید لونہ مخکبں د حضرت شیخ شرف الدین انتقال شوے و۔ دووی  
 راغلہ او دھوئی مزار مبارک لہ تے غیر ور کر پخت و سر کسینا ست۔ دھتے

نہ پس د بہار شریف پہ قلعہ کبں ءے خہ ور ءے قیام او فرما بلو۔ اوپا  
 سولا پیہہ "نومے مقام تہ لار۔ ہلتہ استوکن شو۔ د حضرت مخدوم  
 الملک نہ روستو د بہار د علاقے د "شاہ ولایت" مرتبہ دوئی تہ ور کپے  
 شوہ۔ پہ سنہ ۹۴ھ کبں تقریباً د خور نیے شلوکالوپہ عمر وفات شو۔  
 د وفات مارا تاریخ یے دے جھلنہ راختری "بدر حق پیوست" ہم پہ  
 دغہ "سولا پیہہ" نومے کلی کبں وفات شوے وو۔ آستانہ یے ہم د غلہ د۔  
 دالویہ محلہ دہ۔ د شہنشاہ فیروز نر تغلق پہ حکم سرہ دلتے یو جماعت ہم  
 جوہ شوے وو۔ د پیر بدر عالم زاہدی درگاہ او مزار پہ چھوٹی درگاہ  
 یاد پیری۔ او د حضرت مخدوم الملک زیارت پہ "پری درگاہ" یاد پیری۔  
 د دوار و ترمنیجہ تقریباً نیم میل فاصلہ دہ۔ پہ "چاہ کام" کبں پہ کوم  
 حائی کبں چہ دوئی چلہ او کبیلے وہ۔ ہلتہ ءے ہم یو مصنوعی زیارت اوقہ  
 جوہ دے۔ خلق زیارت لہ ور ءے۔ پہ مغربی بنگال کبں پہ مقام د کالنا (بروٹا)  
 کبں ہم د دوئی چلہ خانہ موجودہ دہ۔

پہ بہار شریف کبں پہ "چھوٹی درگاہ" کبں چہ د پیر بدر  
 کومہ آستانہ دہ۔ دھے احاطہ د پیرہ لویہ دہ۔ پہ ہھے کبں د وہ حلقے دی۔  
 پہ اولیٰ حلقہ کبں د دوئی د حوی شاہ سلطان زاہدی مزار دے۔ پہ  
 دویمہ حلقہ کبں پھیلہ د پیر بدر او د دوئی د دویمے بی بی حضرت بی بی  
 نہمی علیہا الرحمۃ زیارتونہ دی۔ د فیروز شاہ تغلق پہ زمانہ کبں چہ  
 دلتہ کوم جماعت جوہ شوے وو۔ ہھے لہ اویس د عید گاہ شکل ور کپے شو  
 دے۔ د حضرت پیر بدر عالم پہ آثار و کبں د چاہ کام چلہ خانہ لوی اہیت  
 لری خنے خلق د ناوقفتیا پہ وجہ دغہ د دوئی اصلی مزار کتری حالانکہ دغہ  
 خیال غلط دے۔ دا چلہ خانہ د چاہ کام پہ بخشی بازار کبں دہ۔ عمارت  
 ءے شاندار او وسیع دہ۔ دتہ یکبں گنرے حلقے دی۔ پہ منیج کبں یوہ حلقہ

د چہ د پاسہ پرے کنبہ جو رہے۔ یہ ہنغ کنبہ یو اوچتہ مصنوعی قبو دے۔  
 یہ ہنغ باند غلاف اوسپین خادر پر و تہ دے۔ لو بان۔ اگر بستی او نورے  
 خوشبوئے پکبن لکید لے وی۔ د چات کام خلق د دے در کاہ سرہ دیزیات  
 عقیدت لری۔ دلتہ دھرے طبقے او هر مذهب خلق حاضریری۔ نذر  
 او د خیر او برکت یہ خیال اگر بتی چہ دلتہ بلے کری نو ہمد غہ شان بلہ  
 کرے یے کورو نو او د وکانو نو تہ وری۔ او کہ یہ لارہ کنبہ مرہ شی۔ نو بد فالی  
 ٹے گنری۔ یہ چات کام۔ غریزہ علاقہ۔ اراکان۔ اکیاب او د برما یہ ساحلی  
 علاقو کنبہ کنڑ خایونہ۔ قدیم عمارتو نہ۔ جماعتونہ پیر بدر تہ منسوب دی۔  
 او ہنغ تہ بدر مکان۔ بدر کنواں۔ بدر کھالی وغیرہ وٹیلے شی۔ او یہ کوم <sup>بم</sup>  
 حای کنبہ چہ د دوئی چلہ خانہ دہ ہنغ تہ بدر پتہی رو د وٹیلے شی۔  
واقعات دادی چہ حضرت پیر بدر عالم راہدی د پاکستان د مختلفو

علاقو علاوہ یہ تری پورہ۔ اراکان۔ اکیاب او د برمانہ پورتنی علاقہ او د خلیج  
 بنگال یہ مختلفو جزیر و کنبہ د اسلام تبلیغ کرے وو۔ او خہ د پاسہ  
 خلویست کالہ زمانہ ٹے دلتہ تیرہ کرے و۔ د دوئی کوم مبارک آثار چہ  
 یہ دے علاقو کنبہ ترین ورٹے پورے موجودی۔ داد غہ زمائے سواہ نقل لری۔  
 د مشرقی پاکستان او مغربی بنگال دعوامو پہ زبہ او دماغ باز دے  
 د پیر بدر زبردستہ غلبہ دہ۔ خصوصاً د ملا خانو (مانڑکیانو) لکہ د خضر  
 علیہ السلام پہ شان محافظ او د سنگیر کنڑے شی۔ د مشرقی پاکستان مانڑکیان  
 چہ یہ طوفان کنبہ گیرشی نو داسے چغے او باسی۔ اللہ نبی۔ پنج پیر بدر بدر  
 د چات کام یہ علاقہ کنبہ چہ مانڑکیان د خیلے کشتی یا جہاز لنگر پرانیزی  
 نو د اللہ نبی د نوم اخیستونہ روستو داسے نعرہ وھی۔ مدد بدر د چات  
 کام دویژن پہ کو کنبہ د کشتی کانو جنکو لو دیر رواج دے۔ پھاوانان چہ  
 کشتی جنگوی یا پہ پر زولو ورشی نو ہم د "پیر بدر" نوم یادوی۔ خدای

بنہ پوہیری۔ دے پیر بدر پہ نوم کین خومر لا تاثیر دے۔ چہ خومر لا صا  
تیرے شہ۔ او دھے باوجود دعا موخلو پہ زرو نو کین دے دوئی سر لے  
دریغہ عقیدت ہم ہخہ شان موجود دے۔ او پہ ہخہ کین خہ کہ نہ راخی۔ دے  
چاٹ کام نہ پہ ورنہ دے کارا کان۔ اکیاب۔ برما او ملایا پورے دے پیر بدر  
نوم اخیستے شی۔ دے چاٹ کام نہ علاوہ پہ سور ناگاؤں کین ہم یو در کا  
دے پانچ بدر پیر۔ پہ نوم یادیری۔ چہ پہ ہخہ کین دے دوئی دے مرید انور زارتو نہ  
دی۔ پہ بنگال کین دے حضرت شاہ جلال تبریزی او حضرت پیر بدر عالم  
زاہدی پہ شان مقبولیت نور و بزگارتو نہ دے حاصل شوی۔ پہ بہار کین  
ہم پیر بدر پہ نو یوم شاٹو کین شمیر لے شی۔ او دے حضرت محمد الملک  
شرف الدین نہ روہ تو دے دوئی نوم راخی۔ او ہم پہ دغہ وجہ دے محمد و ستانے نہ  
لوی در کا والی۔ او دے ستانے تہ ور کوپے در کا والی۔ حضرت پیر بدر  
پہ سینہ باندے چہ کوم وینتہ وو۔ ہخہ دے تہ اور تاؤ شوی وو۔ چہ دے  
کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نقش بہ معلومید لا۔ دے دوئی بے  
شمیر خلیفہ کان وو۔ پہ بہار او بنگال کین زاہدیہ سلسلہ دے دوئی نہ  
خور شوی دے۔ دے سلسلہ دے مشہور پیر طریقت حضرت خواجہ ابو  
اسحاق شہر یار کا ذرونی پہ واسطہ سر سید الطائفہ خواجہ جنید  
بندادی تہ رسیری۔ پہ بر صغیر پاک او ہند کین دے سلسلہ دے پیر بدر عالم  
زاہدی مشرنیکہ حضرت خواجہ شہاب الدین کبیر امام  
زاہدی راٹجہ کرے ولے۔ او لکھ چہ مخکین ذکر او شو۔ پہ بنگال او  
بہار کین ورلہ دوئی فروغ ور کرے وو۔

لکھ چہ مخکین ذکر شوی دے سلطان مبارک شاہ او  
دے وزیران امیران دے مریدان وو۔ دغہ شان پہ حسین شاہی  
بادشاہان کین سلطان محمود ثالث یے دے مورہ خلوصہ عقیدت مند وو۔

چہ ددوئی د نوم سرہ خیل نوم اولقب یے عبد البدر ایسے وو۔ اوپہ  
 خیلہ خطبہ اوسکھ کبیں بہ یے ہم دغہ "عبد البدر" نوم استعما لولو۔  
 د حضرت پیر بدر عالم زاہدی د وہ بیسیا نے وے۔ یولاد  
 سلطان فیروز شاہ تغلق لور وہ۔ د ہفے نہ یے خلور حامن وو۔  
 مخدوم شہاب الدین پیر قتال۔ مخدوم پیر شاہ ابوسعید۔ حضرت  
 شیخ جنید۔ مخدوم تیز طبع۔ دویمہ بی بی یے دمہاراجہ پرتھوی راج  
 د خاندان خٹنے وہ۔ د دے نہ یے یو حویٰ مخدوم شاہ سلطان اویوہ لور  
 بی بی ابدال پیدا شوی وو۔ نسلی اور روحانی سلسلہ یے د پیر قتال۔  
 مخدوم شاہ سلطان۔ شاہ ابوسعید۔ او مخدوم بی بی ابدال نہ قائمہ  
 شوے وہ۔ د بنگال او بہار پہ مختلفو مقاما تو کبیں یے تراوسہ پورے  
 فیض جاری دے۔ د دہ نہ روستو شاہ سلطان د دہ کدی نشین  
 وو۔ ہفہ ہم پہ خیلہ زمانہ کبیں مشہور شیخ وو۔ او د بہار پہ لویو  
 بزرگان تو کبیں شہیر لے شی۔ د خیل والد ماجد سرہ نزد دے پہ یو حان  
 لہ چار دیواری کبیں یے مزار دے۔ د شاہ ابوسعید مزار پہ چھوٹی  
 درگاہ کبیں د جماعت خوا سرا دے۔ د حضرت تیز طبع قبر د خیل والد  
 ماجد "پیر بدر عالم" د مزار سرہ دے۔ او د حضرت مخدوم شہاب الدین  
 قتال زیارت پہ سارن کبیں د قتال پور خوکئی سرہ دے۔ د حضرت شیخ  
 جنید مزار د بہار شریف د قلعہ سرہ دے۔ او د حضرت مخدومہ  
 بی بی ابدال زیارت پہ محلہ "دیوی سرا" کبیں دے۔ حضرت مخدومہ  
 بی بی ابدال د بہار پہ خاورہ مشہورہ بزرگہ تیرہ شوے دہ۔ رحمۃ اللہ علیہ

### د پیر بدر زاہدی ہمعصر بزرگان

پہ کومہ نتیہ چہ حضرت پیر بدر عالم زاہدی پہ مشرقی پاکستان  
 کبیں اوسیدہ۔ پہ ہفہ زمانہ ددوئی چہ کوم ہمعصر اولیاء اللہ وو۔



پہ ہفوی کین ددے خوبزرگانو نو مونہ د یاد و لودی۔ حضرت عثمان  
 اخی سراج۔ حضرت راجا بیابان۔ حضرت مولانا سراج الدین عطا۔  
 حضرت شاہ جلال الدین تبریزی۔ خواجہ نصیر الدین چراغ  
 (دہلی) خواجہ احمد سیستانی (بہار) مخدوم الملک شیخ شرف الدین۔  
 مخدوم احمد چرم پوش (بہار) مخدوم شاہ شعیب (شیخ پورامونگیر)  
 شیخ علاء الحق (مغربی بنگال پنڈوہ) مخدوم سید جلال الدین  
 حسین مخدوم جہانیاں جہان گشت (اوج بہاولپور) حاجی چراغ  
 ہند (ظفر آباد) شیخ صدر عالم زاہدی (جوپنور) شیخ بہاء الدین  
 گنج دوا می (کالی) سید محمود کیسودراز (گلبرگہ۔ دکن) حضرت  
 خواجہ بہاء الدین تمشبد (بخارا) خواجہ سید اشرف جہانگیر  
 (سمنانی) خواجہ حافظ شیرازی۔ (شیراز) حضرت جلال الدین  
 کبیر اولیاء پانی پتی۔ اولکہ چہ مخکین ذکر او شو مشہور سیاح ابن  
 بطوطہ ہم پہ دغہ زمانہ ددے ملک سیاحت کولو۔

مختصر د اچہ پیر بدر عالم زاہدی یو باکمالہ عالم۔ باکمالہ  
 مبلغ۔ پر جوش مصلح۔ باشیعتہ صاحب طریقت۔ برگزیدہ صوفی  
 وو۔ او بول عمری پہ رشد او ہدایت کین تیر کرے وو۔ حضرت  
 سیدنا غوث الاعظم شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نہ  
 روحانی فیض ورتہ حاصل وو۔ او د مشرقی پاکستان او خواو  
 شاہولو علاقو زمکہ تراوسہ د دوئی پہ انوار ورو بنانہ دہ۔  
 - علیہ الرحمة والغفران -

# حضرت شیخ قاضی سراج الدین صدیقی حملة علیہ الرحمہ

سنہ

(مشرقی پاکستان)

د مشرقی پاکستان د الیاس شاہی خاندان دریم نامور حکمران حضرت سلطان غیاث الدین اعظم شاہ ابن سلطان سکندر شاہ ابن سلطان حاجی الیاس شاہ وو۔

حضرت سلطان غیاث الدین اعظم شاہ په ۸۰۳ سنه مطابق ۳۹۰ کښ باد شاہ شوے او په ۸۲۳ سنه مطابق ۴۱۱ کښ وفات شوے وو۔ د دلا په زمانه کښه چه د سابق بنگال په وطن کښ کوم نامور بزرگان او عالمان موجود دی، په هغوی کښ حضرت شیخ قاضی سراج الدین صدیقی او حضرت نور قطب عالم علیهم الرحمة نومونه زیات مشهور دی، لکه چه مخکښ د شاه جلال الدین تبریزی په بحث کښ ورته اشاره شوے ده. حضرت سلطان غیاث الدین اعظم شاه د باد شاهي نه علاوه دخپل وخت یو دینی عالم، زاهد، عابد او بزرگ انسان هم وو. (حضرت شیخ نور قطب عالم تذکره به راشی)

حضرت قاضی شیخ سراج الدین په قام قریش وو. او حضرت خلیفه اول سیدنا ابوبکر رضی الله عنه په اولاد کښ وو. د دوی د خاندان مشرد سلطان اختیار الدین بختیار خلجی سړه په ۸۴۰ کښ بنگال ته راغلی وو. او د دلا د زمانه پور په تیر و شو و دوه سو و کلونو کښه د بنگال په زمکه د اسلام دخوړه ولو په سلسله کښ یه ډیر لوک خدمات کړی وو۔

## حضرت شیخ المشائخ قاضی حمید الدین ناگوری صدیقی

دے حضرت قاضی سراج الدین صدیقی پہ خاندان کبیر دے  
 نہیہ مخکبیر زمانہ کبیر اود دے نہ پہر وستو زمانہ کبیر پیر لوی  
 مشاہیر بزرگان تیر شوی دی۔ چنانچہ دے خاندان پہ مشاہیر و  
 کبیر حضرت مولانا شیخ المشائخ خواجہ قاضی حمید الدین ناگوری صدیقی  
 الملقب پہ خواجہ کبیر نشین علیہ الرحمہ (متوفی سال ۶۸۸ھ) نوم دیاد ولو  
 دے۔ چہ دے حضرت خواجہ خواجگان حضرت محین الدین حسن  
 چشتی اجیری علیہ الرحمہ مشہور اونا مور خلیفہ وو۔ اود دے پہ  
 برکت دے سلسلہ عالیہ چشتیہ فیوضات پہ جنوبی ہند اوسابق  
 بنگال کبیر خوارہ شوی دی۔ او بے شمیر کافران اومشرکان دے دے  
 پہ تبلیغ اور شد اوہدایت پہ برکت پہ اسلام مشرق شوکی علیہم الرحمہ  
 دغہ شان پدے کورنی کبیر چہر وستو کوم مشاہیر بزرگان  
 تیر شوی دی۔ پہ ہغوی کبیر دے حضرت مولانا حمید الدین دانشمند مغل  
 کوئی نوم دیاد ولودے۔ چہر وستو پہ ہغوی حالات خان لہ جدا  
 پہ تفصیل سر بیان کر لے مٹی۔

حضرت شیخ سراج الدین صدیقی دے حضرت سلطان غیاث  
 الدین اعظم شاہ دے سلطنت (گور۔ لکھنوی) قاضی القضاہ وو۔ دے  
 نہیہ لاوے دے دوارہ یغی شیخ سراج الدین اوسلطان غیاث الدین  
 دیو استاذ شاگرد انہم وو۔ اوسر پہ بیاد پیر طریقت حضرت  
 مولانا شیخ مظفر بخنی مریدانہم وو۔ دلتہ دے سلطان غیاث الدین  
 اود ہغہ دے قاضی حضرت سراج الدین صدیقی پہ واقعہ درج کوو لے مٹی۔  
 چہ دے ہغہ نہ دے دوارہ ہم عصر و ہمدیس۔ اوہم مشہور مشاہیر پہ

پاکیزہ اسلامی ژوند باندے دیرے بنکے رنر اپریوٹی، اوور سرے حمونر۔  
 دپارے د اوجت اسلامی کردار یو بہترین مثال گر حید لے شی۔ ددے  
 دوار و مشاہیر و ددے واقعہ نہ کہ یو خوانہ د دوئی اوجت اسرے  
 کردار واضعہ کیبری۔ نوور سرے مونر تہ د نتیجہ ہم پہ لاسر رٹی  
 چہ پہ حقیقت کبن ہم دا ہغہ عظیم الشان اسلامی  
 ”روحانی تہرون“

دے۔ چہ دیو ملک حکمران بادشاہ اوقاضی دوارے پہ یوصف کبن اودے  
 وے شی۔ اودے عدالت اوپے نظیر شریعت پرور تی او ایمان داری تو زرین  
 مثال دنیا تہ و پراندے کوٹے شی۔

خبرہ داسے وچہ یوہ ورح سلطان غیاث الدین بہ ”غشی  
 لینا“ باندے ننبہ ویشتلہ۔ چہ پہ ہغے کبن د سلطان دیو غشی پہ  
 گذاردے یوے گنہے زنا نہ خوئی او لکیدا۔ او مر شو۔ ہغہ بودی فریاد کارہ۔  
 حضرت قاضی سراج الدین پہ عدالت کبن ہے پہ سلطان خلاف دعوی  
 اوکر لہ۔ قاضی خیل چا پر اسی اولیرہ۔ اود وخت بادشاہ سلطان غیاث  
 الدین ہے پہ طور د ملزم خیل عدالت تہ راوغو بنبت۔ بادشاہ چہ قاضی  
 مخہ تہ راغے۔ نو قاضی ورتہ حکم اوکر۔ چہ لکہ د نور و ملزما نو پشار  
 سم پہ قطار کبن او دریرہ۔ خیر مقدمہ پیش شوہ۔ اوفیصلہ ہم  
 او شوہ۔ چونکہ ہغہ ہلک د بادشاہ نہ پہ غلطی کر لکید لے و۔ او پہ  
 قتل عمد کبن نہ راتہ۔ نو بودی پہ خیلہ خوبنہ اورضا باند معاف کر۔  
 اود دوار و ترمخہ صلحہ او شوہ۔ لیکن چہ خہ وخت بادشاہ د قاضی  
 صاحب عدالت نہ وتلو۔ نو قاضی صاحب تہ ہے او وے۔ چہ قاضی  
 صاحب زستانہ دیر زیات خوشحالیم۔ چہ تا د اسلام د وئی  
 پیڑی د قاضیا نو د عدالت یاد راتارہ کر۔ او بیایے حکم اوکر چہ

یہ دے باندے قاضی صاحب تہ پیرانعام او اکرام ورکھے شی۔ دے  
 نہ پس یے بیا قاضی صاحب تہ مخ را و کر خولو۔ او ورتاے او یے چہ  
 بالفرض کہ تاپدے موقع باندے مخ الحاظ کرے وے۔ او حما د باد شاہی  
 خاطر دے کرے وے۔ او دے عاجزے بوچی سرادے خہ زیائے کرے  
 وے۔ نو قسم یہ خدائی چہ پدے تورا باندے م ستاسی پڑیکولو۔  
 مگر تاسو خبری چہ حضرت قاضی سراج الدین خہ جواب  
 ورکے۔ ؟

حضرت قاضی سراج الدین سلطان دد غہ خبرے پہ اورید لو باندے  
 دخیل فریش یو کوپ را و پڑولو۔ دھنے نہ یے یو کہ مضبوطہ ڈرہ را او کبلہ  
 او ورتاے و وئیل۔ چہ اے غیاث الدین واورے۔ ماستا دراتلونه بکنے  
 دا انتظام کرے و و۔ چہ کہ تہ دلتہ د حاضرید لو نہ پس دد غہ عاجزے  
 بوچی سرایو خای اونہ درید لے۔ یادے نورخہ معتبری او د باد شاہی  
 رعب داب سبکارا کرے و و۔ نو دا ڈرہ لے درلہ ایسے و لا۔ چہ پہ دے پہ  
 م پہ وھلو وھلو ستا پو تکے بل مخ آرو لے و و۔

حضرت سلطان غیاث الدین اعظم شالا او حضرت قاضی  
 سراج الدین صدیقی د وار و د طریقہ سلسلہ پہ یو خو واسطو سرے  
 حضرت قاضی حمید الدین کبج نشین صوفی ناگوری علیہ الرحمة  
 تہ رسیری۔ اولکہ چہ بکنیں ذکر او شو۔ مشہور روحانی رہنما حضرت  
 نور قطب عالم د پندوہ ہم ددوئی ہمعصر۔ ہم مشرب او ہمدرس و و دے  
 بہ علاوہ ددوئی پہ ہمعصر و بزرگانو کین د حضرت شیخ احمد عبد الحق  
 نوشہرہ و ددوئی علیہ الرحمة او د حضرت شیخ احمد مجد شیبانی نومونہ  
 دیاد و لودی۔

حضرت سلطان غیاث الدین اعظم شالا پہ خصوصیت سرے د حضرت

شیخ احمد مجد شیبائیؒ دے پیر طریقت حضرت خواجہ حسین ناگوریؒ سے  
زیات عقیدت لرلو۔ سلطان بہہ داکو شیش کو لوجہ حضرت خواجہ حسین  
دے دوی دے لاس نہ خہ نذر قبول کری۔ لیکن ہنوی بہ ہمیشہ انکار کو لو۔ لیکن  
آخری دے سلطان غیاث الدین اعظم شاہ در خواست قبول کر۔ او سلطان  
چاہ پہ نذر کئے ہر خومرہ روپی پیش کرے حضرت خواجہ حسینؒ ہذہ  
رقم باندے دے حضرت خواجہ خواجگان خواجہ غریب نواز علیہ الرحمة  
او حضرت خواجہ حمید الدین ناگوری علیہ الرحمة مزار ونہ مبارک جو رہ  
کرل۔ او ہذہ رقم دے پہ دے مبارک کار کیں صرف کر۔ حضرت عبدالحق محدث  
دہلوی پچیل کتاب اخبار الامیار کیں لیکھی۔

پہ ہفہ زمانہ کیں چاہ اجیر شریف وران شوے وو۔ او خواشا  
علاقہ دے داسے خٹکل شوے وہ سچہ زمیری بہ پکیں کر حیدل پہ دغہ زمانہ  
کیں دے حضرت خواجہ غریب نواز پہ قبر شریف باندے خہ آبادی نہ وہ۔  
اولنے سرے چلیہ دغہ روضہ مبارکہ باندے دے آبادی جو رہ کرہ  
عمارے ساز کر و۔ ہفہ حضرت خواجہ حسین ناگوریؒ وو۔ او لکہ  
چہ مخکیں ذکر او شود دے مبارک تعمیر تول اخراجات دے سلطان  
غیاث الدین اعظم شاہ پر خلوصہ نیاز وو۔ او داخومرہ لوی سعادت  
دے چہ دے مسلمان بادشاہ نصیب شوے دے۔ علیہ الرحمة والفقرا۔  
دے مشرقی پاکستان پہ مشاہیر و او پخوانو بزرگان کیں دے عادل  
سلطان او انصاف پر و رقاضی دوار و نومونہ دیر ممتاز دی۔ او جو نرہ  
دے مشاہیر و حکمران انو ہم دغہ بے نظیر عادل دے۔ او جو نرہ دے دینی عالمانو  
دغہ بے مثلہ انصاف دے۔ او ہم دا ہفہ مضبوط اسلامی روحانی  
تپرون دے۔ چہ نن ورے دے پہ برکت او قوت او طاقت دے  
مغربی او مشرقی پاکستان مسلمانانے نور ونرہ یوتن جو رہ کرل۔

# حضرت نور قطب عالم علیہ الرحمۃ

## (س ۸۱۸ھ)

حضرت شیخ، نور قطب عالم د حضرت شیخ علاء الحق فرزند ان جند و و۔ او د حضرت پیر بدر عالم زاہدی خوریٹے و و۔ یہ سلسلہ کبیر د خیل والد ماجد د وفات نہر و ستود حضرت مخدوم جہانیاں جہان گشت پہ واسطہ د خیل پلار پہ کدئی باندے ناست و و۔ اور وستوبہ عوامو کبیر د مقبولیت او شہرت پہ لحاظ سرلا د خیل والد ماجد نہرے ہم لویہ مرتبہ موندلے ولا۔ حقیقت دا چہ پہ مشرقی پاکستان کبیر حضرت مخدوم شاہ جلال الدین تبریزی او پیر بدر عالم زاہدی نہر و ستو عظیم ترین شہرت او مقبولیت ہم دوئی تہ حاصل شوے و و۔

حضرت نور قطب عالم پہ سلسلہ چشتیہ کبیر د خیل والد ماجد شیخ علاء الحق مرید و و۔ او پہ سلسلہ سمیروریہ کبیر د حضرت مخدوم جہانیاں جہان گشت مرید و و۔ د سابق صوبہ سرحد د نامور بزرگ حضرت شہنشاہ خراسان پیر بابا سھروردیہ سلسلہ ہم ددہ پہ واسطہ سرلا حضرت مخدوم جہانیاں تہر سیری۔ لکہ چہ مخکبیر د قاضی سراج الدین صہیقی پہ تذکرہ کبیر ورتہ اشارہ شوے دہ۔ حضرت نور قطب عالم او حضرت قاضی سراج الدین صہیقی د وارہ د حضرت مولانا مظفر بلخی شاگردان و و۔ او د دینی علوم و درسے دہنوی حاصل کرے و و۔ د حضرت نور قطب عالم د قولونہ لویہ کارنامہ ہخہ کزلے شی چہ دوئی دراجہ کنس پہ زمانہ کبیر پہ سیاسی معاملہ لاق کبیر د خل و رکیر۔ او د بنگال مسلمانان تہ د ظلم نہ خلاص کرل۔ دا واقعہ دا سے بیانولے شی۔ چہ ہر کلہ د مملکت بنگالہ د سلیمان

شہاب الدین بایزید خان افغان نہ روستو د مسلمانانوپہ قوت اوطاقت کینے  
 ضعف راغے۔ او د بہتھوریا راجہ کنس زبردست طاقت او اثر پیدا کری۔ نو د  
 ہندو راجہ دومرا جبر او تشدد شروع کری۔ چہ مسلمانان عالمان او  
 مشائخ بہ پے زور دربار تہ غوینتل۔ او هغوی تہ بہ پے حکم کولہ چہ  
 راجہ تہ سجدہ او کری۔ چہ هغوی بہ انکار کولونو سختہ سختہ سزا گانے بہ  
 پے ورکولے۔ او د هغوی مال او جائیداد بہ پے ضبط کوئل۔ بے شہیرا ممتاز  
 عالمان او مشائخ بہ پے ہم قتل کرل۔ چہ بہ هغے کین د حضرت نور قطب  
 عالم کشران حامن شیخ انور او شیخ بدرالاسلام او د حضرت محمد و  
 حسین دھکر پوش دودہ حامن ہم شامل وو۔ د راجہ کنس د جبر او  
 تشدد نہ خلقولہ د نجات ورکولود پارہ حضرت نور قطب عالم د جون  
 پور سلطان ابراہیم شاہ شرقی تہ بلنہ ورکریہ بل خواتہ حضرت محمد  
 سید اشرف جہانگیر سمنانی چہ د حضرت نور قطب عالم د والد ماجد  
 مرید وو۔ ہغہ ہم ابراہیم شاہ شرقی تہ یومکتوب ولیرہ۔ چہ دغہ مکتوب  
 لوی تاریخی اہمیت لری۔ او ہک کین د هغے موبز۔ مختصر شان اقتباس درج  
 کریں ہم دے۔ چنانچہ د دے دواہو بزرگانوپہ یاداشت حضرت ابراہیم  
 شاہ شرقی لسنکر کشی او کپہ راور سیدہ۔ بیا د راجہ کنس دومرہ زور چڑ  
 وو۔ چہ د مجاہدین اسلام مقابلہ پے کریں وے۔ ورغے د حضرت نور قطب  
 عالم پہ پسو کین پے سرکینود چہ ہج م کری۔ آخر پدے صلح او شولہ چہ راجہ  
 کنس بادشاہی خیل حوی جیتوتہ پرلینودلہ۔ دستبرد اراشو۔ او جیتو  
 اولکیدہ چہ بہ تخت کینیناستہ نو د حضرت نور قطب عالم پہ لاسونو مبارکو  
 پے ایمان قبول کری۔ مسلمان شو۔ دا واقعہ پہ سکاٹہ کینے پینہ شومے دہ۔  
 ہرکلہ چہ ابراہیم شاہ شرقی سرہ د لسنکر نہ واپس شو۔ نوراجہ  
 کنس اولکیدہ د خیل حوی جیتونہ پے بیا حکومت قبضہ کری۔ او د پخوانہ



یہ ہم زیات ظلمونہ شروع کرل۔ بدھے دوران کسں پہ ستم مطابق ستم  
کسں حضرت نور قطب عالم پہ حق ورسیدہ اوراجہ کسں تہ دظلم کولود  
پارہ نورہ ہم لارخوشے شولہ۔ (نورجٹ بہر وستوراشی)۔

دحضرت نور قطب عالم علائی مریدان او خلیفہ گان ہندوستان  
پہ مختلف مقاماتو کسے خوارہ وو۔ چاہیہ ہغوی کسں دحضرت حسام الدین  
مانک پوری او محمدوم فرید طویلہ بخشش نومونہ دیاد ولودی۔ داداوارہ  
ددلا دتروور حامن ہم وو۔ زیارتونہ دے دبہار شریفہ دچاند پور نومہ مقام  
پہ مقبرہ کسں دی۔ دحضرت شیخ سعادت مزار ہم بدھے محلہ کسں دے۔

دحضرت شیخ نور قطب عالم ددولا حامنو نومونہ پہ تذکر وکسں راغلی  
دی۔ یوشیخ رفقہ الدین اودویم شیخ انور علیہم الرحمة دحضرت شیخ رفقہ الدین  
دحوی نوم شیخ زاہد ووجہ مخکسں پچیلہ زمانہ کسں لوی ولی دحدای تیرشوع  
دے۔ دحضرت شیخ نور قطب عالم مزار مبارک دخیل والدماجد شیخ علاء  
الحق خواسراہ پہ پنلولا (مغزی) بنگال کسں دے۔ اوپہ چھوٹی درکامشہور  
دے۔ وجہ دے دادلا چہ دبنگال پہ خاورہ دحضرت شاہ جلال تبریزی کچلہ  
خانہ پہ "بڑی درگاہ" نامہ یاد پری۔ علیہم الرحمتہ والعزیز۔

### حضرت پیر قتال زاہدی۔

دحضرت پیر قتال اصالی نوم شیخ شہاب الدین زاہدی دے۔ او دحضرت  
پیر بدر عالم زاہدی مشرحوئی وو۔ دراجہ کسں پہ خلاف دجہاد کولو  
پہ وجہ دپیر قتال پہ لقب سرا مشہور شوع وو۔ دراجہ کسں ظلمونو  
نہ خلقولہ پہ نجات ورکولو کسں دحضرت نور قطب عالم نہ روستو دوی  
نوم دیادولودے۔ ویلی شہیچہ ہرکلہ دراجہ کسں دظلم اوستہ دسلسلہ  
دحدنہ واوختہ۔ لوجبوراً مسلمانانو دحضرت پیر قتال پہ فتویٰ باندے  
ددعہ ظالم او مشرک راجہ پہ خلاف دجہاد اعلان او کپو پہ مرآۃ الکونین

نوم کتاب کنیں روایت دے چہ حضرت پیر قتال ہم سرہ د خیلو مریدانو  
 او معتقدانو د راجہ کنس د مظالمو سنکار شروع وو۔ دا واقعہ د ایسے ولا چہ  
 د راجہ کنس سرہ یو خود بنہ نسل اوزیرے چیلی وو۔ یوہ ورخ دھخہ پہ  
 خیلو درباریانو کنس کوم یو درباری یو چیلے حلال کرے وو۔ او دھنے الزام دے  
 حضرت پیر قتال پہ مریدانو او لگاؤ۔ یہ ہنے باندے راجہ کنس او لگیدہ  
 پیر قتال دے دبارتہ راوغوبستہ۔ دباؤ نہ دے پرے او کرلے او ددوئی دمریدانو  
 سرہ دے ہم سپورے ستغے او کرلے۔ پیر قتال د چیلی حلالو نیکی تہ بہد د عا  
 او کرلے۔ ہم یہ دغہ شپہ دھخہ پہ لگیلا کنس سخت درد ولا پرشو او ایسے ویر  
 چہ رائے د خیل جرم اقرار دے او کر۔ او د پیر قتال نہ دے معافی او غوبستہ۔ د  
 دے یو واقعہ نہ دا اندازہ لگید لے شی۔ چہ د راجہ کنس سلوک د عا مو  
 مسلمانو سرہ خاصہ دے لویو لویو بزرگانو سرہ ہم دے بے عزتی وو۔

ہر کلا چہ د راجہ کنس ظلمونہ استہاتہ اور سیدل او حضرت  
 پیر قتال دھخہ پہ خلاف د جہاد اعلان او کر۔ نو د راجہ یو دولا خیلوان  
 چہ ہخہ د پیر قتال پہ لاس مسلمانان شوی وو۔ د راجہ پہ محل ورتول  
 راجہ کنس دے قتل کر۔ او دوبارے دے د راجہ کنس ہخہ خوئی چہ جیتونوم  
 نوم دے وو۔ او د حضرت نور قطب عالم پہ لاس مسلمان شروع وو۔ او یو  
 حل پہ تخت ہم ناست وو۔ دوبارہ د بنگال بادشاہ شو۔ سلطان جلال  
 الدین لقب دے خان لہ کیسبندہ او د ۸۱۸ھ تا ۸۳۳ھ پورے پہ دغہ  
 ملک حکمران وو۔ لکہ چہ مخکنیں ذکر شروع دے۔ د حضرت پیر قتال  
 مزار پہ صوبہ بہار ضلع سارن موضع قتال پور کنس دے۔ د دوئی پہ  
 مریدانو او خلیفہ کافو کنبہ د دوئی د خیل خوئی سید رکن الدین زاہد  
 او خوری سید محمد زاہد کی نومونہ د یاد ولودی۔

— علیہم الرحمۃ والعفوان —

## حضرت سید محمد کیسودراز علیہ الرحمہ

حضرت سید محمد کیسودراز پہ نوم سرے دوا مشہور بزرگان تیر  
 سویدی۔ چہ یوپہ مغربی پاکستان اوبل پہ بہارت کین دے۔ ددوار و نوم  
 محمد دے۔ اودوارہ حسینی سیدان دی۔ اوددوار و یولقب دے کیسودراز  
 پہلے وجہ ددوی دوار و حالات سرے کپوچ سویدی۔ اودی دحالالتونست  
 بل تہ کوئلے شی۔ حالانکہ ددوار و دزمانے ترمیخہ خاور سوکالہ فرق دے۔

۱۔ یہ دوی کین یوسید محمد کیسودراز ہخہ دے چہ پہلے، بجی لحاظ سرے  
 اوسلسلہ دزمانے بزرگ دے۔ اوسلسلہ دنسبٹ پہ دیارنسہ پیری  
 کین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تہر سیری۔ اود دوی ذکر پہ تولوتاریخی  
 کتابون کین موجود دے۔ لیکن دبر صغیر پاک اوهند پہ بزرگان کین ذکر نہ  
 راغلے۔ مزار مبارک ٹے پہ کویہ سلیمان کین دے۔ اوددہ پہ اولاد کین پہ حضرت  
 سرے ددہ دیو خوی مشوانی اولاد سادات مشوانی د لکھونوپہ تعاد کین د مغربی  
 پاکستان پہ کویتہ اوقلات د ویرن۔ سندھ۔ پنجاب۔ پینور او پیرہ د ویرن نو۔  
 قبائلی علاقوا و افغانستان اوبہارت خوارا دی۔

۲۔ دویم سید محمد کیسودراز ہخہ دے۔ چہ دس ۸۲۵ھ دزمانے دے۔  
 اوسلسلہ دنسبٹ پہ پنچویشتم پشت کین حضرت محمد صلی اللہ  
 علیہ وسلم تہر سیری۔ اود دوی ذکر دبر صغیر پاک اوهند د بزرگانوپہ تولو  
 تہ ذکر و کین موجود دے۔ مزار مبارک ٹپہ گلبرگہ دکن کین دے۔ ددہ فقط  
 دوا حامن وو۔ سید محمد اکبر حسینی اوسید محمد اصغر حسینی چہ اولاد ٹے  
 پہ دکن۔ بہار او بنگال کین دے۔

ہرکالہ چہ ددے دوار و بزرگانوفومونہ۔ القاب قومیت ہرچہ یو  
 شان دی۔ پہ دے وجہ بعض خلق پہ اشتباہ کین پریوتلی دی۔ داولنی سید

سید محمد کیسودراز د اولاد خصوصاً سادات مشوائی شجرہ ک نسب دے ددغہ  
دویم سید محمد کیسودراز سرلا ترلے دلا پہ دے وجہ دامناسب معلومیری  
چہ دلتہ اول د سید محمد کیسودراز ثانی متوفی ۳۵ھ تذکرہ پہ اختصار  
سرلا اوبیاد سید محمد کیسودراز اول متوفی سن ۳۳ھ لبرہ پہ تفصیل سرلا  
درج کرلے شی۔ د بارہ ددے چہ فائدہ لائے عامہ شی۔

### سید محمد کیسودراز ثانی

د حضرت سید کیسودراز ثانی اصلی نوم محمد دے۔ ابو الفتح لے کینت دے۔  
او عام طور پہ خواجہ بندہ نوار کیسودراز سرلا مشہور دے۔ پہ لازمیون کتابون  
کبن ددوئی حالات پہ تفصیل سرلا بیان شوی دی۔

(۱) د سلسلہ عالیہ چشتیہ د بزرگانو تولے تذکرے (۲) اندکرہ اولیائے  
دکن تالیف د عبدالجبار (۳) بزم صوفیہ (۴) انوار صوفیہ (۵) اخبار الاخیار۔  
(۶) مکتوبات د سید اشرف جہانگیر سمنانی (۷) بیاض د ابو القاسم نصیر الدین۔  
(۸) خزینۃ الاصفیاء (۹) سیر محمدی (د کتاب ددوئی خصوصی سوانح عمری د)  
(۱۰) معراج العاشقین (د کتاب ددلا خپل تالیف دے) پہ دے کتاب کبن د سیر  
محمدی د بیان مطابق ددوئی شجرہ ک نسب داسے دلا۔

محمد بن یوسف بن علی بن محمد بن محمد بن یوسف بن حسن  
بن محمد بن علی بن حمزہ بن داؤد بن زید بن ابوالحسن جیندہ  
بن حسین بن ابی عبد اللہ بن محمد بن عمر بن یحییٰ بن حسین  
بن زید المظلوم بن علی اصغر بن امام زین العابدین علی بن امام  
حسین بن علی ابن ابی طالب وفاطمہ بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم۔

د سید محمد کیسودراز مورث اعلی دھرات نہ دہلی تہ تشریف راوے  
و۔ و۔ او ددلا دوالہ سید یوسف پہ سید راجہ باندے مشہور و۔ و۔ د

د سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء سرکہ عقیقت لرلو۔ دمور  
 د طرفہ نیکہ تے ہم د خواجہ صاحب مرید و و۔ سید محمد کیسو دراز بہ  
 سا ۷۲۷ھ کینہ پہ دہلی کین پیداشو۔ بیا د سلطان محمد تغلق پہ زمانہ  
 کین چہ د دہلا ر د دہلی نہ دیو کیر تہ پہ کلہ لار۔ نو پہ ہفتہ نیتہ  
 سید محمد کیسو دراز د درے خلور کا لو پہ عمرو و۔ پہ دیو کیر کین شیخ بابو  
 نو پہ بزرگ و و۔ د حضرت کیسو دراز والد ماجد بہ د دوی پہ صحبت  
 کین کینا ستہ۔ پدے وجہ بہ ہم د خیل پلار سرکہ د ہغوی مجلس تہ حاضر یہ  
 چنانچہ د دغہ دینی صحبت پہ د دوی بانہ ہم نیک اثر او شو او پہ ور کو تی  
 والی کین تے د دین سرکہ شوق پیداشو۔ بیا چہ د دہلا عمر لٹ کالہ تہ  
 اور سیدہ۔ والد ماجد تے پہ دولت آباد کین وفات شو۔ او ہم ہلتہ تے مزار  
 جو ر شوچہ نن ور تے ہم مرجع د خاص او عام دے۔ د ہغ نہر وستو دمور  
 د طرف نہ نیکہ بہ تے تربیت کو لو۔ او پہ دغہ منہ کین د مختلفوا ستا د انونہ  
 تے تعلیم حاصل کرو۔ د تعلیم پہ دوران کین د خواجگان چشت سرکہ محبت  
 پیداشو۔ اودائے آرزو و لاچہ د حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی  
 سرکہ تے ملاقات او شولے۔ خہ مودہ پس چہ د دوی ماجدہ والدہ دہلی تہ  
 اودا آید نہ را غللہ نو دے ہم د خیل والدہ سرکہ دہلی تہ راغے۔ پہ  
 دہلی کین بہ تے د جمعہ نو نوح د سلطان قطب الدین ایبک پہ جامع مسجد  
 کین ادا کو لو۔ د غلتہ تے د حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی  
 سرکہ لیدل او شول۔ او د پنچلسو کالو پہ عمر کین پہ ۱۶ رجب ۷۳۶ھ کین تے  
 د ہغوی تہ پہ سلسلہ عالیہ چشتیہ کین لاس ینوہ او کیر۔ او پورہ یونیت  
 کالہ تے د خیل پیر بہ خدمت کین تیر کرل۔ او بیا چہ پہ ۷۳۸ھ کین حضرت  
 نصیر الدین چراغ دہلوی وفات شو۔ نو دے د ہغوی پہ حاثی کین گدی  
 نشین شو۔ او پہ دہلی کین تے قیام او فرمایہ۔

د تذکرہ اولیاء دکن دروایت مطابق سلطان فیروز شاہ بھٹانی بہ زمانہ  
کین بہ ۸۵۰ھ مکنی تھے دہلی نہ کلبر کہ دکن تہ تشریف یو پولو۔ او یہ  
۸۶۵ھ مکنی تھے ہلتہ انتقال افرمایہ۔ علیہ الرحمۃ والاعتراف۔

حضرت سید محمد کیسودراز دیرلوی فاضل عالم ہم و و۔ ددوی بی شمیر  
تصنیفات و تالیفات یادگار پاتے دی۔ دیو خوکتابونو نومونہ یے دادی۔  
ملقط۔ تفسیر کلام پاک۔ حواشی تفسیر کشاف۔ شرح مشارق ترجمہ  
مشارق۔ معارف۔ ترجمہ معارف شرح عوارف المعارف۔ شرح تعارف۔ شرح  
آداب المریدین۔ شرح فصوص الحکم۔ شرح تمہیدات۔ ترجمہ رسالہ  
قتیریہ۔ خطائر القلص۔ رسالہ استقامت بطریقہ الحقیقہ۔ ددے نہ  
علاوہ الانور کتابونہ او ۶۱ مکتوبات تھے دی۔ او یہ دکنی ژبہ کین اشعار  
یے ہم شدہ دی۔ یہ اشعار و کین بہ تے شہباز تخلص کوٹو۔ تالیفات  
واشعار یے پہ عربی، فارسی، اردو کین دی۔

۔ سید محمد کیسودراز اول۔

حضرت سید محمد کیسودراز حسینی اول علیہ الرحمۃ تذکرہ دلپشتو وغیرہ  
مؤرخانوپہ دے لاندینو کتابونو کین لاغلا دے۔

تاریخ فرشتہ۔ آئین اکبری۔ مخزن افغانی۔ تاریخ الافغان۔ صولت افغانی<sup>۵</sup>  
تاریخ خورشید جهان۔ حیات افغانی۔ تاریخ آفغانہ۔ بیاض سادات قلعه عبد اللہ<sup>۹</sup>  
کوٹہ بلوچستان۔ شجرہ اکلیہ و بیاض سادات شرارود۔ بیاض سادات<sup>۱۲</sup>  
پلوئی۔ خزینۃ الاسرار۔ المعالی شرح امالی۔ حالات مشوائی گزیتہ پراف<sup>۱۴</sup>  
دی ہزارہ دسترکت بابت سک ۹۰ تالیف ایچ۔ دی۔ والہن۔ نارنگ و سبت<sup>۱۶</sup>  
فریتیر پراونس دسترکت گزیتہ جلد ۱ الف بابت پشاور و ہزارہ  
بلوچستان دسترکت گزیتہ پیر۔ کوٹہ پشین دسترکت تالیف آر۔ ہیوز  
ستار۔ دیوان جمعیت رائے باب علی ملک۔ وصفت پروموشن آف لرننگ



د علم اصول تاریخ پہ بناء د سل کالہ زمانے د پارا حد درجہ درمے کسان  
اندازہ کوٹے شی۔ ہرکلہ چہ سید محمد کیسود راز د پاک نبی علیہ السلام  
نہ پہ دیارلسہ پیر کی کن دے۔ نویدے اعتبار موزہ او ویل چہ دے سنہ  
د زمانے سرے تعلق لری۔ او ہرکلہ چہ سید محمد کیسود راز ثانی پہ پنچولشتمہ  
پیر کی کن دے نو د اصول تاریخ پہ بناء د ہفتہ زمانہ سنہ کیبری او وقتاً  
ہم دادی چہ ہفتہ پہ سنہ کنین و فات شوید دے۔

د اخیر چہ سید محمد کیسود راز اول پہ سنہ زمانے دے۔  
د دے تائید د ہفتہ شجرہ نسب نہ ہم کیبری چہ مرحوم سید یوسف شاہ مشرانی  
د سری کوٹ ضلع ہزارہ پمپیل کتاب "حالات مشرانی" کنین درج کرے دے۔ لیک:  
سید یوسف شاہ بن حاجی سید محمد نور بن سید ناصر بن سید زو تان  
سید شایستہ بن سید عظمت شاہ بن سید نجات شاہ بن سید ولی  
داد بن سید سلطان شاہ بن سید رحیم داد شاہ بن حاجی سید عمر  
شاہ بن حاجی سید سلیمان شاہ المعروف پہ لنہ بابا علیہ الرحمۃ بن  
سید حسین بن سید یوسف بن سید شاہ مراد بن سید تفاعص  
بن سید غفور بن سید عبد اللہ بن سید کریم بن عبد الرؤف بن  
عبد الحلال بن عبد الغفور بن عبد الرحیم بن سید محمود بن سید  
یوسف بن سید صدور بن سید فخر بن مشولے بن سید محمد کیسود راز  
علیہم الرحمۃ الخفران دے۔

د دے پورتنی شجرے د درج کو لونہ دا غرض و وچہ ہرکلہ چہ سید یوسف  
شاہ د سنہ ۱۹۲۱ زمانے سرے دے۔ او د سید محمد کیسود راز نہ پہ ۲۹ پیر کی  
کنین دے۔ نو ظاہر دہ چہ سید محمد کیسود راز پہ دے حساب سرے دہ  
نہ ۹۶۳ کالہ مخکن زمانے یعنی د سنہ مطابق سنہ ۴۳۹ھ د زمانے دے۔ او  
پہ دے حساب د سلطان محمود غزنوی د عصر دے۔ حکم چہ سلطان



محمود علیہ الرحمۃ پہ سنہ ۱۰۳۰ مطابق سال ۱۲۱۸ھ کو کین وفات ہوئی ہے۔  
 پہ دے سلسلہ کین دے سید محمد کیسودرا پہ حقلہ دے تولو  
 پستنو مؤرخانو بیان داسے دے۔ (ذاتاریخ خورشید جہان فارسی بیان  
 لفظی پستنو ترجمہ دادا) اما بعد کیفیت دے حال تو دے سید الساد امیر  
 سید محمد کیسودرا دے و۔ چہ پہ زمانہ دے روند دے مرث اعلیٰ  
 شیرانی کین یوسرے صالح دیندار دے متشرع پرہیزگارے صاحب دے  
 کراماتو چہ سید محمد نوم دے و۔ پہ منع دے آبادی دے درے تمّن (قبائیل) کین  
 رائے قرارے او سکونت دے اختیار کرے۔ او دے بارے دے استرکینے خلیہ مینہ جو پکڑے۔  
 چہ یو خواتہ تربید دے کاکر دے تو مے زمکہ وے۔ بل خواتہ دے دکرانی تمّن و۔  
 او بل طرف تہ دے شیرانی تمّن و۔ چیرے مودے دے پد غہ مکان کین اقامت  
 وکرے۔ او دے واپر دے تمّن خلق دے اللہ دے دغہ برگزیدہ انسان دے ذات عالی  
 صفات نہ مستفید و۔ اتفاق بلا کائے۔ و بالکائے۔ لو دے بیماری او سنجہ ویرے۔  
 آفات پہ درے واپر دے تمّن راد و خارا شوے۔ چیرے نزد وے۔ چہ دوئی دے  
 محاذ تا تو دے لاسہ پایمال شی۔ رئیسان دے درے واپر دے تمّن پہ یو اتفاق (پہ  
 اتفاق دے التجاء خواست) پہ جانب دے میر سید محمد و رغلل او ہمت او امانہ  
 دے دے دے لہ ہذا ولی اللہ نہ او غوسبت نذر ہدایا او فتوحات پیرے او منل  
 منے دے او کرے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ پہ برکت دے دے او توجہ او ہمت دے بزرگوارا  
 بلا کائے او و بالکائے دے دغہ پلے نہ بر طرف کرے۔ او دے دغہ پس اعتقاد او یقین  
 دے درے واپر دے تہو پہ احوال خیر مال دے میر سید محمد زیات شو۔ او تمّنہ دے فیلو  
 منلو شو و منبتو دے راغونہ او پہ نظر فیض منظر کیما اثر دے سید میر محمد  
 کین تیرے کرلے۔ حضرت سید عیسیٰ یوحنا تہ لہ ہذا شیز و نوالقات او نہ  
 فرمایہ۔ قبول دے نہ کرلے۔ دغہ تو لکے دے مشرانو دے درے واپر دے تمّن مایوسہ  
 شو۔ و دے غوسبتل چہ کوم یو خدمت غورے چہ منظور دے نظر شریف

دَد وئی کښن اوکسور حیږی - وړاندے کول پکار دی - یوله بله ټه مصلحت  
 اوکړ - او د پسه رټیس د هریو ټمن ټنجه خپله په طور د نذر او نیاز د  
 حضرت سید په خدمت کښن پیش کړه . میر سید محمد (د دره واپلا  
 ټمن د مشرانو) دره واپلا ټنجه د پاره د دے چه نکاح کړی منظور کړه .  
 او په عقل صیح شرعی محمدی سره ټه واده کړه . له سره یوه مائینه اولاد  
 نارینه پیدا شو - سید محمد پخپل هغه ځوی چه له کا کړه بی بی ټنجه پیدا  
 شوه و - مشرانو نوم کیښوده - اوله شیرانی تېره پیدا شو ی ځوی بانده  
 ټه شیرانی نوم اوله کورانی تېره پیدا شو و غیر کو نو ځامنو نومونه ټه  
 وردگ او هنی کیښودل - له دے څلور واپلا ځامنو ټه کوم ځمسی پیدا شول  
 په ترتیب سره نومونه ټه دادی .

مشوانی | د مشوانی ټفه ځامن پیدا شول نومونه ټه دادی . تفض . لوبڼ .  
متکالی | متکالی . یالکالی . سلیمانی یا سهاری . روغالی . کزبونی یا کزبونه  
 غریب . خوبار په یازرباز په ریاض یا غن په دوی کښن د مشری ځوی تفض  
 څلور ځامن و و ترک کیسور (خیسور) مېمند . بدور او بیاد بد و و  
 څلور ځامن و و - سنجر - موسی . آدم . یوسف بیاد یوسف نه عثمان او محمود .  
استرانی | داسترانی ټنجه ځامن و و . سنجی . تری . مریزی . امرا خیل . سید عمر  
 (عمر)

وردگ | د وردگ څلور ځامن و و . سید نور . سید دانی . سید میر  
 سید گدا

هنی | د هنی ټنجه ځامن و و . دولت . برغرے . مردون . بکے .  
 زوشت (یا دوست محمد)

دوستو د سید محمد کیسور از د هریو ځوی د نسل نه لوی لوی قومونه  
 او قبیل جوړه شوه دی . په برصغیر پاک او هند او افغانستان کښن خوا

خوارہ پراتہ دی۔ او تعداد دے د لکھو نو نہ زیات دے۔ د پستنو موثر خاوند  
 روایت مطابق حضرت سید مشوان۔ اشتران۔ وردگ او ہنی پچیلہ زمانہ  
 کین مشہور اولیاء اللہ وو۔ او د دوئی زیارتونہ د کوہ سلیمان پہ مختلفو  
 کین دی۔ او مرجع د خاص او عام دی۔ د دے خلور واپہ بزگن اولاد پہ  
 افغان قبائلو کین سید زادگان کنلے شی۔ سیدان ہم ورتہ والی۔ او چونکہ  
 د دوئی میندے پستنے وے۔ پہ دغہ وجہ افغانان ہم ورتہ ویلے شی۔ لیکن پہ  
 خصوصیت سرکہ د "سادات افغنہ" پہ امتیازی نوم سرکہ یادی ری۔ یعنے دوئی  
 ہم سیدان دی۔ (د پلار د طرف نہ) او ہم افغانان دی (دمور د طرف نہ) اٹکلہ  
 د "سادات الافغان" پہ خصوصی نامہ یاد شول او "ستانہ دار" کنلے شی۔  
 پہ تہولہ پستنو مخوا او بر صغیر پاک و ہند کین د "سادات  
 افغنہ" قبائیل لکہ د نور و پستنو قبائلو پہ شان د تعداد او آبادی پہ لحاظ  
 سرکہ ہیر زیات شوی دی۔ او ہر کلہ چہ ستانہ دار کنلے شی۔ پہ دے وجہ  
 د دے ساد او مختلف خاندانونہ د مختلفو پستنو قبائلو سرکہ د ملک پہ  
 مختلفو حصو کینے خوارہ واکہ پراتہ دی۔ او ذر و خانی پیشوایانو پہ طور  
 د قوم رهنائی کوی۔

## اشترانی سادات

پہ دوئی کین اشترانی سادات پہ بلوچستان کین د کاکڑ اور ترین غبر  
 قبائلو سرکہ او پہ دیرہ دویژن کین د وزیر محسود۔ بیتنی۔ دوہر  
 قبائلو سرکہ یو خای او سیبری۔ پہ مغزلی او مشرقی پنجاب کین ہم آباد وو۔  
 حضرت شیخ ملہی قتال اد شیخ صد جھان پہ دے کورنی کین لوی بزرگان تیرشی۔  
 وردگ اوروغانی سادات

وردگ اوروغانی سادات پہ بلوچستان سابق صوبہ سرحد۔ قبائلی  
 علاقو او افغانستان کین خوارہ دی۔ پہ خصوصیت سرکہ روغانی

سادات په ضلع مردان کښي. او د رياست دير په دره در وکښي دره  
 تور منگ. دره چوگ. دره ملاکنډ کښي زيات آبادي. او ورنگ سادات  
 په بلوچستان ضلع پيښور. رياست دير سوات او د برصغير پاک و هند  
 په نوموړي مختلفو علا قو کښي او په خصوصيت په سمت جنوبي افغانستان  
 کښي ډير زيات آبادي.

## هني سادات

د اسادات هم د پښتنو د مختلفو قبائلو سره شريک او خواره واره  
 پراته دي. يو خاندان ئې په قبايلي علاقه باجوړ کښي موجود ده. پده  
 خاندان کښي ډير لوي اولياء الله تير شوي دي.

## سادات مشواني

د سيد محمد گيسو دراز په اولاد کښي زيات شهرت د ده د مشرکي حوټي مشوان  
 اولاد ته حاصل شوي دي. اولکه چاه مخکښ ورته اشاره وشوه. په برصغير  
 و هند او افغانستان کښي خواره دي. د مشواني قبيله سادات دخپل نوم سره  
 لفظ د مير يا ميران استعمالوي. لکه چاه نور سادات د خپل نوم سره لفظ د  
 شاه ليکي. په بلوچستان کږي پير کښي ليکي چاه مشواني سيدان دي. سيد  
 محمد گيسو دراز د نسل نه دي. چاه سلسله د نسب ئې په ديار لسم پښت کښي  
 پاک رسول ته رسيږي. او د بغداد شريف د اوج نوم کلي نه راغلي وو.  
 د مشواني ساداتو خلق چاه په مختلفو علا قو کښي آباد دي. دلته په اختصار  
 سره د فائده په خاطر يوه اجمالي تذکره ئې درج کوول مناسب گڼو.

د غزني خيل قبيله په علاقه کښي مشواني خلق زيات دي.  
 ۱ | پنجپايه. محمد خيل. چهي زايه پکښي مشهوره قبيله دي.

د د د دره واره و قبيلو خلق د افغانستان د گرم سیر نوم  
 ۲ | ملک په شرار و د نوم علاقه کښي هم آباد دي. شرار و د

د قندھار بشہرنہ جنوب طرفتہ واقع دے۔ پنجپائی، میخانی زائے، سرکوی،  
 سہید خیل او محمد خیل دے دکلونو نومونہ دی۔ پہ ۱۹۲۶ انتہ کین سید  
 محمد اختر المعروف پہ اختر جان آغازوندے وو۔ او د قلمی یاد اشتونو  
 یوہ لویہ ذخیرہ ورسرکہ موجودہ ولا۔ چہ خماگران دوست سید  
 نصر اللہ جان مشوانی د اسماعیلہ ضلع مردان ورسرکہ ملاحظہ کرے ولا۔  
 پہ سک ۹۰ کین پہ شرار و د کین د سادات مشوانی مردم شماری  
 ۵۰۰ کورہ ولا۔ پہ آئین اکبری کین د شرار و د مشوانی سادات و ذکر  
 موجود دے۔ د دے "شرار و د" د مشوانی سادات تو مینے مشران دا د  
 شاہ ابدالی پہ زمانہ کین د سابق صوبہ سندھ علاقے تہ راغلی وو۔ د  
 لاپکانہ سٹیشن او جنکشن روک ترمنہ پہ موضع منڈیچی کین د دے  
 سادات و نسل خلق ترین ورھے پورے موجود دی۔

د بلوچستان پہ تاریخونو کین د سادات مشوانی ذکر د ایک زی  
 کا کر۔ کاسی وغیرہ قبائلو د نومونو سرے یو حائے کو وے شی۔ او  
 ستانہ دار گن لے شی۔

د ہرات او قندھار ترمنہ یو تاریخی مقام دے۔ چہ نوم دے "فراہ"  
 دے (د مقام د قندھار او ہرات پہ سرک د قندھار تہ ۲۳۳ میلہ پہ  
 فاصلہ دلا۔ چہ د دے نہ بیا تر سبز وار ۹۲ میلہ او د سبز وار نہ تر ہرات ۸۰  
 میلہ فاصلہ دلا)۔ پہ فراہ کین چہ کوم مشوانی سادات آباد دی۔ ہغوی حآن تہ  
 فاطمہ خیل والی۔ د دوئی د مشہور کلی نوم جان محمد دے۔ خبرہ د ایسے دلا۔ چہ  
پہ فاطمہ خیل سادات و کین درے مشاہیر بزرگان وو۔ جان محمد، خیر محمد،  
ولی محمد۔ پہ دوئی کین د مورث اعلیٰ جان محمد د نسل سادات پہ فراہ کین او سپرک  
د ولی محمد د نسل سادات د شرار و د پہ پنجپائی، محمد خیل او سعید خیل  
نومے کلو کین آباد دی۔ (پہ پنجپائی کین سید محمد امیر چہ محمد خیل او سعید

محمد خیل کبن سید شیر محمد بابا. په چچی زای کبن سید رسول بخش او په موضع سرکوزی کبن سید فیض محمد یاد کسان وو) او د مورتا اعلیٰ خیر محمد د نسل خلق د دکن حیدر آباد په بهر وچ نوم علاقه کبن آباد وو. ۶.

۵ | د افغانستان په هرات نوم ښهر کبن د مشوانی ساداتو شپيته اويا کورونه موجود دی دوئی ته شاکور خیل والی. د نورو ساداتو په شان جاگیردار دی. سید عبد الرحمان اوسید مو من پکبن یاد سپرکی تیر شوی دی. د دغه نه علاوه د هرات په صوبه کبن د مشوانی ساداتو تقریباً یو زر خاندانونه آباد دی. په موضع خوشاب (د قلعو نو) ضلع بادغیس صوبه هرات کبن سید بهاء الدین ولد صوفی عبد الغفار نامور سپر وو. او د خپله علاقه نه د حکومت افغانستان د مجلس عالی اعیان رکن وو. په دغه علاقه کبن سید حاجی راز محمد خیل مشوانی اوسید عبد الرحمان مشوانی نامور سپر وو.

۶ | په قندهار افغانستان کبن د مشوانی ساداتو تقریباً یو زر خاندانونه آباد دی. د شهر قندهار بازار هرات سید شرف الدین اخندزاده لوی عالم او د جامع مسجد امام وو. د قندهار د قلعو سره نزدې د خلفه وه. د قندهار ښهر نه جنوب طرفته د خلو نیت میله په فاصله په موضع سنگ حصار کبن د مشوانی ساداتو د قبيله حسن خیل. چچی زام. پنجپای او میخانی زای قبیلو خلق تقریباً پنځه سوه کورونه آباد دی. دوئی د سکه په خوا و شا کښه د لته راغلی دی. سید محمد اکبر اوسید جان محمد پکبن نیکان خلق تیر شوی دی.

۷ | د افغانستان په کوه دامن نوم علاقه کبن د کابل ښهر نه شمال طرفته د ۱۲ کوس په فاصله د مشوانی ساداتو تقریباً شپږ سوه کورونه آباد دی. د دوئی د مشهور کلی نوم "قره باغ" د دغه دلتا د اکام خیل قبیلو خلق زیات آباد دی. دغه شان د کابل هم پدې

مشمالي کوهستان کښ د ۱۸ کوس په فاصله په قلعه سفيد کښ او په مشهور تاريخي مقام «اخځر» کښ هم د مشواني ساداتو تقريباً خلوښت کورونه آباد دي.

۸ | د کوټه د پوښ په مرکزي شهر کويته او مضافو کښ د مشواني ساداتو تقريباً اوځيا خاندانونه آباد دي. د ديني علمونو عالمان او نیک خلق پکښ موجود دي.

۹ | د رياست سوات د مرکزي مقام منگوره سره مخامخ په موضع گناله کښ مشواني سادات موجود دي.

۱۰ | د ضلع مردان په کومو کلو کښ چه مشواني سيدان آباد دي. د هغو کلو نومونه دادي. شمولائي. بابولائي. کوتک. اسماعيل. يار حسين. سره چينه.

سيد محمد کرم و سيد محمد اکرم مشواني

د ضلع مردان په پورتنو کلو کښ چه کوم مشواني سادات آباد دي. دا ټول د يوسفی اولاد دي. چه دهغه نوم حضرت سيد محمد کرم عليه الرحمة وو. او په سلسله عاليه نقشبنديه کښ د حضرت شيخ محي المعروف په حضرت جی صاحب د اټک عليه الرحمة خليفه او مريد وو. د حضرت سيد کرم د مشر ورونوم محمد اکرم وو. دادوا په قوم حسن خيل المعروف سين خيل وو. د خپل پير طريقت په حکم سره په سنده کښ د ضلع مردان اسماعيله ضلع ته راغلي وو. او دلته د اکو خيل نوم قام د ملک زی نوم قبيله د خلقو سره يوځای آباد شوی وو. او په احمد خيل قبيله کښ ته واده کړی وو. څه موده پس حضرت سيد محمد اکرم عليه الرحمة د تحصيل پليسنور ريکي نوم کلی ته په کچه لاړه او هلته آباد شو. هر کله چه په سنده کښ حضرت جی

وفات شو۔ نو حضرت سید محمد اکرم بیا حضرت جی صاحب د اہل مشر  
 خلیفہ حضرت میاں صاحب محمد عمر د خملکونہ تجدید د بیعت کپے  
 وو۔ او د حضرت میاں صاحب د نامور و خلیفہ کاٹونہ شمار لے شو۔ د  
 مسعود کل پاسنی د روایت مطابق حضرت شیخ سید محمد اکرم لوی  
 بزرگ وو۔ او پہ مرتبہ د اوتار و کین وو۔ د میاں صاحب د مناقب  
 پہ ہولو کتا بونو او تذکرہ د دلا ذکر راغے دے۔ د دلا واپہ ریک کینے۔

د افغانستان او مغربی پاکستان پہ سرحد باندے د افغانستان  
 ۱۱ سمت مشرقی (صوبہ ننکھار) پہ انتہائی مشرق کین پر د الکام

اسمار۔ نورگل۔ نورستان۔ پیچ۔ ساو۔ ناری کین او د مغربی پاکستان  
 قبائلی علاقہ باجوڑ پہ درہ باٹوار کین او د موجودہ ریاست دیرپہ  
 درہ برون بالا۔ درہ جندول۔ درہ کامب۔ درہ مسکینی۔ درہ شاہی۔  
 درہ جان بٹی۔ درہ میدان کین آباد دی۔ د شمال مشرقی پاکستان  
 او شمال مغربی پاکستان د پورتنی علاقے دیول سرے پیوستے پرتے دی۔ پہ  
 ہولو علاقہ کین تقریباً د پنجویس زرہ پہ تعداد کین مشوانی سادات آباد دی۔  
 او پیر لوی لوی عالمان او بزرگان پکین تیر شوی دی۔ چہ دھوکا خانقاہ  
 او مزار ونہ ترن ورٹے پورے مرجع د خاص او عام دی۔ پہ د زمانہ  
 کین د درہ مسکینی وادی جندول پہ بوستہ نوے کالی کین د مشوانی  
 قوم پہ آکا خیل قبیلہ کین مولانا سید محمد کل زمان ولد سید محمد بصیر  
 المعروف پہ بابا جی صاحب د بوستے علیہ الرحمة پکین عالم او بزرگ سر  
 تیر شوی دے۔ د مغربی پاکستان پہ دے شمال مغربی علاقہ کین او ورسرہ د  
 افغانستان پہ متصلہ شمال مشرقی علاقہ کین د مشوانی سادات او د کومو  
 قبیلہ خلق چہ آباد دی۔ دھوکا قبیلہ نو موندہ دادی۔

کالی خیل۔ آتو خیل۔ شوخیل۔ کلزی۔ رستم خیل۔ علی خیل۔ عثمان خیل۔



میر و خیل۔ بابا خیل۔ مغلکی۔ آکا خیل۔ د آکا خیل قبیلہ خلق پہ خصوصیت  
سرکہ پہ مواضعات بوستہ۔ بنی۔ چل۔ سابو کی۔ کوا کچ کبن آبادی۔  
اود دے قبیلے مورث اعلیٰ د کوا د امان (افغانستان) نہ راغلی دی۔

۱۲ | اپہ پلینورنہراوشاؤخوا علاؤ کبن مشوانی سادات موجودی۔  
او پیر لوئی لوئی عالمان او بز رکان پکبن تیرشویلی۔ پدوی  
کبن د پلوسئی نوے کلی د ساداتو خاندان زیات مشہور دے۔

۱۳ | اپہ ضلع ہزارہ کبن چہ کوم مشاہیر سادات دی۔ ددوی  
پہ حقلہ د لندن پہ اخبار ماہچستہ کار پین بابت ۲۲ ستمبر  
۱۹۲۲ء کبن دستہ جے کوپ میں یومضمون چاپ شوی وو۔ یہ  
ہف کبن دے ددوی د پو لو یو ورو نارینہ وزانہ وو مجموعی تعداد  
دیرش زرہ بنود لے وو۔ د ہف نہ دوستو ترنن ورکے پہ تیر و شو دوا  
خلو نینتو کلونو کبن ددوی تعداد بہ یقیناً چہ خلو نینت زرہ نہ رسید  
وی۔ ددے ساداتو خلق د ضلع ہزارہ پہ دے لاندیو کلونو کبن آباد دی۔۔۔

سری کوپ۔ کنہی۔ امرخانہ۔ گد والیاں۔ پپیل پدے کبن سری کوپ  
ددوی مرکزی مقام دے۔ او پہ مجموعی لحاظ سرکہ د کوا کنگر نہ واخہ  
د تربیلہ پورے او د میدان ہزارہ۔ میدان یوسفزای۔ میدان چھہ  
علاؤ کبن خوارہ پراتہ دی۔ د سری کوپ تحصیل ہری پور ضلع ہزارہ  
پہ علاقہ کبن ددوی د کلو او بانڈ و شمیر تول یوشپیتہ دے۔ او د کنگر  
او امرخانہ سرکہ متعلقہ او بانڈ دے دی۔ پہ دے حساب پہ ضلع ہزارہ  
کبن مشوانی سادات تقریباً پہ او یا ورو او یو کلونو کبن آباد دی۔

د ضلع ہزارہ علاقے تہ د مشوانی ساداتو دراتلو پہ باب  
چہ د حالات مشوانی نوے کتاب فاضل مؤلف سید یوسف شاہ مشوانی  
خومرہ روایتونہ راجع کربیدی۔ پہ ہف کبن د تاریخ پہ رن کبن صحیح نہ

ثابتیری۔ البتہ دومرہ صحیح دیکھو کہ سید محمد گیسو دراز نے راسبتہ  
 اوڈھنے پہ نمس کتبہ پہ دولسمہ پیرٹی کبن نمسے حضرت سید عبدالغفور  
 المعروف ”پور شاہ“ اولے مورث اعلیٰ دے چہ سری کوت تہ راغی  
 وو۔ بیا د کا دو کا نمسی وو۔ یو ابوسفیان چہ دھنہ اولاد پہ مواضعا  
 کنہی او امر خانہ کبن آباد شول۔ او دویم شاہ مراد وو چہ د کا  
 اولاد پہ سری کوت او خواؤشا علاقہ کبن آباد شول۔

### حضرت سید سلیمان علیہ الرحمة

حضرت سید شاہ مراد پہ اولاد کبن حضرت حاجی سید سلیمان  
 علیہ الرحمة المعروف پہ لنہا بابا علیہ الرحمة مشہور روحانی  
 پیشوا تیر شویدے۔ چہ زمانے پہ لحاظ د لوگی خاندان د بادشاہی  
 بزرگ دے۔ حمایہ ریان دوست سید نصیر من اللہ مشوالی پی۔ اے  
 ”شمالی وزیرستان“ د دے نامور بزرگ پہ اولاد کبن دے۔ چہ یو  
 نیک دیندار او عالم فاضل انسان دے۔

پہ ضلع پیر اسماعیل خان۔ وزیرستان او علاقہ خوست افغا  
 ۱۲ | نستان کبن ہم د مشوالی ساد اتو کبن خانوہ موجود دی۔

### حضرت سید الطائفة سیدنا آدم بنوریؑ

پہ مشوالی ساد اتو کبن چہ کوم جلیل القدر بزرگ تیر شویدے۔ اوڈ  
 ہنہ فیوضات پہ قول مغربی پاکستان خصوصاً د سابق صوبہ سرحد  
 قبائلی علاقے سرحدی ریاستون او افغانستان پہ علاقو کبن خوارکی  
 ہنہ حضرت سید الطائفة سید السادات شیخنا و مولانا حضرت سید  
 آدم بنوریؑ ذات بزرگات دی۔ جو بن پدے ملک کبن د دے نامور روحانی  
 رہنما مریدان او خلیفہ کان د دین اسلام رو بنانہ مشعلونہ دی۔ خلانہ  
 ستوری دی چہ د اتول ملک پرے رو بنانہ دے۔ حضرت سیدنا شیخ

حبیب پشوری. حضرت سیدنا مولانا محمد فاضل پاپیتی قمتہ مغل  
 خیل. حضرت سیدنا حاجی عبداللہ بہادر کوہاٹی. حضرت سیدنا میان  
 نور محمد دسلا پور سوات حضرت سیدنا اخون الیاس دریاست دیر  
 حضرت سیدنا محمد عمر دچینکی اتمان خیل باجوڑ. حضرت سیدنا  
 محمد امین صدیقی دپینور بھر. حضرت سیدنا محمد صدیقی دآکو  
 قاسمی ضلع مردان. حضرت سیدنا محمد صدیقی دتھکال ضلع پینور.  
 حضرت شیخ محمد گل ولد شیخ رحیم کارکا صاحب دپینور دتھکال ضلع پینور. حضرت  
 مولانا سعد اللہ خان صاحب دوزیر آباد پنجاب. حضرت مراد علی شیخ سدکی  
 دلاہور و داسے بے شیمیر نور مشاہیر بزرگان اویا دتھکال ضلع پینور.  
 اود مریدان نور مریدان یو عظیم الشان سلسلہ دچچہ ٹونز پتہ دے ملک  
 کین ددریائے آمو نہ ترمشقی پاکستان پورے خورادہ. اودا پول ملک د  
 حضرت سیدنا آدم بنوری دافغان قلاسی پتہ خوشنویس معطردی. حقہ  
 خبر ددک کہ پتہ سادات مشوائی کین بل یو بزرگ ہم نہ وے پیدا شوے نو  
 یواخے دحضرت سیدنا آدم بنوری علیہ الرحمة پتہ وجود مبارک چہ دے  
 مبارک خاندان تہ کوم افتخار حاصل شویدے. ہذا ورلہ پورلا و. پتہ  
 وادی پینور کین حضرت میان محمد عمر دتھکال. حضرت سیدنا محمد سدھو  
 میان مانون دشاہ منصور. میان محمد مؤمن دماشو گھگر. شیخ عبدالغفور  
 دپینور بھر. شیخ جنید پشوری. دبشوی صاحب. دعرز و صاحب.  
 دتور دھیری صاحب. دسوات صاحب. دکر بوئے صاحب. دچارسدے  
 میان رام باز. میان محمد شیخ ست دتکی دشر و صاحب. دچارسدے دچارسدے  
 حافظ محمد صادق صاحب دشر پاؤ. بابا گان. دؤمن خان دھیری شیخ محمد  
 مؤمن. دمیان گوجر و شیخ رحیم داد صاحب. داکبر پورے شیخ رضوان. د  
 ریگی شیخ محمد اکرم. دگوجر و کبری میان عبدالحکیم بخاری. میان عبدالحکیم

کا کرد بلوچستان او بے شمیرہ نور مشاہیر د آہول د حضرت سیدنا آدم بنوری  
د سلسلے ہفہ بزرگان دی چہ د سلسلہ عالیہ نقشبندیہ پہ فیوضاتو  
ٹے محوین پہ دے ملک کبیں د شریعت محمدی خدمات کپہ دے۔ اود دوی  
د تعلیماتو لہ برکتہ پہ دے ملک کبیں اسلام تہ عزت۔ حرمت۔ شرافت او  
وقار حاصل دے۔ (روستوبہ د دے اکثر و مشاہیر و بزرگان تہ گوراشی)

د حضرت سیدنا آدم بنوری علیہ الرحمة د خاندان و خسر اکثر  
مزار و تہ محوین پہ دے علاقہ کبیں دی اود دہ اولاد پہ بنور خیل ساداتو  
مشہور دی۔ پہ شرار و د افغانستان کبیں او پہ کوئٹہ کبیں چہ کوم بنور خیل  
سادات دی۔ دھوئی مورت اعلیٰ سید داؤد پہ ہم پشت کبیں د حضرت  
سیدنا آدم بنوری علیہ الرحمة نمس دے۔ بنوری سادات پہ پپینور۔ کوہات۔  
کابل۔ باجوہ۔ سوات۔ مردان۔ کوئٹہ۔ پنجاب۔ سندھ او هر وطن کبیں  
موجود دی۔ اود لوی عزت۔ قدر او منزلت اود علم او بزرگی خاوندان د

### سادات تارن

د سمت مشرق افغانستان او شمال مغربی پاکستان ہفہ علاقے چہ پہ فقرہ علا  
کبیں ٹے ذکر او شو۔ پہ ہفہ کبیں چہ کوم مشوانی سادات آباد دی۔ د دوی  
سولہ د سادات افغانہ دیوبل شاخ سادات ہم یو حائ آباد دی۔ چہ ہفہ  
تہ تارن او تارن سادات وٹیلے شی۔ تارن سادات پہ قبائلی علاقہ باجوہ۔  
درہ بابو قرہ۔ وادی جندول۔ وادی میدان۔ وادی بربول وغیرہ علاقو  
کبیں اوسیبری۔ اود بلوچستان پہ مختلف علاقو خصوصاً قریب سندیمن او  
افغانستان پہ علاقہ کوہ د امان کبیں ہم آباد دی۔ اود ریاست کشمیر پہ زمکہ  
کبیں ہم دے ساداتو کورنی موجود دے دی۔

### حضرت سید طاہر حسینی

د تاریخ قبولت التانی د روایت مطابق د پستون مورت اعلیٰ کا کربیکہ پدوی

کھنوکین دے یوحوی نوم تارن وو۔ ددہ اصلی نوم سید طاہر وو۔ او  
لقب تارن وو۔ اوکا کرنیکہ پچیل جوئی نیولے وو۔ پہ دغہ وجہ پہ ویش  
کبن دتا کی قوم سرکہ حسا بی بی۔ او هر کله چہ د سید مشوان موزی بی بی هم  
دکا کرنیکہ لورو۔ پہ دغہ وجہ سادات مشوانی او سادات تارن پہ اکثر  
حایونو کین سرکہ یوحاے آباد دی۔ ددے سادات تو نوم پہ بلوچستان کبن پہ  
تارن او تارن زیاد بی بی۔ او پہ قبیلہ علاقه باجور وغیرہ کبن دتارن او  
تارن پہ نامہ یاد بی بی۔ ددوئی دمورث اعلیٰ حضرت سید طاہر علیہ الرحمۃ  
شجرہ د نسب داسے دک۔

سید طاہر الملقب پہ تارن بن سید ناصر بن سید علاء الدین بن  
سید قطب الدین بن سید داؤد بن سلطان کبیر بن سید شمس الدین بن  
سید احمد بن سید علی رفائی بن سید حسن بن سید محمد بن سید  
خواد بن سید امام علی رضابن سید امام موسیٰ کاظم بن سید امام  
جعفر صادق بن سید امام محمد باقر بن سید امام علی زین العابدین  
بن سید الشهداء امام حسین رضی اللہ عنہ بن سیدۃ النساء بتول الجنۃ  
بنت رسول الثقلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت سید تارن علیہ الرحمۃ دجوئی نوم انجرو۔ دہغہ دجوئی  
نوم۔ حضرت خواجہ کبریٰ وو۔ بیا دہغہ پنچہ ذہن وو۔ مکا لون۔ اذین۔  
اسماعیل۔ نور۔ ابراہیم چہ روستوہم ددوئی ناہ ددے تارن سادات  
نسب سلسلہ خورہ شوے دک۔ او هر کله چہ سید تارن او سید مشوان دوار یو  
زمانہ دک۔ پہ دغہ اعتبار سرکہ ددے دوار و زمانہ سنگہ انداز کوئے شی۔ دہلب  
بکال حضرت شیخ علامہ الحق عمر ابن اسحاق لاہوری الافغان نوم سرکہ دایفوندر پڑیہ کہ کتاب  
لفظ نوری لیکے شریعہ خیال دادے۔ چہ دہم دتارن سادات دایلی شاخ نور دجوئی  
مخرو۔ او پہ اعتبار دسادات افغانیہ نوم تارن ددو۔ علیہم السلام۔

## حضرت شیخ خواجہ یحییٰ کبیرؒ

ولادت: \_\_\_\_\_ شہر علی سہ ۷۰۰ھ

وفات: \_\_\_\_\_ شہر علی سہ ۸۳۲ھ

دست ۱۲ھ پہ شاؤخواکین د غور غشتی. نیازی. لودھی پستون خلق مغری  
پاکستان د پیرا دویژن او کوئٹہ دویژن پہ قبائلی علاقو کین د وادی گومل  
او وادی ژوب د غریزہ علاقو ترمنځ د کوہ سلیمان او کوہ کسی پہ بناخو نو کین  
آباد وو او په خصوصیت سره د غور غشتی قبیلے د درے واره بناخو نو کا کبر  
ناغر. دانی د نسل خلق د وادی ژوب په خواؤ شاکین او سیدل. او بیا  
روستو هم د دے خا لو نو مئے دوی په ټول مغری پاکستان او بهار کین او سیدل  
اوهلته خواړه شوی وو.

د تاریخ د بیانو نونه معلومیری. چاه هسه خو په پستون قام کین پیر  
لوی لوی بزرگان تیو شوی دی. لیکن دا سہ هم شوی د چاه د سربین. غر غشت  
بیټ په یوه نه یوه قبیلہ کین یو د اسے عظیم الشان بزرگ شخصیت پیدا شو  
دے. چاه هغه د دے درے واره مټن یعنی سربین. غور غشت. بیټ د ټولو قبیلو  
او خیلو نور روحانی رهنما او پیسو اگریځید ل دے. لکه شیخ مستی خلیل  
سربین علیه الرحمة شو. چاه هغه د ټول پستون قوم د تمامی ټمنو نور حانی  
رهنما وو. روایت دے چاه هم د دغه شان او چتر روحانی مرتبہ خاوند او د  
پستون د ټولو ټمنو نور روحانی پیسو او بیل بزرگ حضرت خواجہ یحییٰ  
کبیر علیه الرحمة وو. چاه د سن ۱۲۰۰ھ په ابتدا ای زمانه کین د کوہ سلیمان  
په غور غشتی قوم کین پیدا شوے وو. او د هغه فیوضات په ټول برصغیر  
پاک او هنل کین خواړه شوی وو.

د تاریخ مہولت افغانی مؤلف زرداد خان ناغرد دوی په تذکرہ

کبن لیکي۔ د حضرت برهان الواصلین۔ قطب السالکین، مہتای پہ مہتای  
ذات مہتای پہ حلیہ د صفات۔ معدن د الہامات ربانی۔ منبع د انواریزدانی۔  
ہفتہ غریق د فناء د وحدت۔ ہفتہ لامبوزن د دریاب د کثرت۔ گنجینہ د حقایق  
آلہی۔ خازن د مخزن لامتناہی۔ خواجہ محی کبیر غور غشتی۔ چشتی، سہروردی  
علیہ الرحمة د نیکہ نوم محمد بختیار و و۔ د پلار نوم سید ابی سعید اسحاق  
و و۔ او پہ شیرانی قبیلہ کبن اوسیدہ۔ چہ د مغربی پاکستان د کوئٹہ پورٹ  
د کوہ سلیمان پہ سناخونو کبن د دوئی د قبیلے استوکن و و۔ د غلٹہ پہ مقام  
شہر عالی کبن پہ سکے برہد انیک انسان پیدا شوے و و۔ دار وایت دے۔  
چہ دے پہ ماشوم والے کبن ہم د بر خے خاوند و و۔ او د ولایت او د بزرگی مخبے  
پکبن موجود وے وے۔ د رمضان شریف رورٹہ بہ یے نیولے۔ اولکہ د نور۔ ماشوم  
ماون خوشے لو بہ یے نہ کو لے۔ ہیلہ بہ ہوا نی تہ رسید لے و و چہ د دینی علمونو د  
تحصیل نہ فارغہ شوے و و۔ او بیاجہ د پونج حٹھی تو بہ عمر تہ رسید لو۔ نو د  
پاکینہ اخلا قومعوی اور و عالی فضیلتونہ یے کمال تہ رسید لی و و۔ او د  
معرفت او حقیقت پہ تلاش کبن د ملک نہ د سفر کو لو آرزو مند و و۔ چہ د  
کوم یو مرشد کامل نہ بیعت او کری۔ او د طریقت او معرفت کمال حاصل کری۔  
پہ دے سلسلہ کبن لور وایت دا سے دے۔ چہ پہ کوم و و رحو کبن  
د دوئی پہ زپہ کبن دا خیال کر حید  
پہ خوب کبن د حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم د دیدار نصیب شو۔ دہ تہ  
یے او فرمائیل چہ ستایر دا وچ بہا و پور سید جلال الدین حسین بخدا  
جہانیان جہان گشت دے۔ چہ د خوب نہ را بید ار شو۔ نو د پیر زیات خوشحال شو۔  
ادادہ یے او کہ چہ د شہر علی نہ روان شی د بہا و پور اوچ تہ ورشی۔ اولہ  
د حضرت بخدوم جہانیان نہ بیعت او کری۔ لیکن اتفاق تہ گورہ چہ ہم پہ  
دفعہ منج کبن حضرت بخدوم جہانیان چہ د دنیا یے اسلام د سیاست پارا

یہ کوم اولیٰ سفر تھے وہ۔ دھخندہ ایران اوسستان پہ لارہ واپس چلے  
 بھاولپور تہ رار وان وو۔ دکوہ سلیمان د غہ شہر عالی نوم مقام تہ را  
 ورسیدہ۔ اود دے د پارہ د غلتہ پاتے شو۔ ددوی د راتلونہ چہ خواجہ یحیٰ  
 خبر شونو بے اختیار لارہ وان شو۔ ویلے شی چہ پہ د غہ وقت کین مخدوم  
 جہانیاں پہ جماعت کین ناست وو۔ ناگاہ بوجھاتف پرے غیبی آواز وکرہ  
 چہ دکوہ سلیمان د غر غشتی قوم یوسید خلم چہ د نیکہ نوم یے محمد مختیار  
 دے۔ اود دھخندہ پیلار نوم ابی سعید اسحاق دے۔ ستا سلام لہ رار وان دے۔  
 پاسیزہ دھخندہ استقبال اوکرہ۔ حکمہ چہ خدائی پاک ہخندہ د بزرگی لویہ  
 رتبہ ورکریدہ۔ ستا یہ ذمہ دھخندہ تربیت کوئل دی۔ چہ د طریقہ او مفت  
 ہمیشہ ور و خوار سو سلسلو کین اجازت او خرقدہ خلافت ورلہ ورکرے۔ چنانچہ  
 مخدوم جہانیاں پاسیدہ۔ خواجہ یحیٰ مخلہ ورغہ۔ پہ غیر کین یے اونیولہ۔  
 او پیرہ مہربانی یے ورسرہ اوکرلہ۔

یہ تاریخی اعتبار سرہ داد ۱۲۹۰ھ واقعہ دے۔ د غہ نہر وستو حضرت  
 خواجہ یحیٰ کبیر د حضرت مخدوم جہانیاں سرہ اوچ بھاولپور تہ راغے۔ اود  
 مخدوم جہانیاں د وفات ۱۳۰۰ھ پورے خلوصیت کالہ زمانہ یے د دے خیر  
 پیر سرہ یہ سفر او حضرت کین پہ ملگریا کین تیرہ کرلہ۔ او حضرت مخدوم جہانیاں  
 چلہ د غہ نہر وستو خوارہ د دنیا ۱۳۰۰ھ اسلام سیاحتونہ کریدی۔ دے یہ  
 ورسرہ ورت۔ پہ منہ ۱۳۰۰ھ کین یے دھخوی سرہ بوجھائی حج کن ارلے وو۔ او خراسان  
 بلخ۔ بخارا۔ سمرقند۔ عراق عرب۔ عراق عجم۔ شام وغیرہ ملکو نو سیاحتونہ  
 یے کری وو۔ او پہ ایران۔ خراسان برصغیر پاک و ہند خصوصاً د  
 پستونخوا پہ تولو علاقو کین د اسلام د تبلیغ د پارہ یے دورے کرے وے۔  
 عام او خاص خلقتونہ یے د شریعت او معرفت تعلیم ور کوئلہ۔ پوینیکان  
 خلق یے مریدان شول۔ اود بزرگی او ولایت نو



بلکہ داسلام د رنجا بے شمیرہ مثالونہ یے د تہل مغربی پاکستان پہ گوتہ  
گوتہ کبسن خوارہ کرل۔ او بیا چہ پہ ستم ۷۸۸ کبسن د دہا پیر طریقت حضرت  
مخدوم جہانیاں پہ حق اور سیدہ نو د بخاری ساداتو د خاندان گنہ  
خاندانونہ ہم د دے حضرت خواجہ یحییٰ کبیر غور غشتی پہ صلاح باندہ  
د کوئٹہ ڈویژن پشین نوم مقام تہ راغلل۔ او بیا روستو د دے ٹائی تہ  
د مغربی پاکستان پہ ہیرہ ڈویژن پلینور ڈویژن اونور و بے شمیرہ علاقو  
کبسن د ساداتو دغہ خاندانونہ پہ تابین تابین خوارا شول۔ د پارہ د دے چہ  
د اسلام د شریعت او معرفت کومہ رنجا چہ خواجہ مخدوم جہانیاں او  
یحییٰ کبیر ٹائی پہ ٹائی روستا نہ کرے دے۔

حضرت خواجہ یحییٰ کبیر لہ خدا ای پاک ہیر او بے دھم و رکے  
و۔ و۔ شپن خلو یسبت کالہ د خپل د وفات تہ روستو ہم ژوندے و۔ و۔ او د  
یوسل اوک و یسبت کالو پہ عمر کبسن پہ دوئم تاریخ د صفیہ مظفر سہ ۱۲۷۴  
کبسن پہ حق اور سیدہ۔ پہ دے روستو شپن خلو یسبتو کالو کبسن یے ہم خپل  
پیر طریقت حضرت مخدوم جہانیاں ہذا طریقہ (یعنے د اسلام د دین  
د تبلیغ د پارہ دورے) جاری او ساندہ۔ د مغربی پاکستان پہ بیلہ بیلہ  
علاقہ کبسن یے د تبلیغ او ہدایت د پارہ دورے بہ کوئے۔ او خپل عمر یے د  
خدا ای پہ یاد او د خدا ای مخلوق تہ پہ فیض رسولو کبسن تیرک ولو۔

د مغربی پاکستان پہ خاورہ چہ ہر خومرہ قومونہ او خلق پہ  
ہفہ زمانہ آباد و۔ پہ ہغوی کبسن چہ ہر خومرہ خلقو تہ د دوئی تہ  
روحانی فیض رسیدے دے۔ د ہغے مثالونہ پیر کم موند لے شی۔ د چشتیہ  
اوسہر و پیر بزرگانو پہ تذکرہ کبسن لیکلی دی۔ چہ حضرت خواجہ  
یحییٰ کبیر غور غشتی د باقاعدہ مریدانو خلیفہ گانو تعداد یو لکھ  
دے سورہ شہیتہ (۱۰۳۶) و۔ پہ دومرہ لوی تعداد کبسن گنہ

مریدان یا خود دکہ دپیر حضرت محمد و مہمانان یا دیری۔ او یا دکہ  
 نہ روستو حضرت سیدنا آدم بنوری علیہ الرحمۃ دو مرکا پہ اکھو نو مریدان  
 یاد شوی۔ خصوصاً یہ پستنو بزرگانو کین دبل چادو مرکا زیات  
 مریدان نہ دی یاد شوی۔

د حضرت خواجہ یحییٰ کبیر غور غشتی ہفتہ مشہور اولوی  
 لوی بزرگان مریدان چہ ہفتہ پہ قام پستانہ دی۔ او بل دہغوی  
 زیارتونہ دہول مغربی پاکستان پہ مختلفو علاقو کین خوارہ دی۔ او د  
 دین اسلام رو بنانہ او نور مشعلونہ دی۔ چہ ترنن ورخ دہغوی  
 پہ روحانی انوار و املک رو بنانہ دے۔ د تبرک پہ طور فقط دہغوی  
 د نو مولویو فہرست دلتہ درج کووے شی۔ رحمۃ اللہ علیہم۔  
 (۱) حضرت شیخ داؤد بیہتی۔ چہ د حضرت خواجہ یحییٰ کبیر غور غشتی  
 مزار مبارک یے پہ وزیرستان کین دے۔

(۲) حضرت خواجہ عیسیٰ دو تانی کلان۔ علیہ الرحمۃ۔

(۳) حضرت خواجہ عیسیٰ دو تانی خور۔ علیہ الرحمۃ۔

(۴) حضرت خواجہ حسن سرخ بیہتی۔ چہ د حضرت خواجہ یحییٰ کبیر غور غشتی

(۵) حضرت خواجہ ترک دو تانی۔ علیہ الرحمۃ۔

(۶) حضرت خواجہ مولانا الوب سربئی علیہ الرحمۃ۔

(۷) حضرت خواجہ محمد ابراہیم اشترانی علیہ الرحمۃ۔

(۸) حضرت خواجہ حسین جلوانی علیہ الرحمۃ۔ چہ د خواجہ یحییٰ کبیر

غور غشتی و او مزار مبارک یے د ضلع مردان پہ موضع شالہ منصور

کین دے۔

(۹) حضرت خواجہ شمس الدین خضر خیل سروانی علیہ الرحمۃ۔ چہ مزار

مبارک یے دویہ دو ترن پہ موضع خضر خیل کین دے۔

(۱۰) حضرت خواجہ ملہی ہندی، سرمیرسروانی علیہ الرحمۃ چہ مزار مبارک یے پہ بلند شہر نوے بنہر (بہارت) کین دے۔

(۱۱) حضرت خواجہ جلال سروانی علیہ الرحمۃ چہ مزار مبارک یے پہ بنہر دلاہور کین دے۔

(۱۲) حضرت خواجہ ذکر یا سوری علیہ الرحمۃ چہ مزار مبارک یے پہ ملتان کین دے۔

(۱۳) حضرت خواجہ مکی کرلانی چہ مزار یے پہ کوہ سلیمان کین دے۔

(۱۴) حضرت خواجہ خلیل کرلانی چہ مزار یے پہ ارکڑاے قبائلی علاقہ تیراہ کین دے۔

(۱۵) حضرت خواجہ رکن الدین میانی علیہ الرحمۃ چہ مزار مبارک یے دضلع بنوں پہ علاقہ مروت کین دے (میانی قبیلہ د شیرانی قبیلے یو سناخ دے)۔

(۱۶) حضرت مولانا علاء الدین غرغشتی چہ مزار مبارک یے دضلع کیمبل پور علاقہ چچ پہ موضع غرغشتی کین دے۔

(۱۷) حضرت خواجہ خیر الدین کاڈر علیہ الرحمۃ

(۱۸) حضرت خواجہ بلال نسباح علیہ الرحمۃ

(۱۹) حضرت خواجہ بختیار غرغشتی چہ مزار مبارک یے پہ حیدر آباد دکن کین دے۔

(۲۰) حضرت خواجہ حسن بختیار غرغشتی چہ مزار مبارک یے دضلع مردان تحصیل موابی پہ گپون نوے علاقہ کین دے۔

(۲۱) حضرت خواجہ خان بختیار علیہ الرحمۃ

(۲۲) حضرت خواجہ شیخ سہیل بختیار غرغشتی علیہ الرحمۃ چہ مزار مبارک یے پہ ایران کین دے۔

(۲۳) حضرت خواجہ شیخ علی لاغری علیہ الرحمۃ چاہ دخواجہ یحییٰ  
کبیر غرغشتی سکھ رور وو۔

(۲۴) حضرت خواجہ احمدک علیہ الرحمۃ

(۲۵) حضرت خواجہ شیخ گدا علیہ الرحمۃ

(۲۶) حضرت خواجہ شیخ الک علیہ الرحمۃ

دادرے واپار و سستی بزرگان سکھ رونڈو و۔ پہ قام سروانی وو۔  
دوئی زیارتونہ مبارک دہیرہ اسماعیل خان دویٹرن پہ علاقہ  
سروانی کبندی۔ علیہم الرحمۃ۔

(۲۷) حضرت خواجہ ارغند موجازی علیہ الرحمۃ

(۲۸) حضرت خواجہ شیخ اسماعیل علیہ الرحمۃ۔ دے پہ سلسلہ

عالیہ نقشبندیہ کبندی حضرت مولانا عبد الرحمان جامی ہروی

علیہ الرحمۃ ہم مرید وو۔ پہ قام فرمای پستون وو۔ ددہ اولاد دضلع

کیمپلور پہ علاقہ چچ موضع فرمای کبندی دے۔ او پچیلہ ددوئی مزار

مبارک پہ بنہر لاہور (پنجاب) کبندی دے۔

(۲۹) حضرت خواجہ کالو نوحانی علیہ الرحمۃ

(۳۰) حضرت خواجہ حیدر ذرکئی علیہ الرحمۃ۔ ددوئی ولادت د

کوٹہ د ویزن پہ موضع ساوان کبندی شوی دے۔ مزار پہ پلینور کبندی دے۔

(۳۱) حضرت خواجہ معروف علیہ الرحمۃ۔ دے د حضرت یحییٰ

کبیر فرزند ارجمند وو۔ د خیل والد دوفات نہر وستو پہ مقام

پلینور بنہر اوبیار وستو پہ مقام د کابل بنہر کبندی شیخ الاسلام

اوصدار الصدور وو۔ پہ پلینور بنہر کبندی دروازہ کبندی یوحنا مع

مسجد دے چہ ہفتہ پہ "مسجد جامع خواجہ معروف" نوم یادی

اوترن ورخے ددوئی یادگار پاتے دے۔ داپر مبارک جماعت دے۔

دروستو زمانے مشہور و بزرگانوں کیس قیام اور اعتکافونہ کریدی  
 لکھنا خون درويزة بابل علیہ الرحمة۔ حضرت سید عبد اللطیف  
 المعروف بری امام دنور پور شاہان۔ حضرت شیخ جنید پسنوری  
 علیہ الرحمة اور میان صاحب محمد عمر دشمنوں علیہ الرحمة۔ دخواجہ  
 معروف دے مبارک جامع مسجد یو لوی بخنور والے دادے چہ د  
 تیروشیر۔ و سو و کلونو دینی علموندر سگالا اور مدرسہ پاتے  
 شویدے۔ ماعبد الحليم اثر د علم حدیث صحیح بخاری صحیح مسلم  
 صحیح ابوداؤد اور صحیح نسائی دورا ہم پیدے جامع مسجد کبیر کپریہ۔  
 حضرت میاں محمد عمر دشمنوں بہ د خیل کلی دشمنوں نہ د جمعہ نونچ گذارو  
 لہ دلتہ راتلو۔ حضرت خواجہ معروف پاد مزار مبارک کبیر اختلاف  
 دے۔ پاد یور وایت پاد کابل کبیر دے اور پاد بل وایت پاد پبیسور سبھ کبیر دے۔  
 (۳۲) حضرت خواجہ شیخ صدر الدین علیہ الرحمة۔ دے ہم د  
 حضرت خواجہ یحییٰ کبیر فرزند ارجمند و و۔ دے اور دکارور خواجہ  
 معروف د کرامت اور بزرگی د اوجت عرفانی مقام خاوندان و و۔  
 داپورتہ چہ یاد شول۔ داتول جوئز ہذا روحانی و نمایان  
 دی۔ چہ ترنن ورختے ددوی د کوششوں نو پاد برکت جوئز زہرونہ  
 اوسیتہ د اسلام پاد انوار وروسانہ دی۔ اور دوی چہ جوئز د پاد  
 کرم عظیم الشان۔ روحانی ترون۔  
 قائم کپے دے۔ دہے پاد رشتہ موئزہ تری شوی اور تول

(یور ویزہ یو۔ خدا ی)  
 دے ورا لہ نیک  
 احبر و رکری  
 (کتبہ سید محمد نیک)

# حضرت شیخ صدرالدین صدر جہان

س ۹۳۲ نہ

دہ پیر اسماعیل خان دویژن ددراین پہ علاقہ کبیر پینتوڈ  
سروانی نوم قبیلہ خلیق اوسیری۔ پدے کبیر یولا و پکا قبیلہ دلا۔

چہ دھخ نوم دے ہری پال۔ اودھری پال د پلار نوم دے سروانی  
دکد دلا رونہ وو۔ یوسینی۔ دویم بابی (صہوت افغانی ۱۲۸۶ء و ۱۲۸۹ء)

د دے سری پال نیکہ نہ را پہ بنکتہ پہ دولسم پشت کبیر یوپیر

لوئی روحانی پایشوا اوبزرگ سرے تیرشویا دے۔ چہ دھخ دشیخ احمد  
زندہ پیر سروانی پہ نوم سرکا مشہور وو۔ چہ پہ تانخی اعتبار سرکا دستہ  
دزمانے بزرگ وو۔ ددے شیخ احمد شجرہ د نسب داسے دلا۔

شیخ احمد زندہ پیر ولد شیخ علی شہباز ولد شیخ ماسی قتال۔

ولد شیخ سلیمان دانا ولد شیخ احمد جوانمرد ولد شیخ موسیٰ ولد شیخ محمود

زلمہ ولد ابراہیم ولد ملک یار ولد شہباز ولد جعفری ولد ہری پال

ولد سروانی

پدے شجرہ کبیر دشیخ احمد زندہ پیر نہ برے تر شپیرے پیر کی یعنی تر

شیخ موسیٰ پورے داہول نیکونہ لوئی لوئی بزرگان تیرشویا دی۔ چہ د

تاریخ کتابونہ ددوئی دحالاتونہ دک دی۔

## حضرت شیخ ماسی قتال

پہ دوئی کبیر پہ خصوصیت سرکا حضرت شیخ ماسی قتال دھخ جلیل القدر

بزرگ دے چہ د حضرت غوث العالم بھاء الحق والملة والدين ذکر یا ملتانی

علیہ الرحمة تہ اود حضرت سید عثمان الملقب پہ لعل شہباز قلندر نہ یے

فیض حاصل کرے وو۔ اود سلسلہ عالیہ قادریہ اوسھر وریہ مشہور

روحانی رہنما وو۔ او ددوئی دَر روحانی فیوضاتو نہ پہ وادی گومل۔  
 وادی ثوب او وادی کرم پہ میدانی او غرنیزہ دواپ و علاؤ کین اسلام  
 رنہ اخورہ شوے دے۔ او ہر کلمہ چہ غزا گانے یے کرے دی پدے وجہ  
 دَ قتال پہ لقب یاد ولے شی۔ دَ شیخ احمد زندہ پیر پہ مشرانو کین ہم  
 دغہ شیخ قتال اولے بزرگ دے چہ دَ قبائلی علاقے سروانی نہ دَ پیرہ  
 اسماعیل خان دَ رابن نوم مقام تہ راغے وو۔ او مزار یے ہم دغل تہ دے۔  
 دَ حضرت شیخ احمد زندہ پیر ولد شیخ علی شہباز  
 پتھلہ خامن وو۔ چہ پہ ہفوی کین دَ تولونہ دَ مشرحوئی یے شیخ  
 صدر الدین نوم وو۔ او روسلو پہ حضرت شیخ صدر جہان نامہ  
 باندے مشہور شوے وو۔ او پہ خیلہ زمانہ فاضل عالم۔ ولی کامل  
 او خدا ی تہ رسید لے بزرگ وو۔

حضرت شیخ صدر جہان دَ خیل اصلی وطن یعنی دَ رابن  
 ضلع پیرہ اسماعیل خان نہ دَ تبلیغ پہ غرض ہندوستان تہ روان  
 شو۔ او ہذا حائی تہ ورغے چرتہ چہ نن ورغے دَ "مالیر کوتلہ" نوم شہر  
 آباد دے۔ دَ ستاج دریاب پہ غارہ دیوے ویے چرے (دَ دریاب سناخ)  
 پہ غارہ پہ کوم حائی کین چہ حضرت صدر جہان استو گنہ فرما یلے  
 وے۔ دَ ہفت پنجسے تراوسہ پورے ستہ دے۔ پہ دغہ زمانہ لاجو دے  
 مالیر کوتلہ نوم بھرنہ و آباد شوے۔ تہ نوم تنبانہ یے ہم نہ وے۔  
 صرفیو ورم کوپے شان کلے دلتہ موجود وو۔ چہ دَ ہفت نامہ وے "جہوم"  
 ہر کلمہ چہ حضرت شیخ صدر الدین دغل تہ دیرہ شو۔ او دَ خدا ی پاک  
 عبادت یے شروع کر۔ نو ددوئی دَ عبادت خانے حواتہ یوہ عاجزہ بویٹی  
 اوسیدلہ۔ مسلمانہ وے مالی قوم یے وو۔ دَ تولونہ اول ہم دغہ بویٹی  
 شیخ صدر الدین مریدلہ شوے وے۔

خہ زمانہ پس دہلی مشہور پینتون بادشاہ سلطان بھلول لودھی  
 او لکیدہ۔ خیلہ لورے شیخ صدر الدین لہ پہ نکاح ورکرلہ۔ خہ زمانہ  
 پس دہرے خوانہ د خدائی مخلوق پرے رامات شو۔ د مریلاوسلہ  
 یے ورخ پہ ورخ زیاتیدلہ۔ د دوئی درو حانی فیوضاتوپہ برکت لاهو  
 اوسر ہند ترمنجہ پدغہ لویہ علاقہ کبن اسلام خورشو۔ پہ لکھونو  
 کفار اومشرکان مسلمانان شول۔ نوپہ رستیا سرچہ پہ دغہ علاقہ  
 کبن چاہ اسلام خورشو۔ مکہ چہ د دوئی لمیہم زندہ پیر وو۔

دلته دانیادلرل پکار دی۔ چہ سلطان بھلول لودھی پہ  
 ۸۷۵ھ ربيع الاول شہ نہ پہ تخت ناست وو۔ اوپہ دویم تاریخ د شعبان  
 ۸۹۲ھ وفات شویدے۔ د دے نہ د حضرت شیخ صدر الدین د زمانے  
 اندازہ لکیدے شی۔ اوداویئے شوچہ پہ شیخ صدر الدین بانہ د سلطان  
 بھلول لودھی لورچہ وادہ شوے وہ۔ نو دغہ د بادشاہ کیدو د زمانے  
 ۸۵۵ھ نہ روستو وہ۔

د ہندوستان د دغہ دور پہ تاریخ کبن د صدر رجھان  
 زندہ پیر "نوم لکہ د نمر پہ شان بنکارا دے۔ د" لودھی خاندان د دہلی  
 بادشاہان لکہ پہ ظاہری شکل د ہند حکمرانان وو۔ نو" صدر رجھان  
 زندہ پیر" دے ہیواد روحانی بادشاہ وو۔ حضرت "زندہ پیر" علاقہ د  
 روحانی بزرگئی نہ پیر لوی عالم افاضل ہم وو۔ د علم فقہ اوشرعت پہ  
 کتابونو کبن "فتاوی صدر رجھان" د دہاہم تالیف اومشہور کتاب دے۔ اوہم  
 د دوئی پہ برکت د موجودہ مشرقی پنجاب پہ علاقہ کبن "د علم رنپ" خورہ  
 شوے وہ۔ اودلہ کبن اسلامی درسگاہونہ اوجماعتونہ جو پشوی وو۔  
 ہرکلاہ چاہ د "شیخ صدر الدین" درو حانی  
 کشش اواثر پہ وجہ د خلق کبن زیادہ شولہ نو حضرت



”زندہ پیر“ دیونوی لوی کلے جو پولو وارادہ اوکریلہ۔ اوپہ ہنے باندے ہم  
 دھغہ مریدے او عاجزے بو پٹی چہ مالی نوم یے و۔ دھنے پہ مناسبت  
 سروہ مالیر نوم کیسود لو۔ او بیاجہ پہ س ۹۳۲ھ کینے حضرت شیخ صدرالدین  
 صدر جہان وفات شو۔ او ہم پہ دغہ مالیر کلی کین دفن شو۔ نو دھنے نہ  
 روستو داور کو پے مالیر نوم کئے ورخ پہ ورخ آبادیدہ۔ آبادی یے زیاتہ  
 شو۔ ان تردے چہ بنہریہ ترینہ سازہ شوہ۔

د حضرت شیخ زندہ پیر د وفات تاریخ د دے دوہ جملونہ خیرکے، فاضل  
ایزد عارف المتقی۔ د حضرت صدر جہان دوہ بیسیانے وے۔ یوہ بی بی  
 پہ قام باندے راجپوتہ وے۔ اودوئیمہ پسندہ شہزادگی وے۔ د شہزادگی  
 د نسل نہ یے چاہ کوم اولاد پاتے و۔ د دغہ کورنی خلق ترین ورخے پورے د  
 حضرت شیخ د مزار منجور ان دی۔ اود دوئیمہ راجپوتے بی بی اولاد روستو د غے  
 علاقے حکمرانان شوی و۔ مکر مقامی خلق د دے وار و خانانوں نور یو فردتہ خان  
 صاحب والی۔ د حضرت شیخ د منسور و ستود مالیر خواتہ چاہ کومہ حکومتی قلعہ  
 کوتلہ پہ نوم جو پڑا کرے وے۔ دے پہ وجہ دغہ بنہر د مالیر کوتلہ پہ نوم  
 یادید لو۔ پہ س ۸۵۰ھ کین چاہ د مالیر کوتلہ پہ دے عزیمند خانان کین کوم  
 نواب و۔ دھغہ نواب سکندر علی خان نوم و۔ شجرہ د نسب یے داسے وے۔

نواب سکندر خان بن نواب محبوب علی خان بن امیر خان بن وزیر خان  
 بن بہیگن خان بن جمال خان بن شیر محمد خان بن فیروز خان بن  
 بازید خان اول۔ اود س ۱۹۴۰ھ نہ محکمن چاہ د ریاست مالیر کوتلہ کوم  
 نواب و دھغہ نوم و۔ نواب ذوالفقار علی خان چاہ یو علم دوست و علم  
 پرور انسان و۔ اود ابہ دیر و کمو خلقوتہ معلومہ وی۔ چاہ د پاکستان نظر  
 د بلی علامہ محمد اقبال مرحوم پرورش ہم دغہ نواب ذوالفقار علی خان کرے  
 و۔ پہ لاہور کین چاہ د علامہ اقبال کوم محل دے۔ اوپہ ”جاوید منزل“

نامه یادیری. دغه مکان او کوتی د نواب ذوالفقار علی خان ملکیت و وجهه علم  
نوازی او ادب پر ورئ په طور په علامه مرحوم ته بخشش ورکړه. د علامه  
اقبال په اشعارو کښنې اشعاره "زنده پیر" په عنوان سره موجودی. قطع نظر  
در نه چه په دغه اشعارو کښنې مخاطبه د مجا سره ده. پس منظر په دادم چه  
په هغه کښنې د حضرت شیخ صدر الدین خصوصی او خاندانی لقب "زنده پیر" ته  
بلیغه اشاره ده. **عليهم الرحمة والفران**

**یادگیری** :- مخکښ د سید احمد زنده پیر په دویم پښت کښنې د پیر نیکه نوم  
هری پال درج شوې ده. د ده اصلي نوم سید عارف الله بن سید باقر الملقب  
په عطاء الله المعروف په شیخ او شوریایي خویشکی غرغشتی ابن سید محمد  
الملقب په بختیار ابن سید ابی سعید اسحاق حسینی ده.

د ده نوم عارف الله داسه لوستل شوید ه. عارف آل. عارف دال.  
هری پال. سری پال (د حواله د پاره ملاحظه کړئ د مجله اولس کوئمه مخصوصی  
کمنډه بابت ۱۹۴۳ صفحه ۳۱۲) د اشترانی ساد او خاندان د کوه سلیمان  
په علاقه شیرانی کښنې د قبیلې شیرانی سره یوځای آباد ده. د شیرانی  
قوم و صلی قبیلې ده. وجهه د ده چه د سید محمد بختیار والد ماجد حضرت  
سنجره بی بی علیها الرحمة په قام شیرانی ده پدې وجهه د بختیاری خاندان  
آوزی سادات خصوصاً عارف آل (هری پال) په شوریایي نامه یادیری.  
د تفصیل د پاره ملاحظه کړئ زمونږ.

دویم کتاب "سادات افغانه"

(عبد الحليم اثر)

## حضرت سید علی ترمذی پیر باباؒ

ولادت : \_\_\_\_\_ خواجہ غلطان قندرزستہ ۹۰ھ

وفات : \_\_\_\_\_ کدائی ری بوتیر ۹۹۱ھ

حضرت شیخ الاسلام والمسلمین محی السنۃ و ماحی البدعت غواصہ  
دریابہ اسرار و ارموز والہی سید علی ترمذی بخاری المعروف بہ پیر بابا،  
شہنشاہ خراسان چشتی نظامی، قادری، سہروردی، کبروی، شکاری  
قدس سرّ العزیز بہ خصوصی لقب دے پیر بابا سرایات مدہ ہور دے۔  
دَدوئی د والد ماجد نوم سید قنبر علی وو۔ اود نیکہ نوم یے سید احمد  
نور علیہ الرحمۃ وو۔ شجرۃ نسب یے داسے دے۔

سید علی غواص بن سید قنبر علی بن سید احمد نور  
بن سید یوسف نور بن سید محمد (الملقب بہ نور بخش) بن سید  
احمد بیغم بن سید براق بن سید احمد مشتاق بن سید شاہ  
ایوب ابوالتراب بن سید حامد بن سید محمود بن سید اسحاق  
بن سید عثمان بن سید جعفر بن سید عمر بن سید محمد  
بن سید حسام بن سید شاہ ناصرخسرو بن سید جلال الدین <sup>جعفر</sup>  
بن سید امیر علی بخاری بن سید محمود مکی بن سید محمد مہدی بن  
سید امام حسن عسکری بن سید امام علی نقی بن سید امام  
محمد تقی بن سید امام موسیٰ رضی بن سید امام موسیٰ کاظم بن  
سید امام جعفر صادق بن سید امام محمد باقر بن سید  
زین العابدین علی بن سید الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہم <sup>جمعین</sup>  
سید شاہ ناصرخسروؒ  
د حضرت پیر باباؒ دے مبارکہ سلسلہ کین دَدوئی درے نیکو داسے تیر

شویدی چاہے دھوکے مزارات مبارک پہ مغربی پاکستان کبیں دی۔

(۱) یوسید جلال الدین جعفر گنج علم شہید دے چہ مزارے پہ ریاست  
دیر تالاش کبیں دے۔ اوٹھ کبیں دے دوئی تڈ کر پھ لقصیل سرکہ بیان شویلا۔

(۲) حضرت سید شاہ ناصی خسر و شہید قلّاس سوادے۔ چہ مزار مبارک  
ئے دے ریاست کشمیر دے تخت سلیمان نوے غرونویہ سلسلہ کبیں دے چیللاس  
اوتانگیر پہ غرونو کبے دے تانگیر پہ یو پیر اوچت سر بانڈ دے دے دغہ علا  
نن ورھے دے پاکستان یوہ حصہ دے۔ اوپہ گلگت ایجنسی کبیں شاملہ دے۔ دے  
شاہ ناصی خسر و والد ماجد سید جلال الدین جعفر بخاری گنج علم چہ

دے تالاش پہ مقام شہید شو اور پیسے روستو دے دریائے سوات پہ جنوبی  
غار دے بریکوٹ۔ غالیگی، ہو پئی کرام پہ غزا کبیں مشہور غازی ملک  
عارف المعروف پہ ملک خوشحال شہید شو۔ او دے صفی اللہ خٹک کتاب  
”نظم الدرر فی سلک السیر“ دے روایت مطابق دے دریائے سوات پہ شمالی  
غار دے کاخویہ مقام پہ غزا کا نو کبیں دے سلطان محمود غزنوی دے دوا خان  
شہیدان شول۔ چہ زیارتونہ ئے اوس ہم دغلتہ دی۔ او بیاور پیسے دے  
غازیاں نو یوہ حصہ دے بونیر او مالکانی پہ لار و بانڈ دے دے مردان دے  
علاقے تہہ راستہ شول۔ او دے پیسے پہ ہرے یوہ حصہ کبیں دے کفار و پہ مقابلہ  
کبیں ئے غزا کانے او کرے۔ نو پدغہ دوران کبیں حضرت سید شاہ خسر و  
علیہ الرحمة دے موجود دے ریاست سوات دے کوہستان دے راولپنڈیا او جھوٹی  
وغیرہ علاقہ دے کفار و سر دے غزا کا نو کول او پہ دغہ زمکہ دے اسلام دے بیرغ  
اودرے ولونہ روستو دے چیللاس اوتانگیر علاقہ قوتہ رسیدے وو۔ او ہم  
دلہ شہید شوے وو۔

دے حضرت شاہ ناصی خسر و مزار مبارک دے تخت سلیمان پہ اوچو  
سرونو دے اسلام یوہ و بنانہ مشعل دے۔ چہ چار چاپیرہ ملکونہ او

علاقے پر روبرو بنانہ دی۔ یہ مسلمانوں کو کینن میں دیکھا دے روح تازہ  
کوی ۱۰ اور تہ بنائی چہ د اسلام بیرغ چہ دوی ترچیل اس اوتانگیر  
پورے رسولے دے۔ ہفتہ دے د اسلام غازیان واخلی او د کشمیر د تحت  
سلیمان د غرونود سلسلے تر آخری سر پورے دے اور سوی۔ حضرت  
شاہ ناصر خسرو د سنگہ پہ خواؤ ساکین شہید شہیدے۔

### سید شاہ ابوالیوب ابوتراب

د حضرت سید جلال الدین جعفر گنج علم پہ نہ سو کینن پہ یو ولسم  
پشت کینن دیونسی نوم سید شاہ ابوالیوب ابوتراب دے۔ چہ د سنگہ  
د زمانے بزرگ دے۔ او مزار مبارک یے د مالا کنڈ ایجنسی ریاست دیر  
پہ سندھ نوم علاقہ کینن د دریائے پنجگور پہ شمالی غار کا بند د منجائی  
او ہو پی کرام نوم کلو تر منجہ د شہیدان پہ مشہور ادیر کینن دے۔  
چہ د بہاری، ہو پی کرام او منجائی د کفار و سولہ غرا کینن شہید شہیدے۔

### سید قنبر علی

د حضرت پیر بابا علیہ الرحمۃ والد ماجد حضرت سید قنبر علی مزار مبارک  
د افغانستان د سمت شمالی د ولایت مزار او میمنہ پہ شمال مشرق  
طرف تہ علاقہ د قندوز نوم علاقے پہ چاردرک نوم تپہ کینن دے۔ او پہ  
کوم کلی کینن چہ د دوی مزار مبارک دے د ہفتہ کلی نوم خواجہ غلطان  
دے۔ د قندوز او چاردرک د غہ علاقہ د تارخچ پہ پخوانو کتا بون کینن پہ  
ترمنہ نامہ یاد پوری۔ حضرت سید قنبر علی پہ ژوند ہم پہ د غہ  
کینن اوسیدہ او مزار مبارک یے ہم پہ د غہ مقام خواجہ غلطان  
کینن دے۔ علیہ الرحمۃ والغفران

## سید علی غواص پیر باباؒ

حضرت سید علی غواص المعروف پیر بابا علیہ الرحمۃ دحضرت سید  
 علی پہ کو کنبہ یہ مقام دخواجہ غلطان (پاردر قندوز) پہ سنہ ۹۰۸ھ  
 کنبہ پیدا شو۔ ابتدائی تعلیم دخیل نیکہ حضرت سید احمد نور  
 علیہ الرحمۃ نہ اوکړ۔ دعلم خود مشهور کتاب شرح جامی پورے کتابونہ  
 یے دہغوئی نہ اولوستل۔ او دظاہری علمونونہ علاوہ دطریقت اومعرفت  
 فیض یے ہم دہغوئی نہ بیاموند۔ یدے سلسلہ کنبہ دحضرت اخون  
 درویش دروایت مطابق دپیر باباخیل بیان دایسہ دے۔ فرمائی:-  
 ”حماد مشفق پلار نوم“ قنبر علی“ وو۔ دخپل زمانے دبادشاہانوسر  
 یے تعلق وو۔ دخپل پلار نیکہ ہغہ زہرہ دزہد اوریاضت طریقہ پیرسینہ  
 وہ۔ او دنیایوی منصب یے حاصل کرے وو۔ دحکومتی دربار خلقبہ ورتہ  
 ”امیر نظر بہادر“ وئیو۔ لیکن ٹھانیکہ یے حماد پلار والد ماجد سید  
 احمد نور علیہ الرحمۃ دعلم اوفضل خاوند وو۔ خپل قیمتی وخت بہ یے پہ  
 درس اوتدریس اوزہد اوریاضت کنبہ صرف کوٹلو۔ دپلار نیکہ پہ سجاد  
 باندے ناست وو۔ دسلسلہ عالیہ کبرویہ پیر طریقت وو۔ پہ قندوز کنبہ  
 اوسیدہ۔ ددینا اودنیاداری نہ بے پروا وٹو۔ مگر داچہ نظر دمہربانی یے حماد  
 پہ حال لرلو۔ مور او پلار حماد نور درونر وخویندوسر بہ مینہ کوٹلو۔  
 زاد دوار پہ نظر کنبہ نہ راتلم۔ لیون سارے ورتہ سبکارا کیلم۔ نیکہ بہ م  
 فرمائیل چہ علی حمادوی دے۔ تاسودکہ دقدر نہ خبر نہ یے۔ چہ ددلا نہ  
 نہ خود مرکہ بنہ سرے جوہریری۔ چنانچہ حماد تعلیم اوتربیت یے پہ خپلہ  
 ذمہ واخیستہ۔ سلسلہ عالیہ کبرویہ حمونہ پہ خاندان کنبہ نسلا بعد  
 نسلا دشیخ جمال الدین کبری علیہ الرحمۃ نہ تردے وقتہ یو کجاری نہ۔

کلمہ چاہے حمانیکہ علیہ الرحمۃ وفات کیدارہ نے خیل خواہ را او بللم راتہ  
 نے او ویل قرآن مجید تلاوت کرے۔ ماورہ سورۃ تبرک الذی تلاوت کرے۔  
 دے او فرمائیل بیائے تلاوت کرے۔ ماد و بارک تلاوت کرے۔ دے او فرمائیل بیائے  
 تلاوت کرے۔ مابیات تلاوت کرے۔ بیائے راتہ او فرمائیل راتہ دے شہ۔ زہ ورنہ دے  
 شوم راتہ نے او ویل اے حویہ۔ اہریو برکت او نعمت چہ دخیلونی کونواو  
 پلرونونہ۔ نسب او دسلسلہ شریفہ کبرویہ نہ اذ ناموند لے وو۔ اوماتہ  
 حاصل وو۔ ہوا ہر خہ۔ تاتہ او جھیل۔ چنا چہ یہ سلسلہ عالیہ کبرویہ  
 کین ماما جز تہ اذن او اجازہ دخیل نیکہ تہ حاصلہ شوم دے۔ دخیل  
 مہربان نیکہ دوفات نہ روسونہ پریشان پاتے شوم۔ د دنیا دخلقوسرہ  
 م تر و ہم نہ راتلو۔ او تیسنے لارم ہم نہ وہ۔ پدغہ حال کینم گذران وو۔ تر  
 ہنے چہ کلہ سلطان ہایون دہندپہ لورے عزم او کر۔ مہما والد ماجد  
 ہم د تبرک پہ طورخان سرہ ہند تہ روان کرے۔ اوزہ ہم ورسرہ روان شوم۔  
 دحضرت پیر بابا ددے قول چہ ہر کلہ ہایون بادشاہ ہند تہ  
 تلو نو حما پلار نے دحان سرہ پہ طور د تبرک بوتلو۔ تاریخی پس منظر داسے  
 دے۔ چہ دہمایون پلار بابر بادشاہ پاء ۸۸۸ھ محرم سن ۸۸۸ھ کین پیدا شو وو۔  
 او پہ ۵ رمضان المبارک ۸۹۹ھ دد ولسو کو پہ عمر دماورا النہر پہ انلاجان  
 نو مقام حکمران کرے شو وو۔ روسا ۹۳۳ھ پورے زمانہ نے دماورا  
 النہر خراسان (د موجودہ افغانستان قدیم نوم خراسان دے) او د وادی  
 پینور پہ کشالو کین تیرے کرے ولا۔ چہ د پینور د ویرن د یوسفز و قبیلے  
 سرہ جنگونہ اوبیار و ستود ملک شاہ منصور یوسفزی لونری بی پہ نکاح  
 کوئل۔ او ددغہ بی بی د پارا د باجو پہ مرکزی مقام شہر باجو کین محل  
 جوہول دیاد ولودی۔ پاء ۹۳۳ھ کین چہ د وادی پینور نہ دہند پہ لور  
 رواں شو۔ نو ہم یہ دغہ کال لاہور تہ اور سیدہ۔ او یہ آخر کین دہلی فتح کرے۔

بیاد دغہ نہ روستو چہ پہ سکنہ ۹۳۰ھ کین بابر وفات شو۔ او دھغہ حوی ہمایون  
د نولس کالو پہ عمر پہ اکبر آباد (آگرہ) کین پہ ۱۲ جمادی الاول ۹۳۴ھ  
کین بادشاہ شو۔ نو دھغہ نہ پنچہ کالہ روستو پہ ۹۴۲ھ کین افغانستان  
تہ دخیل پلار قہر زیارت او نور و انتظاماتو د بارہ داخلے وو۔ او بیاد دغہ ۹۴۲ھ  
نہ روستو چہ ہمایون واپس ہند تہ تللو نو د حضرت پیر بابا علیہ الرحمۃ والد  
ماجدی د خان سرکہ ہند تہ بوتلے وو۔ او ہم پہ دغہ موقع کین حضرت پیر بابا  
دخیل پلار سرکہ د ہند پہ سفر کین ملکرے وو۔

د ترک بابری د بعض بیانونو نہ معلومیری چہ د بابر بادشاہ  
کیدلو پہ ابتدائی ورخو کین چہ دھغہ سرکہ کو م مخصوص انتباری ملگری  
اوسر کردہ فوخی مشران وو۔ یو پہ ہفوی کینے سید قنبر علی وو۔ لیکن روستو  
بیادانہ معلومیری چہ ہر کالہ پہ ۹۳۲ھ کینے بابر د ہند پہ لور روانیدہ  
یاد دھغہ نہ مخکین چہ پہ کابل، باجوہ، سوات، سمہ او وادی پینور کینے  
جنگونہ کوئل چہ پہ دغہ نیہہ حضرت سید قنبر علی د بابر سرکہ یوحائی  
موجود وو۔ کہ نہ وو۔ پہ دے سلسلہ کین د پیر بابا علیہ الرحمۃ چہ خیل  
کو م بیان دے دھغہ نہ خود معلومیری چہ سید قنبر علی د بابر سرکہ د ہند  
پہ دغہ سفر کینے ملکرے نہ وو۔ او ہمایون بادشاہ چہ پہ ۹۴۲ھ کین دے  
د خان سرکہ بوتللو نو غالباً وجہی دے داوچہ د ساداتو دیوے روحانی  
خاندان ممتاز فرد وو۔ بلہ داچہ دے د ہمایون د والد شہنشاہ بابر  
پرچونو فوخی سالارانو کین ممتاز سپاہ سالار وو۔ او بلہ داچہ د ہمایون  
اوسید قنبر علی ترمنجہ د قرابت داری یوہ رشتہ ہم موجودہ وے۔ او د ہمایون  
د پلا د دہ حدیثیت دیو خاندانی مشراوسر پرست کیدے شو۔ (پہ ۹۴۲ھ  
کین ہمایون د ۱۹ کالونوے خلم وو) پدے وجہ زیاتہ صحیح خبر د دادہ چہ پہ  
۹۴۲ھ کین پہ اول حل سید قنبر علی سرکہ دخیل حوی پیر بابا



ہند تہ تلے وو۔

دہلیا لون بادشاہ اوسید قنبر علی ترمٹھا چاہ کومہ رشتہ موجودہ۔  
 دھغ پہ حقہ اخوندرویزہ لیکے :- (تذکرۃ الابرار مطبوعہ نسخہ ۱۱) چاہ حضرت  
 پیر بابا د امیر تیمور کورگان د خور د اولاد دھغے وو۔ د دے مطلب دا کید لے شی  
 چہ د پیر بابا پہ نیکو نو کینے چہ کوم یونیکہ د امیر تیمور معاصر وو۔ پہ ہذا د امیر  
 تیمور خور وادلا ولا۔ پہ دے سلسلہ کین کہ فکر او کر لے شی۔ نو حضرت پیر بابا  
 اوہلیا لون د واپہ معاصر دی بلکہ ہمزولی دی۔ (د پیر بابا اولاد سنہ ۹۰۸ھ اوہلیا لون  
 ولادت سنہ ۹۱۳ھ دے) نو مونزلہ د دے د واپہ شجرہ نسب نو یونظر اچول  
 پکاری دی۔ چاہ د امیر تیمور اصلی خوری د پیر بابا پہ نیکو نو کین کوم یونیکہ کید لے  
 شی۔ د د واپہ شجرہ دادی۔

(الف) <sup>۵</sup>ہلیا لون ولد <sup>۲</sup>بابر ولد ابو سعید <sup>۳</sup>مرزا ولد محمد میرزا ولد جلال الدین  
 میران شاہ ولد امیر تیمور کورگانی۔  
 (ب) <sup>۱</sup>سید علی ولد قنبر علی ولد سید احمد نور ولد سید یوسف نور ولد  
 سید محمد نور بخش ولد سید احمد بیغم۔

د دے پور تہ نسب نامہ د معلومیری چاہ پہ سید احمد بیغم پہ د امیر  
 تیمور کورگانی خور وادلا ولا۔ او پدے اعتبار د اخوندرویزہ ہذا خبرہ صحیح  
 د کچہ پیر بابا د امیر تیمور د خور د اولاد نہ ولا۔

د دے پور تہ وضاحت نہ د معلول غرض وو۔ چاہ پیر بابا د  
 قندوز افغانستان بہ برصغیر پاک او ہند تہ اول محل پہ کومہ نیتہ رائج دے۔ او  
 ہر کہ چہ پہ سنہ ۹۲۲ھ کینے د دوی راتگ معلوم شو۔ نو دے لہ مخہ د سنا علی  
 شیخ محمد اکرم مؤلف رود کوثر (۳۴۳) ہذا بیان میخ نہ معلومیری چاہ حضرت  
 پیر بابا علیہ الرحمۃ د حضرت خواجہ نظام الدین عبدالشکور بلخی تہانیدر المعروف  
 المعروفہ نظام الدین تہانیدر پہ بلخ کین دچشتیہ طریقہ سبقتہ حاصل

کری وو۔ شکہ چہ پخبلہ موصوف ددغہ کتاب پہ ص ۳۲۳ کینہ دایکلی  
چہ دغہ شیخ نظام الدین تھانیسری دجھانگیر دلاس نہ دغسرو د بغاوت  
د فتنہ دفع کو لو (سنہ ۱۰۱۶ھ) نہ روستو بلخ تہ جلاوطن شو وو۔ اظاہرہ  
د چہ ہرکلہ حضرت پیر بابا دغہ سنہ ۱۰۱۶ھ نہ ۲۸ کالہ و باند پہ سنہ ۹۴۲ھ  
کین ہند تہ رانغلہ وو۔ نو بیا پہ سنہ ۱۰۱۶ھ کین یثہ د حضرت خواجہ نظام الدین  
تھانیسری نہ پہ بلخ کین بیعت کو ول پہ فکر کین نہ راجی۔ او د پولونہ غتہ  
مخبرہ داد چہ ددغہ سنہ ۱۰۱۶ھ نہ دیر محکین پہ سنہ ۹۹۱ھ کین حضرت  
پیر بابا علیہ الرحمہ وفات شو وو۔ او د پیر بابا دمک نہ ۲۵ کالہ پس نظام  
الدین تھانیسری بلخ تہ تلے وو۔

### حضرت پیر باباؒ ہند کین

پہ ہند کین د حضرت پیر بابا علیہ الرحمہ د روحانی او عرفانی حالات پہ عقلہ  
د دوئی دخیل بیان نہ معلومیری چہ اگر چہ دخیل والہ ماجد اسرار  
پہ وجہ بہ یثہ شاہی درباری لباس اغوستلو۔ لیکن چہ د بادشاہ د دربار  
نہ پہ راو وتلو۔ نو غتہ لباس بہ یثہ سمدستی اوسکلو۔ او د نیکانو او عالمانو  
مخلوق د صحبت پہ تالاش کین بہ کر حید۔ پیر بابا فرمائی: ”ہرکلہ چہ  
رب الجلیل شاپاہ باب دامقر کرے ولا۔ چہ د دنیا او اہل دنیا نہ مکنارہ  
اوساتی۔ پدغہ وجہ د درباری کاروبار سرہ تعلق لڑک راتہ گران شول۔“  
چنانچہ پہ داسے حالاً تو کین چہ خہ وخت داشاہی قافلہ منزل پہ  
منزل د بانی پت مقام تہ اور سیدلہ۔ نو پیر بابا روان شو۔ او د حضرت  
شیخ شرف الدین پانی پتی مزار مبارک تہ لار۔ فرمائی: ”د حضرت  
شیخ مزار تہ چہ ور غلم نو دھقوی پہ توجہ مہمپاہ زپہ کین تاثیر پیدا  
شو۔ او پول وجود پہ لہر زان شو۔ نتیجہ یثہ د اسوہ چاہ د دنیا کاروبار  
نہ یثہ ہم پسے زپہ تور شو۔ دے نہ پس دوعہ روایتونہ دی۔ یورایت

داد ۷۔ چہ دخیال تے اوکے چہ کہ بیر تہ تے او دخیل پلارنہ اجازت غوارے  
 نوشاید چہ ہغویٰ رضانہ شی۔ پہ دے وچہ چہ دَمزارنہ راو و تلو آس  
 وسلہ ہرخہ تے نوکراوتہ ورکپل۔ فح سر تے اولغبتل۔ او پہ یوگوشہ ٹھائی  
 کین دَخدا ئی پہ عبادت مشغولہ شو۔ مگر خہ نیتہ پس تے پلار تہ درک  
 ونکید۔ بیلے دَخان سرے بوتللو۔ او دپلار او حویٰ ترمنجہ د بحث او خبر واتو  
 نہ پس پلار ورتہ اجازت ورکپ۔ چہ دَعلم او معرفت پہ طلب پس روان شی۔  
 پہ دے سلسلہ کین دویم روایت دپیر بابا د حویٰ میاں مصطفیٰ دے۔ ہفہ فرمائی  
 چہ پیر بابا د شیخ شرف الدین یانی بقی علیہ الرحمۃ دَمزار مبارک نہ پہ بلہ  
 لارا او وناو۔ مخہ تے او وکپ۔ لار پہ مٹکونو کین پناہ شو۔ خہ ساعت پس  
 چہ خہ نوکران ورسرے راغلی و وہفہ ورپسے زیارت تہ بنکارا شول۔ نوکہ  
 خہ ٹوری د حضرت پیر بابا ہخ پتہ نشہ دے۔ تالاش تے ورپسے اوکپ۔ لیکن پیدا  
 تے نہ کپ۔ چہ پلار تے خبر شو۔ نو ہفہ پوہہ موچہ د معرفت پہ طلب کین بہ  
 تے مخہ کپی وی۔ چناچہ دَخدا ئی پہ کرو تے صبر اوکپ۔ میاں مصطفیٰ فرمائی  
 خہ مودا پس چہ پہ گجرات کین دپلار او حویٰ ترمنج ملاقات شروع و۔ دغہ  
 د دوی د پانی پت پہ مقام دیو بل نہ تجد اکید ونہ پس ونے او آخر تے ملاقات و۔  
 بہر حال حضرت پیر بابا چہ د پانی پت نہ روان شو۔ نومائک  
 پور تہ ورسید۔ د غلتہ دیو دینی عالم اور روحانی شیخ طریقت پہ درس  
 کین شامل شو۔ چہ د ہفہ نوم و و۔ ”شیخ سیلونہ“ دَعلم خوکتا کافیدہ  
 تے دوبارہ د ہغویٰ نہ اولوستلہ۔ او دَعلم فقہ د مشہور درسی کتاب ہلایہ  
 پورے کتابو تے ترینہ اولوستل حضرت شیخ سیلونہ چہ د دوی روحانی  
 استعداد طلب او تندر تہ اوکتل نو ہفہ ورلہ د حضرت شیخ سالار روی  
 پہ نوم باندے خط ورکپ۔ او ورتہ تے او فرمائیل چہ ہفہ حما پیر بھائی دہ۔  
 مونہ دوا کہ د شیخ بھاء الدین صہامت مریدان یو۔ لیکن چونکہ ماتہ

کہ مرید انویلو اجازت نشہ دے۔ نوتہ داسے اوکر کچھ ہذا لہ درشہ۔ اوڈ  
روحانیت او طریقہ درس کہ ہذا نہ حاصل کرے۔ حضرت شیخ سینونہ چہ  
کہ شیخ سالار موی پہ نوم کو مخط لیکے وو۔ یہ ہفے کبن یے د پیر بابا کہ حسب او  
نسب او نور و حال تو تفصیل ہم لیکے وو۔ اوڈ دغا تعارفی خط سرکائیے دے اجیر  
شریف تہ اولیرہ۔

حضرت شیخ سالار موی د چشتیہ طریقہ پیر طریقہ وو۔ او پہ دغا  
زمانہ پہ اجیر کبن د دعوت او ارشاد پہ گدی ناست وو۔ پیر بابا د هغوئ  
پہ خدمت کبن حاضی شو۔ بیعت یے اوکر۔ حقا مودہ یے د خیل پیر پہ حضور  
کبن تیرہ کرے۔ د نمائندہ کہ مصلیٰ او سجادے ور کو لو او غور لو، پہ اوگہ کر جو لو  
خدمت بہ یے گاؤ۔ او بیا ورتا ہغوئ پہ سلسلہ چشتیہ۔ شطاریہ۔ سہروردیہ۔  
ناجیہ۔ جلالیہ خاور و سلسلو کبن خلافت ور کر۔ د دے درے وارہ طریقو  
شجرہ یے د ادی :-

(۱) طریقہ چشتیہ | سید علی ترمذی پیر بابا لہ شیخ سالار موی ہذا لہ شیخ  
بہاء الدین مہامت ہذا لہ شیخ حامد الدین ہذا لہ  
شیخ حسام الدین ہذا لہ شیخ نور قطب عالم ہذا لہ شیخ علاء الدین عمر  
اسعد اللہ نوری ہذا لہ شیخ عثمان اخي شراج ہذا لہ شیخ المستاش  
نظام الدین اولیاء ہذا لہ شیخ غریب الدین کبج شکر ہذا لہ  
قطب الدین مختیار کاکی ہذا لہ شیخ معین الدین محسن چشتی اجیری۔  
(۲) طریقہ سہروردیہ | سیاء علی ترمذی لہ شیخ سالار موی ہذا لہ شیخ  
نظام الدین مہاجری ہذا لہ شیخ قطب الدین مہاجری  
ہذا لہ شیخ فخر الدین محبوبی ہذا لہ شیخ جلال الدین حسین محمد بیہان  
ہذا لہ شیخ ابو الفتح رکن الدین ہذا لہ شیخ صدر الدین عارف ہذا لہ شیخ حضرت  
بہاء الدین ذکر یا ہذا لہ شیخ شہاب الدین سہروردی۔

(۳۱) سلسلہ شطاریہ او (۴) سلسلہ ناجیہ جلالیہ اجازت ہم ورتہ دشیخ سالار راوی نہ حاصل وو۔ لیکن دخیلو دے دوار و سلسلو د طریقہ دشیخ نوموئے اخوند روئے تہ نہ وو بیان کری۔ حکم دلتہ ذکر نکرے شول۔

(۵) سلسلہ کبرویہ | د سلسلہ کبرویہ اذن ورتہ دخیل نیکہ نہ حاصل وو۔  
 شجرہ یی دادا: سید علی قزندی له سید احمد نور ہفہ له  
 سید یوسف نور ہفہ له سید محمد نور بخش ہفہ له شیخ ابوالسحاق قتلائی  
 ہفہ له شیخ سید علی ہمدانی ہفہ له شیخ علی لالہ ہفہ له شیخ نور  
 عبد الرحمان ہفہ له شیخ نجم الدین کبریٰ ہفہ له شیخ عمار بن یاسر ہفہ  
 له شیخ نجیب سمر وردی ہفہ له شیخ احمد غزالی ہفہ له آبا بکر نسبا  
 ہفہ له ابوالقاسم جرجانی ہفہ له ابو عثمان مغری ہفہ له ابو علی کاتب  
 ہفہ له شیخ علی رودباری ہفہ له شیخ جنید بغدادی ہفہ له شیخ سبیری  
 سقطی ہفہ له معروف کرخی ہفہ له امام علی رضا ہفہ له موسیٰ کاظم  
 ہفہ له جعفر صادق ہفہ له محمد باقر ہفہ له علی زین العابدین ہفہ له  
 سید الشہداء محمد حسین ابن علی رضوان اللہ عنہما اجمعین۔

دخلافت ورکے کید و نہ روستو حضرت سالار راوی تہ  
 افرامیئل چہ کو ہستانی علاقہ تہ لاپ شہ۔ اودا تخصیص تہ ورتہ اونہ  
 کرچہ کوم کو ہستان تہ بے تہ۔ پیر بابا دغہ حکم مطابق کشمیر تہ دتلو پہ  
 نیت رار وان شو۔ دجہلم دریاب نہ مغرب طرف تہ دتلو میلہ پہ فاصلہ پنڈاؤد  
 المعروف پنڈاؤد دان نوئے کلی تہ چہ راور سیدہ نو یوسرے پہ پنے ورغہ کیلاش  
 نوئے وو۔ دہفہ چہ پہ پیر بابا نظر پریوت۔ نو قول کلیئے خبر کر وچہ  
 ہفہ نیک ولی دغہ اے دادے (دخبرہ دا سے وچہ دغہ کیلاش خودے  
 محکمن دپیر بابا حلیہ پر خوب کنن لیدے وچہ پنڈاؤت تہ رار وان اوہو  
 کلہ دہفہ پہ انوار ورنہ بانہ شو۔ اوپہ مہبالہ کیلاش دغہ خوب دکلی

خلقوتہ ویلے وو۔ اوڈ دوئی رنگ د مخ نقشہ کردہ۔ کپڑا ورتہ ہر چاہیے د  
کلی خلقوتہ بیان کپڑی ورت۔ پیر بابا والی چہ خہ وخت د غہ کیلاش شور  
جو کپڑو۔ نو ماور تہ او ویل چہ ہسے نہ تابہ پہ خوب کین بل شوک لید لے  
وی۔ ہنڈراتہ او وے چہ دانہ د کلی خلقوتہ پیوس او کپڑا چہ ماور تہ کھنڈے  
ستارنگ نمونہ ہر چہ بیان کپڑی کنہ تر دے حد لچہ ستاپہ تندی چہ درخ  
کو م خال دے د غہ م ہم ورتہ بنود لے دے۔ پیر بابا د غلہ حصار شو۔ دل تہ چہ ہر  
خومرہ ور خپاتے وو۔ خلقوتہ بہیے وعظ نصیحت امر بالمعروف کو لو۔ اوڈ معرفت او  
طریقت لار بہیے خلقوتہ بنود لہ۔

د دے روایت پہ بناء چہ اول دوئی پند داوت تہ راغلی وو۔ دا بہ  
او وایو چہ دد غہ نہ خہ نیہہ پس کجرات تہ راغلی وو۔ جکھ چہ پیر بابا پھیل  
بیان کین دا ہم فرمائی چہ داپورتی واقعہ د کجرات پہ مضافا تو کینے پیستہ شو  
دلا۔ اوڈھنہ نہ روستو کجرات تہ راغلم۔ دل تہ پہ کجرات کین بہ سنہ ۹۵۰ھ کین حضرت  
پیر بابا سر د دوئی والد ماجد سید قنبر علی ملاقات شو۔ دا غہ ور خوے  
چہ ہر کلہ ہمایون د شیر شاہ سوری د لاس نہ د ملتان، سندھ او بلوچستان  
پہ لارہ ایران تہ تللو۔ نو د لاہور پہ شاؤ خوا کین ترینہ سید قنبر علی جد اشو  
وو۔ اوڈ جہلم۔ اٹک او پینور پہ لارہ واپس خپل وطن تہ د تللو ارادہ تے  
کپڑے و۔ لکھ چہ فکین ذکر شوے دے۔ پیر بابا د خوئی میان مصطفیٰ رات  
دے۔ چہ پیر بابا پہ پانی پت کین د خپل پلار نہ جد اشوے وو۔ دھنہ نہ پس  
د کجرات پہ مقام د خپل والد ماجد سر د لائے اولے او آخریے ملاقات وو۔ حضرت  
پیر بابا والی، پلارم راتہ او فرمایاں چہ تم اسرہ وطن تہ لا رہے۔ لیکن ما  
ورتہ عذر او کپڑو۔ چناچہ پلار زہ پہ سرسترگو سنکل کپڑم۔ او پدے بانڈے  
رانہ خوشحال شو۔ چہ د خپل پلار نیکہ د زہد اور یاضت او طریقت او  
معرفت لار دے راتیں کھ کپڑا۔ بیا پلارم د رخصت پہ وخت کین یوہ ہمایونی

داشرفواوبلہ دسپینو زرو د روپو د خرخ د پارہ راتہ پرینود لے حالانکہ  
 حمار وپی خہ پکار وے۔ مگرد هغوی د خاطرہ م قبولے کرے۔ پلارم راتہ او  
 فرمائیل چہ د اماند رکھیدی۔ یہ فقیر انوی خرخ کرے۔ د پلار د رخصت کیدو  
 نہ روستو پہ بجات کنب د خہ ورخو تیرہ لونہ پس دوبارہ د خپل پیر سلام  
 لہ اجیر تہ روان شوم۔ یہ لارہ کنب شیر شاہ سوری سپاہیان پہ بخہ راغلل۔  
 او هخہ د وارہ همیانئ راتہ هغوی واخلستلے۔

د دے پور تہ بیان نہ معلوم پری۔ چہ دے دوبارہ اجیر شریف  
 تہ د خپل پیر لیدلولہ د شیر شاہ سوری د حکومت پہ زمانہ کنب تلے و ویر  
 کلہ چہ شیر شاہ سوری پہ د ولسم تاریخ در بیخ الاول سنہ ۹۵۲ھ وفات شوے  
 دے۔ نو د دے مطلب د استوچہ پیر بابا د دغہ تاریخ نہ مخکین پہ سنہ ۹۵۰ھ  
 کنب اجیر شریف تہ تلے وو۔

پیر بابا فرمائی: د خدائی حکم وو۔ اجیر شریف تہ حماد رسید لونہ  
 وړاندے حمایر سالار روحی وفات شوی وو۔ زچہ د هغوی د رکاز تہ اوسیدم۔  
 د هغہ مشرخی شیخ حسین پہ مراقبہ کنب ناست وو۔ خہ وخت چہ د  
 مراقبہ نہ سر را پور تہ کړ۔ اوزہ یے اولیدم۔ نورانہ یے اوفرمائیل۔ چہ پلارم  
 هم د اوختے پہ مراقبہ کنب راتہ اوفرمائیل۔ چہ حماد وچخه اوقبا کانه  
 چہ پاتے دی۔ یو لہ د خرقہ خلافت پہ طور دغہ سړی تہ ور کړ چہ کوم اوس  
 بہ دلتہ را اوسیدم۔ اوبلہ چخہ تپو تپو تپو تپو کړ اوحمایہ پولوسریلا نو یے  
 او ویشہ۔ چنانچہ سمدستی یے هغہ د وارہ قبا کانه را او غوښتلے پہ هغ کنب پہ  
 یو لہ خرقہ حماد نوم لیکه وو۔ هغہ یے ماتہ را کړه۔ سمدستی م پہ غاړه کړه۔ او خہ  
 ورخے م هلته تیرے کرے۔

بخکنب فرمائی:-

خہ ورخے پس راتہ حماد مخدوم زاده (شیخ حسین) اوفرمائیل چہ

ستاد پارا حماد پلار وصیت داد ۷۔ چہ پہ کوہستانو نو کبسن استو گنہ اختیار  
 کرے۔ اوس خربنہ ستاد ۷۔ چہ دھند پہ شمالی کوہستانو نو کبسن پہ کو مری  
 کوہستان کبسن پلے کیری۔ اوکھ خپل وطن قندوز تہ ۷۔ حکم چہ ستا  
 خپل وطن خوہم کوہستانی ملک د ۷۔ زاد د ۷۔ حکم پہ آوری دوحیران  
 شوم۔ حکم چہ زاد خواجہ میر شریف تہ د خپل پیر لیلولہ د د ۷۔ ربارا راغ و و  
 چہ د حقیقت او عرفان پد ۷۔ منز لو نو کبسن چہ کو بوجہ را بانڈ پیری تہ و وجہ  
 دھن نہ خلاص شوم۔ لیکن دا خود دھن نہ ہم زیات بوجہ را پہ حوالہ شو۔  
 بھر حال د خپل بخودم زادہ نہ پد ۷۔ نیت رخصت و اخیستلو چہ خپل  
 وطن قندوز تہ بہ لار شوم۔

حضرت پیر بابا فرمائی۔

د طریقہ او معرفت پہ لار کبسن ہر یو سالک اوصوفی تہ درے مقامات حاصلیری۔  
 ۱۔ اول مقام د شہر د ۷۔ چہ د خدا ئی مخلوق عالم او خاص پرے رامات شی۔  
 ۲۔ دوئم مقام د کشف او کرامت د ۷۔ چہ مختلف کرامتونه او خرق عادات  
 کارونہ تریہ خرقندییری۔

۳۔ دریم مقام د ہفتہ د ۷۔ چہ دیو سالک تول مطلب او مدعا محض د اللہ  
 رضا حاصلوی۔ پلے مقام کبسن بیا د سالک نہ خان پگاری نہ جہان۔

چنانچہ زاد خٹہ وخت پہ اول حل اجہیر شریف تہ تلے ووم۔ اوہلہ  
 د حضرت شیخ سالار روی پہ خدمت مشرف شوم ووم۔ او بیار و ستو ہفتوی  
 پہ خورو واپر و طریقو کبسن خلیفہ او ماذون کرے ووم۔ نو پہ ہفتہ نیتہ د تقوی  
 دغلہ اولے مقام را تہ حاصل شوم و و۔ او حماد نوم شہرت تر لرے لرے پورے  
 خور شوم و و۔ او دھنہ پہ وجہ حاجی سیف اللہ گگیانی او ملک گدائی  
 گگیانی را تہ پہ شریعت کبسن لاس نیو کرے و لا۔ داد واپر گگیانی ملکان  
 د خپل قام مشران او قومی سرداران و و۔ ہمایون باد شاہ چہ پہ ۹۴۲ھ



کین هندوستان ته راتلو نوډ سرحد نه دځان سره روستلی وو. دده  
نه مخکښ چه په شاهي دربار کيښه مخامخ تگ راتگ وو. نوډ دوی سرکه م  
پيژندگلور غلې وه. لڼه داچه زه پداغه نيتبه دده شهرت او د خلقو  
د گټې نه تنگ شوه ووم. نو خپل پير ته م شکايت کړه وو. چه دا خلق  
خو ما عبادت ته نه پريږدي چنانچه هغوی راته د کوهستان طرفه د  
تللو هدايت کړه وو. او چه د کشمير علاقه ته د تللو په نيت روان شوه  
ووم. نو په لاره کښ د گجرات په مقام دغه واقعات چه مخکښ بيان شول د  
راپيښ شوی وو. او بيا چه په گجرات کښ هم د خدای مخلوق را بنډرامات  
شو. نو د هغه چه پير تنگ شوم. نو د وياړه اجير شريف ته دده د پاره دخپل  
پير سلام ته ورغله ووم. چه د شهرت دا هغه رانه واوړی. بوجه او پيښه رانه  
کم شي. او خپل رياضت او عبادت له وخت او کيښه شم. ليکن قسمت ته کوره  
پيرم وفات شوه وو. او د وفات په وخت کښ بيا په راوصيت پرسيه روچه  
کوهستان ته لاړ شه. چنانچه هم دغه وجه ده چه خاص وخت ما د خدوم  
زاده نه د پير د وصيت دا حکم ريلک. نو خدوم زاده م عرض او کړ چه اوس  
هرڅه چه کيرک خپل وطن تر ماته هم د هغوی نه م رخصت واخيست.  
په دغه اراده راروان شوم او پيښور ته راوړسيدم.

### حضرت پير بابا په پيښور کښ

په پيښور ښهر کښ د حاجي سيف الله گيلاني او ملک گيلاني گيلاني سرکه م  
ملاقات شو. د سلام او ملاقات نه روستو د هغه پخواني عقيدتمندی په  
وجه چه هماغه سرکه م په اجير کښ پيدا شوه وه. دوی د وار وياړه سوال  
او کړ. چه څو ښ وطن پيښور ښهر سرکه م نزده ده. ديوڅو ورځو د پاره  
څمونږ سره تشريف يوسه. چه څمونږ آل اولاد ماسومان او وطن داران  
ستاسو صحبت او وعظ نصيحت نه فائده واخلي. او د غلطو کارونو او

رد عتو نو اور سہو نو ر و لہو نو نہ لاس واخلی۔ ددوی د عوت او بلنہ مے  
قبولہ کرلہ۔ او دھوئی سرہ ددو آ بے علاقہ تہ لارم۔ ہنہ ٹائی بے شمیرہ  
مخلوق تمانہ بیعت او کر۔ او پہ طریقہ کبن داخل شول۔ پیر مخلوقات بہ راتل  
وعظ اونصیحت بہ یے آوریلا۔ او دنا کارہ کارونو اوخلان شرع بدعتونو نہ بہ  
توبہ کار کیدل۔ او دسمے لارے تہ داوریلو تو فیکو بہ یے ملاؤ گیدہ۔ ترخہ زمانے  
پورے خوبہ سمہ لار روان وو۔

پیر بابا فرمائی۔

ددے وجہ تہ دلہ چہ داخلق سے لارے تہ راوختل او بیا کارہ شول۔  
وجہ یے دا دلہ دلہ دپستند اعدا ت دے۔ چہ دوئی بے خبرے اونا کارہ خبرے دواپہ  
آوری۔ لیکن دنیکی د خبر و پابندی پیرہ کمہ کوی۔ او د اہم حکمہ چہ نن ورے  
پدوئی کبے بے علمی پیرہ ۴۰۔ او دمنہ بے عامی پہ وجہ اکثر پستناہ داسے ہر  
چہ ہل و دنیکی او خیر خبر و انصیحت تہ غور ہسے ہم نہ کیر دی۔ او دشر  
اوبد کی خبرے بہ بے آوری۔ چکہ چہ علم نشہ۔ او چہ سرے ورتہ فکر او کپی۔ نو  
موجبے دادے۔ چہ پدوئی کبے پچنل منج کبے دیوبل سرہ بعض ار ساد پیر زیات  
د۴۰۔ او پدے آفت کبن ترے ہلاک اکیروی۔ چہ کہ پچنل منج کبے دیوبل سرہ دینے  
محبت او صلح صفا یے غور او پہ آرام د شریعت اسلام مطابق روئے یترہ ولو  
او د اسلام د احکامو د پابندی کو لو د پارک ورتہ نصیحت کیری۔ نہ ہنہ تہ غور  
کیسودل ہم ورتہ گران بنکاری۔

پیر فرمائی۔

چہ مرکبہ د و آ بہ کبن پدے شان سرہ روع کال را باندے تیر شونہ چل  
وطن قندوز تہم د تلوار اداہ او کرلہ۔ مگر پہ کگیانی قبیلہ کبن چہ ٹھا  
کوم مخلص دوستان او عقیدتمندان وو۔ ہفوئی حماد پاتے کولو د  
پارہ بھانے شروع کرے۔ راتہ یے او ویل چہ دیوسفز و بہ علاقہ کبن

دو ملحدان پیدا شویدی۔ چہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 دسے لارے نہ رغیریدی دی۔ او پیر شہرت یے حاصل کرے دے۔ دیوکس  
 پیر طیب نوم دے چہ پہ قام باندے غلجے پسنئون دے۔ او ددویم پیر ولی  
 نوم دے۔ چہ پہ قام باندے برنج دے۔ دغہ دوار و دیوسفز وقام اکثر خلق  
 داسلام دسے او برابرے لارے نہ کمراہ کریدی۔ او نورے ہم پسے کمراہ کوی۔  
 دغہ پیر ولی برنج او پیر طیب غلجی چہ پہ یوسفز و کبن کو مکہ کمراہی شروع  
 کریدے۔ ہغہ دار کچہ دوئی دنگ دوتنگ او سرود حلال تہ مددے۔ ہر  
 وخت ورتہ سرود نہ غریبی۔ دوئی یے آوری نئے اوارینہ لوی واپہ  
 گدو پئے دھان نہ راتا و گریوی۔ او ہوئی تہ خوشے بے ہودہ او خلاف  
 شرع خبرے بنائی۔ او دشریعت ددائرے نہ دومرہ بھر و تلی دی۔ چہ  
 پیر ولی برنج خود خدا یی دسورہ شروع کریدے (العیاذ باللہ)  
 نوسنہ خبرہ دادہ چہ تاسود قندوز تلو ارادہ پیریدی۔ دیوسفز و علاقہ  
 تہ لارشی۔ او ددغے علاقہ عوام دے کمراہ کو کمراہی نہ بچ کرکے۔ ہرکلہ چہ  
 ددوآبے مخلص عقیدتمند و احوال راتہ بیان کرل۔ او ددین اسلام پہ  
 منج کسے رانلہ۔ نوہل تہ تلل مپہ تان باندے واجب اذکرل۔ او دیوسفز  
 علاقہ تہ روان شوم۔

حضرت پیر بابا دیوسفز و پہ علاقہ کبن

حضرت پیر بابا فرمائی:-

چہ تہ وخت زہ دیوسفز و علاقہ تہ اور سیدم انوپہ دوئی کبن یو شو عادتہ  
 اوخوینو نہ م اولیدل چہ ہغہ دادی:-

- (۱) د اچہ سادہ خلق دی۔ چل، مکو، فریب یے نہ دے زدہ۔
- (۲) بلہ د اچہ دشو انونہ یے کشران پہ دیندارکے او دیانتداری کبن ریا پانہ دی۔
- (۳) بلہ د اچہ دنارینہ ونہ یے زانہ ددین اسلام زیات پابند دی۔ او مضبوط دی۔

(۴) بلہ دا چہ د دوئی ماشومان پہ عیس مشوموالی کین د دین سرہ او دین  
دزد لکھے سرہ مینہ لری۔

(۵) بلہ دا چہ خدا متکاران او مریونہ یعنی عاجزہ خلقیے د خیلونہ شکانو  
نہ زیات دیندارا دی۔

لیکن سرکہ دے تلوو خبر و پتہ کمرامی کینے سٹکھ اختہ کیری، چہ  
علمی مدرسه نہ لری۔ اوور سرکہ پیرھیز کارا و عالمان پکین نشہ دے پتہ  
وجہ دا خاق تلو بے تعلیمہ او بے علمہ دی۔ او بے خورہ نہ کورہ شیخان او کمرہ  
پیران بدوئی کینے دیر زیات دی۔ ہنہ د دوئی دے علمی و دینہ لکھلی او شریعت  
اسلام نہ یے غلطہ لارہ بانڈے بیانی، او پیر کسان بد غہ شان عدھو پیرانو  
پسے روان شوی ہم دی۔ او د اسلام پہ نامہ دھوئی دیر بدعتوہ یے  
قبول کیری ہم دی۔

پیر بابا علیہ الرحمۃ فرمائی۔

د پستونو اقا عدہ د چہ کلہ ہم یو شوک نا اسنا عالم یا شیخ یا بزرگ زاہد  
د دوئی وطن تہ راشی، نو دھغہ د نوم آوریدو سرکہ سم دومرہ خلق پرے  
رامات شی۔ چہ دے دے ورلہ راخی، چہ خہ بنے خبرے ترینہ واری، لیکن  
عیب یے دارے چہ صرف وعظ او نصیحت آوری، یعنی تش د خبر آوریدو  
شوقیان دی، او اکثریت یے داسے دی چہ د علم نہ غافلہ دی، نتیجہ  
یے دادا چہ عام پستنا نہ دھیلے بے علمی پہ وجہ دا فرق نہ شی کوٹلے، چہ  
پہرینستیا بزرگ او عالم یا صحیح مسلم شیخ شوک دے، او مکرترن او فریب کو  
شوک دے، دوئی د اہل حق او باطل جداوائے نہ شی کوٹلے، دومرہ علم  
نہ لری چہ پتہ پڑھشی، چہ دانوے بزرگ یا عالم چہ زمونہ دے علاقے تہ  
راخے، چہ یاد د کا عمل او ویناد وارہ د اسلام پہ صحیح او حقہ لارہ برابر دی او  
کے کبیا دے البتہ او خلق پکین مشہ، لیکن ایسے خلق پکین دیر لری۔

پیر بابا علیہ الرحمۃ فرمائی:

لکھ چہ کنی۔ او ویل۔ دیوسفز وعلاقے تہ چہ پہ اول سیکین لاغیم۔  
نود "سدوم" نوے علاقے پورے لاہم۔ (دلہ دا یاد دل ل پکلا دی چہ پیر بابا  
کلہ سدوم تہ راغے نو درستم نوے کلی نہ شمال طرف تہ دیونیم میل پہ فافہ  
پہ الی نوے کلی گیس چہ داکے نن ورچہ "الی لنہ کی" مشہور ہے۔ دیر لا شو۔  
پد غہ موقع د لا مشہور مرید اخوندرو نیزہ ہم و سرور و۔ دالی نوے کلی  
مجنوب طرف تہ ورستم نوے کلی تہ خا مخ ہفہ خائی چہ تہ چہ پیر بابا دیر  
شوے و۔ اوس ہم موجود دے۔

پہ سدوم کنی د اوسید لو پہ ورشو کنی د چہ چاہیہ علاقہ قونہ پہ لے  
پہ لے خالق بہ خئی محبت او مجلس تہ را تلل۔ او غلط نصیحت باغے اوریدلا۔  
او د شریعت اسلام ہر خومرا مسئلہ چہ ماتہ معلوم ہے۔ ہفہ بلہ مورتہ  
بیانویں۔ او دوی نہ بلہ د نصیحت کو لومچہ۔ د علم او عرفان یعنے د شریعت  
او طریقت د واپرونہ د مکان خبر و لو د پارہ چہ خومرا در نہ کید لے شی۔  
کوشش کوئی علم حاصل کپری۔ او حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
پہ روینانہ شریعت باندے تہنگ شی۔ او د اہل ہوا او اہل بدعت خالق  
نہ سائی چہا چہ ہم د غہ شان و عظمت نصیحت م جاری او سائل۔ پہ  
موقع بہ پہ لاس را غلہ د خدائی احکام بلہ مورتہ بیانول۔ ہر کلہ چہ خالق  
ہم د خدائے د حق لارے لتونکے او د حق طالبان و۔ حتما خبر وہ د دوئی  
پہ زہ و نو اثر کو و لو۔ حتما نصیحتونہ بلہ مورتہ اوریدل۔ عمل بہ مے پر کو لو۔  
او د اہل ہوا او اہل بدعت او کمرا پیرانہ بلہ مے بیزاری سکارہ کو و لو۔  
تردے حدہ لکھ چہ آیت شریف دے۔ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ  
كَانَ زَهُوًّا ط یوم تفری خالق چہ د باہلو پیرانہ پہ دام کنی گیر شوی و۔  
دھنہ نہ خلاص شول۔ بدعتونہ او گمراہی محو ک شو۔ او اسلام غالب شوی۔

دے نہ روستو پیر بابا پہ تفصیل سر ہفتہ واقعہ بیان کر پیدی۔ چہ د پیر  
ولی برنخ او د پیر طیب علی سرے کوم، مٹونہ کر پیدی۔ ہفتہ ملا منہ  
کر پیدی، او یوسفزی یے دھوئی گمراہی نہ خلاص کر پیدی او بیافرمائی:۔  
”پیر طیب غلزلے سے وطن تہ دھندوستان تہ راغے دو۔ ہفتہ  
دے نہ ہم خبر و و چاہ نین صبابہ خیل وطن قندوز تہ ہم۔ نو ہفتہ  
پنیلہ خو حیدر اتلو نہ روستو هزارے تہ تسنیدے وو۔ لیکن پہ خلیفہ  
کین یے دامشہور کپہ چہ سید علی (پیر بابا) دے ملک نہ او کسلو  
قندوز تہ م گذار کر لو۔ دے خبر و پہ اورید لوسے دوستانو او تعلق دارانو  
اولکاوہ چہ پہ دا سے حال تو کین کہ تاسو لارشی نو پیر طیب بہ لاف شروع  
کر پی۔ چہ دھندوینار بینتیا شو۔ پدے وجہ بہتر بہ داوی۔ چہ تاسو  
یو کال نور ہم دلتہ پلے تھی چہ د پیر طیب دغہ دھوئی دروغ ثابت تھی۔  
اود دے قوم دگم زورے عقیدے خلق دھندو پہ مکر او فریب بیر تہ گمراہ نہ  
تھی۔ چنانچہ دوستانو او عقیدہ مند اود امستوریم قبولہ کپہ۔ دو وطن  
تلوارادہ م پرینودلہ او دیو کال نور تیرا ولود پارہ پد عمر اتہ کینے پاتے سوم۔  
(د پیر بابا پہ یوسفز و کین وادہ کوئل)

پیر بابا فرمائی: د پستنو یوہ عامہ قاعدہ اصول اور واج دے۔ چہ  
خوگ عالم یا بنہ سرے چہ ہندو پہ قام ددوئی رور عزیز نہ وی۔ او ہندوئی  
تہ بنہ سرے نیکار تھی۔ نو پستنو مشران او قبائیلی سرداران داسے کار  
او کر پی۔ چہ بغیر د ولور (مہر) نہ بالکل ویر یا خیلہ لوس، خور ہندو سپی  
تہ پہ نکاح ور کر پی۔ د پارہ دے چہ دغہ بنہ سرے ددوئی سرے خیلوی اور شہ  
داری پیدا تھی۔ اود تلوارادہ پریر دی اود ددوئی سرے یوحا ٹی ہم ددوئی پہ وطن  
کین پاتے تھی۔ او پد غہ طریقہ سرے دھندو نیک سرے ترش وندہ ژوندہ  
دھندو دروہانی فیوضاتو نہ دبہر منکد لوموقع دوی تہ پلاس ورشی

(دیر بآباد دے خبرے پہ تائید کنیں) حضرت سید محمد گیسو راز شاہ موجود رہے۔  
چنانچہ ہم دے اصول مطابق دیوسفزی قام د ملی زی قبیلے  
د بار کشا لاری بناخ یو ملک چہ دولت خان نوم ۱۷ دے۔ ہفہ راتہ خیلہ  
خور لی بی چہ (بی بی مریمہ) نوم ۱۷ دے۔ وہ نکاح را کر لہ۔ پھیلہ ماکہ ہر  
خومہ کوشش کو لو چہ دے بلاری او د وادہ کو لو د پابندی نہ خان بیچ کریم۔  
حکہ چہ بال بچہ داری یو داسے خیز دے۔ چہ در وحانی شغل پہ لارہ کنیں  
نہ تہ پیرے کسے راد و خارہ کوی۔ او بیاسرے پہ پورہ توجہ او فراغت د زہ  
سرہ خدائی چرتہ یاد ولے شی۔ لیکن ہر گلہ چہ وادہ کو لو د شریعت  
یوضروری سنت وو۔ او بلہ دا چہ دیو مسلمان زہ سائل ہم ضروری وو۔  
اودا راتہ بے مروتی بنکارا شوہ۔ چہ د ملک دولت زہ آزار کریم۔ پد غہ  
وجوہا تو دنا کاملہ نہم وادہ کو لو تہ غاہ کیسودلہ۔ او ہفہ وخت راتہ دخیل  
پیر حضرت شیخ سالار روحی علیہ الرحمۃ ہفہ خبرہ را یادہ شوہ چہ کوہستان  
تھلاہ شہ اوہلہ اسٹوگنہ اختیار کرے۔ چنانچہ وادہم اوکر۔ دلہ پاتے  
شوم۔ حامن لونہم او شول۔ شہ مود کا پس م ارادہ اوکر چہ خیل وطن  
(قندوز) تہ لاپشہم۔ او دخیل مور او پلار سلام او ملاقات اوکریم۔ چنانچہ بال  
بیچم پہ یوسفز وکتے پرینودل۔ یو اٹے قندوز تہ لاپم۔ پلارم وفات شوہ وو  
موزی بی بی م روتدے وک۔ دھوئی سلام م اوکر۔ چہ پہ قلا ر شوم۔ نوموزی بی  
رانہ دتیر و شو و و خوشبود حال رانہ تپوسونہ کو لو۔ چہ داد و مورہ عمر دے  
پہ کوم کوم حائے کنیں تیر کر۔ ماور تہ د حالانوی بیانولو پہ سلسلہ کنیں دا عرض  
ہم اوکر۔ چہ دیوسفز وہ علا تہ کنیں م وادہ کرے دے۔ او بال بیچم ہم پیدا  
شوہ دے۔ موزی بی بی دے خبرے پہ آوری دوسرہ پہ دیر شفقت او مہربانی  
راتہ او فرما تیل چہ ہر گلہ وادہ دے کرے دے نوینہ د تہ او س نور د تہ زیات  
مہ حصار یک۔ ریر تہ ز ر لاپ شہ۔ کہ کیدے شی۔ نو بال بیچ د خان سوا رانہ کرے

دلہہ ہے راولہ اوکہ بالفرض داسے نہ شوہ کید لے نو بیا خیل حق م در خیل  
دے۔ ہم ہلتہ پاتے شہ۔ چہ دھوئی حق ز موبز۔ پہ غار کا پاتے نہ شی۔ دد غہ  
پس مورلی بی علیہا الرحمۃ رالہ د سفر تیاری اوکرلہ۔ واپس را غلم۔  
او د خیل موزلی بی پہ اجارہ سرہ دلہہ پہ یوسفز و کین پاتے شوم تو لو خلقو  
تہم امر بالمعروف شروع کر۔ د حق لارے تہ بہم رابلل۔ پدے مخلوق کین  
حماد نصیحت اتر کید لو۔ او د دین اسلام پہ حقہ لار مروان وو۔

## تاریخی جائزہ

پور تہ چہ د حضرت پیر بابا د خیل بیان مطابق کوم حالات بیان شول۔ پہ  
تاریخی اعتبار سرہ بہ پدے نو نظر واجو و۔ حضرت پیر بابا پہ سنہ ۹۰۸ھ کین  
پہ قندوز (ترمذ) کین پیدا شوے دے۔ د خور دیرش کالو پہ عمر پہ سنہ ۹۲۲ھ  
کین ہندوستان تہ راغلے دے۔ پہ سنہ ۹۲۳ھ کین د شیخ شرف الدین پانی  
پتی زیارت لہ د ورتلو نہ پس ہے دنیا او دنیا داری ہر خہ پرینبی دی۔ د  
حق پہ طلب کین و تلے دے۔ کال دوا ہے پہ مانک پور کین د شیخ سیاونہ تہ  
دینی کتابونہ لوستلی دی۔ بیلہ سنہ ۹۲۵ھ پہ نیتہ د شیخ سیاونہ مشورے  
مطابق اجیر شریف تہ راغلے دے۔ او د شیخ سالار مرومی تہ ہے بیعت کرے  
دے۔ بیاد سنہ ۹۲۶ھ پہ شاوخوا کین د پنجاب گجرات تہ راغلے دے۔ کال دوا  
ہے دلہہ تیر کریدی۔ او پہ سنہ ۹۲۷ھ کین دوبارہ اجیر شریف تہ تلے دے۔  
پہ کال سنہ ۹۲۸ھ کین یو محل بیاد اجیر شریف تہ راروان شوے دے۔ پلینو  
تہ راغلے دے۔ پلینو رہنہ تہ د دوئی د راتلو زمانہ سنہ ۹۵۲ھ اندازہ کو لے  
شو۔ حکہ چہ د اپیر چہ د اجیر شریف تہ دوئی لائل نو بہ لارہ کین پہ  
سیالکوٹ کین ہے ہم خہ ورٹے تیرے کریدی۔ چہ پلینو رہنہ تہ د دوئی د  
راتلو زمانہ د غلہ سنہ ۹۵۲ھ حساب شی۔ نو ددے مطلب د اسوجہ بیاورے  
دوا ہے تہ ہم پہ د غلہ نیتہ تلے وو۔ کال ہے ہلتہ تیر کر۔ او پہ سنہ ۹۵۳ھ



کبن دیوسفز وعلاقے سدھوم تہ لاپر۔ اوڈ سنہ ۹۵۵ھ یوبل کال تیر ونونہ  
 روستویہ دھغا خلقو پہ خواست پہ سنہ ۹۵۶ھ کبن یے وادہ اوکرلو۔ او  
 هرکله چہ دبال بچ پیدا کیدونکر روستو قندوز تہ تے وو۔ نومکن کچہ د  
 سنہ ۹۶۰ھ پہ شاؤ خواکبن تے وی۔ واقعات او حال اوتے پورتنی تفصیل  
 تہ چہ او کتے شی نو دا یو خو نتیجہ پہ لاس راجی۔

**الف** د وادہ کو لو پہ وقت کبن د دوی عمر اتہ خلونست کالہ وو۔  
 او بن ورے چہ پاه عوامو کبن کوم روایت مشهور دے۔ چہ هرکله د پیر  
 بابا عمر د سل کالہ نہ زیات وو۔ نو اخوند ر ویزہ بابا ور تہ او ویشل پیر  
 وادہ درلہ کوٹم چنا چہ وادہ یے ور لہ وکر۔ نو داروایت پاه تاریخی اعتبار  
 سرکہ مکہ غلط دے۔ چہ د پیر بابا د پیدائش کال سنہ ۹۶۰ھ سرکہ چہ  
 سل کالہ جمع شی نو مطلب یے د اکبری۔ چہ پیر بابا پہ سنہ ۹۶۱ھ کبن وادہ  
 کرے وو۔ حالانکہ د پیر بابا خیل تول عمر سل کالہ نہ وو۔ او دیو اتیا  
 کلویاہ عمر کبن پہ سنہ ۹۹۱ھ کبن وفات شروع وو۔

**ب** ابلہ خبر ہذا الزام دے۔ چہ حضرت پیر بابا د ہمایون بادشاہ  
 پہ اشارہ سرکہ دلتہ راغلے وو۔ پدے سلسلہ کبن دیوسفز وعلاقے تہ د پیر  
 بابا د راتلو تول تفصیل مخونہ دوراندے دے۔ او ہغہ دا چہ ہمایون ایران تہ  
 رسید لے وو۔ چہ پیر بابا د اجیر شریف نہ پیدنور تہ راتلو۔ او بیاجہ پاه  
 سنہ ۹۶۲ھ کبن ہمایون دوبارہ د دہلی تخت اخیستلو د پارہ ہند تہ تلونو  
 حضرت پیر بابا پد غہ ینتہ دیوسفز و دیونیوپہ علاقہ کبن وو۔ نو آخر پہ  
 د اے حال اوت کبن چاہ د پیر بابا او ہمایون ہلہ ملاقات نہ دے شو۔ او پیر  
 بابا د ابدانہ درباری ژوند نہ د امدانو۔ بادشاہ نو د صحبت او دنیا دارگی  
 نہ کنارہ کش وو۔ نو د ہمایون سرکہ د رانجے اورالور سہم یے ہلہ امکان نہ شی  
 کیدلے۔ او بلہ دا چہ پیر بابا ہم کک د نور و روحانی پیشوایا نو غوندے خیل

پیر حضرت سالار روحیؒ پہ ہدایت سرزدے کو ہستانی علاقہ راغلے  
 وو۔ دے نہ معلومیدے شی۔ چہ دغلے پورے الزام خود راگنی غلط بیان  
 دے۔ بیشکہ دے پیر بابا والد ماجد سید قنبر علیؒ یو درباری انسان وو۔ امیر  
 وو۔ لیکن دے دغلے خبر و دے پیر بابا دے ژوند سرے خہ تعلق دے۔ ہر گلہ چہ  
 پیر بابا پچلہ دے فقیر کی ژوند اختیار کرے وو۔ اودا خولا دے پیر بابا والد  
 ماجد یوسرداو و ہونہ پیا و پانڈ دے حضرت ابراہیم بن ارمہ۔ سلطان  
 جلال الدین تبریزی مثالونہ موجود دی۔ چہ بادشاہی پے پرینے و  
 فقرے اختیار کرے وو۔ نو بیڈے دے بادشاہ فوسرے تعلق نہ ساتو دے  
 وجہ پیر بابا دے اسے الزامونہ پاک دے۔ دے علاقے تہ خالص اسلام  
 تبلیغ او شاعت دے بارے راغلے وو۔ او پچل ژوند دے حق پہ بندہ شاد کرے وو۔

### اخلاق عادات او طریقہ دکار

دے حضرت پیر باباؒ پہ طبیعت مبارک کنبی دے و مرے سخاوت وو۔ چہ ہیخ لیو  
 سوال کرے دے دوکے دے رازے نہ تش لاس نہ و تلے۔ مسافرانولہ بہیے  
 دلارے خرچ و رکولو۔ دے بیمار اوف بیمار پرسی بہیے ہم کولہ۔ مکر و سرے  
 و سرے بہیے دے ہونے مالی امداد ہم کولو۔ دے دوکے لنگر بہ ہر وقت جاری  
 وو۔ بے شمیر خلق بہ راتل دے وہی اوجامے باور کیدے شول۔ لویہ  
 صبر ناکہ او دے عفو او دے رکن دے صفتونہ ہیے لزل۔ چہ داد یو کمال انسان پالا  
 دے تعریف لایق دے یو صفت دے۔ دے حضرت پیر باباؒ دے کشف کرامت او  
 خرق عادت کا دونو واقعات دے پردی چہ پہ شمار کنبی نہ راچی۔ اگرچہ  
 دوکے دے کشف او کرامت اظہار بہ خونبولو۔ لیکن خرنگ چہ دے پچل  
 بیان کنبی فومائیلی دی چہ کشف او کرامت دے تصوف او سلوک پہ لارے  
 کنبی یو مقام دے۔ شوک چہ دے مقام تہ رسید لی وی۔ ہونے نہ بیا

یہ خوبنہ یا ناخوبنہ ذکر امت اظہار کیری۔ او دھ مقصد داوی چہ  
 کو موخلفوتہ دے تبلیغ کوی ددین اسلام رموز او سرار ورتہ بیانوی چہ  
 ددے صفت باعلیلو دھغوی عقیدہ پنچہ شی او ددے بزرگ خبرے پہ غور  
 سوا ووری۔ ہر کلا چہ حضرت پیر بابا روحانی مقام دغوثیت وو۔  
 نو د دوئی نہ ذکر امت نو اظہار لازمی وو۔

د دوئی طریقہ دکار داو کا چہ دھر سہری حالات نہ بہیے کتل  
 او ہفہ شان تقسیم بہیے ورتہ کو لو۔ عامو خلقوتہ بہیے چہ کوم بیعت کو لو۔  
 پہ ہفہ باندے پیر بابا یو خاص نوم ایسے وو۔ ”بیعت شریعت“ ددھ مطب  
 دا وو۔ چہ عامو مسلمنا نو تہ بہ دشریعت د احکامو د مکمل تابعدار بیعت  
 ور کو لو۔ او چہ کوم بہ د علم عقل، پوہے خاوندان بہ وو۔ او د حق طالبان  
 د اسرار داو رموز و اہل بہ وو۔ ہغوی نہ بہیے چہ کومہ طریقہ کولہ۔ ہفہ  
 تہ بہیے بیعت طریقہ ”وٹیو۔ دا قسم بیعت بہیے جاہلانو تہ نہ کولو۔  
 فرمائیل بہیے چہ پادے لارہ کنن کہ بے علمہ او جاہل سرے روان شی  
 نو دھفہ دگمراہی خطرہ دلا۔ د بے علمہ او عوامو د پارہ د نجات لویہ ذریعہ  
 دا دہ چہ پہ حق دین اسلام باندے پورا پورا روان شی۔ د دین اسلام  
 د اشاعت او تبلیغ پہ سلسلہ کنن چہ د دوئی کوم تعلیمات دی۔ ہفہ  
 بہ تفصیل سرکا داخوند روینہ پہ کتابو لو کنن ذکر شویدی۔ دے پنچہ  
 اہل سنت و الجماعت پہ محنفی عقیدہ باندے وو۔ او د اہل سنت و الجماعت  
 صحیح عقیدے تہ د دوئی پہ سلب تقویت اور سیدہ۔ لکا چہ پنچ کنن ورتہ  
 سارا شویدہ دیو اتیا کار یہ عمر کنن پہ حق اور سیدہ۔ او د بونیر پہ علا  
 کائی زی کنن دفن کرے شو۔ ورسرہ بخت د دلا دھوئی سید  
 حبیب اللہ قبر دے۔ د مزار مبارک پہ چار دیواری کنن دھوے غبرک قبر و دی  
 بر خیزہ قبر تہ قبر د پیر آباد دے۔ او مغز طریقہ قبریے دھوئی سید حبیب اللہ دے۔

## اولاد او خلیفہ کان

حضرت پیر بابا فقط دوہا خان دو۔ (۱) سید حبیب اللہ چہ دپلا  
 پہ ژوند لا ولد وفات شوے دو۔ (۲) سید مصطفیٰ چہ دپلا رہ  
 ژوند افغانستان سمت مشرقی کنر نوم علاقے تہ تہ و و ہلتہ  
 آباد شوے و و او بیا ہم ہلتہ وفات شویدے۔ او مزارے علاقہ کنر  
 پہ موضع دونائی پشت کنبدے۔ دد غمیاں مصطفیٰ درے خان و و  
 میان عبد الوہاب المعروف پہ میان عبد چہ زیارت ہے علاقہ یونیر  
 پہ "تختہ بند" نوم مقام کنبدے۔ میان محمد قاسم چہ زیارت ہے سوات  
 پہ موضع "پیر کلی" کنبدے۔ میان محمد حسن چہ مزارے د سوات پہ  
 موضع کوکری کنبدے۔ او بیار و ستوڈ پیر بابا اولاد تولہ سلسلہ ددے  
 درے واپہ نمونہ شروع شویدے۔ او پیر لوی لوی عالمان، بزرگان و  
 صالحان پکین تیر شویدی۔ مشہور تاریخی شخصیت سید جمال بزر  
 افغانی ہم ددے کورنی نامور انسان و و۔ سید مبارک شاہ اوسید اکبر  
 ہم ددے اولاد کنبدے اسے نامور کسان تیر شویدی۔ چہ پخندہ زمانہ  
 علاقہ سوات بویر باد شاہان و و۔ او حضرت سید اسماعیل شہید  
 اوسید احمد شہید کلک ملگری و و۔

دووی پہ خلیفہ کان کنبدے یو خوشہ مشہور و خلیفہ کان نومونہ ددی۔  
 (۱) حضرت اخوند ریزہ تنگہ ہاری چہ ددو ابے قیام ۹۵۲ھ  
 زمانہ ہے مرید شوے و و۔ او بیاتر آخرہ عمر پورے دخیل بیرسر  
 ملگری و و۔ (۲) وستوبہ ہے تذکرہ راشی

(۲) ملا صالح انگری چہ دخیل وخت پیر لوی فاضل  
 و و۔ پہ قندہار کنبد قاضی و و۔ مزارے پہ علاقہ یونیر ریسہ  
 سوات کنبدے۔ پہ دیوانہ بابا مشہور دے۔

(۳) ملا یوسف بن الیاس کدائی زے۔ مزار مبارک ہے دملندری

کنہو پہ لارہ کبن دے چاہ پہ اخون یوسف یادیری۔

(۴) میاں عبدالکریم ٹولدا خوندر ویزہ المعروف پہ میاں

کریمداد او بحر المعانی او محقق افغان او میاں شہید۔

مزار مبارک ہے پہ موضع کاجو۔ سوات کبن دے۔

پہ شہید بابا یادیری

د دے نہ علاوہ نور ہے شمیرہ مریدان او خلیفہ کان

یہ دی۔ چہ لوی

بحث غواہی۔

علیہم

الرحمة

والغفران

# حضرت شیخ احمد سون علیہ الرحمة

غرغشتی، قادری

(سنہ ۱۰۳۰ھ)

حضرت قطب الاولایت و انہدایت۔ محرم دہرہ و دجلال۔ مکرم کہے شو  
پہ درجہ کمال۔ واقف داسرار دہرہ کون۔ حضرت شیخ احمد سون  
علیہ الرحمة پہ قام باندے غرغشتے پستون و و۔ لوی روشن ضمیر صوفی  
دعوت دسوز اوکند ار اویدر دخواست و و۔ ددوآبہ بست جالند ہر پہ بجوار  
نومے کلی کین اوسیدہ۔ ددغہ ولایت چہ ہر خورہ خلق و و۔ تول پرے رامت  
و و۔ ظاہری تصرفات اوکرامات یلہ حدہ دیر و و۔ اوہر وخت بہ ددوئی پہ  
دربار کین ددخدا ی مخلوق دو مرگ کنہ جو پہ و و۔ چہ خہ وخت حساب بہ ی  
نہ و و۔ ددوئی ددخال تو پہ سلسلہ کین یو خو وضاحت نہ بیانول مناسب معلوم ی

حضرت شیخ احمد دنوم سرہ لفظ دہسون لیکشتی۔ ددے  
لفظ وضاحت داسے دے۔ چہ دپستون ددورث اعلیٰ غرغشت

نیکہ درے حامن و و۔ (۱۰) دانی (۲) مانی (۳) مندو۔ پدوئی کین بیاد  
مورث اعلیٰ دانی خاور حامن و و۔ ناعز۔ کاکر۔ داوی۔ ہنی۔ پدوئی کین  
بیاد مورث اعلیٰ ہنی (تبی) شپارس حامن و و۔ چہ نومونہ ی دادی متکا۔  
اسوت۔ مرغزالی۔ مندو۔ مرغنین۔ دہمال۔ یوانے۔ امرزی۔ جدون۔ سالی۔  
سون۔ علی۔ (علی خیل) کرک۔ (قاسم کرک) تون۔ ختابق۔ رضی (موسیٰ)  
پدے اعتبار سرہ شیخ احمد دغرغشت قام دانی نیکہ پہ خاندان  
کین دہنی کورنی دیرو لسم نباخ او قبیل (سون) ددسل پستون و و۔ حکہ  
ورتہ شیخ احمد سون و و۔

لکہ چہ مخکین ذکر او شو۔ حضرت شیخ احمد سون پہ بجوار نومے  
کلی کین اوسیدہ۔ نو ددے وضاحت داسے دے۔ چہ پہ دوآبہ

بُست جالندھر کین د لاہور بھرنہ پنچہ نوی میلہ نمر خاتہ طرفہ  
 "ہشیار پور" نو میلو مشہور بھرنہ دے۔ دے بھرنہ شہر میلہ نور  
 مخکن نمر خاتہ طرفہ "بجوارہ" نو میلے دے۔ داکلہ ہندوستان کین  
 د اسلام درنہ خورید لونہ مخکن آباد شویڈے۔ علاقہ زرخیرہ او بالادہ  
 د غرونو پہ لونو کین آبادی دکا۔ د درے میلونو پہ فاصلہ ورسر لاند غرونہ  
 دی باغونہ پکین پیردی۔ د پینتو د غرنشتی قبیلہ خلق دلتہ پہ  
 ۸۲۱ھ کین آباد شوے وو۔ چہ پہ ہفے کین د شیخ احمد سون نیکونہ ہم  
 وو۔ او بیاروستو د حضرت شیخ احمد سون پہ برکت پدے علاقہ کین چہ  
 خوک مشرکان او کافران پاتے وو۔ ہغوی اسلام قبول کپے وو۔ روستو د  
 شیر شاہ سوری پہ زمانہ کین پدے علاقہ کین د پینتو آبادی پیرکا  
 زیادہ شوے وک۔ د پینتو نھو پیر لوی لوی بزرگان او عالمان د بھولو بھی  
 د زمانہ نہ داخلہ د اسلام شاہ سوری تر زمانے پورے چہ دلتہ راغلی وو۔  
 ہغوی دے علاقے کوٹ کوٹ تہ د اسلام پیغام اور سولو پدے سلسلہ کینے  
 پہ موضع تانہ کین د حضرت یونس خان افغان علیہ الرحمۃ او پہ موضع  
 علاول پور کین د حضرت دلاور خان پتھمان متوفی ۱۰۲۳ھ زیارتونہ دیاد لوی  
 د حضرت شیخ احمد سون غرنشتی د پلار نوم شیخ محمد الیاس  
 سون غرنشتی ووجہ د پنجاب پہ علاقہ کین پہ بجوارہ کین اوسیدک پہ  
 ۹۹۵ھ کین چہ حضرت شیخ محمد الیاس وفات شو۔ نو د بزرگئی او طریق  
 گدی اوسجا دک نشینی حضرت شیخ احمد سون تہ حوالہ شولہ۔ حضرت  
 شیخ احمد سون د شریعت او طریقت علمونہ د خیل والد ماجد نہ او د  
 حضرت شیخ اللہ داد لاہوری علیہ الرحمۃ تہ حاصل کپے وو۔  
 حضرت شیخ احمد سون ہذا قابل ذکر او بزرگ ترینہ ہستی  
 دکا۔ چہ د دوی د ژوند حالات او د حضرت شیخ احمد سر ہندئی

د ژوند حالات دواړه دومره ډیول سره مطابق دی. او داسې هو بهولی  
 شان دی. چه په سرسری نظر د سړي گمان پیدا شي. چه شاید د  
 شیخ احمد سون مقتداؤ د حضرت شیخ احمد سرهندي مجدّد الف ثانی حالات  
 او اوقات پدوی پورې تړلی وی. لیکن هرکله چه د "گلزار ابرار" او "مخزن  
 افغانی" دواړو کتابونو مصنفان د حضرت شیخ احمد سون د زمانه هم عصر  
 مورخان دی. او د دواړو مورخانو د حضرت شیخ سون سره سره د  
 ملاقات شرف هم حاصل کړې دے. پدې وجه د هیڅ قسم شک گنجايش ناه  
 پیدا کېږي.

د حضرت شیخ احمد سون او حضرت شیخ احمد سېهندي دواړو  
 ژوند شریکه واقعه داده. چه خه وخت د دواړو بزرگان په جدا  
 جدا وخت کېن د مغولي بادشاه جهانگیر دربار ته راوغوښتل شول. او  
 حاضر شول. نو دوی بادشاه ته د تعظیم سجد او ناله کړله او پدغه جرم دغه  
 بزرگان د کوالیار په قلعو کېن په بند کېن اچول شوی وو. صرف دوو مگ فرق  
 دے. چه د تاریخ اوزمانه په لحاظ د شیخ احمد سون د واقعه وړاندے پلینه  
 شوه وه. او همدغه واقعه د شیخ احمد سېهندي سره خوکاله روښتو  
 پلینه شوه وه.

د تاریخ مخزن افغان "مولفان نعمت الله خاھر وی او هیت خان  
 کاکړ لیکي:.

په سال ۱۰۱۷ ه کب د شهنشاه جهانگیر په حکم سره شیخ احمد سون آکړے  
 ته راوغوښتل شو. لیکن چه خه وخت دے د بادشاه دربار ته حاضر  
 شو. نو د ملاقات په وخت کېن د بادشاه ته سجد او ناله کړله. پدغه زمانه  
 د مغلیه بادشاهانو د شاهي دربار د اصول وو. چه هر خوک چه د  
 بادشاه ملاقات له به راغی نو هغه به د بادشاه په مخ کېن د تعظیم تحریک.



او تکریم پہ طور باندے سجدہ کو لہ۔ لیکن حضرت شیخ احمد سون ددغہ انکار اکر۔ او ویل چہ بغیر دے اللہ نہ بل جاتہ سجدہ کو لے ناورادی۔ چنانچہ پدغہ باندے حضرت شیخ احمد سون دے دگوالیار قلعه کینے بند کر۔ شیخ احمد سون دے کالہ دگوالیار پہ قلعه کینہندیوان وو مکر حیر پہ فراخہ تندی یے دغہ ورٹے د پاک خدا ای پہ عبادت کین تیرے کرے او پیرے لویے روحانی مرتبے ورتہ حاصلہ شوی۔

پہ سال ۱۰۱۹ھ کین خان جہان لودھی (پیر خان ابن دولت خان لودھی المعروف بہ خان جہان لودھی) تہ د صوبہ خان دیس اودکن حکومت حوالہ شو۔ چاہ خہ وخت خان جہان دکر تہ تلو۔ لود کتاب مخزن افغان د واپلا مولفان یعنے نعمت اللہ خان هروی او ہیبت خان کاکر هم د خان جہان سرکہ ملگری وو۔ چہ خہ وخت دوی د دکن پدے سفر کین دگوالیار قلعه تہ اور سیدل۔ او د شیخ احمد سون د حال اقونہ خبر شول۔ نو حصار شول۔ بادشاہ تہ یے خطر را اولیہ۔ چہ شیخ احمد سون ددے بند نہ آزاد کری۔ چہ ٹو بن سرکہ دکن تہ لاپ شہ۔ جہانگیر اول لکید۔ د خان جہان د زپٹا تو د پارا یے دھو د اسول قبول کر۔ چنانچہ شیخ احمد سون د واکالہ یعنے د سال ۱۰۲۱ھ پورے پہ دکن کین پاتے شو۔ او د کفار و خلاف پہ جہاد و نو کین یے غزا کاتے او کرے پدے سلسلہ کین پہ مخزن افغانی کین لیکي چہ خہ وخت بہ د کفار و خلاف پہ جہاد و نو کین د مجاہدینو فوٹونہ را او وتل۔ او صفونہ بہ تیار شول۔ نو حضرت شیخ احمد سون بہ داکو شش کو لوچہ پہ قدام کین د تلو غازیانو نہ مخکین لاپ شہی۔ او د شہادت درجہ حاصلہ کری۔

بیا چاہ خہ وخت خان جہان لودھی ن خان دیس نہ واپس گئے تہ راتہ۔ نو حضرت شیخ احمد سون هم ورسرکہ ملگرے وو۔ پہ واپس کین

کبن چہ دوئی مانہ و نوے حائے تہ را اور سیدل نوذ کتاب "گلزار ابرار"  
 مؤلف حضرت غوثی منہوی شطاری د شیخ احمد سون سر لا ملاقات ہوو۔  
 اوذ دوئی دواہ و بزگانو ترمنجہ پہ صوفیانہ اسرار و اور موز و بحثونہ  
 ہم شوی وو۔ د حضرت شیخ احمد سی ہندی مجدد الف ثانی پشان شیخ  
 احمد سون ہم پہ تصوف او طریقہ کبن د شیخ علاء الدین سمنانی ہم  
 خیال وو۔ او حضرت شیخ سمنانی چہ پہ شیخ محی الدین ابن عربی کوم  
 اعتراضات کریدی۔ او ہفہ د وحدۃ الوجود د نظریے مخالفت او تردید  
 کریدی۔ دادواہ بزگان یعنی شیخ احمد سون او شیخ احمد سی ہندی د  
 دغاہ شیخ علاء الدولہ سمنانی د نظریے سر لا متفق وو۔ دوئی دواہ و ہم  
 د ابن عربی د وحدت الوجود د نظریے تصحیح او صحیح والے نا کا کہ او حضرت  
 غوثی منہوی چونکہ د شطاریہ سلسلے شیخ وو۔ او ہفہ د ابن عربی  
 د نظریے پہ حق کبن وو۔ پدے وجہ د غوثی منہوی او حضرت شیخ احمد  
 سون ترمنجہ دغاہ صوفیانہ بحثونہ پلیسے شوکی وو۔

د "تاریخ صولت افغانی" مؤلف زرداد خان ناغر غرغشتی لیکي۔  
 چاہ د حضرت شیخ احمد سون غرغشتی دولا لوی تقریفونہ وو۔

۱ | یوداچہ پہ شجاعت، سخاوت او ہمت کبن یے پچیلہ زمانہ کینہ  
 آخوک ہم سیال ناہ وو۔ بے مثلہ ننگیالے، غیرتی پستون وو۔

۲ | بلہ داچہ د حقیقت او معرفت پہ علمو لو کبن ناپایابہ سمندروو۔  
 اوذ بجانبواو غرابواو رموز و مظهر وو۔ او پیر لوی کشف او

کرامات یے لرل۔ اوذ پیر لویو فیوضاتو خاوند وو۔

د حضرت شیخ محی الدین ابن عربی پہ کتاب فصوص الحکم کینہ چاہ د  
 مسئلہ وحدت الوجود پہ حقلہ کوم بحثونہ دی۔ اوذ ہفہ سر لا د حضرت  
 شیخ احمد سون علیہ الرحمة کوم اختلافات وو۔ او د ابن عربی د نظریے

تردید ہے کہ کو مود لائیو پہ کو لو پہ دغے باندے حضرت شیخ احمد سون یوہ رسالہ لیکے دے۔ چاہے دھھے مسیح القلوب "نوم وود۔ اودغہ رسالہ کے بیامیاں شیخ عیسیٰ مشوانے سندھی برہان پوری علیہ الرحمۃ تہ لیرے وکے۔ اوپہ دھھے کنبں یے د شیخ میاں عیسیٰ پہ دے رباعی باندے سخت تنقید کرے وود۔ میان عیسیٰ ہفہ رباعی چاہے د وود مدت الوجود د نظر یے ترجمانی کو ی او شیخ احمد سون پرے تنقید کرے دے۔ دادہ۔

پچیلہ کار کپری، پچیلہ انکار کپری : کلہ باد اریم کلہ م خوار کپری  
تہ خوقا درے پہ صفتو نو : کلہ م نور کپری، کلہ م نار کپری  
عیسیٰ حیران دے پدے شیونو : کلہ م یار کپری، کلہ م اعیار کپری  
د تاریخ صولت افغانی مؤلف لیکے : چاہے میاں شیخ عیسیٰ مشوانے ہم  
د دغہ رسالے پہ جواب کنبں یوہ رسالہ لیکے وکے۔ ہفہ یے شیخ احمد سون تہ  
رالیو لکے۔

## (میاں عیسیٰ مشوانے)

دغہ میاں عیسیٰ د مخزن افغانی د روایت مطابق د شیر شاہ سوری  
زمانہ ہم لید لے وکے۔ اوپہ ہفہ زمانہ پہ داملہ کنبں اوسیدکے۔ لیکن د  
"گلزار ابرار" د بیان نامعلوم ہے کہ چاہے دے بیار و ستود وادی سندھ پہ  
برہانپور کنبں اوسیدکے۔ پدے سلسلہ کنبں د گلزار ابرار د مؤلف راٹ ٹکے  
قوی دے۔ چاہے د گلزار ابرار مؤلف غوثی منہ وی پچیلہ دے دے عیسیٰ مشوانے  
مربود و۔ اوہر کلہ چاہے د حضرت شیخ عیسیٰ او حضرت احمد سون تر منٹہ  
علاوہ د خط و کتابت نہ بختونہ ہم شریدی۔ نو پدے وجہ د تاریخ ادبیات  
پسنو (ص ۳) د مؤلف ہفہ قول صحیح ندے چاہے د شیخ عیسیٰ زمانہ تر  
سنہ ۹۵ھ اندازہ کوٹے شی۔ لکے چاہے ٹکنبں ورتہ اشارہ او شولہ د غوثی  
منہ وی پچیلہ پد غے بختونو کنبں موجود وود۔ پدے وجہ د غے تول

بھٹونہ ہے ددوار و مشائخود دلاٹو پہ پورے تفصیل سرے پچیل کتاب "گلزار ابرار" کتب درج کبری دی۔

دصولت افغانی مؤلف لیکی چاہ، حضرت شیخ احمد سون پہ علم تصوف کتب کنز کتابونہ اور سائے نورے ہم لیکل دی (چاہ اوس نایاب دی) مخکن لیکی چاہ پہ سال ۱۲۰۲ ھ کتب چاہ کلاہ خان جهان نودھی د خان دیس نہ را واپس شو۔ نو حضرت شیخ احمد سون د ہفتہ نہ رخصت شو۔ خیل وطن بجوار تہ لار۔ پدغہ وخت کتب ددوی عمر مبارک د اتیا کالہ وو۔

ددے پور تہ روایت پہ اعتبار سے کہ ددوی عمر مبارک پہ سال ۱۲۰۲ ھ کتب اتیا کالہ وو۔ نو ٹیلے شو چہ ددوی ولادت بہ د کال ۱۱۹۳ ھ بہ شاوخوا کتب شریعے و۔ البتہ دوفات ہے صحیح تاریخ معلوم نہ۔ کیدلے شی چاہ د سن ۱۲۰۳ ھ پہ شاوخوا کتب بہ حق رسیدلے وی۔ مزار مبارک ہے بہ بلجوڑ کتبہ علیہ الرحمۃ و العزیز

### نسبت رسول

د مخزن افغانی مؤلف لیکی چاہ حضرت شیخ احمد سون علیہ الرحمۃ پہ قام باندہ غزشتی پسنون دے۔ لیکن سر د غم د دے نوم سر کا سید "لیکلے شی" وجہ ہے دادا چاہ نوک و رخ د دے والد ماجد حضرت شیخ محمد المیاس سون پہ خوب کتب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ زیارت او ملاقات مشرف شو۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ورتہ او فرمایل، چاہے شیخ محمد استاخوانی احمد شاہ پہ اولاد کتب داخل دے۔ سید دے۔ ہفتہ تہ بیا صرف شیخ احمد ہرگز نہ وائے۔ بلکہ شیخ سید احمد بہ ورتہ وائے۔ چنانچہ د ہفتہ ورتہ نہ رسول لفظ سید پہ طور د "مطایر رسول" لقب باندہ ددوی نام احمد سر لیکلے او ٹیلے شی، د صوفیا نو او بزرگافہ اصطلاح کتب دے خصوصاً اعزازتہ نسبت رسول "ٹیلے شی" علیہ الرحمۃ و العزیز۔

# حضرت سید پیر ابراہیم بخاری علیہ السلام

ولادت \_\_\_\_\_ ملتان

وفات \_\_\_\_\_ قبائلی علاقہ باجوہ

پہ قبائلی علاقہ باجوہ کہیں د ساد او گنہ خاندان و ازہ آباد دی۔ لکہ سادات بنور خیل، سادات مشواخی، سادات تارن، سادات ترمذی (د پیر بابا اولاد) سادات مکی (حاجی خیل سادات) سادات ابراہیم خیل، سادات کاکاخیل، پہ باجوہ کہیں د ترکلانی قوم مختلف قبیلے جہ پہ ہر قوم ملاق وادی گانو۔ درو اور و بار کہیں آباد دے۔ پہ ہفے کہیں دے قوم د کل مقبوضہ جائیداد پنجمہ حصہ دے سادات سیری دے۔ پدے سادات کہیں دیر لوی لوئی عالمان او بزرگان تیرشودیدی۔ او ہر کلاہ جہ د ترکلانی قوم د لوی قبیلو۔ لکہ ماموند، سلار زائے، اسماعیل زائے، عیسیٰ زائے خلق د عالمان و ساداتو مشائخ و مراد و احترام کوی۔ جہ پخیل مجموعی جائیداد او ملکیت کہیں ددغہ پنجمہ حصہ یے دوی تہ پہ طومر سیری و رکپے دے۔ نو ہفتہ و جہ دے چاء ددے عالمان و بزرگان و فیوضا تو لہ برکتہ پدے علاقہ کہیں د دین اسلام عزت و حرمت لہ حد لزیات دے۔ او خلق یے پہ دین مین دی۔ دیندارا او اہل سنت و الجماعت مسلمانان دی۔

د قبائلی علاقہ باجوہ د ابراہیم خیل و سادات و مورث اعلیٰ حضرت شیخ المشائخ سید ابراہیم بخاری علیہ الرحمۃ دے۔ جہ مقامی طور پہ پیر ابراہیم بابا باندے مشہور دے۔ دے د خیل زمانے لوی ولی اللہ تیرشودیدی۔ او دین اسلام د اشاعت او تبلیغ او د معرفت او طریقت د فیوضا تو نور د پیرا یے دے علاقہ تہ تشریف راوپے و۔ ددے شجرہ د نسب حضرت سید جلال الدین حسن میر سرخ بخاری علیہ الرحمۃ تہ رسیری۔

مخکین مونیہ د حضرت سید جلال الدین میر سرخ پہ تذکرہ کنبہ بحث  
 کریدے۔ چاہ د دوئی د مشر خوی نوم سید محمد غوث کبیر وو۔ اود دوئم  
 خوی نوم یے سید سلطان احمد کبیر وو۔ حضرت سید جلال الدین  
 حسین بخندوم جھانیان جھان گشت د دغا کشری خوی فرزند ارجمند۔  
 چاہ مخکین یے تذکرہ بیان شوق۔ اود حضرت پیر ابراہیم بایاد شجر و ضاحتہ۔  
 د قبا ئیای علاقے باجوہا و قبا ئیلی علاقے مہمند د بخاری ساداتو  
 پہ شجر و کنبہ د حضرت پیر سید جلال الدین میر سرخ د مشر خوی نوم  
 سید محمد غوث کبیر درج دے او بیاد د خوی نوم سید غوث بیان شویہ  
 چاہ د حضرت سید ابراہیم بخاری باجوہی علیہ الرحمۃ سلسلہ دوئی د سر سیر  
 شجر د نسب یے د ایسے دے۔

سید ابراہیم بخاری ابن سید عزیز اللہ بن سید نور اللہ ثانی بن  
 سید فتح اللہ بن سید نور اللہ اول بن سید نور محمد ابن سید نور الدین  
 ابن سیللو سعید مبارک بن سید غوث بن سید محمد غوث ابن سید ابو  
 البرکات جلال الدین حسن میر سرخ بخاری بن سید علی ابو المودین  
 سید ابو علی جعفر بن سید صفی الدین محمد ابو الفتح بن سید محمد بن  
 سید محمود اصغر بن سید احمد قتال ابو یوسف بن سید عبداللہ بن  
 سید عالمی اشتر بن سید عبداللہ جعفر ثانی بن سید امام حسین  
 عسکری بن سید امام علی نقی بن امام محمد تقی بن امام رضا بن امام موسی  
 کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام علی زین العابدین  
 ابن سید الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہما

مخکین مونیہ د بحث کریدے چاہ د قبا ئیای علاقے باجوہا و مہمند پہ  
 شجر و کنبہ د سید عبداللہ جعفر ثانی د پلار نوم سید امام حسن عسکری  
 شریف۔ لیکن د ذکر کر خوی د بخاری ساداتو بیان د اے۔ چاہ د حضرت سید امام علی نقی

درے حامن و و۔ (۱) امام حسن عسکری (۲) سید حسین (۳) جعفر تانی  
 پہ وی کنبہ سید ابراہیم بخاری کی دھوڑ اعلیٰ میر سرخ بخاری کے نسب شجر حضرت  
 سید جعفر تانی تہ رسیبری لکھ چاہے حضرت سید علی ترمذی پیر بابا  
 کے نسب شجر چاہے حضرت امام حسن عسکری تہ رسیبری۔ او قبائلی علاقے  
 مہمند کے سید شیخ ذکر یا شجر چاہے حضرت سید حسین تہ رسیبری۔

حضرت سید ابراہیم قدس سرہ پانچ شجر کنبہ حضرت میر  
 سرخ بخاری پہ یو و رسمہ پیری کنبہ نمسے دے۔ ہر کلمہ چاہے حضرت میر سرخ  
 بخاری پہ سنہ ۶۹۰ھ کنبہ وفات شویدے۔ او دعلم اصول تاریخ دیو روایت مطابق  
 پہ یوسل کالہ کنبہ درے کسان راتیلے شی۔ نو بدغہ حساب حضرت پیر ابراہیم  
 دس ۱۰۲۳ھ زمانے بزرگ دے۔ او پہ تاریخی اعتبار سرکہ حضرت پیر سید  
 علی ترمذی پیر بابا او حضرت شیخ ابراہیم بابا د واپہ دیوے زمانے بزرگان دے۔  
 او وارہ کے شیخ سالار رومی مرید ان ہم دی۔

حضرت سید پیر ابراہیم بابا متعلق د باجوڑ او مہمند کے سیدانو  
 کے شجر و بیانونہ مختلف دی۔ د مہمند و د شیخاوسیدانو روایت دادے۔ چاہے دے  
 باجوڑ قبائلی علاقے تہ د غزنی تہ راغلے دے۔ او د باجوڑ پیر ابراہیم خیلو  
 سیدانو خیل صحیح روایت دادے۔ چاہے دے د ملتان تہ د مہمند خیلو  
 پیچ رہے علاقے تہ او بیادھفہ خائی تہ د باجوڑ ماموند و علاقے تہ راغلے و و۔  
 عابد شری و و۔ او ہم دلتہ وفات شویدے۔ او مزار مبارک ہے د ماموند و پہ  
 علاقہ کنبہ پہ وادی چار منگ کنبہ د کوٹکی نوے کلی خوانہ دے۔ د ولایت او  
 وفات د وارہ صحیح تاریخ ہے تردے وختہ پور تہ راغلے شری ندکا۔ البتہ  
 زمانہ ہے ہم ہفتہ سنہ شاوخوا دے۔ او پہ سنہ کنبہ باجوڑ تہ راغلے دے۔

د باجوڑ پیر ابراہیم خیلو ساد اقر روایت دے چاہے حضرت سید

ابراہیم د شری تہ سید حسن د مہمند دھفہ د تہ بیابان و۔ د پیر بابا

دھننہ دھننہ دھننہ دھننہ پیدا شوئی و۔

(۱) میان نور محمد چاہ مزار مبارک ہے پہ باجوہ وادی بابو قرا موضع چورک  
کنیں دے۔ پہ چورک بابا یاد دینی۔

(۲) میان شالہ نور چاہ زیارت ہے دباو قرا پہ داند وکٹی نوے کی کنیں دے۔  
سید اسماعیل درویشہ بی بی پہ قام موندلہ پستلہ وک۔ دھننہ دھننہ دھننہ  
پیدا شوے و۔ سید جلال علیہ الرحمۃ دے پھیل ژوند کنیں دھننہ علاقہ چارک  
نہ وادی جندول تہ راغلہ و۔ دلہ آباد شوے اولتہ بیوقوفان شرے شہ و۔ پہ  
تاریخی اعتبار سے ۱۸۹۵ء کے زمانے بزرگ دے۔ دہلا مزار مبارک دواڈی جندول پہ  
درہ شالکنہی موضع چنگنہ کنیں دے۔ دھننہ سید جلال درہ حامن و۔

(۱) دیو خوی زیارت دتا کرے سرے نزد دے پہ موضع چوپ کنیں دے۔

(۲) ددویم خوی زیارت پہ درہ شالکنہی موضع "کو در" کنیں دے۔

(۳) دریم خوی سید مشہور نوم و۔ ددہ زیارت دپلازہ مزار سرے یوحادے۔

روستو دمیال مشہور خوی و میال نستان دھننہ خوی و۔ میر

سید دھننہ خوی و سید شمال بیاد دھننہ خوی و سید غلام احمد دھننہ

پشت پورے دساد اودا خانان دباجوہ پہ جندول نوے علاقہ کنیں اوسید۔

اودوئی پنچو وارو زیارت پہ درہ شالکنہی کنیں دے۔ چاہ اولاد دے نن ورے

پدے لاندینو کو کنیں آباد دے۔ کو در شیخہ چوپ، بازارک، شالیں

بغری، مولی، پکی، دینگی سار و غیرہ (دلہ دایا دل پکاردی، چاہ

بغری، مولے نوے کلی دواڈی میدان پہ درہ انگوپہ کنیں دے۔ اودبغری

کلی نوم نن ورے پہ چنار کو تہ باندے بدل شوے دے۔

دہلا ۱۲۵۲ء پہ شاوخوا کنیں دھننہ سید غلام محمد علیہ الرحمۃ

خوی سید جندول دواڈی جندول ناء دواڈی میان چنار کو تہ نوے ما

رے۔ اولتہ آباد شو۔ دہلا ۱۲۸۵ء پہ شاوخوا کنیں وفات شوی دے۔



اوزار مبارک ۾ ٻه ڀنار کوٽ کڻي دے. ددکا د حوٽي نوم سيد ابو الحسن وو.  
اودھغه نه ۾ داو لاد سلسله پاتے دڪا. ڇاه سيد جعفر نوٽو حوٽي ۾  
اوسے ژوندے دے.

ٻه مجموعي اعتبار د بخاري ساد اتو د ابراهيم خيل خان دان

سيد ان د باجوڙ ٻه علاقه ماموند. بابو قرة. جندول. ميلان. برول.  
روڊبارا و چار منگ کڻي آبادي. د شريعت او طريقت سجاد نشين  
خان دان دے. اود دے علاقه د ديني اور حوٽي رهنا ۾ ٻه سلسله کڻي  
يوه مبارکه کورني دڪا.

د بابر، هياون او د اکبر د حڪومت ٻه ابتدائي ورڇو کڻي ڇهه باجوڙ  
د مغليه حڪمرانا نو ٻه قبضه کڻي وو. نو ٻه باجوڙ يو سالانہ خراج مقرر  
وو. د حضرت سيد ابراهيم بخاري ٻه زمانه کڻي ڇهه د شهنشاہ اکبر  
امير زين خان کو که باجوڙ و بار رعيت ڪر. نو حضرت سيد ابراهيم  
له ۾ ٻه سئو کن ديوف زمان ٻه ذريعه د علاقه باجوڙ خراج  
ٻه جاگير کڻي ور ڪر. د شهنشاہ جلال الدين اکبر د غه تاريخي فرمان  
ڇهه د ابو الفضل علامي دستخط هم پرے موجود وو. د سيد ابراهيم  
بخاري د خان دان سرے موجود دڪا. ڇهه د تائب ٻه يو ڪل ٻه تختي  
کنده شوه ليک وو. د دے نه هم معلوم پوي ڇهه د باجوڙ قبائيلو  
د پارا د دے ساد اتو د مبارک خان دان وجود خومر د برکت باعث وو.  
- عليهم الرحمة والغفران -

۹۷۴ھ  
بسم الله الرحمن الرحيم  
۹۷۴ھ  
شهنشاہ عبدالاکبر  
در ۲۴ شعبان ۹۷۴ھ باجوڙ سيد ابراهيم و ميم ولد سيد عزيز الله را بخشيدم و وجه ان بود که من بیمار بودم  
و آن وقت او از ملکان آمد دعا از برای من خواند و دعاے او خداوند کريم قبول کرد  
از ان وقت مرا صحت شيو. از ان سبب من باجوڙ را و بخشيدم. از دريائے کنر دارايے پنج پور  
هزار بيابان بکرتاغا کنور من او را بخشيدم. سيد ابراهيم ملکان ولد عزيز الله  
جلال الدين اکبر شاه. ولد نصير الدين قهالون مہ  
ولد نصير الدين بابر شاه  
ولد سيد عزيز الله  
ولد ابراهيم معني ابو الحسن

# حضرت شیخ مولانا عبدالوہاب

المعروف اخون پنجو بابا علیہ الرحمة

ولادت \_\_\_\_\_ تہ کئی ضلع مہران سنہ ۱۹۳۷ء  
وفات \_\_\_\_\_ اکبر پور ضلع پشاور سنہ ۱۴۰۲ھ

حضرت مولانا شیخ قدوة العلماء والعارفین عبد الوہاب المعروف بہ اخون پنجو بابا علیہ الرحمة ڈاکٹر پورے ڈیپنر ریو مشہور عالم ادب و حالی شخصیت تیر شویڈے۔ چاہے شمال مغربی پاکستان پہ اولیائے کرام کبیر دیر و حیت مقام و مرتبہ حاصل دے۔ پہ سنہ ۱۹۳۷ھ کبیر پیدائش و پہ سنہ ۱۴۰۲ھ کبیر ڈاکٹر پورے عمر و وفات شویڈے۔ علیہ الرحمة والغفران۔  
حجۃ المطالعہ او معلوما تو مطابق ذکر دوی حالات پہ لاندیو کتابوں کبیر ذکر شویڈے۔ تذکرۃ الابراء۔ آئین اکبری۔ مناقب شیخ عبد الوہاب۔ چہ پدے نوم کنز و کسانو کبیر کتبائونہ لیکلی دی۔ مثلاً (۱) مؤلف اخوند بسالاک (۲) تالیف ڈ شیخ عبد الغفور (۳) تالیف ڈ شیخ میان علی (۴) تالیف ڈ ملا خاکی (۵) او تالیف ڈ میان باد شاہ۔ سلوک الغزاة۔ آئینہ تصوف۔ بیاض ڈ میان غلام صہبائی۔ بیاض ڈ میان ابو حامد۔ تحفۃ الاولیاء۔ ڈ پسنو د ادب تادیخ۔ پستخانہ شاعران۔ تذکرۃ شیخ رحیم کار تادیخ یوسفزایہ مشائخ و علماء سرحد۔

دلہ اول ڈ تحفۃ الاولیاء پہ روایت ڈ مولانا عبد الوہاب حالات پہ اختصار سے درج کو و حکمہ چہ دے کتاب پہ بیان کبیر بعض داسے تادیخی نکتے دی چہ دھخوضات او نور و تذکرہ و بیانونو سے یے تطبیق ضروری دے۔ ور پس پدغہ پور تہ ذکر شو و تلو کتابونو۔ او دھخ۔ بیانونو پہ تادیخی پس منظر باندے یوہ تادیخی او تحقیقی تبصرہ درج کو و مناسب کنز و چہ دے مشہور و نامور عالم ادب و حالی پشوا

د قومیت زمانے اور روحانی کارناماؤں کے پس منظر پر حقلہ پہ  
معلومات کو کنس زیاتوالے اوشی ۔

د تحفہ الاولیاء بیان داسے دے چہ :-

د حضرت مولانا عبد الوہاب د والد ماجد نوم سید غازی بابا نو سلجائی وو۔  
اوپہ نسب حسینی سید وو۔ د دوئی مشران د عمر بو د مدکنہ راغلی وو۔  
اودر وہیلکنڈ پہ سنہیل نوے علاقہ کنس آباد شوی وو۔ (سنہیل پہ  
ہندوستان کنس در وہیل کنڈ پہ علاقہ سر آباد سنہر سرے نزد دے دیو  
مشہور مقام نور دے۔ پہ دتاریخ پہ تولو کتابوں کو کنس پہ سرکار  
سنہیل سرے یاد شوے دے۔ پہ آٹین اکبری کنس د "خدیو نشاتین" پہ  
عنوان سرے د دوئی ذکر پہ "شیخ پنجو سنہیلی نامہ سرے شوے دے) د  
خدیو نشاتین معنی دے سردار د شیر و شو و اوراتو نکود وار و تو لکو د  
عالمانو۔ عارفانو و صاحبان د دین اودنیا او خاوندان د ظاہر او باطن۔

پہ ۹۳۲ھ کنس چہ د بابر مغولی د لاس نہ د لودھی خاندان  
حکومت زوال بیا موندک نو د دوئی والد محترم سید غازی بابا د چچ  
د ہزارے پہ لارے یوسفز و علاقے تہ راغے۔ اوپہ موضع ترکا کئی تحصیل  
صوبائی ضلع مردان کنس استوکن شو۔ (د اکلے د موضع یار حسین نہ جنوب  
مشرق طرف تہ واقع دے۔ اونن ورٹھے پہ کچو انو دھیری یا دیری۔ د  
خان کچو قبر ہم د غلتہ دے) د ترکا کئی د قیام پہ ورٹھو کنس سید غازی  
بابا د مولانا محمد صالح علیہ الرحمۃ المعروف پہ دیوانہ بابا د ترور سرے  
وادہ اوکر۔ اوہم پہ دغہ موضع کنس پہ ۹۴۵ھ کنس ۱۲ ناریہ فرزند  
پیدا شو۔ عبد الوہاب نوم ۱۲ پرے کیسہ د کچہر و ستو پہ اخون پنجو  
بابا مشہور شو۔

پہ ہفہ زمانہ د یوسفز پہ علاقہ د خان کچو خانی اوسواری دے

خان موصوف خوب اولیدہ چہ دیر سخت باران شودیدہ۔ ملک سرسبز  
 اوشادابہ شو۔ اودے رحمت نزول دیو ماشوم لہ برکتہ اوشو۔ چہ  
 نن شپہ پدے کالی کبن پیدا شوے دے۔ اودھفہ نوم عبد الوہاب دے۔  
 خان چہ صہبالہ خوبہ را بیدار شو۔ کہ خہ گوری چہ رشتیا باران شرو۔  
 دیر نہایت خوشحالہ شو۔ حکہ چہ دہفہ نہ ورا نہ چیک سختہ سوکڑوہ۔  
 اودھفہ لائی مخلوق دہ خشک سالی نہ پادہ لاکت کبن گیر و۔ چناچہ سحر  
 وختی ے وینچہ اولیہ۔ کورپہ کورپے پیو سونہ اوکپ۔ معلومہ شولہ۔  
 چہ دسید غازی پادہ کبن ناریہ فرزند پیدا شویدہ۔ خان سہدستی  
 راروان شو۔ دے بختور ماشوم لیدلولہ راغے۔

پہ ہفہ زمانہ دہ خلقو دارسم و و۔ چہ دکی اوکندی حلی بہ  
 راغونہ شول۔ دچاکرہ چہ بہ ناریہ فرزند پیدا شوے و و۔ دہفہ بہ کوخہ  
 کبن بہ دے کوٹے خوشحالی بہ ے کوٹہ۔ اودصہبت بہ طور نیچہ روپی بہ  
 یے ترینہ غوبتہ ہرکلہ چہ دسید غازی بابا نامہم دکی خلو مصہبت دپارہ  
 پنچوروپو مطالبہ اوکپ۔ اودھفوی سرہ دغہ رقم موجود نہ و وینچہ  
 شول۔ لیکن ہم پدغہ حال کبن یو بجز و فقیر راغے۔ حضور غازی بابا ے  
 دے بختور شوئی بہ پیدا اکید و مبارکی و رکپہ۔ دے ماشوم دیدار ے اوکپ۔  
 اوپوہ اشرفی ے دوی بہ خدمت کبن نذر کپ۔ چہ سید غازی ہفہ دکی خلو  
 لہ بہ مصہبت کبن و رکپہ۔ بیا چہ خان بچو دے تولے واقع نہ خبر شو۔ نو حکم ے  
 اوکپ۔ اودصہبت غو مبتلو دارسم ے بہ تولہ علاقہ کبن بند کپ۔ (پد ے خیال  
 چہ دیوسری بہ ناریہ فرزند پیدا شوے وی)۔ دچرے حلی بہ ترینہ مصہبت  
 غواپی۔ دہفہ بہ وس نہ رسیہ۔ دوی بہ ے تنگوی۔ اوپدے شان بہ دھوی  
 دپلا زپہ نہ دپد او تکلیف رسیہ) چناچہ ددغہ ۹۴۵ نہ راپہ  
 روستو کن ورتچہ پورے دیوسفرو بہ علاقہ کبنہ دغہ رسم ختم شویہ۔

## رضوانی محکب لیکي :-

سید غازی بابا پہ ترہ کٹی کنبں خوکونہ تیرکولونہ پس  
 ارادہ اوکپلہ۔ چہ دے ٹائی نہ کپہ کول پکار دی۔ وجہ یہ دادہ۔ چہ  
 بدغہ زمانہ یوسفزے اولس بول باغیان وو۔ حکلمہ چہ تعلقے دے مغل  
حکمرانا نو سرک لریو۔ او دست پروردہ بابراو ہمایون وو۔ او مغل غور  
 کنبں ہرکلمہ چہ شیر شاہ سوری دلاس نہ ہمایون دھندوستان نہ  
 او کنبے شوے وو۔ او دھغلہ پلہ ٹائی شیر شاہ سوری دھندوستان بادشا  
 شو۔ او کجوخان نوے سردار د اولس یوسفزی د شیر شاہ سوری نہ باغی  
 وو۔ بدغہ وجہ مولانا سید غازی پہ سہ ۹۵۸ کنبں پہ زمانہ دسلطنت د  
 اسلام شاہ کنبں د یوسفز و د علاقہ نہ د پینور علاقہ تہ پہ کپہ راروان شو۔  
 د خاندان پدے افراد و مشتمل وو۔ سید غازی، د دھخیل والد ماجد  
 د سید غازی تہرا و د وہ ماشومان یو عبد الوہاب چہ بدغہ نیپہ تھوارلس  
 کلویہ عمر وو۔ او دو تیم د عبد الوہاب کشر ور۔ د علی محمد پہ گدر (موجودہ)  
 د مؤمن خان چہ میری گدر (راپورے وتل، د مصری پورے پہ مقامے کپہ  
 واپاولہ) (کم ٹائی کنبں چہ نن ورخے د اخون پنچو بابا مزار مبارک دے۔ د دے  
 زور پورم مصری پورے وو۔ د اکبر پورے موجودہ کل لاپہ بدغہ نیپہ (سہ ۹۵۸)  
 نہ ووجوہ شوے)۔ مٹاری او مال چہ ورسرے وو۔ ہغلہ بہ یے دے دے ٹائی  
 پہ ورشو کنبں ساتل۔

بدغہ زمانہ چہ سید غازی مصر پورے تہ راغے۔ دھمایون  
 زور مرزا کامران پہ پینا ورنہر قبضہ کپے و۔ او د قبیلہ داؤدزی  
 خاقیے کومکیان وو۔ ہرکلمہ چہ د مصری پورے (حال اکبر پورے) علاقہ  
 ہم د قبیلہ داؤدزی پہ عملداری کنبں و۔ پدے وجہ مولانا سید  
 غازی د بدغہ ٹائی نہ ہم کپہ اوکپلہ، د پینور شہر خوانہ نزد

چوہا کو جر نوے کالی تہ راغے۔ دلتہ یے دکلی خواتہ حان لہ دہ دے سپرو  
چوہ کول۔ مال مویشی بہ یے ساتل او پہ ہفے بہ یے مخپلہ کڈاڑا کو و لہ۔

رضوانی محکبن لیکي :- ہر کلہ چہ مولانا غازی بابا پہ مہض  
چوہا کو جر کبن استو کن شو۔ نو دغلہ یو لوئی عالم ور۔ چہ جامع د علوم واد  
فنون و و۔ خپل خوئی عبد الوہاب یے ہفہ تہ د تعلیم او تربیت د پارہ حوالہ  
کپ۔ خہ مودہ یے دھغوی سر لا علم حاصل کپ۔ بیاد دے خائی تہ د علم پہ  
طلب کبن ہندوستان تہ لا پ۔ او پہ روہیلکنڈ کبن دیر ک شو۔ پدغلہ وجہ  
پہ بعض پینتو اشعار و کبن د دہ نوم افغانی نو سلجای لیکے شویدے۔

لکھ پدے شعر کبن ہ

پس لہ دہ ابوالفتح لا ثانی دے :- پس لہ دہ اخون پتو نو سلجای دے۔  
(نوسلجام دہند دیو پخوانی مقام نوم دے)۔ پہ ہند کبن د خہ زمانے تیر و لونہ  
پس بیا خپل کالی چوہا کو جر تہ راغے۔ د حضرت غازی بابا والد ماجد ہم  
د چوہا کو جر د قیام پہ دوران کبن پہ حق اور سیدہ۔ اوہد غلہ دفن  
کپے شو۔ پدے کالی کبن تقریباً دیرش کالہ زمانے تیر و لونہ پس (د سئہ  
نہ تر سئہ) (پہ سئہ ۹۸۹ھ کبن د پینور سہر د قلعہ سرک متصل شمال  
مغرب طرف تہ شاہ دہند نوے مقام تہ راغے) (د مقام د موجودہ بالا احصار  
پینور نہ مغرب طرف تہ پہر و رکبن دے۔ او نن ور خے د جے پہ نوم  
یادیری)۔ غازی بابا او دھفہ تہر دوارہ ہم پہ دغلہ کال (۹۸۹ھ) دغلہ  
وفات شول۔ اوہم دغلہ (د بالا احصار نہ مغرب طرف تہ پہر و رکبن)  
یے مزار ونہ جوہ شول۔

د والد د وفات نہر وستو (پہ سئہ ۹۹۰ھ) کبن مولانا عبد الوہاب  
سرک د خپل کشر ور نہ اکبر پورے تہ راغے۔ او دلتہ یے د علمی دینو نو پہ  
درس او تدریس تصنیف او تالیف او د دین اسلام پہ تبلیغ کبن شولند

تیرا دل شروع کرل۔ د خدا ئی بے شمیر مخلوق تہ ترینہ فیض  
اور سیدہ۔ او تقریباً دے سو کسانو د دوئی نہ یہ دینی علمون کین  
فیض حاصل کپیدے۔ اودر جے د فضیلت تہ یے رسوولی وو۔

د تحفۃ الاولیاء مؤلف لیکلی :- (۱۷۱)

چہ یہ کال ۹۹۳ھ کین د حضرت شیخ جلال الدین محمود الفاروق  
تھانیسری مشہور مرید حضرت شیخ ابوالفتح کماچی علیہ الرحمۃ وادی  
پیشورتہ تشریف راویے وو۔ یہ مقام د اکبر پورے دے دوئی سکملان  
لوشو۔ او یہ سلسلہ صابریہ چشتیہ کین یے دوئی تہ خلافت عطا کر۔  
د اہل زمانہ و۔ چہ دے نہ خاور کالہ و پاندے یہ کال ۹۸۹ھ کین  
حضرت شیخ جلال الدین محمود الفاروق تھانیسری وفات شویے وو۔  
اودر غنہ دو کالہ و پاندے یہ ۹۹۱ھ کین پیر سید علی ترمذی یہ  
حق رسیدے وو۔ او ہم یہ دے کال مرزا محمد حکیم والی کابل وفات شویے  
وو۔ شہنشاہ اکبر پیشورتہ راغلے وو۔ اوزین خان کوکہ یہ علاقہ د  
سوات او باجوہ لشکر کشی کرے و۔

یہ واد ٹی پیشپور بلکہ تول مغربی پاکستان کین حضرت  
مولانا شیخ عبد الوہاب علیہ الرحمۃ د سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ  
یہ مشاہیر و بزرگان کین دے۔ سید علی ترمذی پیر بابا طریقہ ہم  
چشتیہ و۔ لیکن ہذا نظامیہ سلسلے شاخ وو۔ یہ سلسلہ عالیہ  
صابریہ کین د مولانا عبد الوہاب علیہ الرحمۃ تہ د وادی پیشپور لویو  
لویو عالمانو فیض موندے دے۔ (چہ روسو بہ یے ذکر راشی) صابریہ  
طریقہ د پیر دستخط مجاہد واکرانو اعمالو او وظائفو طریقہ دے۔ او ہم  
پدغہ وجہ یے فیوضات ہم دیر زیات دی۔ او حقہ خبر د ادے۔ چہ د  
حضرت مولانا شیخ عبد الوہاب اخوند پنجو بابا علیہ الرحمۃ تہ چہ کوٹ

فیوضات خواص شویدی۔ ہذا اشارہ نری۔ علیہ الرحمۃ والغفران

### تاریخی اوی تحقیقی جائزہ

حضرت مولانا عبد الوہابؒ دژوندیہ حقہ دالمختصر تذکرہ چلہ در  
مخکبن درج کرلے شوی۔ داد قاضی میراحمد شاہ رضویؒ دکتب تحفۃ  
الاولیاء (زمانہ تالیف ۱۲۳۸ھ) دبیان خلاصہ در۔ مخکبن مؤبر ددے  
کتاب نہ علاوہ دشیپارس نور و کتابونو فہرستہ درج کرلے دے۔ پہ کوہو  
کبن چلہ دروی ذکر موجود دے۔ اوس مؤبر نہ داکثر پکار دی۔ چلہ در  
رضوانی مرحوم دابیان دچاہہ استناد احوالہ بنادر دے۔ پدے کبن کوہ داسے  
نکتے دی چلہ ہفہ پہ تادخی طور سرکہ پیرے اہمے دی۔ لیکن چونکہ وضاحت  
یے نہ دے شوی۔ نور و ستودہ ہفہ نہ غلط نتیجہ اخلاصے شوی دے۔ اومشکلات یے  
پیدا کریدی۔ اوکوہ داسے نکتے دی چلہ ہفہ پہ تاریخی لحاظ سرکہ غلط دی۔  
اوبلہ داچلہ در رضوانی مرحوم نہ دہمکبن زمانے دنور و تادخی تذکرہ روایات  
مخہ دی۔ اوصحیح حقیقت تہ دے۔ پدے خبر و دیوہید لوڈبارہ داضوری دہ چلہ  
مؤبر اول دہفہ تولو کتابونو بیژند گلو اوکرو۔ پہ کوہو کبن چلہ د مولانا  
عبد الوہاب ذکر راعلے دے۔ اوبیادہ ہفہ پہ مندرجاتو بحث اوکرو۔ اودابحث  
حکملہ ضروری دے۔ چلہ مؤبر اکثر مناقب لیکونکی اصحاب بنیادی طور مؤرخان  
نہ دی۔ روایات یے راجع کرپی دی۔ لیکن دہفہ تادخی ربط اوپس منظر  
پہ خیال کبن نہ ووسائل۔ اوبلہ داچلہ د عقیدہ تندی پہ وجہ زیات زوری  
دیو بزرگ د کشف اوکرامت د واقعاتو بیان لہ ورکرے وی۔ کوشش یے  
داوی چلہ ہر خومرہ ممکن کیدلے شی چلہ در زیات نہ زیات د بزرگی واقعات  
خیل ممدوح تہ منسوب کرلے شی۔ پدے طریقہ د واقعاتو حقائقو اصلی  
شکل مسخ شی۔ اوپہ غلط رنگ کبن پیش شی۔ در رضوانی پدے ییا کبن  
ہم بودہ داسے گھایونہ موجود دی چلہ روستوبہ ورتہ اشارہ اوکرو۔  
کتابونہ دادی:-



(۱) دحضرت مولانا عبد الوہابؒ دتذکرے پہ سلسلہ کبیر دپولونہ اولین کتاب د اخوند ریزہ کتاب تذکرۃ الابرار (زمانہ تالیف ۱۰۲۱ھ) دے۔  
چہ پدغہ نیتہ مولانا عبد الوہاب اخون پنجویا (متوفی ۱۰۴۲ھ) لارنہ وو۔ اوپدے لحاظ دیومنت صرناہ شہادت دے۔

(۲) دوئم کتاب آئین اکبری تالیف دابوالفضل دے۔ چہ ددے یوہ حوالہ پہ تحفۃ الاولیاء کبیر نقل شوے دے۔

(۳) مناقب شیخ عبد الوہابؒ د اخوند سالاک متوفی (۱۰۴۴ھ) دے۔ اخوند سارک دحضرت اخون پنجویا بامشہور مرید دے۔ داکتاب اوس نہ پیداکبری۔  
(۴) "سلوک الغزات" د اخون سالاک د مشہور مرید ملامست تالیف دے۔  
د دے یوہ نسخہ د افغانستان "پینتو پولنہ" پہ کتب خانہ کبیر دے۔

(۵) مناقب شیخ عبد الوہابؒ تالیف د شیخ عبد الغفور عباسی المعروف بوہابیاد بیاری شکاریؒ علاقہ داؤدزائی۔ چہ دے ۳م د مولانا عبد الوہاب مرید وو۔ داکتاب ہم نہ پیداکبری۔

(۶) مناقب شیخ عبد الوہابؒ تالیف د میان شیخ عانی مامون زی د شیریاؤ ہشت نغز دے ہم دحضرت اخون پنجویا بامرید وو۔ داکتاب ۴م اوس نہ پیداکبری  
(۷) مناقب شیخ تالیف د ملاخاکی (۱۱۹۸ھ) منظوم فارسی، د شیخ میان علی مناقب پہ فارسی نثر کبیر ووہذہ پہ فارسی نظم کہے دے۔

(۸) مناقب شیخ تالیف د میان بادشاہ د ملاخاکی منظوم فارسی کتاب پہ پینتوڑ پہ نظم کریدے۔

(۹) آئینہ تصوف تالیف د حضرت شاہ محمد حسن رامپوری (زمانہ تالیف ۱۲۳۲ھ)

(۱۰) بیاض د میان غلام صدیق قلمی (۱۲۸۴ھ)

(۱۱) بیاض د میان ابو حامد قلمی (۱۳۰۰ھ)

(۱۲) تحفۃ الاولیاء تالیف د قاضی میر احمد شاہ رضوانی د اکیر پورے  
 زمانہ تالیف سال ۱۳۲۱ھ) دے کتاب لوی مأخذ ونہ د ملا خاکی اومیان  
 بادشاہ منظوم فارسی او پستو مناقب دی۔ اوٹھنے ذاتی روایات دی۔ رضوانی  
 د انہم لیکي چہ د میان بادشاہ د منظوم مناقب اکثر واقعت غلط دی  
 (۱۳) د پستو د ادب تاریخ۔ تالیف د صدیق اللہ رشتین۔ دے کتاب  
 مأخذ ونہ، سلوک الغزات تالیف د ملا مست او تذکرۃ الابرار د اخند  
 درویش دی۔

(۱۴) تپستانہ شاعران او پستانہ مؤرخان تالیف محمد عبدالحلیم اثر  
 محمد مأخذ ونہ د میان غلام صدیق اومیان ابو حامد قلمی بیاضونہ او تذکرۃ  
 الابرار او نور مختلف تاریخی یادداشتونہ دی۔ چہ روستوبہ پر بحث راشی۔  
 (۱۵) تذکرۃ شیخ رحیم کار۔ تالیف د میان سیاح الدین کا کاخیل۔  
 (۱۶) تذکرۃ علماء و مشائخ سیحد۔ تالیف د سید امیر شاہ کیلانی  
 دے دواہ و کتابوں لوی مأخذ رضوانی کتاب تحفۃ الاولیاء دے۔  
 (۱۷) تاریخ یوسف زئی۔ تالیف د اللہ بخش یوسفی۔ دے لوی مأخذ بعض  
 روایتونہ دی چہ ہفہ ہم پہ تاریخی لحاظ سرے غلط دی۔  
 حقیقت حہ دے ؟

مناسب معلومی چہ دے اہم روحانی شخصیت پہ عقلہ بعض تاریخی  
 واقعات او حقایق پہ تفصیل سرے پیش کرے شی۔ او د معلومہ کرے شی چہ  
 حقیقت حہ دے ؟ پہ دے سلسلہ کبن د دوی د قومیت۔ د والد ماجد د نوم۔  
 او وادی پسنورتہ د دوی د راتلو پہ باب کبن معلومان پہ ترتیب سرے بیان  
 کرو۔ او ورسرے ورسرے چہ پہ مختلف توذکر و کبن کوم بیان ونہ صحیح ندی  
 ہفہ ہم پہ نخبہ کرو۔ چہ فائدہ ای عامہ شی۔  
 د تحفۃ الاولیاء د مؤلف رضوانی مرحوم کوم بیان چہ مخکبن

تیر شوے دے۔ پہ ہنغ کین یو خو کیتے داسے دی چاہ فاضل مؤلفیے  
وضاحت ندے کرے۔ مثلاً :-

لیکی : دے مولانا عبد الوہاب دے والد ماجد نوم سید غازی  
الفے سلجی وی۔ ہرے دے چاہ غازی بابا دے مولانا عبد الوہاب دے  
پلا رقبہ کیدے شی۔ - محضہ یے نشی کیدے۔ اوسوال پید اکیر کیچہ دے  
دوی اسم محضہ حہ وو۔ ؟

لیکی : سید غازی بابا پہ نسب حسینی سید وو۔ دے دوشن  
بے دے رنہ راغلی وو۔ اودر وہیل کڈ پہ سنبھل کین آباد شوی وو۔  
دادرے خبرے شوے اور ضوالی مرحوم دانہ دے بنود لے چاہ :-

(۱) چاہ حضرت سید غازی بابا پہ حسینی سلا او کیتے دے کوم خاندان وو۔ ؟

(۲) پہ خویم پشت کین مشرنیکہ یے دے رنہ راغلی وو۔ ؟

(۳) پہ خویم پشت کین نیکہ یے دے رنہ کڈ کین آباد شوے وو۔ ؟

دادرے واپس سوالونہ حکہ حل کول پکار وو۔ چہ دے پھرنا

کین دے معلومول اسانیدے شی۔ چہ سید غازی بابا ہر کلا دھند نہ دے

یوسفز و علاقے تہ تشریف را و رنہ نو آخر پہ کوم یو مناسبت دلتہ راغلی

وو۔ بیاد یوسفز و پہ علاقہ کین چاہ یے قرار اونہ موندلو پہ کوم مناسبت

پلینورتہ یے تشریف ورے وو۔ ؟ اود سوالونہ حکہ پید اکیر کیچہ بنیادی

طور دے پستونو دے بیلے قبیلے سر دے ساد او بیلہ کورنی تیر لے دے۔ چاہ

حضرت سید غازی بابا دے خاندان تھین اوشی۔ نو دے ناہ دے یوسفز و علاقے

تہ دے دوی دے رنہ مسئلہ پہ اسانہ حل کیدے شی۔

لیکی : حضرت مولانا عبد الوہاب تہ اخون یو خو حکہ والی چہ دوی

جے پہ خیل تبلیغ کین زیات زور پہ بیچ بنا دے اسلام باندے محکم پاتے

کیدلہ و رکولو۔ لیکن دا توجیہ عجیبہ حکہ دے۔ چہ آخر ہفہ کوم یو بزرگ

اور وحانی پیشوا دے چاہ ہفہ پہ پنج بناء دے سلام بندے پہ کنگہ سرہ دے  
 عمل کو لو و غلط اونصحت نہ کوی۔ ظہرہ دے چاہ وجہ یہ نور حقہ دے۔  
 پور تہ چاہ کوئے نکتے بیار شوئے دے دوضاحت دے پارتہ تذکرہ  
 الابرار صفحہ ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ بیرونہ و میں غلام صلیق مرحوم  
 اومیان ابو حامد مرحوم دے بیاضو نو دے بیرونہ تدبیری مطالعہ کوں پکاری۔  
 اخوند ریزہ بابا فرمائی (تذکرہ الابرار ۷۹) دے وادی پینور سہ۔  
 اسوات دامد کوئے دے سلاطین سوئے پہ قصہ کہیں وو۔ بیارے دے  
 شلمانی قوم دوران راغے۔ بیارے دے دلازا کہ قبیلہ دوران راغے۔ او دھفہ نہ  
 روستو پرے دے خشی او غری پہ قبیلہ کہیں دے یوسفز و وغیرہ قوموئے قبضہ  
 راغلہ۔ دے اخوند ریزہ دے بیان پہ تاریخی لحاظ سرہ دے پراہم دے۔ ترن و رے  
 پورے چاہ کوئے موثر خانو دے وادی پینور تاربخوئے لیکی دی۔ ہفتی پدے ملک  
 دے سلاطینو دے خاندان او قوم پہ تفصیل ذکر نہ کرے۔ چاہ دے شوک وو۔ آیاد  
 سلاطین قول دے یو قوم خلق وو۔ اخوند ریزہ پچھل کتاب تذکرہ الابرار کہیں  
 پہ مختلفو دے خانو نو کہیں دے سلاطینو دے مختلفو خاندانو نو ذکر کرے دے۔ دے  
 مثال پہ طور پہ صفحہ ۷۷ کہیں لیکی۔ چاہ سلطان بہرام او سلطان فکھل  
 (پچھل چاہ دے ضلع ہزارہ پکھلی نوئے علاقہ دے نوم تہ منسوبہ دے۔ ادا  
 دوارہ رونہ وو۔ او دے سلطان پنج دے خاندان شے وو۔ روستو پہ ص ۳۳  
 پہ چہ کوئے تفصیل درج کرے دے خاندان والدے ماجدے دے شجرہ نسب پہ سلسلہ  
 کہیں دے ہفتہ نہ معلوم پری چاہ دے سلطان بہرام او سلطان فکھل دوارہ  
 دے زمانے سرہ تعلق لرلو۔

۲ | پور تہ دے اخوند ریزہ پہ بیان کہیں دے سلطان پنج دے خاندان  
 فقط دے سلطانانو یعنی سلطان بہرام او سلطان پکھل  
 و مونہ راغلی دی۔ ظاہرہ دے چاہ دے سلطانانو کوئے پچھے خاندانوئے وو۔

یہ ہنر کیں دوہا خاندانوں نے شول چہ نور درے خاندانوں کو و۔ پ۔  
 تارخو نو کیں چہ وادی پینور تہ دیوسفزو وغیرہ قبائلوں را شریک  
 کیدو ذکر را غلے دے۔ ورسرہ دایان ہم کیری چہا یہ ہنر زمانہ یہ  
 پینورینہر۔ چار سدا۔ چکر رے۔ سوان کیں یو خوسلطانان و۔ نگاہ  
 سلطان ہندہ۔ سلطان اویس چہ دغا یہ قام تاجک و۔ دے ناء  
 د سلطانان پنج د خاندان دیوے بلے کورنی پتہ لکیری۔

۳۰ | د بلوچستان پہ پنجوانی تاریخ کیں د سلطان ارغون ذکر موجود ہے۔  
 چہ دغا سلطان ارغون ہم دے پنج خاندان پہ سلطانان  
 کیں و۔ او د سن ۸۰۰ھ پہ شاؤخوا کیں قندھار تہ لاپ۔ اوہل تہ حکمران شو۔  
 او د کوٹہہ و ویرن پہ سبئی باندے حملہ کرے و۔ دے سلطان ارغونہ قلعہ  
 حقلہ د زیاتی تحقیق پہ سلسلہ کیں د میان غلام صدیق مرحوم د بیاض  
 مطالعہ چہ کو م معلومات پہ لاس راغلی دی۔ ہنر دادی۔ چہ غلام صدیق  
 یو فاضل عالم ادایب و۔ د سن ۱۳۸۲ھ پہ شاؤخوا کیں پہ مالامانی د پینور  
 بنہر کیں اوسیدہ دیو عنری کتاب حصن حصین تالیف د محمد بن جزری  
 الشافعی پہ آخر کیں یہ خیلہ شجرہ د نسب اسے درج کریدے۔

د سلطان ارغش (ارغوش) درے حامن و۔ جان شاہ۔ طوغا شاہ۔  
 عبد اللہ (اودل شاہ) پدیوی کیں د اودل شاہ (عبد اللہ) دوہا حامن و۔  
 بوہ بابا۔ مصحف خان (صفیان خان) پدیوی کیں بیاد مصحف شاہ شہر۔  
 حامن و۔ ایاز خان۔ خواص خان۔ احسن خان۔ بنی خان۔ اجا خان۔  
 سلطان غازی بابا۔ پدیوی کیں د سلطان غازی بابا دوہا حامن و۔ عبد اللہ  
 عبد الوہاب (اخون پنجو بابا) پہ دے پسے غلام صدیق خیلہ شجرہ د نسب  
 د اسے درج کریدے۔ غلام صدیق ولد محمد جی ولد محمد عظیم ولد نشان بابا  
 ولد عبد الوہاب بابا ولد محمد بنی بابا ولد خان بیک بابا ولد احسن خان بابا  
 عظیم الرحمن

دَمیان غلام صدیق پدے شجرہ چاہ مونہ زیاتی غور اوکرو نو  
 معلوم میری چاہ ہوا سلطان چاہ د سلطان ارغون پہ نامہ بلوچستان  
 پہ تاریخ نو کتبہ یاد شود ہے۔ اودغہ سلطان چاہ د ارغش اوارغوش پہ نوم نو  
 سر د میان غلام صدیق پہ بیاض کبن د رج دے۔ د ادرے واپر پہ حقیقت  
 کبن دیوسرکی مونہ دی۔ چاہ پہ تاریخ لیاط سر د ست ۸۰۰ در مانے سر دے۔  
 اوبلہ د اچہ ارغش۔ ارغوش اوارغون پہ حقیقت کبن دے سلطان نوم ندے۔  
 بلکہ د اویو کلی یو کوہستان یوے علاقے نوم دے۔ ارغش د قندھار پہ صوبہ  
 کنب ۵۵ میٹر پہ فاصلہ د قلات غلزائے نہ جنوب مغرب طرفہ واقع دے۔  
 اوہم د دغہ قندھار پہ علاقہ کبن د چهل خانہ نومے کلی تہ جنیب طرفہ  
 پہ دھلہ نومے علاقہ کبن یو غر نوم ہم ارغش دے۔ اوارغون اوارغوان  
 ہم د خاش رود او بکوا پہ علاقہ کبن د قندھار اوفراہ قریب دیو غریز  
 مقام نوم دے۔ پدے اعتبار د سلطان ارغش معنے د کہ ارغش نوم سلطان۔  
 حَمونہ دے بیان نہ دیو خوش نتیجے پہ لاس راجی۔ یو د اچہ سلطان  
 ارغش پہ حقیقت کبن نسبتی نوم دے۔ لکہ سلطان پیتور۔ سلطان سوات  
 وغیرہ شول۔ او اسم محضہ ندے۔ اوبلہ د اچہ د سلطان ارغش د ا خاندان  
 د "سلطان پنج" (پنج) سلطانانویہ کورنی کبن د سلطانانویہ کورنی د کچہ  
 د سنہ ۸۰۰ پہ شاوخوا کبن د فراہ۔ قندھار او بلوچستان پہ علاقہ کبن یے  
 حکومت کولو۔ اوبلہ د اچہ حضرت مولانا عبد الوہاب ہر کلہ چہ د سلطان  
 پنج د خاندان شے وو۔ حکمہ ورتہ اخون پنجو بابا والی۔ اود دے لقب کرمہ و  
 تسمیہ چاہ رضوانی مرحوم بیان کریدہ صیح ندے۔

دَمیان غلام صدیق دے بیان نہ د احو معلومہ شو چہ د حضرت  
 اخون پنجو بابا د والد ماجد نوم سلطان غازی بابا وو۔ اوبہ پنجمہ پیری کبن دینکہ  
 نوم سلطان ارغش وو۔ لیکن غریب چہ مورخہ کبن ہم ورتہ اشارہ کریدہ

ظاہرہ دلائیہ داد دوش القاب دی۔ اصلی نومونہ ئے نشتی کید لے سوال داپید  
کیا چہ صبی نومونہ ئے خہ دی۔ او بلہ داپچہ د سلط بانو دا خانان پہ اس  
بانہ یہ قام شوک دی۔ حکمہ چہ رضوانی مرحوم نصیح کریدہ چہ حضرت  
اخون پنجو بابا پہ قام بانہ حسینی سید دے۔ نوچہ ٹھونب دے پورنہ ذکر شو  
معلوم اتوسرہ در رضوانی مرحوم د بیان تطبیق خرنک راتلے نشتی۔ ہکہ فکر او کور  
د ایواہم سوال دے۔ لیکن د میان ابو حامد مرحوم د قلمی بیاض نہ چہ کوم  
معلومات مانہ پہ لاس زرغلی دی۔ دھغہ پہ ذریعہ حل کید لے نشتی۔ موصوف د  
حضرت مولانا عبد الوہاب شجرہ د اسے بیان کریدہ۔

۳ مولانا سید عبد الوہاب ابن مولانا سید برہان الدین ابن سید عبد  
الملک ابن سید شمس الدین عبد اللہ ابن سید ابراہیم ابن سید عبدال  
الدین ابن سید محمد حسن ابن اسحاق ابن احمد ابن محمود ابن اسعد ابن  
علی ابن ہرمز ابن مروان ابن قرا ابن سید محمد طاہر الملعب پہ تار ۱۲  
۱۳ ابن سید ناصر ابن علاء الدین ابن قطب الدین ابن داؤد ابن سلطان کبیر  
۱۴ ابن شمس الدین ابن احمد ابن سید علی رفاعی ابن حسن ابن محمد ابن سید  
۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱

دا کورنئي پاه قام باندے "تارن سادات" دی اوکھچہ مخکین مونبرہ د سید محمد  
کیسو دراز اول پاه تذکرہ کین پورے پاه تفصیل سرے بحث کریدے۔ چہ سید محمد طهر  
الملقب پہ تارن صحیح النسب حسینی سید دے۔ مگر هر کله چہ کا کرنیکہ پخبل  
خوئی نیولے او پلے وو۔ پدغه وجہ د حسینی ساداتو د اکورنئي پاه ویش کین د  
کا کر قوم یوہ قبیلہ یعنی افغانان شمار لے کیری۔ البتہ ورسره ورسره د سادات  
افغانہ "پہ خصوصی نوم سره هم یادیری۔ او د کا کر قوم د تولو قبیلواوشاخو  
خصوصاً گدون قبیلے پیرخانہ اوستانہ درخانلان کنرے شی۔ پدے سلسله  
کین مخونب د دے خبرے تائید د اخوندرویزہ د کتاب "تذکرۃ الابرار" ص ۲۷۱ د هغه  
بیان نه هم کیری چہ د مشهور بزرگ حضرت خواجه خضر علیہ الرحمہ پہ  
محلہ یے کریدے۔ لیکی: "خواجه خضر پاه قام باندے افغان دے۔ لاء  
افغانان تارن شے (د اخوندرویزہ نه روستو د نور و تولو پستینو مؤرخانو هم  
دغه رأي دلا چہ د وئی تارن د افغانانو یوہ قبیلہ او د کا کر قام یوزیلی شاخ کنری۔  
لکه پاه تاریخ پشاور ص ۳۲۲ و ص ۳۲۳ کین هم دا سے لیکلی دی۔) اخون پنجم قوم افغان  
تارن) البتہ بنیادی طور حسینی سیلان دی۔ او هر کله چہ حضرت سلطان  
معز الدین محمد ابن سام الملقب پہ سلطان شهاب الدین غوری د دہلی د  
فتح نه روستو د پستینو مختلف قبائل پاه وادی پلینور سوات باجوہ کین  
او د کوہ سلیمان او کوہ کسی پاه متعلقہ میدانے علاقو کین آباد کرل او پاه هغه  
کین د پنجمو سلطانانو کوہ خاندانو نه چاه حکمران شوی وریا هغه کین یو خاندان  
د سلطان ارغش و۔ و حضرت سید عبد الوهاب د دغه سلاطین پنچ د  
کورنئي یو ممتاز فرد و۔ او پاه ویش کین د کا کر قوم د گدون قبیلے سرے یے  
تعلق و۔

د گدون پہ محلہ مولانا محمد اسرائیل گدون د موضع جھنڈا ضلع  
مردان پخبلہ مقالہ گدون کین لیکلی ا۔ د گدون قبیلے خالق پہ اصل کا کر دی۔



د نور و قبائل و پستان د وٹی هم د پینور غه نیولې ولا. پدغه زمانه یوسفز د  
د علاقه اغیستې وه. د وٹی اول خلیل محمد و له راغلل. چله کېدې غېږه ځای  
کړې. خو هغوې ورته غاړه نداده ایښه محمد زوله غېږه لیږلی دی. هغوې هم  
ترینه ځان خلاص کړې ده. یوسفز ونه غېږه لیږلی دی. د غسې اتمانزو  
(منډر) علاقه ته چله رسیدلی دی. نو هغوې ورته د مها بن علاقه ورکړه او د  
ملا تر پاه طورې ځای کړل.

په تاریخي احوال رسره د گدون قبیلې د انقل و حمل د ستنه په  
آفرینې حصه کېن معلومېږي. او پدغه ځانه کوچ کېن د سلطانان پنج د  
خاندان هغه کورنې چې د سلطان ارغش خاندان وو. د هغه بعض  
نامور سلطانان او دل شاه او د هغه ځامن بوچ ابابا او سلطان صفهان  
(سید عبد الملک) او د هغه ځامن سید ایارخان. سید خواص خان.

سید حسن خان. سید نبی خان. سید اجا خان او سید برهان الدین الملک  
په سلطان غازي ابابا ورسره ملگری راغلي وو. او په کومو ورځو کېن چله موجوده  
خلیل محمد پاه علاقه کېن استوگن شوی وو. د موجوده پینور شهر جنوب  
طرفه او د کوتله حسن خان نه مشرق طرفه د موجوده وزیر باغ په مغزلی  
حصه کېن چرتکه چاه نن ورځ د پیر سید حسن کیلا فی قادری علیه  
الرحمة مزار مبارک ده. دلته غېږه د سلطان پوره په نوم یو کلی هم آباد کړې  
وو. (چله دغه کلی تر ستنه پورې موجود وو.) او بیا چله د گدون قبیلې خاکی  
د موجوده ضلع مردان د مها بن علاقه ته لاړل نو پدغه دویم ځانه کوچ کېن  
هم د سلاطین پنج د خاندان د امشاهیر افراد ورسره ملگری وو. او بیا د دې  
ځای نه د سلطان بهلول لودهي پاه زمانه کېن رو هیل کنگل ته تلې وو.

په د وٹی کېن د حضرت سید عبد الملک دویم ځوی خواص  
خان هغه د د چله د سلطان سکندر لودهي امیر الامراء وو. او حضرت

شیخ عبد القدوس کنگوھی پھیلو مکتوباتو کنبس یو مکتوب ددہ پاه نوم لیکل دی  
 او هر کله چاه خواص د حضرت شیخ عبد القدوس کنگوھی (متوفی ۹۴۵هـ)  
 مرید وو۔ نو ظاهر دده چاه دده د یو لونه کشر رور سید برهان الدین  
 الملقب پاه غازی بابا به هم د حضرت شیخ عبد القدوس مرید او خلیفه وو۔  
 او هم پدغه مناسبت به حضرت مولانا عبد الوهاب اول دخپل والد المجد  
 مولانا برهان الدین نه او ورپس د هند په سفر کنبس د حضرت شیخ جلال  
 الدین محمود الفاروق تھانیسری نه بیعت کړه وو۔ او په هر حال په سلسله  
 عالیہ چشتیہ کنبس د مولانا عبد الوهاب د مرید کیدلو او خلافت موندلو واقع  
 د هندوستان نه چو هاکو جرت راوالپس راتلونکے مخکنبس زمانه واقع ده او  
 هم دده له مخه د رضوانی مرحوم هغه روایت صحیح نه ده۔ چاه هر کله به  
 ۹۹۳هـ کنبس حضرت ابو الفتح کماچی اکبر پور ته راغی نو پدغه نیت به  
 یی مولانا عبد الوهاب مرید شو وو۔ هکله د رضوانی مرحوم داروایت  
 یو خواته د پورته واقعاتو د تاریخی تفصیل له مخه صحیح نده۔ او بله لویه  
 وجه یی داده چاه د "آئینه تصوف" د روایت مطابق حضرت اخون سالک  
 په ۹۸۹هـ کنبس د حضرت اخون پنجوبابا نه بیعت کړه وو۔ نو که د رضوانی  
 هغه روایت او منله شی چاه پخپله حضرت اخون پنجوبابا په ۹۹۳هـ کنبس بیعت  
 کړه وو۔ نو بیا دا خبرنگ کیدلے ممکن شی چاه دده لا پخپله د چا مرید  
 شو هم نه وو۔ او د هغه نه مخلور کاله اول یی پاه ۹۸۹هـ کنبس اخوند  
 سالک نه طریقہ کوږله۔ دده وچه له کبله دا ویلے شریحه حضرت  
 ابو الفتح کماچی او حضرت مولانا عبد الوهاب بابا د وراړه حضرت شیخ  
 جلال الدین تھانیسری مریدان وو۔ او هم پدغه رابطه حضرت  
 ابو الفتح کماچی د دوی ملاقات له تشریف راوړه وو۔ البته دا  
 یو وجه ممکن کیدلے شی چاه چونکه په ۹۸۹هـ کنبس مولانا عبد الوهاب

پیر طریقت شیخ جلال الدین محمود الفاروق تپانیسری وفات شو و و.  
 نوپه س ۹۹۳ ھ کښ چاه حضرت ابو الفتح کماچی (قنباچی) د دوشی  
 ملاقات له راغله وی. نو مولانا عبد الوهاب به د تبرک په طور د  
 هغوی نه تجدید د بیعت کړی وی. چاه د بیعت د تجدید کوئودا طریقه  
 په هغه زمانه په ټولو مشایخو کښ را بځله وه. او د دے حیثیت د ادب  
 احترام له قسم نه وو. څمونږ د دے پورته بیان نه د یو خوش خبری واضع لیکلے شی.  
 لیک د اچاه رضوانی مرحوم لیکلی دی: "چاه د دوشی مشران عربو  
 نه راغلی وو." نو د هغه نه به د امراد اخیتل پکار وی. چاه د حضرت  
 مولانا عبد الوهاب اولسمه پیري کښ مشرانیکه سید محمد طاهر الملقب په  
 تار د عربونه د کوه سلیمان علاقه ته د کا کړمن نه راغله وو.

۲ او هغه چاه رضوانی مرحوم لیکلی دی چاه: د دوشی مشران په  
 دوهیلکنډ کښ آباد شوک وو. نو د دغه نه د امراد اخیتل پکار وی.  
 چاه د حضرت مولانا عبد الوهاب نیکه یعنی د پلار پلار سید عبد الملک الملقب په  
 سلطان مصحف خان سره د خپلو هڅو او د کد وون د قبیل د ملاتړ نه د  
 ۸۵۵ ھ په شاوخوا کښ د سلطان بهلول لودهی په درخواست باندے  
 هند ته تشریف ورپے وو. د فاضل مؤلف اکبر شاه خان نجیب آبادی د  
 تالیف آئینه حقیقت نما (ص ۷۳۳) د بیان نه د دے تصدیق کیری. مرحوم  
 لیکي: "بهلول چاه په ۸۵۵ ھ کښ په مقام د سر هند خپله خطبه  
 اوسکه جاری کړه نو دهلی ته د تللو او د تخت نشیني د مراسمو د ادا کوونکي  
 وړاندے د ملتان، پنجاب او د بیالپور د طرف نه د نر قسم خطر اتوخم کولو  
 و. افغانستان نه هند ته د پښتنو راغونډ تلو صورت او کثرت. چاه د اسلامي  
 ستم د استحکام بند بڼه او کړلے شی. افغانستان ته یی استادی او پیران  
 د ملک د قبایلي سردارانو ته یی خواست او کړ. چاه د هان سره خپله

خپل ملاتړ راروان کړی او سمدستی راروان شئ. ماله د هندوستان حکومت په لاس راغله د ۷۰۰ هندوستان یو ډیر فراخه ملک د ۷۰۰ دد ملک پورته صوبه چا فتح کړو. نو د یو مضبوط اسلامی سلطنت جوړولو مینه موقع ده..... د نیازی. لوهانی. سنبهل. شیروانی وغیره قبایلو پور خلق هندوستان ته راغلل؟

دد په پورته بیان نه دا هم معلومېږي چا د حضرت اخون پنځو باباد نوم سره چا لفظ سنبهلی لیکي نو دا درو هیلکنې د سنبهل نوم کلي او سید لویه به مناسبه سره د ۷۰۰ بله دا چا په پښتو کښ د یو مخصوص خاندان نوم سنبهل د ۷۰۰ او د د قبیله استوگن په وجه درو هیلکنې د هغه کلی نوم سنبهل مشهور شوی د ۷۰۰.

۳ | بله دا چا مولانا برهان الدین الملقب په غازی بابا چا د هند زمانه واپس د یوسفز و علاقته راتللو. نو وجه یې وچا د دوو خاندان په خصوصیت سره د کاکړ قوم او کدوون قبیله ستانه داروو. او د کاکړ قوم د مختلفو شاخونو خصوصاً کدوون قبیله خلق پد ۷۰۰ علاقه کښل یادوو. او ورپسې چا د پلینور ښهر علاقته خصوصاً چوهار کوهر ته راتللو نو د هغه وجه هم دا وچا د غرغشتی قوم د کښ و قبیلو خلق په هغه زمانه دلته آباد وو.

۴ | پد ۷۰۰ سلسله کښ د رضوانی مرحوم هغه بیان صحیح نه د ۷۰۰. چا حضرت مولانا عبد الوهاب سره د خپل کشرم و زامن خپل والد ماجد وفات نه و ستو پلینور ښهر د شاه د هند نوم د حای نه په ۹۹۰ کښ راروان شو او اکبر پور ته په کډه لاړ. بلکه د د ۷۰۰ په حقه د کتاب "سلوک الغزات" هغه روایت زیات صحیح د ۷۰۰ په محدّد پښتو ادب تاریخ مؤلف په صفحه (۵۵) نقل کړی د ۷۰۰ لیکي:

”مولانا عبد الوہاب د لسم پیر تک مشہور و عالم انا و قائدینو تھے دے۔  
 وائی چہ دے د سلطان محمد گدون ملگری و و۔ سلطان محمد گدون  
 دستا ۱۱۰۰ھ پہ حد و کتب د اباسیند پہ غار د پستقو یو ملی مشرو و۔  
 عبد الوہاب د ہشتنغریہ د و ابہ کتب لوی شوی دے۔ د سلطان گدون  
 لہ خواہلیفہ او یو مشہور پیر او عالم و و۔“

اخوند روبرہ ہم ضمناً دتہ اشارہ کوی۔ چہ: ملا عبد الوہاب  
 لہ مشاہیر و د دے مقام نہ دے۔ ذکر و قوم سرہ د د خصوصی تعلق  
 او د گدون پہ علاقہ کتب د مولانا عبد الوہاب د استو گنے تائید د ہفہ بیان  
 نہ ہم کبری۔ چہ روستو رضوانی مرحوم د تحفۃ الاولیاء پہ ص ۲۶ درج  
 کردیدے۔ چہ ذکر و گدون او مہابن او کوہستان خلق ترن و رختہ مولانا  
 اخون پنچودر بار تہ د دوی قلنگ او شکرانے حاضر کوی۔“

د دے پورتنی بیان و ضماست د اسے دے۔ چہ مولانا عبد الوہاب  
 پہ ۹۹۰ھ کتب د پلینور بنجر نہ د اباسیند پہ دوارہ (مشرقی او مغربی)  
 غار و اوسید ونگی گدون نوم قوم سالار نوم قبیلے علاقہ تہ تہ و۔ (اول  
 گدون قوم پہ د و لویو قبیلو تقسیم دے) دیوے نوم سالار و د بلے نوم منہ و  
 دے) اوہل نہ پہ مانگر او لہ نوم کلی کتب استو گن شری و و۔ د تذکرۃ  
 الابرار ص ۱۰ د بیان مطابق دغہ ”مانگ رایے“ نوم کل پہ ہزارہ (موجو  
 تحصیل ہری پور کتب دے۔ اون و رختہ پہ ”مانگر او لہ او مانگر“ نوم و نو  
 یادیری، او دلتہ د سالار قبیلے خلق آباد دی۔

اخوند روبرہ چہ پہ ۱۲۰۰ھ کتب تذکرۃ الابرار نوم کتاب  
 تالیف کولو نو پدغہ نیتہ مولانا عبد الوہاب او دغہ رور مولانا  
 عبد الرحیم د واپہ پدغہ کلی کتب اوسیدل۔ د شریعت او طریقت د  
 علمو نو فیوضات یے خور و ل۔ او پہ تصنیف و تالیف کتب مصر و ف و و۔

اخوندرویزہ پہ تذکرۃ الابرار (مطبوعہ نسخہ ۲۲) کتب دے دواہ و  
 بزرگانو نومونہ داسے لیکلی دی۔ ملا عبد الرحیم مانکراوی، اوملا عبد الوہاب  
 مانکراوی یسے دحضرت اخون پنجو بابا د خیل نوم سر لے دھنہ دم م  
 سکونت نوم لیکل دے۔ اوچونکہ درضوانی مرحوم د نظر نہ دسوک بغرات  
 بیان نہ ووتیر شوع چاہ اخون پنجو بابا د سلطان محمود کدرون سر کرفیدہ  
 نو شکہ دے د اخوندرویزہ پہ دغہ پورتنی عبارت اوھنے پہ مطلب نہ دے  
 پوھلہ شوع۔ او د خیل کتاب تحفۃ الاولیاء پہ ص ۳۸ یے لکھ کریدہ فرمائی۔  
 ”زہ تعجب کوم چاہ اخوندرویزہ پخیل تالیف تذکرۃ الابرار کتب چاہ  
 پہ س ۱۲۱ کتب یے اختتام نہ رسو لے دے۔ ولے ذکر د اخون عبد الوہاب  
 اکبر پورے یے نام دے کرے۔ او بیارضوانی مرحوم چاہ دے ذکر نہ کوٹو کو مہ  
 وجہ د خیل طرف نہ بیان کرے دے۔ چاہ شاید اخوندرویزہ بہ یوم متشرع  
 عالم ووداہ یے خیال کرے وی۔ چاہ ملا عبد الوہاب چشتیہ طریقہ  
 لری۔ دو جہد اوسماع قایل بہ وی۔ نو د اخوندرویزہ دغہ خیال صحیح نہ دے۔  
 حکم چاہ اخوندرویزہ ہم دچشتیہ طریقہ بزرگ ووداہ خرنک دے پخیلہ  
 سماع نہ خوینولہ۔ او جوش خیل یے پہ ضبط کتب ساتلو۔ او پہ استغراق  
 کتب بہ اوسیدہ۔ دغہ حال د اخون پنجو بابا ہم وودیشکہ اخون پنجو بابا دچشتیہ  
 صابریہ طریقہ مرید وود اخون درویزہ دچشتیہ نظامیہ سلسلے مرید  
 وود نو خدا یی بناہ پوھیری چاہ ولے یے ذکر نہ دے کرے۔“

رضوانی مرحوم تہ دا غلط فہمی د دے نہ ولاہ شوع دے چاہ  
 دے پخیلہ د آئین اکبری“ پہ روایت حضرت مولانا عبد الوہاب د اخون پنجو  
 سنبھلی اوشیخ پنجو سنبھلی پہ نومونو پیر نہ لے دے۔ او پہ تذکرۃ الابرار کتب  
 د دوک نوم د عبد الوہاب سنبھلی پہ محاشی عبد الوہاب مانکراوی یاد شویہ۔  
 اوھر کلہ چاہ رضوانی مرحوم پہ دغہ فرق نہ پوھلہ شوع۔ نو شکہ یے پور نہ

ذکر شرع غلطہ راہی قائمہ کرے دلا۔ بلکہ داچہ رضوانی مرحوم پہ تحفۃ  
الاولیاء صفحہ (علاوہ) کتب د مولانا عبد الوہاب دیو کشر و مرد کر کے  
دے۔ لیکن دھغہ نوم ٹی نہ دے یاد کرے چہ خہ نوم ٹی وو۔ کہ چہ رضوانی  
مرحوم داخوند ریزہ پدغہ عبارت پوہہ شوے وے۔ نو دا بہ ورتہ معلومہ  
شوے وے۔ چہ د مولانا سید عبد الوہاب ددغہ رور نوم عبد الرحیم وو۔  
وہ بہ داچہ ہغہ ٹی کشر ورتہ وو۔ بلکہ مشرر وریٹے وو۔ او دشریعت او  
ضریقت د علمونور ونگے لوئی عالم فاضل مؤلف او مصنف اور وائی پیشوا وو۔  
خوند ریزہ باباچہ ددے دواپر و مشاہیر و بزرگان پوہ کو مولف و نو سہ  
کر پیدہ د فائدے د زیاتوالی پہ خاطر دلتہ درج کوٹے شی۔

### ملا عبد الرحیم مانکراوی

ملا عبد الرحیم مانکراوی دانشمند مدقق دے۔ او یودا سے مزی پیر طریقت  
دے۔ چہ مہربانی لرونکے دے۔ پہ اثبات مذہب د اہل السنۃ والجماعت او  
پہ ابطال د اہل ہوا او بدعت کتب علم منقول (فقہہ تفسیر حدیث) د  
معتبر و کتابون او د تفسیر و احادیث و امامان و عالی برکت د پو لو کتابون و  
مسائل راجع کوئی، او کتابونہ ترینہ تالیف کوئی۔ پدے کتابون ٹی مضامین لیکے دی۔  
کہ ”د البلیغ“ وغیرہ۔ لیکن پہ بعض تالیفات کتب ٹی خٹے کلمات نامناسب  
رح کریدی۔ او پہ بعض امور و کتب ٹی بے فائدے زیار و نہ او بکیفونہ تیر  
کریدی۔ د مثال پہ طور ہغہ چہ دوی فرمائیلی دی۔ مہتر ابراہیم علیہ السلام  
د پذر نوم تاریخ وو۔ او آذر ٹی د ترہ نوم وو۔ ددغہ ددوی نہ سہو کہ شویلا۔  
خکہ چہ یہ تیسر الکلام وغیرہ کتب راوری دی۔ چہ د حضرت ابراہیم علیہ السلام  
د پذر نوم آذر وو۔ چہ تاریخ ہم ورتہ وٹیلے شی۔ ہم رنگہ بلکہ ہغہ مسئلہ  
د چہ دوی فرمائیلی دی۔ چہ ہر خوک چہ دیوے ورخے قوت لری۔ د اختر  
سر سیاہ کول پرے واجب دی۔ نو دغہ مسئلہ د حنفی مذہب نہ دے۔ بلکہ

دامام شافعیؒ د مذهب دکہ۔

دلته دایا دلزل پکار دکیجہ حضرت اخوندرویزاؒ دملاعبد  
الرحیم د قوم سره لفظ د مرنی یعنی پیر طریقت او مہربانی برونگے  
استعمالوی۔ اوور سره چہ دھغری قوت ذکر کوی۔ نوالی دھغری ذرا میلی  
دی۔ اولہ د اچہ سره دے نہ چہ دھغری بہ بعض تالیفاتوئے تنقید  
ہم کرے دے۔ بیا ہم پہ خپوکتا بونو خصوصاً تذکرۃ الابرار کبریٰ د ملا  
عبد الرحیم د دغہ مشہور کتاب "رد البیع" نہ بے شمیرہ حوالے ہم نقل  
کرے دی۔ او د دے کتاب پورہ نوم یے داسے لیکے دے۔ "الردع علی اہل  
الہوا و البیع" او دالوے داسے خبرے دی۔ چاہ دے نہ دمولانا سید  
عبد الرحیم مانکراویؒ د اوجتے علمی او عرفانی درجے اندازہ لگیں لے شی۔

### ملا عبد الوہاب مانکراوی

ملا عبد الوہاب مانکراویؒ دانشمند متفق او فقیہ محقق دے۔ متع اللہ  
المقتبسین بطول بقائہؒ اخوا نمر دہم لہ فاضلانو د دے ایام او یولہ مشاہیر  
د دے مقام نہ دے۔ پہ اثبات د طریقہ شریفہ د شریعت محمدی او بہ اثبات د  
دلائل نقلی او عقلی پہ صحت د سنت احمدی دیر تالیفات او بے شمیرہ تصنیفات لری۔  
او ہم پہ ابطال د قولو اقسامو د باطلو مذہبو نو لہ قسم نہ د قدریہ۔ ہر یہ او ملاحظہ  
وغیرہ ہم نہ دلائل واضح زیات او دیر لہ ہنہ نہ چہ شمار کیں راشی قائم لری۔  
او ہر کلہ چہ د ابہاد را انسان پہ پولو دینی علمونو کیں متبحر عالم دے۔ ہم د  
نثر پہ تالیفاتوئے لاس لری۔ او ہم د شعر پہ تصنیفات او چتہ مرتبہ لری۔ بناء  
پہ بعض تالیفات یے پہ ژبہ عربی کیں دے۔ او بعض پہ ژبہ ہندی کیں او  
کتاب "کنز الدقائق" (د علم فقہ) یے ہم پہ نظم کریدے۔ اسید لرم چہ پہ تحریر  
بلند پایہ د دکہ کیں بہ سہو او خلل لار بیا نہ موی۔ پہ فضل د اللہ تعالیٰ او  
توفیق د ہنہ سرہ۔



حضرت اخوندرویزہ چہلہ کو مو درنو الفاظ و دے دوا پر و رونہ  
 علمی فضیلت تعریف کریدے۔ دیو فاضل ہم عصر مورخ اور روحانی  
 پیشوا دے شہادت نہ دے دوا پر و رونہ و داوچتے دینی علمی  
 اور فانی مرتبے اندازہ لکیدے شی۔ اود دے نہ داہم معلومیری  
 چہلہ سال ۱۰۲۰ھ نہ روستو بیا مولانا عبد الوہاب اکبر پورے نہ راغے  
 دے۔ اود دے رور عبد الرحیم ہم ہلتہ پہ گد و نہ ہزار شی کبھی پاتے نہ  
 دے۔ محکمہ چہلہ روستو مولانا عبد الوہاب چہلہ اکبر پورے کبھی ہر خور  
 تیرا شو دے۔ مولانا عبد الرحیم ذکر و سر نہ دے راغے۔ دے پہ  
 حقلہ بہ دگد و نہ میان کاؤد خاندان دے عالم اولہ زیات تحقیق پکار وی۔

۵ | رضوانی مرحوم لیکلی شی۔ چہلہ مولانا سید غازی بابا پہ موضع د  
 ترکشی کبھی دے مولانا محمد صالح المعروف پہ دیوانہ بابا دے ترور  
 بی بی سر نہ نکاح اوکر۔ اودھے نہ ٹے پہ ۹۳۵ھ کبھی نارینہ فرزند مولانا  
 عبد الوہاب پیدا شو۔ لیکن دے رضوانی داروایت پدے شکل کبھی صحیح  
 نہ دے۔ بلکہ پہ ۹۳۲ھ کبھی چہلہ مولانا سید برہان الدین الملقب پہ  
 سلطان غازی دھند نہ دیوسفز و علاقے تاہ راغے اولتہ ٹے وادہ اوکر نو  
 ددغہ بی بی صاحبہ نہ ٹے پہ ۹۳۵ھ کبھی مشرحوئی مولانا عبد الرحیم  
 پیدا شو و و۔ اود کتاب آئینہ تصوف دے بیان مطابق پہ ورخ دے یکشنبہ  
 (اتوار) نهم تاریخ دے صفر المظفر ۹۳۵ھ کبھی مولانا عبد الوہاب پیدا شو و و۔  
 ددغہ شان رضوانی مرحوم (تحفۃ الاولیاء ص ۱۲) داخون بنحو  
 بابا تاریخ دوفات ۲۴ رمضان المبارک ورخ دے شنبہ وخت دے چاشت سن ۱۰۲۰ھ  
 بیان کر دے۔ لیکن دے پہ مقابلہ کبھی دے آئینہ تصوف دے بیان مطابق  
 ددوئی دوفات تاریخ ۱۳ رجب المرجب ورخ دے شنبہ وخت نہ چاشت  
 سن ۱۰۲۰ھ دے۔ اوہما پہ خیال دے آئینہ تصوف بیان زیات صحیح دے

یہ دے سلسلہ کین دویمہ خبر دے حضرت مولانا محمد صالح المعروف بابا دیوانہ  
 بابا علیہ الرحمۃ یہ حقلہ دے۔ دغہ محمد صالح دے تحصیل صوابی دجائی نوے  
 کلی اوسید ونگو۔ (دالکے نن یہ جلی، جلسی نوم یادیری) اوبیارو ستو  
 دے ٹھائی نہ دے بونیر علاقے تہ تہ و و۔ حضرت سید علی نر مذی پیر  
 بابا علیہ الرحمۃ نہ تہ خرقہ دے خلافت موند لے وے۔ ہر وقت بہ دجذب  
 اوستغراق یہ حالت کین و و۔ یہ دغہ وجہ یہ دیوانہ بابا مشہور شویں۔  
 مزار مبارک تہ دے بونیر یہ سٹل بانہی کین دے۔

یہ پستو مشاہیر و بزرگان کین دیو بزرگ شیخ محمد صالح ذکر  
 موجود دے۔ چہ یہ قام پاندے الکوزے و و۔ دقند ہار یہ جلدک نوے  
 مقام کین اوسیدے۔ او عمر یہ ارشاد اوتد ریس تیرے لو۔ ملا اللہ  
 یار الکوزی دے یہ سوانح حیات کین دے "تحفہ صالح" یہ نوم یوہ تذکرہ لیکے دے چہ  
 دھے تھے حصہ یہ کتاب "پتہ خزانہ" کین نقل شوے دے۔ دے دقند ہار  
 دے بیدار ارشاد بیگ خان (سٹائٹ) معاصر و و۔ ارشاد بیگ دے جلال الدین  
 اکبر دے طرف نہ ترسٹا اٹھ پورے دقند ہار نائب الحکومت (موبیار گورنر) و و۔  
 ددے دے حال توہ پارہ ملاحظہ کیری اکبر نامہ ترک جھانکیری۔ اقبال نامہ۔  
 منتخب اللباب بحث دوقائع قند ہار۔

دے تفصیل یہ رنر کین ممکن دے چہ یہ قام الکوزی شیخ محمد صالح  
 اودغہ مولانا شیخ محمد صالح المعروف بابا دیوانہ بابا علیہ الرحمۃ دے دیو بزرگ  
 نوموہ دی کہ دلخیاں صحیح او کین لے شی۔ نو بیابیلے شوجہ دے مولانا محمد صالح  
 خاندان بہ دے ملک تہ پھرا غلے وی۔ او پچلہ بہ دے دے علم حاصلوہ پس  
 خیل اصلی وطن قند ہار تہ تہ و و۔ اوبیا چہ ارشاد بیگ خان دے سٹائٹ نہ  
 روستو دے پینور بنہر نائب الحکومت مقرر شوے و و۔ نو دے بہ ہم دھوہ سہ  
 دقند ہار تہ وادی پینور تہ بیا رغلے و و۔ اور وستو بہ بونیر علاقے تہ تہ

تشریف ورے وو۔ اوکھ بالمرض حقیقت داسے نہ وی۔ نو بیار ابہ معلوم  
 عوار کی چہ دغہ حضرت مولانا شیخ محمد صالح المعروف بہ دیوانہ بابا علیہ الرحمۃ  
 پہ قام خشوک وو۔ اود اہم ممکن سید شہی چہ دے ہم پہ قام تارن وو۔

درضوائی مرحوم پہ تالیف تحفۃ الاولیاء کتب د حضرت مولانا  
 اخون پنجوباب پہ حقلہ یو خولور وایتونہ داسے دی چہ دھے  
 تصحیح کوئل ضروری معلومیری۔ یور وایت یے دادے رضوائی مرحوم لیکری  
 (تحفہ مٹ) ہرکھ چہ خوندر ویرہ دھیل پیر سید علی بن ہای پیر بابا د  
 وفات (۹۹۹ھ) نہر وستو پیسنورتہ راتو۔ نو اکبر پورہ تہ د اخون پنجوباب  
 د ملاقات دیارہ راغے وو۔ لیکن پہ دغہ وخت کتب اخون پنجوباب د مراقبہ  
 واستغراق پہ حالت کتب وو۔ نو د شاد طرف نہ یے خون پنجوباب اولیدہ و  
 ہرکھ چہ دخیل ستغل نہ یے د دوئی راہین اول مذہب و نہ کتب۔ نو توقف  
 یے و نہ کپڑوان شو۔ خہ ساعت پس چہ اخون پنجوباب راہین ارشو۔ اودے  
 حال نہ خبر شو۔ نو پہ اخون در ویرہ بابا پسے روان شو۔ چہ ملاقات یے ورسو  
 اوشی۔ لیکن د لرے نہ یے چہ اولیدہ۔ نو ہم پہ دغہ لید یو یے اکثرا اوکھ او واپس  
 را اوکھ خیدہ۔ ددے روایت خلاصہ مطلب دادے چہ ددے دواہر و مشاہیر  
 بزرگان و ترمٹہ باقاعدہ ملاقات اوعلی اور وحانی خبرے اترے نہ دی شوی۔  
 لیکن درضوائی مرحوم د اقصیٰ صحیح نہ دے۔ یو خو پہ دے وجہ  
 چہ مولانا عبد الوہاب پہ دغہ بیتہ (۹۹۹ھ) لا اکبر پورہ تہ راغ نہ وو۔  
 اوبلہ وجہ دادہ چہ پہ دے سلسلہ کتب د آئینہ تصوف واضعہ بیان موجود  
 دے۔ چہ :- مولانا عبد الوہاب پہ یو ولسم تاریخ ذی القعدہ ورج دوشنبہ  
 ۹۹۹ھ پہ مقام د قلعا متن (پیسنورینہر) کہ اخون در ویرہ ننگر ہاری نہ  
 پہ طریقہ عالیہ سمر وردیہ کتب بیعت کرے وو۔ چہ روسلو بیاد مولانا  
 عبد الوہاب نہ دغہ سلسلہ اخوند سالاک تہ بیلہ ہونہ نہ شیخ اخوند اللہ داد

چشتی سهروردی (مزارالدہندہ ہیری مالاکنہ ایجنسی) تہ۔ بیالہ  
 ہندہ نہ شیخ اخون محمد صدیق پہلوا ری (مزارشہر رامپور ہندوستان)  
 تہ۔ بیالہ ہندہ نہ حافظ عبدالمقتدر المعروف بہ حافظ الپوری تہ رسیدہ  
 و ۶۔ (دباحت بہ روستو حافظ محمد صدیق دبشتوی بہ تذکرہ راشی)۔

(۲) درضوانی دویم روایت ہندہ نہ (تحفہ مٹا) چہ د اخوند صاحب  
 د سوات د پیر طریقت حافظ محمد شعیب د تور ہیری د کتاب مرآۃ اولیاء بہ  
 حوالہ ۱۲ بیان کریدے۔ چہ حضرت اخون پنہو بابا علیہ الرحمۃ بہ سلسلہ  
 نقشبندیہ کبیر حضرت سیدنا آدم بنوری علیہ الرحمۃ مرید او خلیفہ وو۔

لیکن درضوانی مرحوم داروایت ہم صحیح نہ دے۔ حکم چہ حضرت  
 سیدنا آدم بنوری مشوانی علیہ الرحمۃ بہ تاریخی لحاظ سرہ د حضرت مولانا  
 عبد الوہاب نہ روستو زمانے بزرگ دے۔ او مولانا عبد الوہاب (ولادت ۹۳۴ھ  
 وفات ۱۰۱۸ھ) د وارہ معاصر دی۔ او کہ فکر او کبر و بہ سلسلہ چشتیہ کبیر  
 د وارہ بہ یوہ یوہ واسطہ بانندے د حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی مریدان دی۔  
 یعنی شیخ عبد الوہاب د شیخ جلال الدین تہانیسری بہ واسطہ د حضرت شیخ عبد  
 القدوس گنگوہی مرید دے۔ او حضرت مجدد الف ثانی د خیل والد ماجد شیخ  
 عبد الاحد بہ واسطہ سرہ د شیخ عبد القدوس گنگوہی مرید دے چہ د دے نہ

د وارہ و زمانے یوہ او معاصر معلومیری لیکن ہر گاہ چہ بہ ہند کبیر نقشبندیہ  
 طریقہ مجدد حضرت شیخ احمد سرہندی وو۔ پد غہ وجہ حضرت مولانا عبد  
 الوہاب د غوی نہ بیعت کرے وو۔ د د غہ نہ علاوہ د حضرت مجدد الف ثانی د  
 مشاہیر و مریدانو بہ فہرست کبیر چہ کوٹا نو موزہ درج دی۔ لکہ شیخ فرید  
 مہابت خان۔ اسلام خان۔ سکندر خان۔ حکیم فتح اللہ خان۔ سید محمود اختر  
 سید احمد۔ حضرت خان لودھی۔ مرزا بلال الزمان۔ جباری خان۔ خان جہان  
 قلم خان و غیرہ شول۔ بہ ہنہ کبیر د شیخ عبد الوہاب نو ہنہ۔



کین پیدا شوے وو۔ دھفہ پہ پیدا کید لو دھفہ پلار دے تیکس و رکولو پہنٹائی  
 ہلو و د علاقہ پریندولہ او دھفہ حاشی نہ او تبتید لا۔ دے یو خان سپاہیان  
 وریسہ ہبہ او کپہ۔ لیکن ہفہ دے رایے کابل نہ پورے و تلو کین کامیاب شو۔  
 او دے تیکس ادا کولو نہ بچ شو۔

چہ فکر او کپے شی دے تاریخ یوسفزائی دے بیان پہ دو وجہ ہو

نہ دے۔

۱۔ یو داجہ دے مولا ناسید غازی بابا دیوسفز دے علاقے نہ د کپے  
 کولو کو مہ و جاہ چہ تاریخ یوسفزائی بیان کریدے کہ دھفہ صحیح او منے شی۔  
 نو بیابہ د اہم منل پکار وی چہ حضرت موصوف دے ترکی نہ ہو نہ د تحقیق مطابق  
 پہ ۹۳۳ھ کین یا د رضوانی د بیان مطابق پہ ۹۳۵ھ کین کپے کرے دے۔  
 حالانکہ د رضوانی بیان (تحفہ ص ۱۱۰) دادے چہ مولا نا غازی پہ ۹۵۵ھ کین  
 ترکی نہ پہ کپہ راوتے وو۔ چہ پہ دھفہ وخت کین بیاد مولا نا عبد الوہاب عبد  
 ۱۱ کالہ یا عکا کالہ وو۔ او یوسفز رو رہم و رسرے وو نو پوہ نہ یو چہ د مولا نا  
 سلطان غازی د کپے کولو سرے دھوئی د پیدا کید لو دے تیکس خہ تعلق کید  
 شی۔ ۹۵۵ھ کین رضوانی ہم د مولا نا اخون پنچو بابا د پیدا کید لو پہ موقع د پتہ  
 رو پو دے مطالبے ذکر کریدے۔ لیکن ہفہ بیسی پہ بل رنگ کین دے۔ چہ ہفہ د  
 کالی دھجے دے دھلو دے مصیبت فریبتلو مطالبہ دے۔ چہ دھجس بیان پہ تفصیل تو شوی

۲۔ دویمہ وجہ اے کہ تاریخ یوسفزائی مؤلف دے مولا ناسید عبد  
 الوہاب د والد ماجد سید برہان الدین الملقب بہ سلطان غازی  
 د سیاسی اور روحانی شخصیت اندازہ نہ دے سکے۔ او غازی بابا چہ دھنہ د  
 یوسفز و علاقے تہ او بیاد یوسفز و علاقے تہ یسینورتہ پہ کومہ وجہ راغلے وو۔  
 او ہفہ وجہ رضوانی مرحوم ہم بیان کرے دے۔ او دھفہ پہ تاریخی پس منظر  
 ہلو وغور نہ دے کرے۔ کہ نہ داد و مرزا غلط روایت بہ تہ نہ و بیان کرے۔

د آسانتیا د پاره در ضوایی د بیان هغه د و لیکه چه د د م موضوع سره  
تعلق لری. دلته بیا رانقل کوو.

الف :- د مولانا غازی بابا مشران در وهیکندپه سمنهیل کښ آباد شوی وو.  
هر کله چه په ۱۳۲۰ هکښ د بابر د لاس نه د لودهی خاندان حکومت زوال  
بیامونده. نو د ده والد محترم سید غازی بابا د پنج هزاره په لار د یوسفز و علاقه  
ته راغی. او په ترکی کښ استوگن شو.

(ب) غازی بابا په ترکی کښ چه څه موده تیر کړه. پدغه زمانه کښ یوسفز و  
اولس بالکن بغیان وو. ځکه چه تعلق یی د مغل حکمرانانو سره لرلو. او دست  
پر ورده د بابر او همایون وو. او په دغو ورځو کښ چه هر کله د شیر شاه  
سوری د لاس نه همایون په تښتله باند د هند نه ایران ته لاړ او د هغه  
په ځای باند د شیر شاه سوری د هند بادشاه شو. او کچو خان نو د  
سر د ارد اولس یوسفز د شیر شاه سوری نه باغی وو. نو په دغه وجه  
مولانا غازی بابا په ۱۳۵۸ هکښ په زمانه د سلطنت د اسلام شاه سوری  
کښ د یوسفز و د علاقه نه په کپه مصر په پورته او بیابینو ته راغی.

که د تاریخ یوسفز ایی مؤلف په د د و اړ و جو هاتو غور کړه  
و د. نو و تابه به معلومه شوه و لا چه د مولانا غازی مشران د بهلول لودهی  
په بلنه هند ته تللی وو. چه په هند کښ د اسلامی حکومت بنید و نه مضبوط  
کړی او د حضرت مولانا عبد الوهاب والی صاحب سید برهان الدین د مولانا غازی  
کپه و په چه د سلطان غازی خطاب یی کتل وو. او بیا که چه هند کښ لودهی  
خاندان زوال راغی. او د مغلیه حکومت دوران شو. او بیا په هند کښ سابقه  
حکومت حمایت کوونکو مشاهیر و عالمانو او روحانی پیشوا یانو او قبایلی  
سردارانو له ژوند تیرول گران شول او په دغه وجه یی واپس خپل وطن ته  
کښ راغی. نو د مولانا غازی مشران د سلطان غازی لار هند ته

یوسفز تہ راغے وو۔ اودا یوہ دایسے خبر لہ دے۔ چہ دے گنہ متا نوہ ہم موجودی۔  
 لکھ :- الف :- یو مثال ہفہ د ملک سیف اللہ گگیانی اوملک گدانی گگیانی  
 اود پیر بابا علیہ الرحمۃ د والد ماجد سید قنبر علی دے۔ چہ ہی یون پہ سنہ ۹۳۲ھ  
 کبن خان سر لہند تہ بوتلی وو۔ لیکن چہ پہ ہمایون زوال راغے۔ اوبہ تیسہ ایرا  
 تہ لہار۔ نو سید قنبر علی خیل وطن قندز تہ اود واپس گگیانی ملک ان خیل وطن  
 د واپس پینور تہ واپس راغے وو۔

ب :- دو شہم مثال د پیر و بنان بایزید انصاری د والد ماجد شیخ عبد اللہ  
 انصاری دے۔ چہ پہ جائید ہر کبن د لودھی حکومت د طرفہ قاضی القضاۃ وو۔  
 اود لودھی حکومت د زوال (سنہ ۹۳۲ھ) تہ روس تو خیل وطن کانی کرم وزیرستان  
 تہ تلے وو۔

ج :- دریم مثال د مشوانی ساد اود مشہور تاریخی شخصیت سید غفور شاہ  
 المعروف کپور شاہ دے۔ چہ د سنہ ۹۳۲ھ د انقلاب تہ روس تو د ہند تہ د فضل پور تہ  
 سری کوٹ تہ راغے وو۔ اود لودھی خاندان سر دے تعلق اودے پس منظر پہ  
 وجہ بیار و ستود شیخ عبد اللہ انصاری مشہور تاریخی شخصیت لرونکی  
 فرزند پیر و بنان اود سید کپور شاہ نامور فرزند سید شاہ مراد

دوار و پول ژوند مغلیہ حکمرانان پہ خلاف جد و جہد کبن تیر شہر  
 لیکن داپس منظر چہ رضوانی مرحوم بیان کپریدے اود ہفہ نا سلطان  
 غازی بابا د مغل حکمرانانو تہ نفرت کول واضعہ کیری۔ د اپنیل حائی بانہ سیاسی  
 نوعیت دے۔ ددے تہ علاوہ یوبل پس منظر ہم دے۔ چہ ہفہ سنا علی شیخ  
 محمد اکرم خیل کتاب "رود کوثر" (ص ۱۷۷) کبن بیان کپریدے۔ موصوف ایکی :-  
 "لطائف قدوسی" گنہ و بیان نوہ معلومیری۔ چہ حضرت شیخ عبد القدوس  
 مکنو علیہ الرحمۃ اود ہفہ اکثر مریدان د مغلو تہ خوشحالہ تہ وو۔ ہر  
 کدہ چاہے سنہ ۹۳۲ھ کبنے د بابر و ابراہیم لودھی ترمینہ د بانی بت بہ میلان



کنیں جنگ جوہر شو نو شیخ عبد القدوس گنگوہی د ابراہیم لودھی پہ بیکر  
کنیں موجود وو۔ حضرت شیخ عبد القدوس بچیلہ د افرامیٹل چاہ ابراہیم  
فتح دیو پہ شک کنیں کہ۔ لیکن بادشاہ (ابراہیم لودھی) امر او کو لو چاہ  
تاسو پہ خانہ د شاہی بیکر مگر تیا فرمایے۔ چنانچہ ہر گاہ بابر  
فتح او موندلہ نو حضرت شیخ ہم گرفتار کر لے شو۔ د دوئ سرلا خیل د وک  
مریدان ہم وو۔ ہفہ ہم اوین لے شول۔ د حضرت شیخ عبد القدوس پہ سو  
باندے چاہ د خیل پیر طریقت د لاس نہ کو م د تور رنگ پیکہ پہ سو وو۔ پہ  
ہفہ باندے یے ور لہ غایا او تر لہ۔ او شیخ تہ یے حکم او کر۔ چاہ بیکنیں شاہ  
بیادہ روان شد۔ چنانچہ ہم دغہ شان بیادہ د پانی پت نہ دھالی تہ راو ستلے  
شو۔ اور و ستو بیاد تہ پیرینو دے شو۔ شیخ عبد القدوس گنگوہی د  
لودھی پستو سرے تعلق د خاطر لر لو۔ حکم چاہ د وک او کتل چاہ کو ہیانو  
خصوصاً سکندر لودھی د ہندوستان پہ زمکہ د نوی سر نہ شہزاد اسلام  
سر بلندی کیری دی۔ پدے وجہ حضرت شیخ بہ دے پستو حکمرانا نو پیر  
قدر کو لو۔ شیخ محمد اکرم روستو (مہک) لیکي:۔ د شیخ عبد القدوس گنگوہی  
د وفات (۹۱۵ھ) تہ روستو ہم د افغانانو او مغلو کشمکش جاری رو۔ او پہ  
ہفہ کنیں د حضرت شیخ مریدان احصہ اخیرے وہ۔ موصوف بیکنیں لیکي:۔ (۱۶)  
چنانچہ ہر گاہ شیر شاہ سوری ہم یون لہ شکست ور کر۔ او د ہندوستان نہ  
یے او کنبو۔ نو پہ بعض مذہبی حلقو کنیں پہ ہفہ د خو شمالی اظہار او شو۔ او شیخ  
عبد القدوس گنگوہی مریدان پہ ہفہ کنیں شامل وو۔

د ایں منظر چاہ پور تہ بین شود ابہ پہ بیکنیں کیر:۔ و۔ او فکر بہ  
او کر چاہ پہ د اے حال او کنیں چاہ ہکملہ سید برہان الدین سلطان غازی  
بابا د حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی مرید وو۔ او د دغہ محبوب پیر  
طریقت سرے د عقل حکمرانا نو د لاس نہ د اے سو کشورے وو۔ او بیاد

یوسفز وہ علاقہ کسب ددہ قیام پہ دوران کسب پہ سلسلہ کسب شیر  
 شاہ سوری دلاس نہ ہمایون شکست اوخوہ۔ نوذا بالکل قدرتی خبر  
 وہ چہ سلطان غازی بابا پہ ہفے خوشحالیدلو لکھ چاہے شیخ محمد اکرام  
 دتصریح مطابق پہ ہند کسب دشیخ عبد القدوس ہول مریدان خوشحالہ  
 شری و و اوبل خواتانہ پہ عین دغہ حال کسب چہ کجوخان شیر ستارہ  
 سوری نہ باغی و و۔ او د مغل حکمرانان و وفاداری کے کوئلہ۔ نو د خان کجود  
 کلی ترکئی نہ چہ غازی بابا کپہ او کپلہ۔ نو د ہفے وجہ پنچا روپیہ تیکس  
 ورکول نہ و و۔ بلکہ دغہ تاریخی واقعات و و۔ چہ مٹاسفانہ تاریخ یوسفز  
 مؤلف ورتہ فکر نہ دے کرے۔ او د سلطان غازی بابا علیہ الرحمہ دیوسفز  
 د علاقے نہ د کپے کولو واقعہ کے پہ پیر و نامناسبہ الفاظ بیان کرے دے۔  
 پہ دے سلسلہ کسب د رضوانی مرحوم صفحہ بیان ہم صحیح نہ  
 دے چہ ہر گاہ سلطان غازی بابا دیوسفز و نہ پیدینورتہ پہ کپہ راتلو۔ نو ہول  
 پنچا کسان و و۔ یوئے پلار و و۔ یو د کھیل تپرو و و۔ او د وئے خامن و و۔ بلکہ  
 خرنک چہ مہا پھیل تالیف پینتا نہ شاعران کسب پرے بحث کرے دے۔ (د سلطان  
 غازی بابا د مشیر و سلطان احسن د تذکرہ پہ عین کسب) د سلطان غازی  
 بابا سولہ د خیل خانان اور و نہ و اور بوران اولاد او قبیلہ گدو  
 د نور و کدوے شمیرہ نور خلق ہم و و چہ د ہفوی د نسل خالق نین و رٹ  
 د پلینور پہ شاوخوا کسب آباد دے۔ او کسر مشاہیر بزرگان پکس تیر شویک  
 دلہا یوے بلے خبر تہ اشارہ کوئلہ ضروری معلومیری او ہفہ  
 دادا چہ رضوانی مرحوم پھیل کتاب تحفہ الاولیاء کسب اخون پنور د مہ  
 ولادت د وئے حایہ ذکر کریدے۔

(۱) یو پہ صفحہ ۷۹ باندے او پہ ہفے کسب کے پہ تفصیل سر د اینڈلے۔  
 چہ د وئی ولادت پہ موضع ترکئی کسب شوے و و۔ چہ دغہ مقام دیا حسین

نہ جنوب مشرق طرفتہ واقع دے۔ اونن ورخے پہ کھوانو پھیری یادیری  
(۲) اودویم پہ صفحہ ۳۷۷ باندے۔ چہ دلتہ یے بمجلاً داسے لیکلی دی۔  
"تولد آنحضرت پہ علاقہ دیوسفزایے کبں پہ توابع دالکایے پشاور کبں  
شودے۔"

رضوانی مرحوم چہ یہ دے خپل کتاب کبں ہر قوم را حایہ لفظہ  
الکایے ذکر کریدے۔ دھغے نہ یے مراد دے۔ دیناوارنسہر پہ توابع علاقہ  
جانو کبں ہفہ کچہ پہ آخری سرحد باندے آباد دے۔ لیکن بدقسمتی نہ  
د کتاب "تذکرہ علماء و مشایخ سرحد" مؤلف د نظر نہ د تحفۃ الاولیاء صرف  
تفصیلی بیان نہ دے تیر شوے۔ اوہل خواتہ د ص ۳ د لفظ "الکایے" پہ معنی  
نہ دے پوہہ شوے چہ دغہ فارسی لفظ "الکایے" د عربی لفظ "الغایے" الغایہ  
نہ مفرس شوے شکل دے۔ اود دغہ نا پوہتیا پہ وجہ یے د خپل کتاب پہ  
ص ۷۷ باندے لیکلی دی۔ حضرت شیخ اخوننجو بابا دیوسفزو پہ علاقہ کبں پہ  
موضع "الکایے" کبں پیدا شوے دے۔ چونکہ د موصوف د ابیان صحیح نہ  
وہ دے د پارہ ورتہ اشارہ کوؤل مناسب او کسرے شول۔

### مذہبی خدمات او فیوضات

مخکبں مونبرہ د مولا ناعبد الوہاب حالات پہ تفصیل سرکایا دے عرض بیان  
کرل۔ چہ د دے نامو شخصیت چہ گوم اوچت علمی او عرفانی مقام دے۔ دھغے  
پہ متعین کو لو کبں آسانی پہ لاس راشی۔ اوہر کالہ چہ د معلومہ کرلے شی چہ  
دے د کوم مکتبہ فکر سرے و۔ نو دھغے نہ بہ د دہ د مذہبی علمی او عرفانی  
خدماتو او فیوضاتو اندازہ لگول ہم آسان شی۔

ہر کالہ چہ د معلومہ شولہ چہ حضرت مولا ناعبد الوہاب  
پہ سلسلہ چشتیہ صابریہ کبں د خپل والد ماجد سید برہان الدین  
غازی بابا او د شیخ جلال الدین محمود الفاروق تھانیسری د وار و میر و

یہ دوا کہ دے شیخ عبدالقدوس کنگوھی مریدان و دواویہ طریقہ سہروردیہ  
کسب کیا، اخوندرویزہ ننگرہاری نہ فیض موندے و دوا دے واپر بزرگان  
یہ کہ کہ سرہ داهل سنت و الجماعت عقیدے پیر و کاران، عالمان و مبلغان  
و دوا سانی دیار کہ دے دے واپر و ناہور روحانی و دنیاوی بزر و ندین و نظر و اجود

ادحضرت شیخ عبد القدوس مکنوھی یہ حقلہ مولانا شیخ زکریا الدین  
ادکتاب رشتہ نامہ یہ حاشیہ کیں لیکھی دی۔ حضرت شیخ عبد القدوس  
یہ محمدی اود اہل سنت والجماعت یہ عقیدہ کیں داسے راسخ القدم و۔

وہی حکمرانوں سے ہے۔ محکمہ مینہ و۔ چہ ددوٹی یہ وجہ یہ ہند کیں د اہل  
والجماعت کے عقیدے مطابق د اسلام شعائر کے سر بلند کی حاصلہ شے و۔

۳  
 ادخوندر و نیزهٔ به حمله مفتی غلام سرور لاهوری پمخیل کتاب خزانة  
 الاصفیاء کنس لیکی به دفع ذر نادقہ۔ ملاحظہ اور فرض کنس بہ ہے

ہیرنریات کو کشت کوٹلو۔ اوچہ چرنہ بہ دکوم ملحد یار افضی نہ خبر شو۔ ہفتہ تہ بہ  
یہ شان رسولو۔ ہفتہ بہ یہ ملائمہ کو لو۔ او خلق بہ یہ دہفہ د غلطو خیال اتواو  
فاسدہ عقاید نہ بچ کوٹلو۔ چنانچہ پدے شان سر لہ د اخوندز ویرہ قول روند

دھوہ بدعتی شیخانوں اور پیرانوں کے خلاف جہاد کب تک چلے گا۔ چاہے جو  
 بے باک طریقہ بھی ہو۔ شرعی ترجمان و رکاوٹ۔ اور ان کے خلاف بے باک طریقہ  
 ہم داسے غلطہ ترجمانی کو ٹوٹے۔ چاہے قرآن اور حدیث اور اہل سنت و

الجماعت دائمہ سلف دپیروی پہ ڈائی بہیئے دروہانی مطلق الغائی نہ  
کاراخیستہ۔ اوبدعتونولہ بہیئے رواج ورکولو۔

۳  
 اءمولا ناعبد الوهاب در یم پیر طریقت شیخ احمد سرهنندی مجدد  
 الفانی وو۔ چہ دھنوک ہوں ژوند رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم دست طیبہ دمیج طریقیہ پاہ راروندی کولوکین او درافضیانو

یہ تردید کس تیر شیعہ ہے۔ حضرت امام ربانی پہلا ندیمی درجے طریقہ سوا  
 دھندستان دمسلمانان صلاح کولہ۔ (۱) یوہاچہ د فقیرون، درویشان  
 یوہاچہ جماعت یے تیار کر پوجہ ہفوی خیل ژوند مملی نمونہ کر۔ اونفون  
 تہ یے اسلامی روایات پیش کرل۔ دے غرض پیرا بجد الف ثانی دروہانی  
 کمالا تونہ کارا خیسے و۔ (۲) پہ دوئمہ درجہ کس یے د اہل علم اوسنجیدہ  
 طبقہ پہ دھنوں کس انقلاب راوستلے و۔ اوسیح اسلامی عقاید یے مخلوقہ  
 رسولی و۔ دے د پیرا حضرت امام ربانی د تالیف اوتصنیف پہ ذریعہ د  
 علم اوستدلال د طاقت نہ کارا خیسے و۔ (۳) پہ دریمہ درجہ کس یے  
 ہفہ امیران اوحاکمان چہ خالص سنی مذہبہ و د اہل السنۃ والجماعۃ  
 عقیدہ نرونکی و۔ او د واک اواختیار خاوندان و۔ ہفوی تہ یے د خیل  
 ذمہ وار محسوس کو لو تلقین اوکر۔ اوہفوی یے د اسلام د خدمت کو لو  
 او د مسلمانو د عزت اوحرمت برقرارہ ساتلو د پیرا بجد وجد او یثار کو لو تہ تیار کر۔

چنانچہ د حضرت شیخ اخون پنچو بابا بول ژوند ہم دے خیل نامور

پیرانود عملی، علمی اوعرفانی ژوند پہ رنگ کس رنگ دے۔ دوئی ہم پخیل  
 ژوند کس فقیرانود درویشانویوہاچہ تیار کرے و۔ چہ پہ ہفوی کس  
 دیو خومشہیر و خلیفہ کاوند کر بہر و ستوراشی۔ او پہ دوئمہ درجہ کس یے  
 د یستونخوا د اہل علم اوسنجیدہ طبقہ پہ دھنوں کس د انقلاب راوستلو د پیرا  
 اوعامو مسلمانان تہ د صحیح اسلامی عقاید و بنود لو پہ خاطر یے چہ تالیف  
 اوتصنیف نہ کو م کارا خیسے و۔ دھے پہ حقلہ د حضرت مولانا عبدالوہاب  
 پخیل مہم مؤرخ او پیر طریقت اخوند ر ویرہ تفصیلی بیان بخس  
 تیر شیعہ دے۔ او ہم دغہ د دین حمایت او د اہل السنۃ والجماعۃ عقیدہ  
 د حفاظت جذبہ و۔ چہ د علم اوعرفان د وار و طاقتون پہ زور یے د  
 اکبر پورے اوخوا و شامیدانی علاقو خلق شمسے نوے فقیر د بدعتونو

اؤکمر اھی دلارے نہ بچ کرل۔ اود مہابن نہ تر کابل پورے پہ دے علاقہ  
یے دین اسلام دتجدید او اھیاء دپارکد اسے مبارک کوششونہ اوکسر  
چہ دھنے نیک او بختور اثر ترنن ورے پورے باقی دی۔

حضرت مولانا عبد الوہاب علیہ الرحمہ پہ دریمہ درجہ کے  
چہ دہینو بزگوار نو پیرانہ مسلک اور وحانی طریقے دکار یہ پیر کبر  
زمانے خالص سنی مذہبہ امیرانہ او دواک او اختیار و نو حکمران  
دخیل و مدوار بحسوس کو لو کو م تلقین کرے وو۔ اود دھوئی نہ یے دسیر  
اسلام کو م خدمات اخلاسی و دھنے پہ سلسلہ کنز سداں محمد کدور  
سلطان صدر الدین (مزار مبارک اٹک) دکابل نائب الحکومت نوب مہابت  
مثالونہ ٹھوس کا د و پاندے دی۔ چہ دخیل وخت دا اہم مشاہیر امیران  
او حکمرانان ددوئی عقیدتمند وو۔ اود دوئی دھدایت اور شاد مطابق  
دین اسلام پہ مرستہ کنز تاریخی کارنامے انجام تہ رسوے دی۔

ددوئی دھدایت اور شاد مطابق چہ ددوئی نامور و مریدانہ  
اباسیند، کوہستان، سوات کوہستان، دیر کوہستان، بلوچ کوہستان  
پہ علاقہ کنز کو م بچھاؤ نہ کرے دی او پہ دے پورے ذکر شو علاقہ کو کسر  
دھنے پہ برکت داسلام کو مہ رنچہ خورے شوے دلا۔ دھنے بیان نہ دتاریخ  
کتابونہ دک دی۔ اود دے غزا کا نو پہ فہرست کس د اخوند سالاک ملامت  
علی خان د شورشیند وراج، عمر خان دشوے شیخ جانا، بیٹا کوخان پنجتار  
بلو خان د رچر۔ مولانا نور محمد کاتھی وغیرہ نو مؤثر لافانی شہرت حاصل  
دے۔ چہ داتول ددوئی دسلسلہ ارادات و بنانہ مشعونہ وو۔ اود دوئی پہ  
برکت دشریعت او طریقت دسوز او ساز نہ دک یونوے مجاہدانہ روح  
پسترداب کنز پیدا شو چہ دھنے مثال مشککہ دکا چہ ددنیا پہ بل کو م یونوے  
کنز پیدا شی۔ لکہ دمولانا عبد الوہاب یوفیض موندونکی مجاہد مدوری

اوادیب ملا مست چہ پدے الفاظ کو کس پیش کرے دے۔ فرمائی :-

دَیقین زغرۃ م واغوستہ سپاہی شوم  
دَباور پہ تیغ م غوخ کر ل گمانو نہ  
دَ معرفت لیدہ پہ لاس بد و جنگ کرم  
دَ حقیقت غشتے م خئی تر آسمانو نہ

د مولانا عبد الوہاب مکتبہ فکر ہفتہ مجاہد مست علی خان پیدا کر چہ  
فرمائی :-

ہر چہ واخلی وکفار و نہ تورے :- لہ صورتہ بہ یے پاک ہر خہ کناہ کا  
یوہ شپہ تیرہ پہ حد کفار نہ دے :- کمال و سیر کہ عبادت پہ خانقاہ کا  
چہ پہ حد کفار و مرے لہ تیغ :- خدائی روزی بہ یے دیدار بے اشتباہ کا  
اوس غازیان دی دیر بخشی صافی شینواری :- چہ غزا ہمیش پر نیت د عند اللہ کا  
اودغہ اللہ فی اللہ د غزا کو و نکو دلہ را پیدا کو و یقیناً چہ مولانا  
سید عبد الوہاب ابن سید برہان الدین الملقب پہ سلطان غازی د دینی  
مخدما تو پہ سلسلہ کسب محمود د تاریخ یوزرین باب دے۔

د غہ شان ہر گلہ چہ پہ ۱۰۲۶ھ کسب شہنشاہ جہانگیر د لاس نہ  
د حضرت اخون پنہو بابا پیر طریقت حضرت امام ربانی شیخ احمد سی ہندی  
مجدد الف ثانی د ریاست گوالیار اجین نوے قلعہ کسب بند یوان کر لے شو۔  
پہ دے وجہ چہ شہنشاہ جہانگیر مشہورہ ملکہ نور جہان د دھے رور  
آصف جاہ چہ وزیر مملکت ہم وو۔ دواپہ یے خلاف وو۔ اوچونکہ ترد غے  
نیستے حضرت مجدد الف ثانی د خپلو مکتوبات و اولی دواہ دفتر و نہ مل مل کر دی دو۔  
او پہ دھے کسب یے دمل لاند عقید و پہ پیرہ بے باکی سرہ د کرے وو۔ بلکہ اہل  
بدعت او ملاحدہ پہ رد کسب یے یومستقلہ رسالہ ہم لیکے وہ۔ او د شہنشاہ  
جہانگیر ملکہ او د دھے رور آصف جاہ د اہر خہ نہ شول برداشت کو و لے۔

بل خواتہ دشمنشاه جھانگیر بعض درباری امیران چہ در قص او سو  
 شیدایان وو۔ ہغوی د امام ربانی د نقشبندیہ مسلک نہ سخت بیزار وو۔  
 حکم چہ یہ روایت د شیخ محمد اکرام (رود کوثر ص ۲۲) پہ دے نقشبندیہ مجدیہ  
 طریقہ کتب پہ تمامی اصولی او فروعی امور و کتب د سنت د رسول اللہ مکملہ  
 تابعداری او قبول بدعتونہ پہ کامل طور سرہ اجتناب کو اول شرط دے۔  
 ہم د ہغوی پہ شان زوند تیرول۔ ہم د ہغوی پہ شان اذکار او شغل۔ ہم ہفہ  
 شان د نفس محاسبہ۔ او ہر م خدائی یاد لزل۔ او ہفہ شان د شیخ ادب پہ  
 حائی را دل۔ ہم ہفہ شان کم ریاضت کول او زیات فیوضات خورول۔ د  
 تبلیغ او ارشاد تعلیم کوول۔ د ولایت د کمالاتونہ علاوہ د بنوت کمالات زدہ  
 کوول۔ د ساز او سرود نہ اجتناب۔ پہ قبر و نو د چراغونو بلولو۔ غلافونو  
 غور و لو د زانہ و پہ کنزہ کونزہ کتب شاملیدلو۔ د تعظیم سجدہ کوول۔  
 چاہہ سرہ تپتولو۔ لاس او پینو بنکولو۔ پسنوتہ کتبہ کیدلو د وحدت  
 الوجود سند دے وئیلو د بے پردے سمٹوسرہ خلط ملط سالتو ہر خہ  
 نہ د پریہر حکم وو۔ او د اہل داسے خبرے وے چہ دشمنشاه جھانگیر  
 دربار رافضیہ عقیدہ لرو نو امیرانو چرہ منے شولے۔ حکم چہ ظاہرہ  
 دہ پہ دے مسلک کتب د رسول اللہ د شریعت او سنت مکملہ پابندی کول  
 پکار دی۔ او د اہل ہوا او اہل بدعت د پارہ کران کار دے۔ نتیجہ یے  
 د اسوہ چہ امام ربانی پہ قید کتب و اچولے شو۔

د حضرت امام ربانی د قید کو لو پہ دے واقعہ دشمنشاه جھانگیر  
 ہفہ ہول امیران چہ د سلطنت جھانگیری مختار ارکان وو۔ او بل خواتہ د  
 امام ربانی عقیدہ مند او د اہل السنۃ و الجماعہ د عقیدے منونکی وو۔ لکہ  
 خانخانان، خان اعظم، سید صدر جہان، اسلام خان، نواب مہابت خان،  
 تربیت خان، خان جہان لودھی، سکندر خان، حیات خان، دریا خان د



تول راپورتہ شول بغاوت تہ جو پشول - پخیل منہ کنبے خط اوکتابت  
 اوکر۔ اود دے تولو یہ اتفاق سرہ د کابل گورنر نواب مہابت خان  
 یے پخیل سردار تسلیم کر۔ تولو ورسرہ د فوج او خزانہ امداد اوکر۔ نواب  
 مہابت خان د بدخشان، خراسان او توران د بادشاہان تہ ہم امداد اوغوثیت  
 یہ جہانگیر یے لشکر کشی اوکر دے سکے نہ یے د جہانگیر نوم اوکنبہ۔ چہ  
 خہ وقت جہانگیر ہم د مہابت خان د مقابلے د پارہ د دہلی نہ راروان  
 شونوپورتہ چہ نومونہ یے ذکر شیدی۔ دغاہ تولو امیرانوی بغاوت اوکر۔  
 اوچہ د نواب مہابت خان سرہ یے مقابلہ راغلہ او یہ ہفتے کنبے جہانگیر اوکر۔  
 ہفتہ وزیر اعظم آصف جاہ او ورپسے پخیلہ ملکہ نور جہان د اتول مہابت  
 یہ لاس قید شول۔ او بیا چہ خہ وقت نواب مہابت خان داغوبتل چہ  
 دے درے وار ولہ مناسب سزا ورکری۔ پاحمین دغاہ حال کنبے نواب مہابت  
 خان تہ اوپورتہ ذکر شو تولو امیرانوتہ د حضرت محمد دلف ثانی خطونہ  
 راورسیدل۔ چہ د بغاوت نہ لاس واخلی۔ بادشاہ د قید نہ آزاد کری۔ او ہفتہ  
 اطاعت قبول کری۔ نو یہ دغاہ خطونو کنبے یو خط د حضرت شیخ عبد الوہاب  
 اخون پنچو بابا یہ نم ہم ود۔ اود دغاہ معلومی چہ د نواب مہابت خان  
 پہ دے دومرہ لویہ کامیابی کنبے د حضرت شیخ عبد الوہاب روحانی توجہ او  
 برکت شامل ود۔

د ایقتی خبر دے۔ کہ دالویہ تاریخی واقعہ پہ دومرہ کامیابی سرہ  
 انجام تہ نہ وے رسید لے دے۔ نو د اکبر او جہانگیر پہ زمانہ چہ د ملاحہ  
 جبریہ۔ قدریہ او اہل بدعت د نور د مختلف طریقہ د پیرانوا وازامیالو  
 خلقو پہ وجہ د شریعت اسلام او سنت نبوی د اثر کمولو د پارہ کوم  
 اقدامات کیدل او دغاہ اقداماتو چہ کومرہ دیندار و عالمانو او بزرگانو  
 خصوصاً پینتنو مشاہیر و بزرگانو مخالفت کولو ہفتہ پہ جیلان نو کنبے

اچولے شول۔ لکھ چھہ دے حضرت امام ربانی نہ ورا ندے دے شہنشاہ جھانگیر  
 لاسن حضرت بابا ابراہیم افغانی دے بہر قصور اوسید ونگے چھہ دے چنار پہ  
 قلعه کبیر بندیان کرے شوع و۔ دے نہ لکھن حضرت شیخ سعد اللہ  
 افغانی سر پہی دگو الیار پہ قلعه کبیر بندیان کرے شوع و واور پسے  
 حضرت شیخ احمد سون غور غشتی دگو الیار پہ قلعه کبیر پہ زندان کبیر  
 اچولے شوع و۔ نو پہ داسے حالاً تو کبیر چھہ ہر گلہ چھہ حضرت امام  
 ربانی ہم پہ بند کبیر و اچولے شوع کہ دھے وخت د اہل السنۃ و الجماعت  
 عقیدہ لرونکو امیر انو خصوصاً مولانا عبد الوہاب اخون پنچو بابا  
 پہ برکت اوہمت اور وحانی توجہاتو پہ وجہ جھانگیر تہ مناسب سبق  
 نہ وے و کرے شوع نوں بہ دے بر صغیر پاک اوہند د مذہبی تاریخ  
 شکل یقیناً خاہ بل شان و۔ او د شہنشاہ جھانگیر پہ زمانہ چھہ مغلیہ  
 سلطنت حدود ترکوم کوم حائی رسید لی و۔ پہ ہے پولو علاوہ خصوصاً  
 شمالی ہند کبیر تر افغانستان پورے بہ نن د اہل السنۃ و الجماعت و غہ  
 دور دوران پہ نظر نہ راتلے کوم چھہ نن موجود دے۔ بلکہ دے پہ  
 حائی بہ د اہل بدعت۔ زناد قہ۔ ملاحد لا او حولیہ عقیدہ لرونکو  
 دوران دے۔ او د پستو نخواستہ اہل داران اونگیالی مسلمانان چھہ خرنک  
 نن ورے د اہل السنۃ و الجماعت پہ عقیدہ لرونکو مسلمانان کبیر پہ  
 تولہ دنیا کبیر یومثالی حیثیت لری۔ داحیثیت بہ یے نن نہ و۔ اللہ  
 تعالیٰ دے د حضرت مولانا عبد الوہاب اخون پنچو بابا پہ مزار باند دے  
 انوار و باران اوکری۔ داد دوی د مبارک کو ششونو برکت دے چھہ پہ  
 دے علاوہ کبیر د اسلام مشعل روینا نہ دے۔

دے پور تہ بیان نہ دا اندازہ پہ آسانہ لکیدے شے چھہ دے خواص  
 پروگرام ماتحت د شمالی ہند د پستو علاوہ تہ داسے پیران او مشائخ

راخوارۃ شوی و و۔ چھ ہفتویٰ ذہل السنۃ والجماعت عقیداً نرونگو پنبنتو  
 پہ منع کینے ذہل اباحیہ۔ قدریہ۔ جبریہ۔ ملامتیہ و حولیہ عقید وانکار او  
 مضیلات د پیری او مریدی پہ رنگ کین خوراکول۔ او بدعت پو لو رسمونو  
 لکہ رقص اوسرود او مذہب نہ بے پروائی۔ بے پردگی وغیرہ فحش  
 کار و نولہ ۽ رواج ورکولو۔ ددغہ نمونے یو پیر چھ دھنہ سرمست فقیر  
 نوم و د پینور سرے نزد د اکبر پورے پہ علاقہ کین اوسیدلو۔ حضرت  
 مولانا عبد الوہاب چھ د جہانگیر د غہ پورتنی محم نہ فارغہ شونود د  
 نمونے پو لو اہل بدعت پیرانویہ خلاف ۽ کوششونہ او کپل۔ دوا دی پینور  
 پہ مختلفو علاقو کین چھ کوم کوم خاٹی تہ ذہل بدعت پیرانوا اثرات رسیدلی  
 و و۔ ہنہ ۽ ختم کرل۔ بدغہ سلسلہ کین د سرمست فقیر داکارہ اثراتونہ  
 ۽ د علاقہ پاکہ کپڑا اور وستو بچیلہ ۽ ہم د پینور بھر خواتہ نزد د  
 اکبر پورہ پہ دغہ مقام کین سکونت او فرمایو چھ بیا ہم دلتہ وفات شو او ہم  
 دلتہ ۽ مزار مبارک جو رہ شو۔ علیہ الرحمۃ والغفران۔

### اولاد او مریدان

د حضرت مولانا عبد الوہاب اخو پنچو بابا قدس سرہ د کومو تالیفات او  
 تصنیفاتو ذکر چھ لکھ کین او شو۔ نن پہ ہنہ کین یو کتاب ہم حمونز پہ  
 لاس کین نشہ دے۔ کیدے شی چھ دگدون د میان کانو عالمانوسر ددے  
 کومہ شیخاء موجودہ وی۔ ددغہ نہ را پہ دیخواد دوی د اولاد او مریدانویہ  
 حقلہ معلومات دی۔ پہ تحفۃ الاولیاء درضوانی کین د دوی د خور و حامو  
 نومونہ درج دی۔ یو میان محمد عثمان چھ دہونونہ مشرو و۔ او دخیل والد  
 دوفات نہر وستو سجادہ نشین شو و و۔ دویم سلیمان د ریم لقمان  
 او خورم حاجی فرید الدین چھ د حج کولونہر وستو پہ امیر شریف کین  
 اوسید۔ او ہم ہلتہ وفات شوی دے۔ داخلور وارہ دخیل پلار مریدان

اور خلیفہ کان ود۔ د میاں ابو حامد پہ بیاض کبن د مولانا عبد الوہاب  
د پنجم حوٹی عبد المؤمن ذکر ہم راغلے دے۔

### حضرت شیخ فرید

پدوی کبن خورم حوٹی شیخ فرید الدین د شیخ فرید پہ نوم مشہور وو۔  
حضرت میاں صاحب محمد عمر د تمکنو پچیل کتاب "سیر الاسرار" کبن د  
دلا د ارچے عرفانی مرتبے زیاتہ ستائینہ کرید کاو پچیلوا استاد انوکبن یے  
سما لے دے۔ درضوانی مرحوم د روایت مطابق حضرت شیخ حبیب  
پشاور ی ہم دے حضرت شیخ فرید الدین مرید وو۔ چہر و ستو حضرت  
اخون پنچو بابا مبارکہ سنسلہ د دے حضرت شیخ حبیب پہ ذریعہ شیخ محمد  
مؤمن د ماشو ککھرتہ د ہفتہ نہ حافظ اخوند محمد صلیقی د بستونی تہ د  
ہفتہ نہ حافظ اخوند محمد د عمر زو تہ د ہفتہ نہ حافظ محمد شعیب د  
تور ہیری تہ د ہفتہ نہ حافظ اخوند عبد الغفور د سوات تہ رسیدے  
وے۔ او د اخوند صاحب د سوات پہ ذریعہ د دے مبارک سلسلہ شاخو نہ  
تربن ورچے پورے پہ تہول شمال مغربی پاکستان او افغانستان کبن  
خوارا دی۔

### حضرت شیخ میاں علی

د حضرت اخون پنچو بابا پہ مشرانو مرید انوکبن د حضرت شیخ اخوند  
میاں علی نوم یاد ولے شی۔ دے پہ اصل د ہشتغز د شیر پاؤ نوے ہائے وو۔  
پہ قام مامون نامے یوسف خیل وو۔ تہول عمر یے د خیل پیر سرک تیر شوے  
وو۔ د اوچے عرفانی اور روحانی مرتبے خاوند وو۔ زیارت یے د اخون پنچو  
بابا د مزار د نورختیزے دروازے نہ باہر دے۔ اولکہ چہ لکبن د کو  
شوے دے۔ د خیل پیر پہ مناقب کبن یو کتاب یے یاد کار لیتے دے۔  
روستو د لا حوٹی میاں عبد الرحیم ہم د خیل وخت لوئی بزرگ تیر

شوید ہے چہ زیارتی ہے بہ موضع ہتھارا کین دے ۔  
 حضرت شیخ عبد الغفور عباسیؒ

حضرت شیخ عبد الغفور عباسی المعروف بہ بودا بابا د علاقہ داؤد زائی د  
 موضع پیاری شغاری اوسیدونکے وو۔ د خیل وخت یو صاحب د کمال  
 بزرگ وو۔ دیر مریدان یے لرل۔ حضرت شیخ صاحب دریگی۔ او حضرت  
 شیخ اخوند بابا (د بارخویشخانونیکہ) حضرت شیخ اخوند صاحب د بیستی  
 (د اگلے د موضع اچینی خوانہ دے) او حضرت میاں جی صاحب د موضع مٹی  
 علاقہ داؤد زائی۔ د دوی پہ مشہور و مریدان نو کین ی۔ داسے معلومیری  
 چہ پہ آخر عمر کین د خیلو علاقے تہ تہے وو۔ مزار مبارک یے د تپہ خلیل  
 پہ موضع کوچیان کین د چل گزیان پہ اذیرہ کین دے ۔

حضرت شیخ اخوند سالاکؒ

حضرت شیخ اخوند سالاک پہ اصل د ترکستان وو۔ (یوبل اخوند سالاک  
 چہ پہ قام خٹک وو۔ او د موضع تریہ اوسیدونکے وو۔ ہفتہ د زمانے پہ لحاظ  
 د دکانہ د فکین زمانے بزرگ تیر شوید ہے چہ د اخوند ریزہ پہ ذکرہ کین او  
 پہ تاریخ مرصع کین یے ذکر راغلے دے)۔ د اباسیند کوہستان اوسوان کوہستان  
 وغیرہ پہ علاقہ کین د جہاد کو لو پہ وجہ د اخون پنجو بابا پہ مریدان نو کین د  
 تہ زیارت شہرت حاصل شوی دے۔ اخوند سالاک علاقہ د عرفانی اور دانی  
 مرتبہ لرل و نہ یو فاضل عالم۔ ادیب او مؤرخ ہم وو۔ د دلا پہ تالیفات کین  
 فتاوی عربیہ۔ بحر الانساب او غزویہ زیارت مشہور کتابونہ دی۔ حضرت  
 اسماعیل شہید چہ پہ وادی پلینور کین د کوم اسلامی ریاست بنیاد  
 ایسے وو۔ د ہفت اکو شرعی فیصلے بہ یے دے فتاوی عربیہ مطابق  
 کوٹے۔ (د اخوند سالاک پہ حقلہ ما عبد الحليم اثر پھیل کتاب "پستانہ ٹوٹان"  
 کین پہ تفصیل سرکہ بحث کری دے)۔ دے پہ ۶۶۰ھ کین وفات شوی دے۔

مزار مبارک ہے یہ اباسیند کوہستان کین پہ علاقہ چغوزائے کین پہ کابل گرام  
 نوے کالی کین دے۔ د اخوند سالاک پہ مرید انوکین ملا مست علی خان  
 د شریتن (سمت مشرقی افغانستان) تہ زیات شہرت حاصل شوے دے۔  
 چہ مزار مبارک ہے د خضیر ایجنسی پہ علاقہ شنوار و کین دے۔ او کتاب سلوک  
 الغزات ۷ عالمی اوابی یادگار پاتے دے۔ د سہ سالہ پہ شاوخوا کین وفات  
 شویدے۔ د دیکھو حقلہ د تفصیل د پارہ ملاحظہ کری "پستانہ مورخان"

د اخوند سالاک پہ مرید انوکین بل مشہور مرید د شاہ د ہند  
 بابادے۔ چہ مزار ہے د مردان اوصوابی پہ پوچ سرک باندے دھوئی نوے  
 کالی سرک نزد دے۔ او بل مشہور مرید ہے حضرت اخوند محمد یونس نور  
 معیار دے۔ چہ مزار ہے د خاؤ و ہیرے خواسرک نزد دے۔ (د معیار و  
 موجودہ کالی جنوب طرفہ د کلیانہ پہ مغربی غار) حضرت اخوند شیخ محمد  
 یونس د خیل وخت فاضل عالم و و۔ او حضرت میان صاحب محمد عمر د  
 ممکنہ دینی کتابوں د رس د دوئی سرک لوستلے و۔

### حضرت شیخ میان موسیٰ

د دے نہ علاقہ سمت مشرقی افغانستان حضرت شیخ میان موسیٰ صاحب  
 د بقی کوپ ہم د حضرت اخون پنجو بابا پہ مرید انوکین د اوچتے روحانی درجے  
 خاوند بزرگ تیر شویدے چہ فیوضات ہے تراوسہ جاری دی۔

### حضرت شیخ رحمکار کا صاحب

رضوانی مرحوم پخیل کتاب تحفۃ الاولیاء ص ۳ کین حضرت شیخ رحمکار  
 کا صاحب ہم د اخون پنجو بابا پہ مرید انوکین شمار لے دے۔ لیکن د حضرت  
 کا کا علیہ الرحمۃ د نسو کا کا خیلو پہ تذکرہ کین د دے خبر نہ انکار کوٹل  
 شی۔ او ترکہ مدد لاچہ محقق دے۔ د کا کا خیلو مورخانو رایہ صحیح  
 معلوم ہے۔ وجہ ہے د ادکچہ لکین حضرت اخون پنجو بابا د زندگیاں پہ

پہ کوم ترتیب سر بیان شول۔ دھننہ دا واضعہ کیری۔ چہ درضوائی ہونکہ بیامیج ندے۔  
 چہ در حضرت کا صاحب والد ماجد حضرت سید عبد الملک پہ بہادر خان دہلوی  
 پنجو بیامرید و۔ یاد اچہ ہر گلہ کا صاحب پید اشو۔ نو خیل والدی پہ اور نری کنس نغبتے  
 راو راو خیل پیر طریقت اخون پنجو بابا تہ یم دے اگولو دیار پیش کر۔ جکہ چہ رضوائی  
 روایات خوراج جمع کریدی۔ لیکن دایہ فکر نہ دے کہ عجبہ آخر دتاریخ سر دھن  
 تطبیق خرننگ راتیلے شی۔ ۹ سوال دادے چہ کہ مونہ در رضوائی مرحوم خیل  
 بیام مطابق در حضرت اخون پنجو بابا ولادت پہ ۹۳۵ھ کنس او منو۔ نو دیانہ حساب د  
 حضرت کا صاحب ولادت ۹۸۱ھ پہ وخت کنس بہ د اخون پنجو بابا عمر ۳۶ سالہ و۔  
 اور رضوائی د اہم و بیلی دی چہ اخون پنجو بابا پہ ۹۹۳ھ کنس ابوالفتح قیامی سرید شہ و۔  
 چہ د غوغواضیہ مطلب دادے۔ چہ د کا صاحب د پید اگولو (۹۸۳ھ) پہ نیٹہ  
 چہ ہر گلہ دے لاچنہ د چامری نہ و۔ نو آخر د کا صاحب د والد ماجد پیر  
 طریقت خرننگ شو۔ لکہ در رضوائی د خیل تفصیلی بیان مطابق پہ ۹۸۳ھ  
 کنس لا اخون پنجو بابا پہ روہیل کنس و۔ و۔ علم یم حاصل و۔ او بیاد د کا  
 خیل بیان مطابق د کا صاحب د پید اکید لو پہ نیٹہ پہ اکبر پور کنس مریو  
 ہم نہ و۔ چناچہ دے وجوہاتو لہ مخہ ہر گلہ چہ تاریخ در رضوائی د بیان  
 مرستہ نہ کوئی۔ نو جکہ مونہ او ویل چہ در رضوائی مرحوم رغہ بیامیج ندے  
 چہ۔ کا صاحب والد ماجد اخون پنجو مرید و۔ یاد اچہ حضرت کا صاحب یم پہ  
 اور نری کنس دو ٹی لہ راو یم و۔ بلکہ صحیح قول د اکید لشی چہ حضرت  
 سید عبد اللہ الملک پہ بہادر خان در حضرت اخون پنجو بابا نہ در زمانے  
 مشر بزرگ و۔ او حضرت شیخ رحیم کار کا صاحب علیہ الرحمة در حضرت شیخ  
 سید مولانا عبد الوہاب اخون پنجو بابا قدس سرہ عصر بزرگ

و۔ و۔

علیہم الرحمۃ والغفران وقس سر الغریز

# حضرت سید شیخ محمد طاہر قادری

## بندگی، لاہوری

حضرت سید شیخ محمد طاہر بندگی، قادری، لاہوری علیہ الرحمۃ پہ  
 طریقہ عالیہ قادریہ کیں د حضرت شاہ اسکندر ابن شاہ کمال کہیتی مرید  
 او خلیفہ وو۔ دھغوی پہ حکم سرکے لاہور تہ تشریف راوے وو۔ اود تہ  
 د دینی علمونو درس ور کو لو اود روحانی فیوضاتو سلسلہ یتہ جاری کرے  
 وہ۔ اود ادوئی درو حانی فیض د اسلسلہ ترے لے پورے خور شوق۔  
 د سابق صوبہ سرحد مشہور قوم یوسفزی درانی زائی قبیلے  
 د خان خیلو یوے کورنی پہ ملتان کیں آبادہ وہ۔ دے کورنی مشہور خان  
 ملک کاجو پدغہ زمانہ پہ ملتان کیں اوسیدہ۔ اوہدہ د حضرت سیدنا  
 شیخ محمد طاہر بندگی علیہ الرحمۃ تہ پہ قادریہ طریقہ کیں بیعت کرے  
 وو۔ داملک کاجو د خیل پیر پہ حکم سرکے د ملتان تہ د ملاکنہ ایجنسی د سوات  
 رانیزی علاقے تہ راغلے وو۔ چہ اولاد یتہ پہ اللہ دھنپ اوپ ہیرکے نوے  
 دواہر وکو کیں د کاجو خیل پہ نوم سرہ اوس ۴۴ موجود دے۔ دغہ ملک کاجو  
 پہ ۹۹۴ھ کیں د پستونو تاریخ پہ نوم یو کتاب لیکے دے۔ او د حضرت سیدنا  
 محمد طاہر بندگی پہ اولاد کیں چہ کوم کسان یتہ د خان سرہ د خیل پیر خانے  
 د بزگانو پہ حیثیت د خان سرہ د رانیزی علاقے تہ راوستلی وو۔ د دغہ  
 ساد اتو درے کلیم اوخت د سوات رانیزی پہ علاقہ کیں موجود دی۔  
 دے تاریخی واقعاتو تہ معلومیری۔ چہ ملک کاجو د خیل پیر پہ  
 حکم سرکے د ملتان تہ د ۹۹۴ھ تہ کیں راغلے وو۔ اود دغہ ورسرہ  
 د اہم معلومیری چہ حضرت سیدنا محمد طاہر بندگی قادری د ۹۹۴ھ  
 تہ کیں پہ ملتان کیں وو۔ دھغہ روسو د خیل پیر حضرت شاہ اسکندر



کھیتیای پہ حکم سر لاہور تہ تشریف راوپے وو۔

دغل زمانہ چہ پہ کومہ کنیں حضرت سیدنا شیخ محمد طاہر  
بندگی قدس سقہ پہ لاہور بنہر کنیں ددینی علمونوہ درس اوتدیس  
وعظ نصیحت۔ امر بالمعروف اودقادر یہ طریقے دفیوضاتو خورہ ولو  
سلسلہ جاری ساتلے وہ۔ دلاہور بنہر پہ تاریخ کنیں دسلسلہ عالیہ  
قادر یہ دعوہ زمانہ کنلے شی۔ اودقادر یہ خاندان کنیں مشاہیر بزرگان  
پہ لاہور کنیں موجود وو۔ لکہ:

(۱) حضرت شاہ ابوالمقالی قادری کرمانی متوفی ۱۰۴۲ھ

(۲) حضرت شاہ بلاول قادری لاہوری۔ متوفی ۲۸ شعبان ۱۰۴۴ھ

(۳) حضرت شاہ میان میر بالا پیر قادری۔ متوفی ۱۰۴۵ھ (دتاریخ وفات

مادہ ۱۰۴۵ داجملہ دہ۔ مقتدا پے تحقیق ھ

پہ داسے زمانہ کنیں چہ پہ لاہور کنیں دسلسلہ عالیہ قادر پہ دومرا  
بزرگان موجود وو۔ دخیل پیر حضرت شاہ اسکندر کھیتیای دطرف نہ چہ حضرت  
شیخ محمد طاہر تہ دلاہور مخ تلواوہلتہ دخیلوفیوضاتو دسلسلہ جاری کولو  
حکم تہ چہ فکر اوکرلے شی۔ نوداسے معلومیر کی چہ ہر کلمہ ددوی رو حانی  
درجے اومرتبے سرکے سرکے ددوی ددینی علمونو مرتبہ ہم دیرک اوچتہ وہ۔ نو  
حضرت شاہ اسکندر پچیل روحانی بصیرت سرکے پنجاب پہ مرکز بنہر  
لاہور کنیں دعلم اوعرفان دداروید اسے مشعل رو بنانہ کول غوہستہ۔  
چہ دھغے پہ انوار دپنجاب اوسرحد کوٹ، کوٹ رو بنانہ شی۔ حضرت سیدنا  
محمد طاہر بندگی قادری پہ ۱۰۴۵ھ کنیں وفات شویدے۔ دتاریخ وفات  
مادہ ۱۰۴۵ داجملہ دہ (غیم) مزار مبارک پے دلاہور بنہر دہ کنیں پہ علاقہ  
کنیں دے۔

دحضرت سیدنا شیخ محمد طاہر قادری پہ مریدان کنیں حضرت شیخ

ابو محمد قادری علیہ الرحمہ دخیل زملمے مشہور بزرگ تیر شومے دے چہ مزار  
یہ دخیل پیر د مزار سرے یو کائی دے۔ دے حضرت شیخ ابو محمد بہ مریدان  
کین حضرت شیخ محمد افضل قادری دلاہور نہ موضع کلا نور ضلع کوراسیو  
تہ تشریف ورے وو۔ اوہلہ یہ د سلسلہ عالیہ قادریہ د فیوضات سلسلہ  
جاری کرے وہ۔ کلا نور نوے بنہر یہ ضلع کوراسیو رکن دریاے راوی نہ  
راپدے خوا دینچا کہوس بہ فاصلہ آباد دے۔ اوڈ حضرت شیخ محمد افضل  
قادری کلا نوری علیہ الرحمہ مزار مبارک دے بنہر نہ جنوب طرف تہ بہر  
دے حضرت شیخ محمد افضل قادری بہ اولاد کین حضرت شیخ  
محمد فاضل قادری علیہ الرحمہ دشہ شاہ عالمگیر اورنگ زیب بہ زمانہ کین  
د کلا نور نہ د علاقہ بادی دو آب مشہور بنہر بہالہ تہ تشریف یور یور  
جامع مسجد، اوڈ ہنچے سرے پیوستہ دینی علمون یو کہ لویہ او شاندار مدرسہ  
اوخانقاہیہ جو رکړل۔ اوڈ ظاہری اوباطنی علمون درس اوتلقین شروع  
کړ۔ اوڈ شریعت اوطریقہ پہ فیوضاتوہ دخواو شاعام اوا خاص خلق سر  
فرازہ کړل۔ او بے شمیر کثیر مسلم مقلقیہ د دین اسلام پہ سعادت مشر کړل۔  
د حضرت شاہ محمد فاضل قادری علیہ الرحمہ بہرکت کہول سابق  
پنجاب اوسرحد بہر مکہ سلسلہ عالیہ قادریہ تر لرے لرے خوراک شوی۔ اوڈ  
فروغ ورتہ حاصل شو۔ چہ ددوئی نہ روستو د سلسلہ پہ ”طریقہ قادریہ  
فاضلیہ سرایا د شولہ۔ حضرت شیخ محمد فاضل علیہ الرحمہ بہ سالہ  
کین وفات شوی دے۔ دلفظ (غم عام) نہ ددوئی د وفات تاریخ راختری۔

ددوئی بہ اولاد کین حضرت پیر حسن شاہ دخیل وخت پیر  
لوی فاضل اومحقق عالم اوڈ اوچتے مرتبے عارف وو۔ چہ د بہالہ نہ لاهور  
تہ رانچے وو۔ اوڈ تہ یہ د سلسلہ عالیہ قادریہ فیوضات جاری کرے وو۔ د  
ہقوی نہ روستو حضرت پیر حسین شاہ قادری بہ لاهور کین ہقوی

جانشین و و۔ علیہم الرحمۃ

د حضرت شیخ محمد فاضل قادری علیہ الرحمۃ پہ اولاد کبھی پہ  
کوم خاندان پہ بتالہ کبھی پاتے و و۔ ہغوی ہم د طریقہ قادریہ فیوضات  
خو را و لو۔ د دینی علوم و د درس او تدریس او خانقاہ جاری ساتلو  
د سلسلہ قائمہ کرے و و۔ او د ظاہری او باطنی فیض حاصلونکو  
د پیرہ د لیکر عام انتظام موجود و و۔ د دے خاندان پہ روستو  
بزرگانو کبھی حضرت شیخ نذر محی الدین قادری فاضل علیہ الرحمۃ  
د پاکستان د جو رید لونہ روستو د بتالہ نہ لاہور تہ شریف  
راویے و و۔ او بیا ہم دلتہ وفات شو۔ چہ او بس د ہغوی فرزند  
ارجمند حضرت شاہ بدر محی الدین سجادہ نشین ہے۔ او د لاہور  
سہریہ فیروز شاہ روہ فاضلیہ کالونی کبھی خاندانہ دے۔ او حما  
محسن او مہربان دوست سید آغا عنایت علی شاہ ضیاء جعفری  
قادری پہ سلسلہ عالیہ قادریہ فاضلیہ کبھی د دغہ مرحوم شاہ

نذر محی الدین علیہ الرحمۃ  
مرید او  
خلیفہ د  
ادام اللہ  
فیوضاتہم

## حضرت اخوندرویزہ رحمۃ اللہ علیہ

ولادت \_\_\_\_\_ سنہ ۹۲۰ھ

وفات \_\_\_\_\_ سنہ ۱۰۴۸ھ

حضرت مولانا شیخ المشائخ قدوة العلماء الراسخین زبدة الاولیاء الکاملین شیخ عبد اللہ المعروف بہ اللہ داد اوملق بہ اخوندرویزہ تنگہارہ پاپینی علیہ الرحمۃ یوم مشہور دینی عالم اور وحافی پیشوا دے۔ چہ دلسے پیری بہ روستنی او یو دلسے پیری بہ اولئی نیمہ حصہ کنیں روندے وو او د علم اوعرفان ادب تاریخ بہ میدان کنیں دیر لوی نومے تپے دے۔ او کو مشہور چہ دوی تہ حاصل شہ دے۔ ہفہ دےستو مخابل کو یو عالم اوبرکت تہ نہ دے نصیب شہ۔ شجرہ دلسب تہ داسے دک۔

عبد اللہ (الہداد) اخوندرویزہ بن کدائی بن سعدی بن احمد بن متاکم معروف بہ درغان) بن جیون بن جنتی۔

شہریم نیکہ تہ چہ نومے جیون دو۔ ہفہ بہ لمغان کنیں اوسیدہ۔ ہفہ خوئی متہ دنگہار بہ مہمند را کنیں اوسیدہ۔ دھوئی خوئی احمد دنگہار د شہوار بہ علاقہ کنیں بہ پاپین نوے علاقہ کنیں اوسیدہ۔ دھوئی خوئی سعدی ہم بدغہ پاپین کنیں اوسیدہ۔ اوچہ ہرکہ بہ ملائکہ کنیں یوسفزو وغیرہ قبائیلو خلق د کابل نہ دنگہار بہ لارہ خانہ کوچ وادی پلینورتہ راتل نو دھوئی سرکہ دغہ سعدی چہ بہ تاریخ کنیں بہ شیخ سعدی نامہ مشہور دے۔ یوحائے ملگرے وادی پلینورتہ راغے وو۔ او یا چہ یوسفزو د قبائیلی مشر ملک احمد خان اونور و قبائیلی سرارانو بہ اتفاق سرکہ د ۸۲۱ھ نہ تر ۸۲۹ھ پورے زمانہ کنیں مشہور پینتون مقن شیخ مای علیہ الرحمۃ دتو لو مفتوحہ علاقو ویش بہ تو لو قبائیلو

ہندے د افراد و دشمار پہ حساب کوٹو۔ نوشیخ سعدی لہیہ د منڈیری  
قبیلہ سر لہیہ ویش کنیں حصہ ور کړا۔ د شیخ مای د ویش لہیہ  
منڈیری قبیلہ د موجودہ ضلع پینور د تحصیل چار سدا د د وای  
پہ علاقہ کنیں د خیالی اوسر دریاب نوم سیند و نو تر منجہ د خیالی پہ  
قبیلہ غارہ د سر منج او مروزی نوے کلو خوانہ آباد شوے دہ چہ دے  
قبیہ د نوم پہ مناسب سر لہیہ د غہ علاقہ کنیں یوکل تراوسہ پورے پہ منڈیری  
نامہ مشہور دے۔ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمة د غلہ آباد شوے وو۔  
اوبیاہم د غلہ پہ نوکل پینہ کنیں شہید شوے وو۔ مزار مبارک یے د سیر منج او  
مروزی نوے کلو خوانہ مقبرہ لا کنیں دے۔

د حضرت شیخ سعدی خوی (د اخوند ریزہ والد ماجد) اخوند  
کدائی د غلہ پیدا شوے وو۔ او د خیل والد ماجد د شہادت پہ وخت چہ  
د دشمنانو پہ بند کنیں پریتلے وو۔ دھغ نہ چہ را خلاص شو۔ نو شہ زمانہ  
پس حضرت شیخ کدائی علیہ الرحمة بنیر نوے علاقہ د چغوزی نوے قبیلہ  
مخلو تہ لار۔ او هغوئ ور لہ پخبلہ د اسماعیل خیل نوے کورنی کنیں  
لسر کسانو برجہ ور کړا۔ او هلتہ آباد شو۔ د تاریخونو او تذکرہ د مطلع نہ دا  
صفانہ معلومیر کی چہ آیا د حضرت کدائی د غہ نامو رھوئ حضرت اخوند ریزہ  
د پینور پہ منڈیر و نوے کلی کنیں پیدا شویدے۔ اوکلہ د بنیر د چغوزو  
پہ علاقہ کنیں۔ البتہ زیات خیال دادے۔ چہ پیدا اسٹی یے د بنیر د علاقہ  
دے۔ اوبیاد ور کوئی والی پہ عمر کنیں خولقیما چہ پامچغوز و کنیں وو۔

اخوند ریزہ پہ سلستہ کنیں د تذکرۃ الابراہیم پہ نوم یو کتاب  
تالیف کړے دے د غہ کتاب پہ صلیکی چہ دا وخت حما عمر اتیا کالہ  
دے۔ دھغ نہ پہ قیاس سر د د کا د ولادت کال سن ۹۴۲ھ انذارہ کوٹلے شی.  
مورے د ننگرہار د پاپین د ملک ناز و خان لور و چہ قرارہ نوم یے وو۔

اوپر کرا زاهد کا عابدہ اوصالہ بی بی وک۔ علیہا الرحمة۔ د. اخوندرویزہ  
 پلزار پہ (قدنذر) ترکستان کین ہم خہ زمانہ تیر کپیدہ۔ ہر کلہ چہ د  
 اخوندرویزہ بعض نیکو نو پہ نگر ہار کین عمر تیر کپیدہ۔ پلزار  
 وجہ دخیل نوم سرہ نسبتی نوم "نگر ہارے" لیک، او د پاپین سرکہ د  
 تعلق پہ وجہ ٹان تہ پاپین ہم وائی۔ او ہر کلہ چہ دے پچیلہ د وادی  
 پلینور استوکن وو۔ او مزار تہ ہم پہ پلینور بنہر کین دے۔ دغہ وچہ نہ  
 روستور اتونکی، مؤرخان لکہ غلام سرو رلاہوری پچیل کتاب "خزینہ  
 الاصفیاء" جلد ۱۱ (کین) اور حمان علی لاهوری پہ "تذکرۃ علماء ہند"  
 (۱۵۹) کین ددوی نوم "اخوندرویزہ پشاور" یاد کرے دے۔

حضرت اخوندرویزہ بابا علیہ الرحمة د لویو او مشاہیر استادان  
 نہ سبق وئیے دے۔ لکہ ملا سید مصی احمد پاپینی علیہ الرحمة۔  
 ملا محمد زنگی علیہ الرحمة۔ او ملا سنجر پاپینی علیہ الرحمة شول۔ د  
 ظاہری علمون نہ علاوہ پہ باطنی علمون و او طریقہ کین ہم د کمال  
 درجہ تہ رسید لے وو۔ د ملا زنگی پہ واسطہ تہ د مشہور بزرگ او پیر  
 طریقت حضرت شیخ الاسلام والمسلمین، غواص بحر الاسوار والرموز  
 والمعانی السید علی ترمذی الحسینی المعروف بہ پیر بابا علیہ الرحمة د  
 بنیر نہ لاس نیو کپہ وک۔ چہ بیار وستوہغہ خیل خلیفہ کر۔  
 او خلور طریقو یعنی قادریہ، سہروردیہ، چشتیہ، او کبرویہ کین  
 یے اجازت و رکپ۔ او پہ پنجمہ طریقہ شقاریہ کین تہ ہم خلیفہ او حجاز  
 کرے وو۔

د خزینۃ الاصفیاء د بیان مطابق اخوندرویزہ پہ کال ۱۰۴۳ھ پہ  
 حق رسید لے دے، پہ دے حساب سرکہ ددہ عمر (۱۰۹) کالہ جو پریرک، زیار  
 یے د پلینور بنہر د کینج دروازہ نہ بہر د پلینور بنہر پہ لویہ ادیر کین د

ہزار خوانی نوے کالی سرۃ نزد واقع دے۔ علیہ الرحمة والغفران۔  
 پہ دے دومرۃ اور د عمر کین چہ حضرت اخوند روبرۃ کو  
 علمی، ادبی، تاریخی، مذہبی، تبلیغی کارنامے انجام دے سڑوے دی۔ دھغلہ  
 بخد روستو راتلونکو تو لو عالمانو۔ مؤرخانو و بزرگانو و پہ خصوصیت  
 سرۃ د پستو تریب ادیبانو و شاعرانو ورتہ پہ حیثیت د عالم، ادیب، مؤرخ،  
 صوفی، واعظ۔ مناظر او مبلغ او مصنف سرۃ خراج د عقیدت پیش کریدہ۔  
 حضرت عبدالمقتر نقشبندی، چشتی، سحروردی المعروف د البوری  
 حافظ د دوی پہ حقہ فرمائی۔

لکہ ز پۃ پہ قول پستون دے اخون ایسہ  
 ہمبرۃ ز پۃ کلہ پہ حقوخی خیل پد رزدی  
 د روستو نہانے راتلونکو عالمانو و بزرگانو چہ پخپلویا د استونو کین دے  
 پہ کو مو تعریفی الفاظویا د کریدے۔ پہ هغلہ کین یو خودادی، (۱) د دین اسلام  
 د پۃ (۲) د مذہب اسلام رنڈ (۳) د حق خاوند (۴) فاضل عالم (۵) د اہل ہوا  
 او بدعت پہ مقابل کین د ایمان او اسلام لوی ملاقع (۶) قطب المکنہ و رکن السنۃ  
 و منبع الانوار (۷) شیخ شیوخ الطریقہ (۸) علماء د امور شریعت (۹) مجتہد  
 د جنباتو د وحدت (۱۰) قبلۃ الابراہ نقطۃ الاحرار (۱۱) الشیخ الفاضل والوی  
 الکامل (۱۲) حضرت مولانا اخوند روبرۃ علیہ الرحمة۔

### ابتدائی احوال او نور واقعات

حماد اخیال دے چہ دے بزرگترین ہستی ابتدائی احوال اور زندگی  
 واقعات پہ ترتیب سرۃ بیان کرو۔ نو فائدہ بہ فیض زیاتہ شی۔  
 حضرت اخوند روبرۃ د پلار د طریقہ پہ قائم تاجک دے د مشہور مؤرخ  
 میکستھر د بیان مطابق د تاجک، طایک قوم خلق اربین تائی۔ عرب طائیان  
 یعنی د سبائی نسل خلق دے۔ چہ د سنہ قائم نہ پہ دے علاقہ کین

آباد وو۔ او پہ افغانستان کبں د دیکان او د وادی پینور پہ پخوانی تارخ کبں  
 دهقانان پہ نوم یاد شویدی۔ د دے قوم خلق د مغربی پاکستان پہ مختلفو  
 حصو کبں ترن ورخے پورے آبادی او د دے نه علاوہ په خصوصیت سره  
 د سمت مشرقی او شمالی افغانستان په وادی کنړ۔ لغمان۔ کوہستان۔ ریزه  
 کوهدامن۔ نگاب۔ بجراب۔ پنجشیر وغیره علاقو کبں د اندراب تر علاقے پور  
 تقریباً دیو ویشیت لکھے په تعداد کبں غونډ آباد دی۔ او د سوویت روس په  
 ریاستونو کبں د تاجکستان په نوم یوه علاقہ د دے قوم د خلق موجود کده چله  
 اشتراکی نظام دلانده دی۔ لیکن مسلمانان دی۔ نسلاً عرب دی چله  
 جنوبی عرب نه راغلی دی۔

د حضرت اخوند ر ویزه مور بی علیها الرحمة د سلاطین  
 پنج په خاندان کبں د سلطان تومنا په اولاد کبں وه۔ د اخوند ر ویزه خپل روایت  
 چله د سلاطینو د خاندان په اصل یونانیان وو۔ پدے سلسله کبں حتماً  
 (اثر افغانی) چله نورچه معلومات دی۔ هغه چونکه اوږد بحث غواړی پدے  
 وجه هغه ټول تفصیل م پخپل کتاب "اخوند ر ویزه" کبں بیان کړی ده۔  
 د حضرت اخوند ر ویزه خپل اصلي نوم عبد الله ده۔ او په  
 عامو تذکر و کبں "الله داد" راغلی ده۔ وجه ده د اده چله په هغه نامه د عربی  
 نومونو نه د فارسی ترکیب مطابق د نومونو جوړولو یو عام رواج وو۔ او د  
 د دے عام قاعدے مطابق د عبد الله نه الله داد جوړ کړی شو۔ د یوه داسه خبر  
 ده چله د دے کنړ مشالونه موجود دی، لکه پخپله د اخوند ر ویزه په کورنی کبں  
 د ده دیو خوئی نوم عبد الکریم ده په میاں کریم د یادیری۔ د دویم خوئی ده  
 پیر محمد نوم ده پیر د ادیا دیری۔ د ده په نمسو کبں دیو نمسی نوم عبد الرحیم  
 ده په رحیم د یادیری۔ دغه شان د بایزید انصاری په خاندان کبں عبد الکریم  
 په حای کریم د عبد الواحد په حای احمد د عبد القادر په حای قادر د



د پیر محمد پہ حائی پیر داد. د عبد الخالق پہ حائی خالق داد او د عبد الهادی  
پہ حائی هادی داد نومونه په طور د مثال نمونه په وړاندې دی.

اخوند روزه پخپل کتاب تذکرۃ الابرار کښ (د ص ۱۲۵ تر ص ۱۲۵)

پورې په پیر تفصیل د علم دین د طلب او د علوم معرفت د حصول حالات بیان  
کړيدي. فرمائی چې په ورکوتې والی کښ د طریقہ سنت د تبعولاری د بدعت  
اوناکارۍ کارونونه د بیزاری او د زهد اوریاضت شوق م لرلو په ورکوتې والی  
کښ د احوال و و چه هر رخت به د خلای د ویرې نه په ژړاووم والده  
ماجده به چه هماد پیرې ژړانه تنگه شوه، نو خپره به یې هم را کړه، چه بن  
لوی شوم نو هر رخت په اودس کښ اوسیدل دورخ ژورۍ او د شپې عبادت م  
روزگار وو. د احکام شریعت په حائی راوړل او د خلاف شریعت کارونونه  
خان ساتل م چه اختیار کړل. په دغه راته د زړه صفا یې حاصله شوه او پیر  
خه م اوموندل. او د افغانانو په اصطلاح کښ کامل بزرگ رانه جوړ شو.

کشف راته حاصل شو او د غیب حالات به م مخلوقه بیانول. او په دې بیا  
روستو پوهه شوم چه دغه هر خه چه مالیدل او کوول یې د غیبو خبرې کوول او  
خان بزرگ کښل. دغه ټول د طریقت په نږدېت قدر قیمت نلری، چه خه رخت  
د دین د علمونو خبردار شوم نو د هغه په ذریعه د حقانی وارداتو او شیطانی  
وارداتو ترمنځ م فرق او کړل شو. او د حق او باطل ترمنځ په تمیز کولو پوهه  
شوم، نو نتیجې داسه چه ناشایسته واردات م په شایسته بدل شول. او د  
اهل السنه والجماعت په سمه لاره د تلو توفیق خلا یې را کړ.

د اخوند روزه د خپل بیان نه معلومېږي، چه په ابتدا کښ خه تر

ملا سنجر یا پینې نه یې علم حاصل کړی وو. لیکن باقاعدہ تعلیم او خط و کتابت

یې محلی توب په زمانه کښ د حضرت مولانا سید مصر احمد بخاری نه حاصل

کړی وو. دغه مولانا مصر احمد حضرت سید محمود تارن بخاری په اولاد کښ وو.

انھوں نے روپڑا والی چھ دکانوں میں دلیکواؤلوستلو ابتلاؤکریا۔ نومورچی بی بی  
 شیرینی ویشے والا ابتدائی دلیکونہ اوکریا۔ قرآن مجید کے پہلے یوگال کنس یاد کریں۔  
 اوپہ دو کالہ کنس کے علم دین ابتدائی کتابونہ اولوستل۔ تھ زمانہ کے دولانا  
 جمال الدین اہندوستانی نہ ہم درس اولوست۔ بیاخپل پھوٹی استاد ملا سچو  
 لہ رائے خیل ورتہ کے مرتبہ بیان کرل چھ لہ پھلر روحانی بے قراری نہ پریشانہ  
 یم۔ اوڈ ظاہری علم حصول نہ پس ہم درجہ اطمینان راتہ حاصل شوئے نہ۔  
 غرض داچہا دیپر طریقہ پتلا ش کنس کے دھوئی نہ راہنمائی اوغوبتلا۔  
 ہفہ ورسرہ شو۔ او حضرت شیخ المشائخ سید علی ترمذی پیر بابا لہ شل  
 بانپکے لہ بوتلو۔ دھوئی پہ خدمت کنس چھ حاضر شو۔ نواخوندروپڑا بابا  
 رائے چھ پھل زہد۔ ریاضت۔ عبادت او کشف وغیرہ قول حالات مہوئی نہ بیان  
 کرل۔ ہوئی راتہ او فرما میل چھ بیشک دہستونہ اصطلاح کنس کامل بزرگ  
 درنہ جو پرشویہ۔ لیکن پہ دے کنس یوہ خبر نہ دے۔ او ہفہ دادا چھ دیو کامل  
 پیر راہنمائی نہ پہ غیر چھ درہد اور ریاضت لازہ اختیار کرلے شی۔ دھفہ آخر  
 انجام گراھی وی۔ درہد اور ریاضت کوٹونہ اول دے خبر علم ضرور دے۔  
 چھ درہد اور ریاضت ہفہ بنیادی اصول کو کم دی۔ چھ دنی کو کم علیہ  
 السلام پہ اقوالو افعالو کنس بنو دی شوی دی۔ یعنی مبتدی لہ پکار دی چھ  
 زہد اور ریاضت خالص ہم پہ ہفہ طریقہ سرہ اوکری کو مہ طریقہ چھ د  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہ علمی و عملی تعلیماتو کنس بیان شویا۔ انور  
 درویرہ فرمائی۔ چھ دے نہ پس نورضحتونہ کے ہم راتہ اوکرل۔ دتوبے  
 تبدیل کے راہنہ اوکر۔ دجھے سرہ نونج گزارل۔ دایام بیض روٹہ نیول۔  
 صلوٰۃ آواین گزارل۔ اوڈ نور و واجب اوستواد کو لوہدایت کے راتہ  
 او فرما میل۔ اگرچہ پہ دے تولو عبادتو نو باندے دور اند نہ ہم چیر  
 پہ کلکہ عمل کو لو۔ لیکن حضرت پیر بابا دقاع کے پہ مطابق دے امراتہ فرمائیے و۔

اخوندرویزہ پنچہ کالہ داحکام شریعت مکمل پابندی دغہ وظائف چہ  
 پہ حائی راویل۔ نویاد حضرت سید مصر احمد پہ وسیلہ سرکے حضرت پیر  
 بابا تہ درخواست اوکریچہ اوس ذکر الہی تلقین ورتہ اوکری۔ اخوندرویزہ  
 پہ یوبل حائی کین ددے وضاحت داسے کریدے چہ دپیر بابا طریقہ دکار  
 داوچہ اولیٰ مریڈ نو تہ دشریعت بیعت کولو اوچہ مریڈ پہ دشریعت  
 پہ تلووا حکماواستقامت اووندہ نو حالہ بہیے ورتہ دطریق بیعت کولو۔  
 او عامہ قاعدہیے داوچہ دطریق بیعت بہیے دیروکو و خلو کولو۔ اوچہ  
 پہ چاکین بہ ددے دروند بارد سنبا لولو او پور تہ کولو اہلیت نہ وو۔ ہنہ  
 تہ بہیے داراز نہ خرکند لو۔ دابہیے فرمائیل چہ دیوالہی امانت دے۔ اودا  
 فقط ہنہ کسانو تہ سپارل پکاری چہ شوک یے ساتے شی۔ بہر حال  
 پیر بابا دیورہ تسلٹی نہ پس د اخوندرویزہ درخواست منظور کر۔ اور چہ  
 پہ درجہ یے ورتہ پہ سلسلہ چشتیہ۔ سہروردیہ۔ قادریہ۔ کبرویہ۔ شطاریہ  
 کین اجازت او خلافت ورکر۔ او پد غہ منج کین د تصوف د علم حاصل لو ہدایت  
 یے ہم ورتہ کرے وو۔ اود علم تصوف دیو مشہور کتاب "جام جہان نما" د  
 مطالعے کولو بنود نہ یے ورتہ کرے و۔ چنانچہ اخوندرویزہ بابا دغہ  
 "جام جہان نما" دیوان دخواجہ قاسم لمحات اولو امح دجامی اونور تصوف  
 کتابو نہ دپیر بابا نہ اولوستل۔ اود و مرکا کمال یے پکین حاصل کرچہ رستو  
 یے پچیلہ د "ارشاد المریدین" پہ نوم یو کتاب تالیف کرچہ پہ ہنہ کین یے د  
 کتاب "جام جہان نما" قول تصوفی مطالب پہ زیات واضح شکل کین بیان  
 کرل۔ اود دہ پہ پیری کین ددہ نامور فرزند یعنی میان کریم داد ولد اخوندرویزہ  
 پہ "جام جہان نما" باند یے یوہ دیرہ فاضلانہ شرح اولیکلہ (خو ورتے کیری  
 چہ ما اثر افغانی د میان کریم داد پہ دے کتاب شرح جام جہان نما باندے  
 یوہ مبسوطہ دیباچہ لیکلہ دے)

ھر گلہ چاہے اخوندرویزہ دپیر بابا پہ صحبت کیں دطریقہ او معرفت پہ  
علم نو کیں دکمال درجہ حاصلہ کرلے۔ نو ذخیل پیر طریقت پہ منکر تیا کیں  
دعلم ظاہری او باطنی پہ اشاعت او تبلیغ کیں مصرف ستو۔ او دپستونخوا  
پہ کوت کوت کیں داہل السنہ والجماعۃ د عقیدے مطابق عوامو او خواص  
نہ یے امر معروف او نہی عن المنکر شروع کرو۔

د اخوندرویزہ پہ محکمیں دوہ کارونہ وو۔ بو د اہل ہوا  
او بدعت مقابلہ کوئل۔ عوام دھتوئی دغلطو عقیدو د اثر اتونہ بچ کوئل او دویم  
د اہل السنہ والجماعۃ د عقیدے تبلیغ او نشر و اشاعت کوئل۔ د اخوندرویزہ  
د دے کارونو پہ ضرورت او اہمیت باندے او دچہ چہیلہ زمانہ کیں بہرشتیا  
سیرا د دین اسلام کو عظیم الشان خدمت کریدے۔ دھتے پہ قدر او قیمت  
باندے سرے ہالہ پوہیدے شی۔ چہ د دلا پہ زمانہ کیں د اہل سنہ  
الجماعۃ پہ خلاف د نور و عقیدو لگہ قدریہ۔ جیریہ۔ ملا متیہ۔ حلو لیہ  
وغیرہ عقیدو و خصوصاً باطنیہ فرے کو عالمان۔ بزرگان او اصیان وو۔

اول دھتے پہ پورہ حقیقت باندے خبر دا شی۔ او داوڑا معلومہ شی چہ بنیادی  
طور پہ دغہ پورہ ہوو عقیدو کیں مغربہ خہ خیز دے او کہ اخوندرویزہ او دے  
شیخ طریقت پیر بابا د اہل السنہ والجماعۃ د صحیح اسلامی عقیدے پہ حمایت  
او مدافعت کیں کوششونہ نہ وے کرے۔ نو چاہن بہ دپستون قوم پہ مذہبی  
اعتبار سرے خہ حال وو۔ اخوندرویزہ والی کہ بالغرض پہ دے زمانہ کیں حضرت  
شیخ المشائخ پیر بابا علیہ الرحمۃ ہدے ملک کیں موجود نہ وے۔ نو معلومہ نہ کہ  
کہ یوفردلہ افراد نہ ہم مسلمان پاتے سوئے وے۔ د اخوندرویزہ دے وینا د  
حقیقت معلومہ لوڈ پارہ ہم مونہلہ دھتے زملے او دھتے پہ پس نظر باندے  
غور بکار دے۔ د دے غرض دپارہ پہ اول دایو خوش خبرے پہ فکر کیں او ساقو  
چہ مطلب تہر سیدال آسان شی :

انہوں نے خبر لے کر داد لا۔ چہ برصغیر پاک و ہند تہہ اسلام دے دینا اور پیغام  
 اکبر دے اعیان اور مبلغن دے طرف دے مغرب نہ پہ ہفتہ لارہ راغلی دی۔  
 چوتہ چہ پستانہ قبایل آباد دی۔ دغہ شان پہ مسلمانانو کین چہ روس تو  
 کوئے نورے فرقی پیدا شویدی۔ چہ پہ ہفتے کین قرامطہ، باطنیہ، رافضیہ، قدلیہ  
 جبریہ، حلویہ فرقی پہ خاص طور سرکہ ذکر قابلہ دی۔ دے دے تو لو فر قو  
 داعیان اور مبلغان ہم پہ دغہ لارہ راغلی وو۔ داتوے فرقی چہ پور تہہ یے نومونہ  
 ذکر شول۔ دمسلمانانو دہفتہ صحیح اور حقہ دے اور جماعت نہ خلاف دی۔ کوئے تہہ  
 چہ اہل سنت والجماعت دہہ ویلے شی۔ اور قرآن، حدیث، فقہ اور جماعت دامت  
 دخیل دین داسلام دپارہ مشعل را ککری، اور بنیادی طور دہننی، مالکی،  
 حنبلی، شافعی، حنوفی اور ہر حق مذہب نو پیر و کاران دی۔

ظاہرہ دلا چہ تبلیغی مہموندہ ہم لگہ دعامر سیاسی مہموندہ پستان  
 پہ قلم قدم ورنہ دی۔ دے پہ بنا دمسلمانانو دہر خورہ مختلفو  
 فر قو داعیان اور مبلغان چہ پہ برصغیر اور ہند کین دخیل عقیدہ و اثراتو  
 خورہ ولوکوشش کریدے۔ دہفتہ دپار تہہ اول دپستونخوا پہ علاقہ کین  
 چیلے جو پے مضبوط کریدی۔ اور بیا روس تو پاک اور ہند خاورے تہہ ور شریک  
 کریدی۔ دتاریخ پہ کوم دور کین چاہیو خواتہ دشرقی اور مغربی پستانونخوا  
 علاقوتہ اور پے دبرصغیر پاک و ہند علاقوتہ ددغہ مختلفو فر قو مثلاً  
 قرامطہ، باطنیہ وغیرہ داعیان اور مبلغان را خوارہ شری وو۔ دتہ چیلے  
 پنج مضبوط کریدے وی۔ اوچہ کوم مسلمانان و و ہفتہ دے بدعت اولیاد پہ  
 لا کاروان کریدی وو۔ نوبل خواتہ دتاریخ ہم ددغہ دور کین داہل سنت والجماعت  
 عقیدہ لار و نکو عالمانو و نیز ککون مشہور مرکزی مقام بغداد وو۔ دغہ خائی  
 تہہ دوئی ہم دماوراء النہر، خراسان اور ہند طرف تہہ توجہ را و کر خولہ۔  
 یقارہرات اور غزنی، پٹنور، لاہور اور مسلمان تہہ دخیل تبلیغان و دپارہ

مرکز و نہ اوکریحول اویاددے مخایونونہ داهل سنت والجماعت مشاہیر  
بزرگان لکھ سید محمد کیسودراز اول۔ سید محمد طاہر تارن۔ سید محمود  
تاج الدین۔ سید علی ہجویری وغیرہ چھ مخکین نے ذکر راغلی دے دپورتہ  
ذکر شو و ملکونو مختلفو علاقتہ متوجہ شول۔ او اہل بدعت چھ کوم  
ناکارا تعلیمان حواریہ کپری و و۔ د خدائی مخلوقی دے د غلطو عقید و او  
ناکارا تعلیمات و ناکارا اثرات و نہ بچ کرل۔

د اہل سنت والجماعت او د اہل بدعت د مختلفو فرقو تر منجہ چھ کوم  
مذہبی کشمکش او جدوجہد تیر شویدے۔ او د ہفے چھ کوم تاریخی اثرات او  
نتائج و و۔ او بعض اثرات نے د اخوندرویزہ ترمانے پاتے و و۔ او اخوندرویزہ  
لکھ د اہل سنت والجماعت د نور و بخوانو او ہمعصر و بزرگانو پشان د ہفے یہ  
مخلاف کو ششونہ کپری دی۔ د دے یہ حقلہ ما پچیل کتاب "اخوندرویزہ"  
کین یہ تفصیل سرک بحث کرے دے۔ چھ دلتہ یہ اختصار سوا اشارہ کول ورتہ مناسب  
گنرو۔ یہ تاریخی اعتبار سوا دے د مذہبی کشمکش واقعات مو بزو یہ  
حاور و طبقا تو تقسیم کو وے شو۔ (۱) د قرامطہ او باطنیہ فرقو دور (۲) د  
قدریہ۔ جبریہ۔ حولیہ فرقو دور (۳) د وجودیہ اباحیہ فرقو دور (۴) د  
رومانیہ۔ حولیہ۔ باطنیہ دور۔ پلے ہر یو دور کین چھ د اہل سنت والجماعت  
د مسلک کو مشاہیر و بزرگانو دین اسلام خدا متونہ کپری دی۔ ورسرہ  
ورسوا بہ یہ اختصار سرک ہفے تہ ہم اشارہ او کرے شی۔

### (۱) فرقہ قرامطہ او باطنیہ

د فرقہ قرامطہ او باطنیہ د ابتدا و وضاحت د اسے دے۔ چھ د حضرت سیدنا امام جعفر  
مہادی رضی اللہ عنہ نہر و سترو شیعہ کان دولا دے شول۔ یوے دے حضرت  
سیدنا امام موسی کاظم ابن سید امام جعفر مہادی خیل امام تسلیم کر۔ او پلے  
ہے حضرت سیدنا امام اسماعیل بن سید جعفر مہادی خیل امام تسلیم کر۔

بدغہ وخت کبھ داد واپلا دے جو پید لے سیدنا امام اسماعیل شہید شوو۔  
 بدے وجہ دھغہ پہ حاتے دھغہ خوئی سیدنا محمدیے امام تسلیم کر۔ بیادھغہ  
 جانشین سیدنا احمدوفی اوکر خولے شو۔ دھغہ ناہر وستو سیدنا محمدتقی  
 الحیب۔ دھغہ ناہر وستو سیدنا حسین الرضی او دھغہ ناہر وستو سیدنا  
 عبد اللہ (عبداللہ) المہدی جانشینان شول۔ دغہ سیدنا امام عبد اللہ  
 المہدی افریقی تہ پہ کہہ لاپ۔ اوہلتہ یے د خانان "بنی فاطمہ پہ نوم د فاطمی  
 سلطنت بنیاد کیس نو دے او پہ خیلو شیعا کا نو یے د فرقہ اسماعیلیہ "نوم کیس نو د  
 روستو دے فرقے دیو منظم خفیہ تحریک شکل اختیار کر۔ چہ دھغہ پہ وجہ ورہ  
 فرقہ باطنیہ (خفیہ انجمن) ویلے شو۔ ۱۰ عبد اللہ المہدی خیلہ دلہ دیو منظم  
 تحریک پہ شکل سر (د بغداد د عباسیہ خلافت پہ خلاف) پہ لڑے د نیا کبھ  
 خوراک کرے۔ او ہولو اسلامی ملکونو تہ یے خیل داعیان اولیہ پہ چہ پہ ہغے کبھ  
 پہ سنہ ۲۷۰ھ کبھ د عبد اللہ ابن عمر ہباری والی سندھ (مغربی پاکستان)  
 پہ زمانہ کبھ ہیثم نو یے یو داعی یے سندھ تہ ہم راہیہ لے وو۔ لیکن ہغے میاں شہ نو۔  
 د اسماعیلیا نو اولے مرکز پہ شام کبھ وو۔ بیاپہ افریقیہ کبھ قیرو  
 او بیامہد پہ یے مرکز شو۔ او دھغہ حائی نہ تول احکامات یے جاری کیل۔ او بیپا  
 چہ پہ مصر کبھ د فاطمی خانان "بنیاد کیس نو یے شو۔ نو دے ملکونو تہ بد داعیان  
 د مصر تہ راہیہ لے شول۔ او د باطنیہ تحریک کا د گناہ بہ پتی پہ تہ کار کو لو د سنہ  
 ناہر سنہ ۳۰۰ھ پورے ہر گلہ چہ پہ خراسان او مغربی پاکستان کبھ د طبقات نامری  
 (صک طبع کلکتہ) د بیان مطابق د فرقہ باطنیہ مشہور شاخ قرامطہ پورہ اثر و  
 رسوخ حاصل کر۔ نو پہ سنہ ۳۰۰ھ کبھ د مصوف فاطمی خلیفہ العزیز باللہ پہ  
 زمانہ کبھ جلم ابن شیمان پہ طور د داعی دلتہ راہیہ لے شو۔ ہغہ د خراسان  
 پہ لارہ ملتان تہ اور سیدہ۔ پہ حکومت یے قبضہ او کرے۔ پہ ہغہ زمانہ پہ خراسان  
 کبھ چہ کو موہنتنو دبا یلو قرمطی عقیدہ قبولہ کرے وک۔ خضو دودھی قبیلے

مُخَنّے خَلَقُوا۔ نو چونکہ مجلم ابن شیبان د دوی پہ ملان تر د ملتان د اہل سنہ  
والجماعت د ابن مُنّیہ خاندان د حکومت تختہ آ رہے وے۔ بد غہ وجہ  
چہ ککہ مجلم ابن شیبان مر شو۔ نو دھقہ پہ حائی شیخ حمید لودھی (نرپی)  
د ملتان بادشاہ شو۔ ور پے دھقہ حوی نصرباد شاہ شو او پہ ہقہ پے د  
ہقہ حوی ابو الفتح داؤد لودھی بادشاہ شو۔

دہلو موثر خینو پہ دے اتفاق دے۔ چہ د فرقہ باطنیہ د دغہ حضوی  
شاخ قرامطہ پیر و کاران محمدان وو۔ ہم دغہ وجہ دہچہ سلطان محمود  
غزنوی علیہ الرحمۃ پہ سال ۴۱۰ھ کبھی د شیخ حمید لودھی پہ منسی ابو الفتح داؤد  
لودھی بانڈے حملہ کرے وے۔ او د قرامطہ طاقت ہے ختم کرے وو۔ د چاہہ ہے  
لاس او شپے پرے کرے وو و حوک ہے قتل کرل، او حوک ہے قید کرل۔ چہ بد غہ  
قید یو کبھی شیخ ابو الفتح داؤد ہم شامل وو۔ غزنی تہ بنیوان ہے پوٹھوو۔ او  
ترموکہ د غزنی پہ غورک نوم مقام کبھی بنیوان وو۔ پہ تاریخی اعتبار سرکادیو  
مسلمان بادشاہ د طرف نہ د اہل بدعت پہ خلاف داو لے جہا د گنرے شی۔  
حضرت پیر بابا او حضرت اخوند ریزہ چہ بار بار کومہ خبر لکولہ چہ افسوس  
چہ ٹو تر۔ پہ زمانہ حوک مسلمان بادشاہ نشتہ دے چہ د اہل بدعت نہ  
زور ختم کرے۔ ہقہ ہے د سلطان محمود دے جہاد تہ اشارہ کولہ۔ حکم چہ د دوی  
د زمانے بادشاہ اکبر پچلہ د دین اسلام پہ مقابلہ کبھی پو تہ طریقہ جو کرے  
وے۔ چہ پاد دین الہی یاد برے۔ او دھقہ نہر و ستو جہا نکیر ہم د بد قسمتی نہ  
دھقہ خلقو سر پرستی کولہ۔ چہ ہقہ د وحلا الوجو قایل وو۔ لکہ شیخ عیسیٰ  
مشولے وغیرہ شول۔ او دھقہ چاسرے ہے سختی کولہ چہ حوک پلخہ اہل سنہ  
والجماعت وو۔ لکہ شیخ ابراہیم بابا شورانی خوشیکی۔ شیخ احمد سرین غورشی  
او شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی  
علیہم السلام رحمة سؤل۔



## (۱) حضرت شیخ رضی لودھی علیہ الرحمة

د احبہ چاہے قرامطہ اہل بدعت اور ملحدان وو۔ او پہ ہفتہ زمانہ چاہے کومد  
اہل سنت والجماعت علماء اور مشائخ وو۔ ہنویٰ ہے ہفتہ شان مخالفت کو لو  
لکھ چاہے اخوندرویزہ دخیل زمانے د قرامطہ عقیدہ لرونکو اہل بدعت اور ملحدان  
مخالفت کو لو۔ ددے دیارے (دشیخ نصر لودھی حکمران حکومت ملتان ترقہ دعویٰ)  
حضرت شیخ رضی لودھی دیوار د نظم یو خوشنور نہ دلتہ درج کو وچاہے دانظم  
یے شیخ نصر لودھی تہ لبرے وو۔ ہفتہ شعرونہ داری۔

دالحاد لور تہ دے ترپیل : کر و دے جو بن و کور او  
موز۔ رونر کہ پہ زیارونہ : تاپہ تور و تور او  
لرعون ولے کر وھیلے : چاہے دے کو بنے اپاوہ :  
ہفتہ کر و دے اوس اپہ کر : چاہے پلر و دے رونپا و :  
لودھی ستاپہ نامہ سپک شو : کہ ہر خوشنور ناوہ  
نصرانہ موئے لہ کمانہ : لودھی نہ یے پہ کاوہ  
محمود دغدادہ ستالہ کر وھ

## دور حلو ی پہ رعنا و

ظاہرہ دکا چاہے اگر چہ سلطان محمود پہ سنا گئے کین د قرامطہ د حکومتی طا  
قتم کرے وو۔ لیکن ددے فرقہ د عقیدے او خیالات وخلق پدے ملک کین  
پاتے وو۔ او چاہے ژور نظر ورتاے او کتے شی، د فرقہ روشانیہ پہ مسلک  
اعمال و افعال دعوت و طریقہ دکا کین د قرامطہ فرقہ دوسرے پہ شمار  
آثار پہ نظر راسخی چاہے دھتے نہ انکار گول گران کار دے نواخوندرویزہ بہ د  
اہل بدعت اور الحاد فرقہ پہ خلاف تبیغ د جہاد کو لو۔ یو پہ ہفتہ کین د فرقہ  
ولا۔ او د پیر تاریکی نہ علاوہ نور کین داعیان یے پہ دے ملک  
کین موجود وو۔

## (۲) دَ قَدَرِیَہ جَبَرِیَہ حُلُولِیَہ فرقتے

دَغَزَنوی سلطانانوانہ روستو چہ دَغُوری سلطانانودور راغے نو دوی  
 ہم د اهل سنت والجماعت د عقیدے پیروکاران وو۔ اود دوی پہ زمانہ  
 بے شمیرہ علماء اوشایخ د هزارسان اومغربی پاکستان علاقہ راغلی ود۔  
 لیکن دَغُوری خاندان د کمزور تیا پہ زمانہ کبیں د سابق صوبہ سرحد  
 اوقبا ٹیلی علاقہ زمکہ د قدریہ جبریه اوحلولیہ فرقتہ راغلی ود  
 د اهل بدعت اوالحاد فرقتے دی۔ دومرہ بے شمیرہ مبلغان راغرا شول چہ  
 پہ مخصوصیت سرکہ د پستون قوم د گمراہ کیدلو یوہ عظیمہ خطرہ پیدا اتر  
 داد سنہ ۶۵ھ نہ تر سنہ ۷۷ھ پورے واقعات دی۔ بدغلستان حالاً تو کبیں د  
 حضرت سیدنا محمد طاہر تارن پہ شپہریم پست کبیں سے حضرت سید محمود  
 علیہ الرحمة اود ہفتہ پنچہ کامن میدان تہ را ووتل۔ اود بدعت اوالحاد  
 ودغلہ عظیم سیلاب مقابلہ یتے اوکرلہ۔

## پنچہ پیران علیہم الرحمة

حضرت سید محمود علیہ الرحمة چاہ د حضرت سیدنا محمد طاہر تارن  
 پہ شپہریم پست کبیں منسو وو۔ اود حضرت مولانا عبدالوہاب پنجو بابا پہ لسم  
 پست کبیں نیکہ وو۔ د مد ارغستان نہ وادی برمل تہ اوبیاد ہفتہ خائی نہ ولایت  
 پاپین تہ راغلی وو۔ د موجودہ مغربی پاکستان علاقے تہ د دہ پنچہ ملان  
 د دین اسلام د تبلیغ اود قدریہ جبریه اوحلولیہ اهل بدعت فرقتہ ناکارہ  
 اتراتونہ د مسلمانان اود عقیدہ پنج کو لو د پارہ راغلی وو۔ د دوی د تبلیغ اوتونہ  
 مرکز پینورینہر جنوب مشرق طرفتہ د هزار خوائی اوبہادر کی تر پنچہ  
 اود اخوند ریزہ د مزار سرکہ نزد ے جنوب مغرب طرفتہ چہ پہ کوم خائی  
 کبیں وو۔ نن ورختے د دوی د عبادت اواسٹو کبے بدغلہ مقام باند عزیارت  
 جو رو ے۔ اودغلہ د پنچہ پیران پہ مزار مشہور دے۔ د دے پنچہ پیران د

چیلے اور عبادت و نیم خانقاہ پہ اکبر پورہ ضلع پیسور کنیں ۷ چھ پہ دغہ مقام  
 باندے ہم دینچہ پیرانو پہ نوم زیارت جو رہے۔ ددوئی دریم دچیلے۔ عبادت او  
 تبلیغات مرکز پہ ضلع مردان تحصیل صوابی کنیں وو۔ چھ دغہ مقام سن  
 ورخہ پہ پنج پیرکلی یاد پیری۔ روستو دپنچہ واپار واپار ددے ملک مختلفو  
 علاقہ لارل۔ یعنی (۱) حضرت سید خواجہ جو علیہ الرحمۃ دضلع  
 پیسور دآبہ تہ لار۔ ہلتہ پاتے شو۔ مزارے ہم ہلتہ دے۔ (۲) حضرت سید  
 خواجہ وجود علیہ الرحمۃ قبائلی علاقہ باجو رتہ لار۔ ہلتہ پاتے شو۔  
 مزارے ہم ہلتہ دے۔ (۳) حضرت خواجہ احمد دضلع مردان دگلیانی پہ  
 غارک استوکن شو۔ مزارے ہم ہلتہ دے۔ (۴) حضرت سید خواجہ محمد دضلع  
 مردان پہ بنگرنوے مقام کنیں استوکن شو۔ مزارے ہم ہلتہ وو۔ پدوکی کنیں  
 دغہ دریم ور حضرت خواجہ احمد چھ مزار مبارکی دگلیانی نوے مغور پہ  
 غار پہ موضع کنڈا کنیں دے۔ سلسلہ عالیہ قادریہ پہ بزرگان کنیں د اوچے  
 مرتبے خاوند وو۔ او د علاقہ ددوئی پہ انوار و باندے ردے ور شر و بسانہ دے۔  
 (۵) ددے پنچہ پیرانو پنجم ور حضرت سید خواجہ حسن علیہ الرحمۃ  
 وو۔ چھ پہ حسن ابدال نوم باندے مشہور وو۔ او ددوئی د نوم پہ مناسبت  
 سر پہ ضلع کیمبل پور کنیں حسن ابدال نوے یو مشہور مرکزی مقام مشہور  
 دے۔ حضرت اخوند ریزہ بابا پہ استاد انو کنیں حضرت مولانا سید مصر  
 احمد پاپیخی ددے پنچہ پیرانو د خاندان یو ممتاز دینی عالم اور و حار ہمنام وو۔  
 دپنچہ پیران چھ پہ کومہ طریقہ ددے ملک بیابو بیلو علاقہ قوتہ خوارا شو وو۔  
 دھنے نہ معلوم پیری چھ ددے ملک پہ کوت کوٹ کنیں اہل بدعت د خوارا شو وو۔  
 او دھنوئی دناکارہ عقید و دناکارہ اثرانو نہ دمسلمانانو د پیچ کو لو دسارے  
 دساد او دغہ مشائخ ملا تہ وکے ور پے دھنوئی اولاد دغہ نیکہ سلسلہ  
 جاری ساتلے وکے او ددے خاندان یو ممتاز شاگرد یعنی اخوند ریزہ

د دغے فریضے پہ سبہ شان سرلا سرتہ رسول و پارہ خپل ژوند وقف کړے وو. اخوند روینزه بابا والی. (تذکرة الابراہیم) د پنځه پیران په قام سیدان وو. ستی مذهبه وو. عالمان وو. اود کمال خاوندان وو. په دے ملک کښ چه د دوک د پنځه واکه خاندانونو هر څو مرکه سیدان تر نن ورځ پاتے دی. هغه هم ټول اهل سنت والجماعت دی. د دغے پنځه پیرانو ساداتو په برکت د اهل هرا او اهل بدعت زور تر پیره حد لکم شوه وو.

### د سادات بخاری تبلیغی دور

لیکن دا سې معلومیږي. چه د پنځه پیرانو او دهغو د خلیفگانو نه ستو په دے علاقه کښ بیاد قدریه، جبریه، حلولیه عقیده لرونکو کمره پیرانو او ملحدانو د دوران راغله وو. د مثال په طوره اخوند روینزه د روایت (۱۵۹۹ وضو) نه معلومیږي چه حلولیه او اباحیه عقیده لرونکي یو کمره پیر په دهغه شهباز قلندر نوم وو. د موجوده ضلع مردان د تیه اماري علاقه ته راغله وو. اود دے علاقه خلقی ته تر دے حد لغزولی وو. چه د حضرت خواجہ سید محمود تارن بخاری علیه الرحمة مزار مبارک یې وران کړے وو. دهغوئ لاش یې تربیه او کښله وو. بل ځای یې دفن کړے وو. دهغوئ د مزار احاطه یې د شرابو، کبابو او ډول سرناغرو ولو هجره کړے وه. اود اوصیت یې کړے وو. چه زه مړ شوم. نو په دے مقام به ځما قبر جوړ کړي. چنا پنجاه وستو هر کله د دے هزارے د تناولی قوم د لاسه او وژله شو. نو خپلو مریالو هم په دهغه د سید خواجہ محمود په قبر کښ ښخ کړ. اونن ورځ د دله نوم باند د دغے ادير خواجہ جوړ شوه کله په شهباز گهږی یادېږي. چه د مردان او صوبای په سرک لوی مشهور مقام دے. د اټول د سنه ۱۳۸۵ د آخري ورځو واقعات دی.

په دغه زمانه په وادی پېښور د دلازاک قبیله قبضه وه. د شهباز قلندر اود دے نمونے نورو بے شمیره کمره او ملحدانو په وجه چله د دے قام

عقیدے تردے حد کا خراجے سولے۔ چھ ہونے، روزہ اور اسلام قبول احکام  
اور ان ختم سول۔ نوپے باندے دھغہ وخت دے تو لو اہل سنت والجماعت  
علماء اور مشائخ توجہ دے طرف تہ را او کر حیدلہ۔ حکم چہ دیو لوی  
روحانی پیشوا حضرت خواجہ سید محمد مزار مبارک پہ داسے شرمناک  
طریقہ سرے بے حرمتی پیر لویہ حادثہ وہ۔ چہ دیو قوم عقیدہ داسے حد  
تہ اور سیر کی چہ د خاندان بنوت اور رسالت د بزرگ کو سید ابو د قبر و نو بے  
کو تو تہ ہم جو رشتی۔ نو دا یقیناً چہ معمولی واقعہ نہ دے۔ او پہ دے باندے پہ  
تو لو علماء و مشائخ کو کین بے آرامی پیدا کیدل یوہ قدرتی خبر لہ وہ۔

دلازا کہ قبیلہ چہ پہ دنہ زمانہ پہ وادی پینور کین آباد لہ وہ۔ داقبلہ  
پہ نسب باندے د پست نو د غور غشتی قوم یو شاخ دے۔ چنا بچہ پہ دغہ پور تئی  
واقعہ باندے د کوہ سلیمان د شہر علی نوے مقام مشہور بزرگ حضرت خواجہ  
یحییٰ کبیر غور غشتی علیہ الرحمۃ راولپنڈی۔ خیل پیر طریقت یعنی حضرت  
شیخ المشائخ خواجہ سید جلال الدین حسین بخاری الملقب پہ محمد و جہانیاں  
جہان گشت علیہ الرحمۃ تہ را او غو سنلو۔ ہنوی تشریف راوہ۔ او سابق  
صوبہ سرحد او قبائلی علاقہ پہ اوہ مشہور و مقامات او علاقہ کو کین لکے۔  
ہشنغر مردان۔ مہوالی۔ سوات۔ دیر۔ ہزارہ۔ پینور۔ کرم وغیرہ کین  
یہ د پست نو د بیلو بیلو قبیلہ پہ علاقہ کو کین د اہل بدعت او اتحاد کمرہ پیرانو  
او دھنوی دنا کارہ تعلیمات پہ مہلاف کو ششونہ او کپل۔ او مسلمانان یے  
سمے لارے تہ راوہ اول۔

پہ تاریخی اعتبار سر لہ داسے نہ تر سنہ ۸۵۰ھ د مہر زمانہ واقعات  
دی۔ پہ ۸۵۰ھ کین مہر محمد و جہانیاں د وفات او پہ ۸۳۰ھ کین خواجہ  
یحییٰ کبیر غور غشتی د وفات نہ روستو د وکٹ مریدان او خلیفہ کانو دا  
سلسلہ جاری ساتے وہ۔ لیکن د کمرہ پیرانو او ملحدان زور بالکل ختم

شوئے نہ وو۔ او دحق او د باطل دامعکہ د اخوندرویزہ تر زمانے پورے  
ہم دغہ شان را روانہ دلا۔

چونکہ حضرت اخوندرویزہ پہ سلسلہ عالیہ سہروردیہ کین  
ہم دغہ حضرت مخدوم جہانیاں سید جلال الدین حسین بخاری مریاتی  
پہ سلسلہ کین وو۔ (حضرت اخوندرویزہ لہ حضرت پیر بابا لہ حضرت سالار  
رومی لہ حضرت شیخ نظام الدین مهاجری لہ حضرت شیخ قطب الدین مهاجری  
لہ حضرت شیخ فخر الدین مجبوی لہ حضرت شیخ محمدوم جہانیاں)

پہ دے وجہ حضرت مخدوم جہانیاں چہ د تبلیغ و اشاعت کومہ سلسلہ  
شروع کپے ولہ۔ ہفہ حضرت اخوندرویزہ برقرارہ واساتلہ، او پہ د علاقو  
کین چہ د مخدوم جہانیاں پہ زمانہ کین کوم گمراہ پیران وو۔ لکہ شہباز قلند  
وغیرہ او د دغہ گمراہ پیران ونہ چہ کومہ سلسلہ د..... الحاد، اباحت  
او حلول او جبریہ عقیدہ لرونکو پیر و کاراوپاتے ولہ حضرت اخوندرویزہ  
علیہ الرحمة دھغوی تو لو پہ خلاف جہاد ونہ او کپل۔

### (۳) د وجودیہ اباحیہ فرقو دور

د وجودیہ اباحیہ فرقو د غلطو عقیدہ افکار و اوحیالاتو باندے د پوہیلو  
د پارہ مونزلہ د حضرت پیر بابا علیہ الرحمة ہذا نصیحت او وصیت را یادول پکار  
دی چہ خہ وخت اخوندرویزہ لہ یتے خلافت و رکپ او پہ دغہ موقع یتے ہفہ  
تہ کپے وو۔ حضرت پیر بابا فرمائی :-

اے اخوندرویزہ ! د علم بقصوف پہ طلب کین پورے پورے جدوجہد  
او کپہ۔ چہ د شریعت محمدی مطابق د عرفان مرتبہ ورتہ حاملہ شی۔ او  
ورسره د نور و مؤمنانوسر و اوزنا نو ایمان د زوال نہ بچ کپے شی۔ او کزور  
عقیدہ لرونکی مسلمانان د تشبیہ او تعطیل نہ پہ امان کپے شی۔ خکہ چہ  
نن ورتے اکثر اہل ہوا پیران چہ پہ علم تو حید کین کوم غور او فکر کوی۔

چونکہ دوئی دے علم د ضروری شرائطو او اصولو لحاظ نہ ساتی پہ دغہ وجہ نتیجہ یے داستوے دہ چہ دوئی د اشارتو اوعبار تو نو د دے علم نہ بے جذبہ پلے شوی دی۔ او پہ معرفت د الله تعالیٰ کبن چہ دھہ ذات بیون اویچون دے لارہ یے غلطہ کرے دہ اوحد د کفرا و الحاد تہ رسید لی دی کفریے دادے چہ د سن زمانے (۱) بعض گمراہ پیران د خدائی د جسم او صورت قائل دی۔ د مثال پہ طور ملا میر و میاں خان مخدر زایے یار احمد خان و غیرہ د صورت او جسم قائل وو۔ د دوئی وینا داوہ چہ خدای پہ تخت ناست دے۔ د عرش د پاسہ فرش دے۔ بیابہ ہفے کانبری دی، او د ہفے کانبری د پاسہ تخت پروت دے۔ پہ ہفے تخت چینہ راتاؤ دہ چہ د ہفے او یازرہ دروازے دی خدائی پہ ہفے کبن ناست دی۔ مگر ملایان او عالمان ترینہ بے خبر لادی۔ (نغوذ با الله)

(۲) بعض نفسونہ اواراح خدایان گنہری۔ بعض کل اشیاء د خدائی پاک عین وجود او ذات گنہری۔ بعض خدائی پہ خلقو کبن او خلق پہ خدائی کبن بخوہ گنہری۔ بعض د خدائی پاک د مثال او مثال قائل وو۔ (لکہ ملا عمر شلمے۔ ملا رکن الدین۔ ملا رحمت الله۔ ملا نعمت الله ملا فیض الله۔ ملا یزید۔ ملا عبد الرحمان و غیرہ شول۔)

(۳) بعض د تناسخ او حلول قائل دی۔ د خدائی مثال پہ مخلوق کبن داسے گنہری۔ لکہ پہ کیا کبن چہ د سنم مثال دے۔ بعض خدائی پاک ذرہ ذرہ کید ونگے او پہ قول عالم کبن خوہ گنہری (لکہ شیخ یوسف مامونزے۔ ملا تانی او ملا عبید مامونزے) چہ داہلے خبرے دھمہ اوست۔ حلول، اتحاد، لہ قسم نہ د الحاد نہ د کے خبری دی۔ دے فرقے تہ وجودیہ پہ دے اعتبار ویلے شئی چہ پاء یونہ یو شکل کبن د خدائی د جسم او وجود قائل دی۔ او د حضرت پیر بابا د ارشاد مطابق اخوند ریزہ بابا د دے نمونے گمراہ پیرانومقابلہ کوئلہ۔

(۳) د ابا حییہ فرقے گمراہ پیران

دَاخُونْدِر ویزہ پہ زمانہ کبسن دَ اباہیہ فرقہ دَ کمرہ پیرانوزیات زور وود۔  
دے فرقہ گنہ قسم داعیان اومبلخان ووجہ خلقیہ داسلام صحیح لارے  
نہ کمرہ کول۔

ایویہ فرقہ نوم حیدریہ اوقلندریہ ووداہیرہ پنجانی فرقہ وود۔  
الف بنیادی طور دَ قرامطہ اوزنادقہ فرقہ شاخ وود ابتدائے نشہ  
نہ شوع وود۔ بیاروستو دَ کتاب "مجموعہ ملکی" دَ تفصیل مطابق پہ نشہ  
کبسن پہ خراسان کبسن دے فرقہ گنہ داعیان اومبلخان پیداشوی وود دے  
دَ مشر نوم حیدر وود۔ دَ ترکستان اوسیدونکے وود۔ دَ ہند پہ نوم دَ فرقہ  
پہ حیدریہ نوم مشہور شوع وود۔ دَ دوی یوہ مشہور لہ مصرعہ دَ (عیدیک  
قلندر مستم) مخسبہ دے دادا چہ پہ لاسونوا ووجہ کبسنیہ زخیور نہ اہولی  
وی۔ خیمہ ابلہ۔ سرتور سرگرٹی۔ قمیص پرتوک نہ اعوندی۔ یوہ پشمینا  
سترکے یے دَ خان نہ تاؤ کپری وی۔ نمونج اودس یلغسل نہ کوی۔ زالواہت  
مجانر گنہری۔ چول رباب۔ سُرنا وول یے کسب وی۔ دَ عالم اود شہنی کوی۔  
والی دَ مار لہم سرکہ کبسنیاستل سبہ دی۔ اود عالم سرکہ سبہ نہ دی۔ والی  
عبادت تہ حاجت نشہ۔ زپہ صفا پکار دے۔ والی شریعت حجاب دے۔ دَ طہ  
مقام تہ دہلہ سرے رسید لے شی چہ شریعت پریردی۔ اوبیا چہ طہ ریت  
ہم پریردی نوہالہ دَ معرفت مقام تہ رسید لے شی۔ حالانکہ دابنگارہ  
خبرہ دہ۔ چہ ہر ہفہ شوک چہ دَ شریعت اسلام نہ لاس واخلی ہفہ تہ  
کافر ویلے شی۔ لکہ چہ ورنہ دَ کراوشو۔ دَ فرقہ پہ حقیقت کبسن دَ فرقہ زنادقہ  
یوشاخ دے۔ دے فرقہ لویہ مخسبہ دادا چہ دوی دَ ظاہری شریعت دَ اسکا  
لکہ نمونج، روثہ، حج، زکوٰۃ، پاکی، پاکیزگی ہر چہ نہ انکار کوی۔ اواباہیہ ورتہ  
ہکے والی۔ چہ دوی دَ شریعت اسلام ہول حرام پہ خان حلال گنہری۔  
مباح یے گنہری۔ دوی والی۔





اباحیہ او د قرامطہ د باطنیہ فرقہ ہفہ اعمال و افعال او معتقدات و  
 چہ ہفہ یہ صراحت او یقین سرکہ د شریعت اسلام د واضعہ احکامو او  
 ہدایا تو خلاف و و۔ د پیررو بنان د معتقداتو پہ حقلہ چہ د اخوندزادہ  
 پہ درے کتابونو (۱) ارشاد المریدین (۲) تذکرۃ الابرار و الاشرار (۳)  
 مخزن الاسلام کتب پہ کوم تفصیل سرکہ بحث شویدے د پیررو بنان  
 پخپلو تالیفاتو (۱) مقصود المؤمنین (۲) مہالنامہ (۳) خیر البیان کتب و  
 د پیررو بنان د مریدانوکہ علی محمد مخلص، محمد عزیز زانی،  
 دولت خان لوازی، مرزا خان انصاری پہ کتابونو کتب ہم لفظ پہ لفظ  
 ہفہ خبرے درج دی۔ د کومو خبر و نسبت چہ اخوندزادہ و کتہ کہے  
 دے۔ یعنی د دے رو بنانیہ فرقہ د عقیدے پہ حقلہ د اخوندزادہ پتول  
 بیانونہ نسبتاً معلوم پیک۔ د رو بنانیہ فرقہ د عقیدے خلاصہ دادا، چہ  
 د دے فرقہ د معتقداتو اعمالو، افعالو پتول دار و مدار پہ عقلی دلائلو او  
 وہمی الہاماتو دے۔ د اسے الہامات او واردات چہ ہفہ د اسلام د منلو شوو  
 اصولونہ صراحتاً خلاف و و۔ د دے فرقہ پیر و کارانو د شریعت اسلام نفیاتو  
 یعنی نص القرآن او حدیث پیروی نہ کولہ، او کہ چہ نہ گیرہ شول نو باطنیہ  
 فرقہ د مخصوص حکمت عملی چہ ہفہ تہ تقیہ و ای۔ دھان د بیج کولو د پارا بہ  
 یے پہ خلہ باندے وقتی طور د اسلام د احکامو منلو اقرار ہم کولو۔ لیکن و سرکہ  
 و سرکہ د اسلامی احکامو د اسے تاویلونہ بہ یے کوئل چہ ہفہ د اہل السنہ  
 و الجماعت او اجماع د مسلمانانو د تعبیر او تفسیر نہ بہ خلاف و و۔ د دھریقہ  
 د کار نتیجہ داوہ چہ رو بنانیہ مسلک د معتقداتو اعمالو افعالو پہ لحاظ سرکہ  
 د مہولیت، اباحیہ او باطنیہ فرقو د معتقداتو مسلک و و۔ چہ پہ اتفاقاً علما  
 اسلام د غہ مسلک د گمراہی مسلک گنہے شو۔ د رو بنانیہ فرقہ عقیدہ  
 داوہ چہ کل اشیاء تہ بہ یے ہفہ ای و شیلو۔ او مخلوقات صورا ہر حور و

چلے دی۔ دیتہ بہیے کلہ د خدائی ذات ویلے اوکلہ بہیے ورتہ د خدائی صفا ویلے۔  
 او دے خیلے مدعا د ثبوت د پارہ بہیے د قرآن بہ آیہ نو کین تحریف ہم کو لو د  
 مثال پہ طور آیت دے۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ حَیْطٌ اَدُوّی بہ د آیت د اسے  
 لوستلو۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ کُلِّ شَيْءٍ حَیْطٌ یعنی د لفظ "علی" پہ "علی" بہیے "مع"۔  
 لوستلو۔ او دے نہ بہیے د خدائی او بندہ یو والے او عین ذات کیدل مراد کوں۔  
 د دوی بل دلیل دا او وجہ د خدائی مثال د دریاب دے او بندہ پہ مثال مہی۔  
 مہی چہ پہ دریاب کین ہر خوانہ مخ گر حویٰ ہذا خوانہ <sup>مہی</sup> وی۔ دفعہ شا  
 بندہ ہم کہ ہر خوانہ مخ گر حویٰ ہذا تہ خدائی وی۔ آیت شریفہ۔ اَیْمًا تُولُوْا  
 فَمَّا وَجَّهَ اللّٰهُ نُوْبًا یَّہ نَمَاحُہ کین قبلہ تہ مخ گر حوّل نہ دی پکار چہ کوم  
 خوا دسری خوبنہ وی ہذا طرف تہ دے مخ کوی۔ پادے پس پیر رو بنان بہہ  
 حال نامہ کین والی چہ؛ ہر کلہ بندہ عین ذات د خدائی دے۔ نو بیانہ مخ کول  
 او خدائی تہ سجدہ کول خود اسے مثال دے۔ لکہ سرے چہ خیل حان تہ سجدہ  
 کوی۔ چونکہ د دے نہ شرک لازمی پری۔ پہ دوجہ نمونہ کول م پرینودہ (ہال نامہ)  
 د فرقہ رو بنانیہ چہ کم معتقدات و او اخوند ر ویزہ پہ کو مو  
 دلائل د ہفے تردید کریدے۔ دہ تل بختونہ پہ پورہ تفصیل سرکا ما پخیل دویم  
 کتاب "اخوند ر ویزہ" کین بیان کریدی۔ ہلکہ دے ملاحظہ کرے شی۔ دلہ د  
 ہوئے پہ طور د پیر رو بنان دیود کہ مشہور و مریدان علی محمد مخلص او محمد  
 عزیز زانی یو خوش شعرونہ رانقل کوو چاہ د ہفے نہ د پیر رو بنان د مضمون  
 عقیدے اندازہ لگول آسان شی۔ علی محمد مخلص والی

پہ لطیف کین الطف گورہ	∴	کہ دے فتح د زپہ باب دے
ذا الطف د حق ہستی شہ	∴	پرے بینا عارف ارباب دے
ہم پکین ہم ترچا پیرہ	∴	دے ماہی ہستی یے آب دے
ماہی ہر لورتہ چاہ کرچی	∴	واو بوتہ یے مآب دے

سرے ہر لور تہ چہ کرشی : پرغہ لور دحق جناب دے  
والی :-

دغہ جزو بہ یے کل شی پہ یقین کین : چہ مشغول دکل پہ ذکرشی ملام  
دا وحدت مثال او بہ کثرت پر بخشش : دغہ بخش پہ خورنگہ پہ خوام  
دا وحدت پہ مثال بیج کثرت بنا خولہ : دیوہ میوہ پچہ دبل خو خام  
محمد عزیز ار زانی والی :-

مولیٰ پتہ خزینہ دے : دے مشغول پہ خپل وجودہ  
چہ محبت یے عالی شہ : خلق یے کرے موجودہ  
دکثرت پر میدان راغے : پت دے یو، خرگندہ دودہ :  
دعنصر لباس یے واغوست : گہ مسلم او کہ ہندودہ :  
دبندگی نامہ یے کشیشوہ : خود ساجد او خود مسجودہ  
یو آواز دے چہ یے آوری : ہم لہ چنگہ ہم لہ عودہ :  
کہ فکر ورتہ او کہے شی نو پے اشعار و کین چہ شہ و بیلی شوی  
دی دایہ صراحت سرکہ اسلام خلاف خبرے دی۔

د اخوندرویزہ پہ زمانہ چاہ ہر خورمردہ اسے پیران وو۔ چہ فقید  
پہ لحاظ د اہل سنت والجماعت د عام مسلک نہ خلاف وو۔ اودہ دھوی  
پہ خلاف تبلیغ اوجد و جہد کرے دے پہ ہغو تو لو کین د پیر و بنان  
بایزید انصاری د مسلک مخالفانہ کوشش شرتیہ یے زیات شہرت حاصل  
شوی دے۔ پدے کتاب کین اگر چہ اخوندرویزہ بالکل پہ حقہ وو۔ اودہ  
تبلیغ پول د اسلام د مدافعت لہ پارہ وو۔ لیکن مٹے نور د اسے عوامل او  
مقبرے منہ تہ راغلے دے چہ دھغے پہ وجہ نہ ورے بعض خلق د اخوندرویزہ  
اودھغہ د پیر طریقت حضرت پیر بابا علیہ الرحمۃ دغہ دینی ملامتوں  
تہ خالص پہ دینی نقطہ نظر نہ گوری۔ بلکہ پہ دے وجہ چہ بایزید انصاری

پسنتون وو۔ او پہ مقابل کسب اخوند ریزہ او پیر بابا د وارہ پستانہ وو۔ او  
بل خواتہ بایزید انصاری د ہفتہ زمانے د مغل حکمرانان او پہ خلاف سیاسی  
جد و جہد کو لو۔ نو د بعض خلق د اخیال کوی۔ چہ کہ اخوند ریزہ د بایزید  
انصاری مخالف نہ وے کہے نو بایزید بہ د مغلو پہ مقابل کسب د پسنتون  
خود مختار حکومت جو رو پہ مہم کسب کامیاب شوے وے۔ او ہم پہ دے  
خیال نن ورخے بعض خلق د اخوند ریزہ پہ حقانہ نامناسب الفاظ ہم استہلو کی  
لیکن د اخلق د احقیقت پہ نظر کسب نہ ساتی۔ چہ د یو حقیقت پرست اور بانی  
عالم پہ مخکس د اسوال نہ وی چہ د ایوسرے چہ د شریعت اسلام د اصولو  
مخلاف ورزی کوی دے پہ قام شوک دے؛ بلکہ د ہفتہ پہ ناکارہ عمل تنقید  
کوی۔ او ہفتہ چہ د بدعت او کمر اھی کوم کار و نہ کوی د ہفتے مخالف کوی او دے  
غٹ مثال ہفتہ د شیخ رضی لودھی علیہ الرحمتہ دے چہ موبزہ مخکس بیان  
کہ چہ اگر چہ شیخ رضی او شیخ نصر ابن حمید د وارہ پہ قام نو دھیان وو۔ او  
شیخ نصر د ملتان بادشاہ شوے ہم وو۔ لیکن ہر گلہ چہ شیخ نصر قرطی عقیدہ  
قبولہ کہے وے۔ نو شیخ رضی ورتہ والی چہ اے نصیر ہر گلہ چہ تا د الحاد  
لور تہ ترپیل نو او سن تہ موئزہ د خاندان د پارہ د شرم باعث ہے۔ تھکہ چہ کوم  
دین اسلام موبزہ او موئزہ پلر و نور و بنانہ کہے وو۔ تادہ تورا و خہ کہے  
د غلہ مثال د بایزید رو بنان ہم دے کہ فکر او کہو د بایزید رو بنان پہ  
او مہ پیری کسب نیکہ حضرت شیخ ابراہیم د انشمنہ علیہ الرحمتہ د حضرت شیخ  
شہاب الدین سہروردی مرید وو۔ د شیخ ابراہیم مٹوی شیخ سراج الدین  
ہم د حضرت شیخ بہاء الدین ذکر یا ملتانی مرید وو۔ د بایزید انصاری مغل  
پلار شیخ عبد اللہ د انشمنہ د سہروردیہ طریقے شیخ او د سلطان ابراہیم لودھی  
قاضی القضاہ وو۔ بل خواتہ اخوند ریزہ ہم پہ سہروردیہ طریقہ کسب  
شیخ بہاء الدین ملتانی مرید وو۔ د اتو لے خبر ہے حقہ دی۔ لیکن ہر گلہ

چہ دبایزید پر وہ انیکونہ اودھغوی دسلسلے پیران محنفی مذہبہ  
 اہل سنت والجماعت وو۔ ابایزید دغہ د اسلام صحیح مسلک پر سینو دہ  
 اوخپل پلار ہم پہ ہفے ترینہ ناراضہ شو۔ نوکہ اخوندرویزہ نے مخالفت  
 کولو نو دغہ دینی تعصب کنپلے شو۔ سیاسی مصالحت او تعصب نے نہ شو  
 گنپلے۔ اونہ کنپل پکاردی۔ بلکہ دابہ او وایوچہ اخوندرویزہ بہ د نور وپولہ  
 بدعتی پیرانو پہ مقابلہ کین دبایزید انصاری مخالفت کول زیات لازمی وو۔  
 حکم چہ دبایزید د یو داسے لوی روحانی کورنی فرد وو۔ چہ دھفے روحانی  
 سرچشمہ د حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی فیوضت وو۔  
 د حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی پاہ کتاب عوارف کین صفا رشاد  
 دے۔ اجمع العلماء فی حرمة الغناء وبالغوافیہ۔ ان الغناء حرمة ابوحنیفہ  
 و اہل العراق و حرمة الشافعی و هو المشہور من مذہب المالک و الامام  
 ابن مہنبل و سئل (اے الامام احمد) عن الغناء قال هو محدث اکرہتہ  
 (اے حرمتہ) قیل (للامام احمد) انه یرقی علیہ القلب۔ فقال (احمد)  
 لا تجالسوا معہم لا فہم المجرمون۔ قال تعالیٰ انہ لا یفالح المجرمون۔ فتبین انہ بدعت  
 د دے تفصیل پاہ رنر کین انصاف پکاردے۔ چہ ہر کلہ ہم د دغہ شہاب الدین  
 سہروردی د مریدانو پہ کورنی کین دبایزید انصاری راپور تہ کیری اود پیری  
 مریدی یوہ داسے سلسلہ بنا کو کی چاہ پہ ہفے کین شیخ اوزنگہ و کم کینینولے  
 شی۔ رقص اوسرود کو لے شی نوکہ ہم دغہ شہاب الدین سہروردی پاہ  
 مریدانو کین اخوندرویزہ راپور تہ شی ابایزید انصاری تہ د دغہ بدعتونو  
 او حرامو کارونوپہ کولو مجرم، بدعتی او کمراد او والی۔ نو د اخویو کا خالصہ  
 دینی مسئلہ دے۔ د دے سرکہ د پسنون او غیر پسنون د فقیہو ملکر و کو لو  
 کو مجواز دے پاہ دے وجہ ہم دابہ وایوچہ پہ دے سلسلہ کین اخون  
 درویزہ پاہ حقہ وو۔ اوزیاتے دبایزید انصاری کو وجہ د اہل سنت والجماعت

دیکھیں اور اوبہ خلاف یہ لارہ اختیار کرے ولا۔ اودے غلطی پہ وجہ دھنہ  
سیاسی مناصد و تہ ہم نقصان اور سیدہ۔ بھر حال دیا جو جدا بحث دے۔  
پورہ تفصیل غواہی۔ اومونز پورہ پہ شرح اوبسط سرکہ یہ محفل  
کتاب "اخوندرویزہ" کتب پرے رہا اچولے دے۔

### د اخوندرویزہ تالیفات

اخوندرویزہ د علم د توسیع او د مخلوق پہ زہ و لوکین د علم سرکہ دینے او  
محبت پیدا کو لو د پارہ دیر کو ششونہ کریدی۔ اوبہ ہونہ خلقوئے سجدہ بکنہ  
چینی کرے دے۔ چاہ چاہہ علم تہ عجب اکبر و نیلو۔ فرمائی کہ دے دے مخلوق د  
قول صحیح وے۔ نونبی علیہ السلام بہ داد عانہ کوئے۔ چاہ رت زدن علم پناہ  
دے دے عرض د پارہ دوئی پہ پستو او فارسی دوار و ژبو کین کنر کتابونہ لیکلی  
دی۔ لکہ چاہ محکین ورتہ ہم اشارہ شریدہ۔

د دوئی تو تالیف "ارشاد الطالبین" دے۔ ژبہ یے فارسی دے تقریباً  
د پنجاہ نیم سوہ صفحا تو کتاب دے۔ پدے کین مخلور بابونہ اولوہ خاتمہ دے۔

پہ اول باب کین مخلور فصلونہ دی۔ (۱) فصل تو حید (۲) ایمان (۳) اور سن  
(۴) نہ نفع۔ پدے دوئم باب کین ۴۴ فصلونہ دی۔ (۱) فصل توبہ (۲) د پیر کامل  
(۳) د علم فضیلت (۴) د ذکر الہی بیان۔ پدے دریم باب کین د بحثونہ دی۔  
سیر سلوک، سیر من اللہ، سیر فی اللہ، سیر مع اللہ، خلور م باب بیا پہ مخلور و  
فصلونو مشتمل دے۔ (۱) اخلاق حمیدہ۔ (۲) اخلاق دیمہ (۳) صبر (۴) شکر۔  
د کتاب خاتمہ پہ درے فصلونو مشتملہ دے (۱) د قیامت علامات (۲) کیفیت د  
حشر او نشر (۳) پدے کین مختلف مسائل دی۔ دے کتاب تہ د اخوندرویزہ پہ ژوند  
کین دھنہ نامور حوئی میاں کریم داد ترتیب و کریدی۔ او د بر صغیر پاک و  
ہند پہ مختلف مچاپ خانو دھلی، لاہور، پٹنور کین دیر دیر محلہ چاپ  
شریدیہ او د مخراسان د عالمانو منلے شوئے کتاب دے۔

د اخوندرویزہ دوم کتاب ارشاد المریدین دے د کتابہ ۱۲۸۲ھ  
 کتب یہ مطبوعہ مصطفائی پبلیشور سبھر کتب چاپ شویہ د دے  
 نہ ورنہ دے ۱۲۸۲ھ کتب یہ دہلی کتب ہم چاپ شویہ دے دے کتاب لہم  
 د اخوندرویزہ خٹو میاں کریم داد د خیل پلارہ ژوند ترتیب ورکریہ  
 میاں کریم داد لیکي چہ ہمداد پلارہ اشیرم کتاب دے چہ زلے نصیح کوثر اد  
 ترتیب ورلہ ورکوم۔ ژبہ یے فارسی دے۔ اولکہ چہ مخکس ہم ورنہ اشارہ شریک  
 د کتاب یہ حقیقت کتب د مشہور کتاب جام جهان نما د مطالبہ آزادانہ شرح  
 دے۔ چہ د شیخ شہاب الدین سہروردی د کتاب عوارف د شیخ کمال الدین کتاب  
 "الاشراق" او مولانا عبد الرحمن د کتاب "لوائح" مطالب یے د خیل پیر طریقت  
 حضرت پیر بابا د فیوضاتو او ارشاد اتو بہ رنا کتب مرتب کریدی دے۔ او قسم لہ د  
 تصوفی مسائلکو او مطالبہ د پورہ د پارہ تنقیدی کتاب دے دے کتاب یہ دیباچہ  
 کتب فرمائی د کتاب یہ دے عرض اولیکہ چہ پیران او مریدان تول صحیح طریقہ  
 اختیار کری۔ د ملاحظہ او اہل بدعت پہ لارہ لاپ نہ شی۔ او داو رتہ معلومہ  
 شی چہ د مشائخ د طریقہ حصول شریک کید لے شی۔ او عرض یے ہہ شے دے۔  
 د کتاب یہ پورہ مقدمہ۔ او نکتو او پورہ خاتمہ باندے ہشتم  
 دے۔ یہ مقدمہ کتب د مریدانو د پارہ د فیض حاصلو د طریقہ بیان دے۔ یہ  
 دے کتب د ہفتہ پنچانو بزگانو پیرانو طریقہ بیان شو دے۔ چہ ترین ورٹے  
 زرگونہ اولکو نہ خلق ترینہ فائدہ اخلی۔ بیابہ اولئی نکتہ کتب دے بیان  
 دے۔ چہ د طریقت د حصول د پارہ د شریعت فرمانبرداری او مکملہ پیروی  
 ضروری دے۔ یہ دوئمہ نکتہ کتب ہفتہ فوائد بیان شویدی چہ د دے اولئی  
 نکتہ پہ وجہ حاصل پیری۔ یہ دریمہ نکتہ کتب دے بیان دے۔ چہ اہل طریقت  
 چہ د اکوم نومونہ لکہ پیر۔ شیخ۔ صوفی۔ درویش۔ مرید وغیرہ استعلاوی  
 دے استنباط د کوم ہائی نہ کیبرکی او شویہ دے۔ یہ خاورم نکتہ کتب د پیر مرتبے



او د پیر د حصول د شرائطو بیان دے . په پنځمه نکتہ کښ د ایمان راوړلو بیان  
 دے . په شپږمه نکتہ کښ د بعض اذکارو بیان دے . او مه نکتہ د نماز په  
 په بیان کښ دے . خاتمه د طریقت سره د تعلق لرونکو نورو مسائلو په بیان  
 کښ دے . دا کتاب په علم تصوف کښ یو بهترین تحقیقی او تنقیدی کتاب دے .  
 خصوصاً د دے کتاب په مقدمه کښ د خدای پاک د توحید په موضوع او د  
 اهل سلوک د سیر او عروج او د تنزلاتو په باب ډیر بهترین تفصیلات درج دي .  
 د تنزلاتو د اخصه په خالص علمي څه . په کتاب جام جملان نما کښ څه د عرفان  
 او طریقت او سلوک د تنزلاتو او عروج د پوهه کولو د پاره کوم اشکال او نقیصه  
 درج کړي شوي دي . او د یونان په فلسفه کښ څه د تنزلاتو کوم تصور دے .  
 پدغه موضوع د ارشاد المریدین بحثونه د ملا حظه کولو دي .

دا کتاب د تصوف په موضوع تحقیقی او تنقیدی په دے لحاظ دے .  
 څه په دے کښ د صیغ او غلطو پیرانو د پېژندلو د پاره ډیر مفید او ضروري معلومات  
 بیان شريدي . او په دے باند د زور ورکړي شوي دے . څه هر هغه پیر څه په  
 سنت نبوی باند د عمل نه لري . د علم تفسیر . حدیث او فقه نه نا خبره وي .  
 هرگز هرگز هغه پیر کښ نه دی پکار . فرمائي ټی .

### د اخوندرویزه اقوال

(۱) د مسلمانانو په منع کښ د اختلافاتو پیدا کیدلو . دعوامو د کمره ا کیدلو او د  
 خلائی په قهر او غضب اخته کیدلو . اصلی باعث بدعتیان او کمره ا پیران دي .  
 څه غلط دعوو او بدعتی طریق په خلقو کښ رایج کړي . د دے فقط یو علاج  
 دے څه د پخوانو نیکانو او صحیح العقیده مسلمانانو بزرگانو پیروی اختیار کړي  
 شي . او هر هغه کار څه د قرآن او حدیث نه خلاف وي د هغه نه توبه او کښل شي .

(۲) که یو سره د خلقو په نظر کښ ډیر لوی سره او ډیر لوی بزرگ وي . لیکن  
 څه د شریعت محمدی نه یوه زړه هم قدم چپ کړي وي . او په دین کښ خود سري

او مطلق العنانی اختیار کری۔ داسے مطلق العنان او بے واکو پیر پہ لاس  
کین لاس مہ ورکوی۔

(۳) نن ورخے د پیری مریدی دار و زکار د دکا نداری او خپلونا کارا فرمونه  
پورہ کولو۔ او د خلقونہ د مالونو راغونہ لولو۔ خزانو جمعہ کولو۔ خپلے خپلے  
غٹولو یوہ ذریعہ کرمید لے دہ۔ او پیر و کمراہ پیرانو د پیری مریدی  
رو زکار تہ دیو داسے بدعت شکل ورکری دے۔ د خدای پیر مخلوق پیر کرا کر  
د بناغلی شیخ محمد اکرام خبرہ۔ اخوندرویزہ یوز بردست اہل قلم  
(مؤلف) مصنف ادیب وو۔ لیکن د دوئی اصلی مرتبہ د مصباح او مجدد دہ۔

دوئی نہ صرف د میان بایزید انصاری د مطلق العنانی د خپل حجت اسلامی  
او مضبوط عامی خدا تو پہ ذریعہ مقابلہ او کپہ۔ بلکہ د اسلام د بنیادی  
عقاید و خلاف چاہ چرتہ ہم خاہ خیز بہ یے پہ نظر راغلو او تریہ خبر بہ  
شود ہمع مخالف تہ یے کولو۔ .... تردے حدہ چاہ خپل پیر طریقت یعنی  
پیر باباہ چشتیہ طریقہ یے لہ او د دغے طریقہ د مسلک پہ وجہ داخون  
درویزہ پہ قول ”سماج بلازمیر شنیدے“ د سازاوسرود پتنگ او کورنہ پہ غیر  
تشاء پہ خوش آوازی سوا قوالی بہ یے اوریدلہ۔ ہخہ یے ہم پہ پیر بابا بندہ  
کرے ولہ۔ د کتاب اخبار الاولیاء روایت دے۔ چاہ پیر بابا پہ خپل ژوند کینہ  
بیادغہ تشہ قوالی نہ اوریدلہ۔

د تفصیل چاہ شیخ محمد اکرام بیان کریدے د دے نہ اندازہ لگیلے  
شی چاہ اخوندرویزہ ہر گلہ د امر معروف پہ سلسلہ کین د خپل پیر ہم  
لحاظ نکوی۔ نو د نور چاہ یے خاہ لحاظ کولو او داتو لے خبر دے دہ پہ زبردست  
قوت ایمانی او د میان کریداد د قول مطابق د دہ پہ دینی تعصب د لالت کوک  
او ہم پدغہ وجہ د حاجی عبد اللہ کوہا قی غسولی اللہ علیہ الرحمۃ ورتہ د  
مذہب اسلام رنہا۔ د حق خاوند۔ قطب المکنہ۔ و رکن السنہ و منبع

## الانوار۔ قبلۃ الانوار۔ ونقطۃ الاحرار وائی۔

داخوندرویزہ دریم کتاب "مخزن الاسلام" دے دے کتاب زبہ  
پسنتو دے۔ دادنتر مقفی اومسج یہ پرمخصوص من ادبی سبک کبیر لیکے  
شویڈے۔ دا کتاب یہ دے نومو نو یادیری، مخزن اسلام، مخزن درویزہ، مخزن  
پسنتو، دا کتاب خود خوشٹے پاپ شوے دے۔ موجودہ چاپ شوئے نسخہ یہ مخلورو  
مخصوص تقسیم دے۔

(۱) اولئی حصہ تالیف داخوندرویزہ دے نہ تر ص ۳۳ پورے  
(۲) تالیف دے ملا عبد السلام بن پایندہ محمد بن اخوندرویزہ دے پنج کوہریہ  
نوم سرہ ص ۳۳۔

(۳) دریمہ حصہ تالیف دے میاں کریم داد بن اخوندرویزہ دے نہ تر ص ۱۳۳  
پورے۔ پدے حصہ کبیر یوسف زل دے اولہ "الف نامہ" دے چہ "کلمات الوافیات"  
نوم یے دے۔ او حضرت حاجی بہادر صاحب دے کوہا تے "تبیان الحقائق" یہ نوم  
دے شرح لیکے دے۔

(۴) مخلورمہ حصہ داخوندرویزہ تالیف دے۔ دے نہ تر ص ۱۵۲ پورے  
دے کتاب کومہ حصہ چہ داخوندرویزہ تالیف دے یہ ہفے کبیر دے  
علم فقہ دے مشہور کتاب خلاصہ کیدائی، دے علم عقاید دے ابتدائی کتاب فقہ اکبر  
(۳) دے قصیدہ آمالی "قصیدہ بے بردا پسنتو ترجمے دی چہ دے اہل سنت والجماعہ  
دے عقیدے مطابق دے ایمان او توحید مسائل او نور ابتدائی دینی او مذہبی  
مسائل یے پکبیر یہ سادہ او اسانہ پسنتو زبہ راجع کپیدی۔ دے نہ علاوہ  
یوہ الف نامہ دے چہ یہ خصوصیت سرہ دے پیر تاریکی دے مشہور مرید  
عالی محمد مخلص دے الف نامہ یہ جواں کبیر دے دے کتاب یہ حقلہ اخون  
درویزہ فرمائی :- بنائستہ مخزن م او کبیر پریہ دے کوہرو۔

دے نہ علاوہ داخوندرویزہ لوگن تالیفات دی۔ لکے شرح  
قصیدہ آمالی فارسی۔ شرح اسماء الحسنی فارسی۔ بوہا الانبیاء والاطیہ وغیرہ۔

## حَامَن اَوْ خَلْفَاء

میاں کریم داد

ادخوند روینہ بابا خاور حَامَن و (۱) عبد الکرم چہ پہ  
میاں کریم داد شہید مشہور دے پہ ظاہری اوباطی دوارو  
علم نو کین یے دخیل پلارنہ فیض موندے دے۔ او پہ قول دمفتی غلام  
سرور لاہوری دیر بابا مازون او خلیفہ ہم و و۔ مؤلف او محقق عالم دے۔ ادیب  
اوشاعر دے۔ پہ علم فقہ کین د محفہ الحائثہ پہ نوم یومستند کتاب یے لیکے دے۔  
چہ دروستونہ مانے دغراسان تولوو عالماترینہ استناد کریدے شرح جام جہان  
نما او کلمات الوافیات یے د علم تصوف کتابونہ دی۔ داولی کتاب زبہ خاری  
اود دویم پسنودہ۔ دپسنوڑے د اشعار و پودیوان یے یادگار پاتے دے۔ دزنانہ و  
دیارے یے د علم فقہ پہ مسائل و یوخصوصی کتاب لیکے دے۔ پہ دے کین مرففہ  
مسائل راجع کریدی چہ ہفہ دزنانہ و سرے تعلی تری۔ پہ شریعت، طریقت او  
حقیقت درے وار و کین لویہ مرتبہ یے لولہ د کرامت او ولایت خاوند و و۔ دروستو  
راتونکے رنکے تولوو عالماتو او بزرگانود دے د اچیتے عالمی اد عرفانی مرتبے سدائہ  
کریدہ۔ د حضرت میاں کریم داد پہ شاگردانو او مریدانو کین د د دخیل ہوئی  
میاں نور محمد و پررونہ ملا عبد السلام، ملا عبد الحلیم دیر بابا درے وارے  
نسی میاں قاسم، میاں عبدل، میاں حسن د کوہا پ حضرت صاحبی بہادر  
صاحب۔ اخوند قاسم پاپین خیل او دپسنوڑے مشہور شاعر حضرت  
عبد الرحمن بابا مہمند دیاد ولودی۔ مزار مبارک یے پہ موضع کاتجور ریاست  
سوات کین دے۔ پہ میاں شہید بابا یادیدی۔

د دویم ہوئی نوم یے میاں عبد اللہ دے۔ چہ پہ میاں اللہ داد

میاں الہداد

۵۳۹ ہجری  
ادخوند روینہ د د دخیل تالیف برہا الانبیاء والاولیاء ذکر پچیل کتاب ارشاد  
المریدین کین کرے دے۔ او پچیل کتاب نکاتہ الابراکین تمجید د کتاب بعض اقتباسات نقل کریدی۔  
د کتاب نن ورنے نایاب دے۔ (اثر)

مشہور ہے۔ عالم افاضل و روحانی مرتبہ ہے پیرہ اوچتہ و مزار مبارک  
 ہے یہ موضع سلاپور ریاست سوان کنڑ ہے۔ یہ میان بھوبابا یاد پیری۔  
 دخیل پلار مرید اویلیفہ و۔

میاں خالقلاد | ادریم ہوئی ہے عبدالحق نوم ہے۔ یہ خالقلاد مشہور ہے۔  
 دخیل پلار مرید اویلیفہ و۔ عالم، فاضل اومولف و۔  
 د" شرائط و احکام ایمان" پر نوم ہے یو کتاب تالیف کرے ہے۔ زیارت ہے دریاست  
 سوات د موضع منکورہ سرہ نزد ہے یہ موضع نوی کلی کنڑ ہے۔

میاں پائندہ محمد | دشلوم ہوئی ہے پائندہ محمد نوم ہے۔ دخیل پلار مرید  
 اویلیفہ و۔ عالم افاضل و۔ د علم فقہ ہے کنڑ و  
 کتاب ہے حاشیہ لیکے دی۔ مزار مبارک ہے دریاست دیرہ آند۔ اے نومے علاقہ کنڑ۔

اخون پنجوبابا | دحضرت اخوند ریزہ ہے شہیرہ شاگردانو، بریانو  
 اویلیفہ کانوکسن فقط دیو مرید اویلیفہ حضرت اخون

پنجوبابا نوم ذکر کول کافی کنڑ و چہ د ہے نامور بزرگ مرید ہے ذریعہ د اخون  
 درویشہ در روحانی فیوضاتو سلسلہ ہے قول خراسان او بر صغیر پاک و ہند کینے  
 ترنن و رنجے پورے باقی پاتے دے۔ او انشاء اللہ چہ تر آخرہ ہے باقی پاتے وی۔ اود وی  
 چہ د علم اوفضل اوحقائق و معارف کوم مشعلونہ رو بنانہ کپی دی۔ دھنے رنابہ  
 ہم دغہ شان رو بنانیا اوحورہ و نکے اود بدعت اوالحاد تیارہ لڑے کو نکے باقی  
 پاتے شی۔ اود دغہ ہے ذریعہ ہے دمسلمانانو تر منشا روحانی تر و تہ دوام حاصل شی۔

د مفتی غلام سرور لاہور د بیامطابق اخوند ریزہ بابا ہے ۱۰۴۸ھ  
 کنڑ ہے حق رسید ہے۔ د وفات تاریخ ہے د جملہ نہ غیری لولی رضا مزار مبارک ہے  
 د پینور بنہر کنڈ دروازہ نہ جنوب مشرقیہ د موضع ہزار خانی سرہ نزد ہے۔ قبر ہے  
 درپہ زمانے پوچھ دے۔ پنجہ چار دیواری ترینہ چاہیرہ دے۔ ورسوہ نزد ہے پوچھ جماعت دے۔  
 عام خلق ہے زیارت لہ و رنجی۔ البتہ زنابہ و تہ زیارت تہ دنہ تلو اجازت نشتہ دے۔  
 در روحانی فیوضاتو لوی مرکز دے۔ علیہ الرحمہ والخفران

# حضرت مولانا شیخ سید محمد ذکریا

ولادت \_\_\_\_\_ وردک پٹنور سال ۹۸۱ھ

وفات \_\_\_\_\_ اترخیل (قبائلی علاقہ مہمند شاہ

حضرت مولانا شیخ المشایخ سید محمد ذکریا علیہ الرحمہ دقبائلی علاقہ مہمند (مہمند ایجنسی، مغربی پاکستان) پہ مشاہیر و روحانی پیشوا یا توکن د اوجھے مرتبے خاوند بزرگ تیرشودے دے۔ پہ عام او خاص کن د حضرت شیخ بابا پہ نوم مشہور دے۔ دکشف او کرامت اور روحانی تصرفات و لوگوں و فیوضات او برکتوں کے عام دی۔ او پہ خصوصیت سرکہ دقبائلی علاقہ مہمند او باجوہ اوسمت مشرقی افغانستان بول خلق کہ واپا دی کہ لوی دی۔ ددوی نوم پہ عزت سرا خاں۔ او ددوی دروحانیت او کرامت دفیوضات و برکتہ دامک د اسلام پہ رنار و بنانہ دے۔ حضرت مولانا شیخ المشایخ سید محمد ذکریا علیہ الرحمہ صحیح النسب حسینی سید دے۔ شجرہ نسب کے داسے دلا:-

حضرت سید محمد ذکریا ابن سید خواجہ علی ابن سید محمد عمر ابن محمد ثابت ابن محمد محی ابن محمد جمال ابن سید نور ابن محمد باقر ابن نعمت اللہ ابن علی اکبر ابن عبد الکریم ابن محمد ناظر ابن محمد محبوب ابن محمد معصوم ابن سید ملائم ابن محمد ابن تقی ابن فتح اللہ ابن محمد طاهر ابن محمد اسماعیل ابن محمد محسن ابن احمد ابن عبد اللہ الملقب پہ سید الرجال ابن علی نقی ابن محمد ابن محمد مهدی ابن الامام سید محمد حسن عسکری ابن الامام علی نقی ابن سید محمد تقی ابن سید امام موسیٰ رضا ابن الامام موسیٰ کاظم ابن الامام الہمام محمد جعفر صادق ابن الامام محمد باقر ابن الامام علی زین العابدین ابن الامام سید الشہداء حسین ابن مولیٰ الکائنات علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

د حضرت مولانا شیخ محمد ذکریا والد ماجد حضرت مولانا شیخ سید خواجہ علی  
اودھغہ مشرور حضرت خواجہ سید ہارون دواپہ د غزنی پہ شاوخوا کنبہ  
وردگ قلیلہ پہ علاقہ کنبہ پہ موضع چنار کنبہ اوسیدل۔ د دوی والد ماجد  
سید محمد عمر اودھغہ نہ پور تہ د حضرت مولانا سید عبدالکریم پورے دیلرون  
اونیکو نو ہفتہ پیڑی مشران تہل د غزنی پہ وردگ نوے علاقہ کنبہ آباد وو۔ اود  
ساداتو دا خاندان د علاقہ غزنی د حسینی ساداتو پہ خاندان نو کنبہ د علم اوعرفا  
پہ لحاظ سرے یواجیت اوعز تمند خاندان وو۔ ددے خاندان پہ مشرانو  
بزرگ تو کنبہ چہ فکر او کپے شی، نو معلومہ شی۔ چہ ددے خاندان تہل  
مشاہیر سیدان د افغانستان پہ غزنی اوقند ہار کنبہ اود مغربی پاکستان پہ  
پشین کنبہ اوسیدلی وو۔ د مثال پہ طور

۱۔ د حضرت شیخ محمد ذکریا پہ یو ولسم پشت کنبہ حضرت سید عبدالکریم  
زیارت پہ غزنی کنبہ ہے۔ لیکن دھغہ والد ماجد حضرت سید محمد  
ناظر علیہ الرحمۃ مزار مبارک پہ پشین کنبہ دے۔

۲۔ د حضرت سید محمد ناظر د والد ماجد سید محبوب مزار مبارک پہ موضع  
شش کاؤن غزنی کنبہ ہے۔ اود سید محبوب د والد ماجد محمد معصوم  
زیارت ہم پہ غزنی کنبہ دے۔

۳۔ د حضرت سید محمد معصوم د والد ماجد سید محمد ملائم مزار مبارک پہ  
موضع مشکلی بلوچستان کنبہ ہے۔ حال داچہ دھغہ دیلار اونیکہ  
دواپہ یعے حضرت سید محمد اوسید تقی مزار ونہ پہ غزنی کنبہ دی۔  
۴۔ بیاد دغہ حضرت سید تقی د والد ماجد خواجہ فتح اللہ (زما  
سنہ ۱۲۰۰ھ) مزار پرانوار پہ قندہار بنہر کنبہ دے۔

۵۔ د حضرت مولانا خواجہ فتح اللہ نیکہ سید خواجہ اسماعیل  
ہغہ نامور بزرگ دے۔ چہ د حضرت سید محمد ذکریا اود حضرت خواجہ

شیخ سید رحیم کار کا صاحب دواہ و بزڈکا نو مشرنیکہ دے۔ اود دوی وارو  
د سب شجرہ پرے یوحائی کبریٰ لے

حضرت مولانا سید خواجہ محمد ہارون اوسید خواجہ علی دواہ لا  
رونہ د افغانستان د وردگ نوے علاقے نہ د س۹۳۵ پہ شاوخوا کین وادی  
پلینورتہ راغلی وو۔ اودلہ اول پہ پلینورتہ کین اویا ذ ضلع پلینورتہ تحصیل  
چار سد لا د واپے پہ علاقہ کین د گکیانپری قبیلے د خلق سرے آباد شوی وو۔  
حضرت خواجہ سید ہارون او حضرت سید خواجہ علی واپے رونہ د حضرت  
شیخ المشائخ پیر سید علی ترمذی المعروف پیر بابا نہ پہ سلسلہ پھشتیہ کین  
بیعت او کر۔ خرقہ د خلافتیہ حاصلہ کرے۔ پہ ہفہ زمانہ د حضرت پیر بابا  
اود ہفہ د نامور خلیفہ حضرت اخوندرونہ بابا د طرف نہ د بایزید انصاری  
المعروف پیر تاریکی سرے چہ کوم عامی بختونہ او مقابلہ کیدے۔ پہ ہفہ کین سید  
خواجہ ہارون اوسید خواجہ علی د واپے د اخوندرونہ بابا منگری وو۔

اخوندرونہ بابا دے دواہ ورونہ د واپے علمی او عرفانی مرتبہ  
پیر ستائے کرے دے۔ او کین یے لیکلی ی۔ چہ دے دواہ ورونہ د حکمہ  
قضا عہدہ قبولہ کری وے۔ ہر کلا چہ اخوندرونہ د بیان پہ س۹۳۵ کین لیکے  
دے۔ پہ دے بناء کیدے شی چہ دے دواہ ورونہ د قاضی توب عہدہ د  
جلال الدین اکبر نہ روستو د شهنشاه جہانگیر پہ زمانہ کین قبولہ  
کری وی۔ او خیال دادے چہ د کابل پہ شاوخوا علاقے قاضیان شوی وو۔  
اود دے خیال تائید دے نہ کبری۔ چہ د حضرت سید خواجہ علی مزار  
پر انوار علاقہ وردگ پہ موضع چنار کین دے۔ دے دواہ ورونہ د  
وفات صحیح تاریخ نہ تردے وختہ راتہ معلوم شوی نہ دی۔ البتہ د اخوندرونہ



د پورتی بیان نہ معلوم میری چہ ترستہ پورے ژوندی وو۔ او پہ دے  
اعتبار د وفات تاریخ یے د دغہ نہ روستو کنرل پکار دی۔ پہ د وئی کبن د سید  
مہارون مزار مبارک نہ دے معلوم چہ چرتہ دے۔ یاد اچہ اولاد یے کوہ زمکہ آباد دے۔

روایت دے پہ پہ حضرت سید خواجہ علی باندے د حضرت  
اخوندرویزہ بابا لور وادہ وے۔ د ۹۸۱ھ پہ شاوخوا کبن یے دغہ نہ چہ  
کوم فرزند پیدا شو۔ پہ دغہ باند محمد ذکر یا نوم کیسودے۔ چہ بن ورے پہ  
”شیخ ذکر یا بابا“ او شیخ بابا“ پہ نوم نوم مشهور دے۔ او اولاد یے پہ ”شیخ انوار  
میا گانو یاد میری۔

لکہ چہ مخکبن ورتہ اشارہ او شوه د حضرت شیخ سید محمد ذکر یا  
والد ماجد سید خواجہ علی د ۹۸۱ھ پہ خواوٹا زمانہ کبن د ضلع پشینور  
پہ د وایہ علاقہ کبن او سیدے۔ شیخ ذکر یا دینی علمو نو کتابونہ د خیل والد  
ماجد نہ او بیا پہ دغہ زمانہ چہ پہ دغہ علاقہ کبن کوم نور عالمان وو۔ د  
هغوی نہ لوستلی وو۔ او پہ فلاهری علمو نو کبن یے درجہ د کمال حاصل کړے  
وے۔ دغہ نہ روستو د حضرت اخوندرویزہ بابا نہ یے بیعت کړے وو۔ خرقہ د  
خلافت یے موندلے وے۔ او بیا د خیل پیر طریقت او دمور د طرف نہ نیکه  
حضرت اخوندرویزہ بابا د ارشاد او هدایت مطابق غالباً د ۱۰۴۲ھ پہ شاو  
خوا کبن قبائلی علاقے مہمند نہ یے تشریف ورپے وو۔ چہ روستو هم  
د غلتہ پاتے شویے وو۔

حضرت مولانا شیخ ذکر یا پہ اول سرکبن د جلال آباد سرکہ نزد موضع  
کامہ تہ تلے وو۔ بیا دغہ جائی نہ د قبائلی علاقے مہمند د موسی خیل قبیلے  
”سپینکی تنگی“ نرے علاقے تہ راغے۔ هلته آباد شو۔ د دین اسلام د تبلیغ او  
اشاعت سلسلہ یے شروع کړے۔ د شریعت او معرفت پہ فیوضات یے د خدای  
مخلوق سرفرازه کړلو۔ و آخر پہ ۱۰۵۵ھ کبن وفات شو۔ مزار مبارک یے

د قبائلی علاقہ مہمند، بابازی مہمند، پہ علاقہ کبک، قبیلہ "امریخیل" پہ  
علاقہ کبک ہے۔ اودغہ مقام دوی د نوم پہ مناسبت سرکہ پہ "شیخ بابا یاری" ی  
اومرجع د خاص اوعام اومرکز دیوضا تو دے۔ علیہ الرحمة والعفوان۔  
لکہ چہ مکنیں ورتہ اشارہ شویہ۔ د حضرت خواجہ علی د گریانہ بے شیعہ خلق  
تہ روحانی فیض رسیدہ و۔ اود دوی بے شیعہ مرید او خلیفہ کلن و۔ چہ پہ  
ھوئی کبک د دوی خیل درے نامور فرزندان دیاد ولودی۔ چہ دوی درے وارہ د  
خیل والد ماجد مریدان و۔ د ولایت درجہ تہ رسیدی و۔ باکمالہ عارفان  
او اولیاء اللہ و۔ نومونہ یے دادی۔

(۱) حضرت شیخ سید موسیٰ چہ مزار یے پہ بابازی مہمند کبک د قبیلہ پہ علاقہ  
کبک دے۔ د دکا د کاخامن و۔ سید حبیب، سید ہیات چہ روستو دوی دوارہ  
د اولاد سلسلہ خورہ شویہ۔

(۲) حضرت شیخ خواجہ ابوبکر د دکا یو حوی و۔ سید خواجہ علی شیر چہ د اولاد  
پہ شیر کوریادی بڑی۔ د دکا خور کاخامن و۔ سید نوروز سید ایل، سید بھائی، سید  
میان، د دوی نہ یے د اولاد سلسلہ خورہ شوے دلا۔

(۳) حضرت سید خواجہ محمد عیسیٰ (د دکا د اولاد شجرہ پہ لاس نہ دے راغلے) د حضرت سید  
خواجہ محمد ذکریا د دے درے وارہ کاخامن د اولاد کو مہ سلسلہ چہ پہ قبیل  
علاقہ مہمند ایجنسی کبک خورہ شو دکا۔ د سادات اودا خاندان نن ورٹھ یو  
عزیمند قوم دے۔ پہ کپو وخیلونو او خاندانونو مشتمل  
دے۔ او پہ پخوانی اوموجودہ زمانہ کبک دیر لوئی لوئی بزرگان  
اوعالمان پکبن تیر شری دی۔ چہ د دین اسلام دیر شاندار و متذکرہ  
یے کری دی۔ اونن ہم دیرہ بختورہ کورنشی دکا۔ د ساداتو  
د دے خاندان پہ خصوصی تعریفونو کبک اہم تعریف

دَدُوئی "جلالی شان" دے۔ او "افتلابی جذبہ" دے۔ چہ دَین

اسلام دَحمایت۔ سولو پڑی۔ عزت اداوس

ساتلو دَپارہ ہر وخت او پہ ہر حالت کینے

دَحق آواز پور تہ کو لو او دَکلمہ حق

وٹیلونہ دریغ نکوی۔ او

ہمیشہ دَحق ملکر تیا

کوی۔ خدائی پاک دَ

دَین اسلام

دَروعلی رہنما

دَپارہ د دے

خانلان

عزت

او

برکت

نور

زیاد

کے



# حضرت مولانا سید شیخ اخوند محمد یونس

ولادت \_\_\_\_\_ خاوا (افغانستان) سہ

وفات \_\_\_\_\_ غلہ پھر (مردان) ۱۰۵۹ھ

حضرت مولانا شیخ المشایخ اخوند حافظ سید نور العلماء محمد یونس فیضی  
 الملقب بہ شیخ نور محمد کیلانی قادری چشتی نقشبندی سہروردی علیہ  
 الرحمة دواڈی پینور ہفہ جلیل القدر بزرگ دے۔ چہ افغانستان پہ موضع  
 خاوا کہیں پیدا ہوئے۔ اوڈ موجودہ شمال مغربی پاکستان پہ سہ او سووات کہیں  
 پئے علم او عرفان فیوضاتو خورقہ ولولہ علاوہ دین اسلام ڈ اشاعت تبلیغ او  
 سرلوہی دبارہ مسلسل جہاد و ناکہ پیدی۔ اوڈ اسلام پیرغیہ دواڈی پینورہ  
 شمال۔ شمال مشرقی او مشرقی کوہستانو تو تر آخری سرپورے رسول دے۔  
 اوہم داہفہ جلیل القدر بزرگ دے۔ چہ روس تو دکا پہ اولاد او خاندان کہیں  
 پُشت پہ پُشت بے شہیدار و حالی پشینویان او عالمان تیرشیدی۔ چہ دھغوی پہ  
 کوششونو او دھغوی دعالی اور وھانی فیوضاتو پہ انوار و بانی لاترن ورے  
 پورے داملک رو بنانہ دے۔ دحضرت مولانا سید محمد یونس شجرہ نسب ایسے  
 سید محمد یونس ابن سید محمد درویش ابن سید نور الدین ثانی ابن  
 سید حسام الدین ابن سید نور الدین اول ابن سید ولی الدین الفاضل ابن  
 سید زین الدین ابن سید شرف الدین ابن سید السادات شمس الدین ابن سید  
 لہ ددوی پہ مزار مبارک چہ کومہ کتبہ دکا۔ پہ ہفے کہیں الفاظ پہ جامی قلم درج دی۔ (خاوا)  
 بابا نور العلماء اخوند محمد یونس فیضی معروف بہ شیخ نور محمد پشاور (لہ دکا بل شہر پہ شمال  
 کہیں دواڈی لوگو پہ شرح نوے علاقہ کہیں (خاوا) دیو کلی نوم دے۔ چہ (خاوی)  
 ہفے تہ نسبتی نوم دے۔ او پہلہ مناسبت حضرت اخوند محمد یونس پہ "خاوا بابا نوم"  
 مشہور دے۔ خاوا پر مبارک مقام دے۔ دحضرت انا کیج بخش استاد خواجہ احمد خاوی  
 ہم دے کئی وو۔

محمد الحشاک ابن سید المحدثان عبد العزیز ابن سید الشیخ قطب ربانی محبوب  
سبحانی محمی ابن عبد القادر جیلانی الحسینی الحسینی قدس سرہ۔

د حضرت مولانا سید محمد درویش درے بھامن وو۔ سید زین الدین  
سید محمود۔ سید محمد یونس علیہم الرحمہ۔ دلہ اولہ حضرت شیخ سید  
محمد درویش اور پسرے ددوی ڈرے وارہ بھامنو حالات پہ ترتیب سرکار رج کرے شی۔  
سید محمد درویش

لکہ چہ بکنیں ورتہ اشارہ اوشوہ حضرت مولانا سید محمد درویش کیلانی  
قادر علیہ الرحمہ علاقہ لوگر (افغانستان) پہ خرخ (خاوا) کبیں اوسید لو۔  
پہ یوقامی کتاب کبیں چہ د فارسی ژبے پہ مخصوصہ لہجہ (دری) کبیں پہ نظم کبیں  
لیکے شریڈے۔ (صفت نامہ) نوم یڈے۔ او ددے قلمی نسخہ شی (افغانی) دیودو  
سرکار موجود کدلا۔ پہ ہنغے کبیں د حضرت سید محمد درویش ڈرونڈ او ہنغوی  
چہ کوئے غزاگانے کپیدی۔ د ہنغے حالات لیکلی دی۔ پہ دے کتاب کبیں روایت دے۔  
چہ حضرت مولانا شیخ سید محمد درویش پہ سادات افغانہ کبیں نامور سیدے۔  
چہ د کافرستان (موجودہ نورستان) پہ درہ بچگان اور درہ پراچگان کبیں غزاگانے  
کپیدی۔ د املک یے فتح کرے وو۔ ددے علاقہ (کافرستان) کفار او مشرکان مسلمانا  
کپری وو۔ او چہ کو مو کفار و اسلام مقابلہ کو ولہ دفعہ یے لہ تیغہ تیرا کپری وو۔  
او د کافرستان پہ ملہ کبیں د لغمان پہ علاقہ کبیں پہ درہ علیشنگ کبیں یے د  
اسلام آباد پہ نوم یوہ مضبوطہ قلہ جو رہ کر لہ۔ د پارہ ددے چہ د کافرستان پہ  
حالات او واقعات قابو اوساتے شی۔ پہ ہنغہ زمانہ اسلام آباد د مجاہدین اسلام  
فوجی مرکز وو۔ چہ روستولی علمی مرکز ترینہ جو رہ شوے وو۔ اوس ورش  
لولوی علمی مرکز دے۔ د اسلام آباد یو تعریف د دنیا پہ مجاہد کبیں شمارے شی۔  
چہ ددے یے چہ ہر خورہ خلق دی۔ کہ ہنغہ بھاران دی۔ کہ توکان دی۔  
کہ چہران کہ حورنگان کہ زمینداران او کہ دھقانان دی۔ تو لخیل کسب کو



اوہلۃ آباد شوے وو۔ ددوئی دفرزند ارجمند نوم ووسید عبد الجلیل دہفتہ  
 حوئی سید عبد اللہ نوم وو۔ اودا ہفتہ نامور بزرگ دے۔ چاہ مفتی غلام سرور  
 یے پہ دے الفاظ ذکر کہے دے۔ سید العرب والعجم عمدۃ الاولاد غوث الاعظم  
 حضرت شاہ عبد اللہ بغدادی قادری گیلانی قدس سرہ العزیز دحضرت سید  
 عبد اللہ دفرزند ارجمند نوم مولانا سید عبید اللہ وو۔ دسلسلہ چشتیہ نظامیہ  
 نیاز یہ باقی حضرت شاہ نیاز احمد نیاز بریلوی چشتی نظامی قادری علیہ الرحمۃ  
 پہ سلسلہ عالیہ قادریہ کبں ہم دے حضرت سید عبد اللہ فرزند ارجمند سید  
 عبید اللہ پہ چشتیہ سلسلہ کبں دحضرت شاہ نیاز احمد بریلوی نہ خرقہ د  
 خلافت حاصلہ کرے ولا۔

حضرت سید عبد اللہ پہ سلسلہ قادریہ کبں دخیل والد ماجد سید  
 عبد الجلیل خلیفہ وو۔ اوپہ سابق ہندوستان کبں ددوئی پہ واسطہ دقادریہ  
 سلسلے فیوضات خوارک وو۔

### سید محمد یونس گیلانی

دحضرت مولانا سید محمد درویش علیہ الرحمۃ ددوئی حوئی نوم حضرت مولانا  
 حافظ سید اخوند محمد یونس المعروف پہ حافظ نور محمد پشاور علیہ الرحمۃ دے۔  
 چاہ دلتہ ددوئی تذکرہ پہ تفصیل سرہ درج کوئل غواہ وو۔

حضرت مولانا سید اخوند محمد یونس ددینی علمونو تحصیل اؤکمل  
 دخیل والد ماجد اور پسے پہ ہفتہ زمانہ چاہ پہ علاقہ لوگر۔ غزنی اوکابل  
 کبں کوم عالمان وو۔ دہجری نہ کہے وو۔ د بغداد شریف دگیلانی ساداتو  
 لہ خزینۃ الاصفیاء جلد ۱ ص ۵۱۳۔ دحضرت شاہ نیاز احمد نیاز د ولادت کال  
 ۱۱۴۳ھ دے۔ اود وفات کال ۱۲۵۸ھ دے۔

لہ تحفہ سعادت (قلمی) تالیف سید عبد الستار شاہ نظامی۔ نیازی، لکھ چہ روایت  
 بحث راشی۔ ددے حضرت سید عبید اللہ دمرید نوم وو۔ شیخ محمد عظیم کشمیری اودہفتہ مرید وو۔  
 سید عبد الستار شاہ پشاور ی۔

یوہ خصوصاً قاعدہ کا۔ اوھو دے دادا چھہ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر  
جیلانی قاتل سرگہ پول نمسی پشت پہ پشت ہر یوہ خیل والد ماجد نہ پہ  
سلسلہ قادریہ کبیں بیعت کوی، اوخر قہہ خلافت ترینہ حاصلوی، ددھے قاعدہ  
مطابق حضرت مولانا اخوند محمد یونس ہم دسلسلہ عالیہ قادریہ فیوضات دخیل  
والد ماجد نہ حاصل کرکے وو۔ دھھے نہ روسویئے وادی پینجور تہ تشریف  
راورے وو۔ اوہ حضرت مولانا عبدالوہاب المعروف پہ اخون پنجوبا با خدمت  
نیکبختی ورتہ حاصلہ شریعہ دہ۔ اوہ حضرت مولانا اخون پنجوبا با نہ یے پہ سلسلہ  
چشتیہ صابریہ، او سھروردیہ کبیں خرقہ د خلافت حاصلہ کرے ولا، او  
پہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کبیں یے حضرت سید آدم بنوگاہ خرقہ د خلافت  
موند لے ولا۔

حضرت مولانا سید محمد یونس پیر طریقت حضرت مولانا اخون پنجور  
بابا چھہ د سلطان محمود کون پہ منکر تیا کبیں د اباسیندھ کوھستان پہ  
علاقو کبیں کوم جھاد ونہ کریدی، مخکبیں د اخون پنجوبا با تہ تذکرہ کبیں دھھے  
بیان پہ تفصیل سرگہ درج شویدے۔ چھہ ہر کلہ اخون پنجوبا با دخیل عمر پہ  
آخری تھ حصہ کبیں د موجودہ ضلع هزارہ د موضع مانگرا نہ (چھہ د غلندہ د  
گدون قوم د سالار قبیلہ خلق آباد وو) راروان شو۔ اوہ موجودہ ضلع پینسور  
موضع اکبر پورہ تہ یے تشریف راور۔ نوہ اباسیندھ کوھستان پہ علاقو کبیں چھہ  
کوم غیر مسلم قومونہ آباد وو، اوھوئی تہ د اسلام پیغام رسول د پارہ د جھاد کومہ  
سلسلہ یے شروع کرے ولا۔ دغہ دینی فریضہ یے خیلونا مور و خلیفہ گانوتہ  
سپارے ولا۔ ہر یوہ خلیفہ لہ یے د مختلفو پستونو قبائلو د غازیانو د لبر و نوہ پارہ  
جدا جدا بیرغ ور کرے وو۔ چھہ دھو خلیفہ گانوتہ موندہ دادی۔

حضرت مولانا شیخ اخوند ملا مست علیہ الرحمہ لہ یے چھہ

ملا مست

کوم بیرغ ور کرے وو۔ دھھے دلانہ د باہر۔ مہمند، خیبر



علاقہ ترکلائی۔ مہمند۔ شنواری، ملا گوری، صافی وغیرہ قبیلو غازیان را جمع و د۔

اخوند سالاک | حضرت مولانا اخوند سالاک دبیرغ دلانید د کپلائی قوم قبائل نکه آفریدی، خٹک، خٹوان، اتمانخیل شامل و۔

جہاد ونہی کول د جہاد پارا د دوئی د لسنکرد را جمع کید لو مرکز کا تہنگ و۔

سلطان محمود | حضرت سلطان محمود د گدون قوم د دولا مشہور و قبیلو سالار او منصور قومی مشرانو حکمران و۔ بہ علاقہ ہزارا

او کوہستان مہابن کبن چہ د گدون قوم کوم خلق آباد و۔ د ہنغ غازیانو د جہاد بیرغ د دلا پلاس کبن و۔

اخوند محمد یونس | حضرت مولانا اخوند محمد یونس علیہ الرحمۃ تہی د یوسف اومند نر د وک مشہور و قبیلو د غازیانو بیرغ و رکپے و۔

د حضرت مولانا حافظ اخوند سید محمد یونس دبیرغ دلانید د دے دوار و قبیلو

خالق چہ د جہاد پارا کوم خاٹی تہ بہ راغونہ بیدل۔ ہنغ د جہاد مرکز د موجودا

طوس و نوے کلی نہ مغرب طرف تہ د کلی پانری نہ قبلہ غار تہ د "طور وپ ہیری"

پہ مقام و۔ پہ دغہ مقام د دلازا ک قبیلے د اقتدار د زمانے راستے د ساداتو خاندانونہ

آباد و۔ ہر کلہ چہ حضرت مولانا سید اخوند محمد یونس علیہ الرحمۃ دغہ مقام

لہ د ملا مست متوفی سنہ ۱۰۵۰ھ د حالانہ پارا ملاحظہ کریں کتاب "افغان مورخین"

تہ حضرت مولانا اخوند سالاک او حضرت مولانا پیر سباک دوارہ و نرہ او پہ قول د

اخوند ویرہ (تذکرۃ الابراہیم ص ۱۳) دوی پہ قام خٹک و۔ د مولانا سالاک پہ نوم یوکلے

قندھار پہ ارغنداب نوے علاقہ کبن (خال) او بل کلے د ضلع مردان پہ علاقہ بايزاء کبن

لوند خورنہ مشرق طرف تہ (سالاک) نوے موجود دے۔ مزار سباک کبیہ د بابا سیدان کوہستان

پہ کابل بگرام کبن دے۔ بہ سنہ ۱۰۵۰ھ کبن وفات شریعے د دوار و راخوند سالاک د نوے

ضلع پشین پہ علاقہ کبن پہ موضع ولی کبیر، سیدانو۔ حضرت شیخ رحمہ اللہ

نہ فیض حاصل کرے و۔ د ستونہ نوے مہر د سیدان پہ پہ یوکلے کبیہ کبن د نوے

ہنغ کلے د دوئی د نوم بہ مناسبت سرکا بہ "پیر سباک" نامہ د ویری۔ مزار مار کبیہ د ضلع

مردان علاقہ سیدان نوم پہ موضع رستم کبن دے۔ (ش)

دجہاد د لیکر و د پارہ فوجی مرکز اکر کھولو۔ نو بہ دفعہ مناسبت سرکہ د اٹائی پہ  
جہاد کے نوم مشہور شو۔ چہ بن ورے د کثرت استعمال پہ وجہ پہہ جات کے  
نامہ یادیری۔ لکہ چہ محکم بن دکر او شو د حضرت اخون پنجو بابا دے تو بنامہ نور  
مخلفہ کا نو د اباسینہ کو ہستان۔ کو ہستان سوات۔ دیر۔ باجوڑ۔ (ساو۔ ناری۔  
نرمات۔ بیلیم) او د سمت مشرقی افغانستان پہ علاقہ کافرستان باندے غزا گلے  
او کہلے۔ او د اسلام د تبلیغ اونتر و اشاعت حق یے ادا کر۔

حضرت حافظ سید، اخون محمد یونس گیلانی درے و د ونہ کری وو۔

۱۔ د دوئی دیوے بی بی نوم حضرت "آئینہ علیہا الرحمة" و چہ د حضرت اخون  
پنجو بابا لوری بی وے۔ دھنے ناہ یے دو کاٹامن پیدا شوی وو۔ دیو نوم حضرت  
اخون محمد یونس او د نویم نوم حضرت اخون محمد عنایت اللہ۔

۲۔ د دوئی دیوے بی بی اُم ولیدہ لاوے۔ چہ دھنے "جہان آرا" نوم وو۔ د دے بی بی  
۳۔ د دوئی دیوے بی بی اُم ولیدہ لاوے۔ چہ دھنے "جہان آرا" نوم وو۔ د دے بی بی  
دریہ بی بی یے حضرت مولانا شیخ المشائخ محمد عمر المعروفہ "پیر سبک"  
لوری بی وے۔ چہ دھنے "بیکم" نوم وو۔ د ضلع مردان تحصیل مہوایی د موضع  
پرمولی پیران یے د د غلہ بی بی اولاد دے۔

حضرت مولانا اخون محمد یونس د زہد اور ریاضت، تقویٰ اور پرهیز  
کاری۔ دینی علمونو د درس او تد ریس د روحانی فیوضاتو د خوراک و لو  
او د دین اسلام د تبلیغ د پارہ د مجاہدانہ کارنامو انجام تہ رسولونہ پس پہ  
۱۰۵۹ھ کبن دے د نیانہ سفر او کراو پہ مقام د "غلہ دھیر" ضلع مردان کبن پہ  
مزار جو رکھے شو۔ او د دوئی د نویم پہ مناسبت سرکہ د غہ مقام ہم بن ورے پہہ "خاؤر"  
نامہ یادیری۔ د ولادت صحیح تاریخ یے راتہ معلوم شوے نہ دے۔ علیہ الرحمة

د دوئی د اولاد د تذکرہ

ہر گز چہ د تیر و شو درے سو کا کونو راسے د حضرت مولانا اخون محمد یونس علیہ الرحمة

اولاد پشت پہ پشت ددین اسلام دیر شاندار خد متونہ کپیدی۔ اولکہ چہہ کنجیہ  
ورثہ اشارہ شویکہ پلے مبارک خاندان کبیں دیر لوئی لوئی عالمان او بزرگان تیر  
شویدی۔ چہہ روستوهای پہ خائی ثمریہ پدے کتاب کبیں پہ دوئی کبیں د بعض  
مشاہیر و حالات بہ یہ اختصار سرکہ مخفی نہ راشی۔ پہ دے وجہ د مناسب معلومیہ ی  
چہہ دلته د حضرت خاؤ و بابا د اولاد پہ حقلہ پہ اختصار سرکہ تذکرہ درج کرے شی۔

د حضرت اخون نجو بابا حضرت آئینہ بی بی نہ یے چہہ کوم د وک حامن  
عنایت اللہ وو۔ پہ ہغوی کبیں د مشرؤم وو۔ عنایت اللہ۔ د دلا د وک حامن ور۔

(۱) جلال الدین (۲) شرف الدین، د شرف الدین د وک حامن وو۔ (۱) امام الدین  
(۲) ظہیر الدین، بیاد ظہیر الدین د وک حامن وو۔ قیام الدین۔ ضیاء الدین،  
(لا ولد) او د قیام الدین یو حوئی وو، عین الدین (لا ولد) او د دوی نہ روستو  
ددے خاندان سلسلہ ختمہ شوے دک۔

د اہفہ نامور عالم اور روحانی پیشوا دے۔ چہہ پہ محمد یوسف یوسف  
محمد یوسف نامہ مشہور دے۔ او د پستورے او ادب د وک نامور صوفی شاعر  
حضرت عبد الرحمان بابا سرہنی مہمند، او حضرت شیخ اخوند بابا جو ان لغمانے  
علیہم الرحمۃ د وارہ د دوی شاگردان وو۔ حضرت مولانا اخوند محمد یوسف  
علیہ الرحمۃ د حضرت اخوند سالاک بابا پہ ملگر تیا کبیں د کوہستان دیر پہ علاقہ  
لرحم او بزم کبیں حصہ اخیسے۔ د ولادت او وفات تاریخونہ یے رانہ معلوم شوی نہ کی۔  
مزار مبارک یے د خپل والد ماجد سرکہ یہ موضع خاؤ و (طور و) کبیں دے۔

د حضرت مولانا اخوند محمد یوسف علیہ الرحمۃ یو حوئی وو۔ چہہ  
ولی محمد دہفہ نوم وو۔ ولی محمد، د اہفہ جلیل القدر عالم او ممتاز عارف وو۔  
چہہ نادر شاہ افشار خیل دربارتہ سرکہ د نور و درے اہل سنت و الجماعت عالمانو  
او قومی مشرانو غو بستلے وو۔ چہہ د ایران د مجتہد العصر عالم سرکہ بخت او کپی۔  
د مولانا ولی محمد د درے نور و ملگر و نومونہ داد سی۔

(۱) حضرت مولانا عبد الرشید قریشی ملتانی چاہ دُضلع مردان پہ موضع لنگر کوتہ (امار ڈکھٹی) کبں اوسیدہ۔ لوئی فاضل عالم وو۔ اوڈ پستوڑیہ مشهور دینی کتاب (رشید البیان) مؤلف دے۔

(۲) مولانا صاحب دَموضع "سرپاچینہ" (تحصیل صوابی ضلع مڑان) ددوی نوم راتہ معلوم شومے نہ دے۔

(۳) ملک ناز و خان مند نرد قومی مشربہ حیثیت۔

ھر کلہ چہ بحث جو ریشو۔ نو باوجود دے چہ د ایران ہفہ مجتہد العصر عالم شکست اوخو رہو۔ بیامہم نادر شاہ افشار او لکیدہ دا اخلور وار پائے وینول او د غزنی پہ بندی خانہ کبں یے قید کرل۔ خہ برہ زمانہ پس حضرت مولانا سید ولی محمد او ورسرک یوبل عالم چہ غالباً مولانا عبد الرشید قریشی وو۔ دوارہ ہلتہ غزنی پہ بندی خانہ کبں وفات شول۔ اوز یار تونہ یے پہ غزنی کبں جو ریشول۔ او بیابچہ احمد شاہ ابدالی بادشاہ شول نو ملک ناز و خان او ورسرک مولانا صاحب دسرک چہینہ یے د بند نہ آزاد کرل۔ او ہغوی واپس چیل وطن تہ راغلی وو۔ د حضرت مولانا سید ولی محمد درے حامن وو۔

د مسرخوی نوم یے وو۔ حضرت سید تاج محمد۔ ددک دوک حامن وو۔

تاج محمد

(۱) سید نظام الدین (۲) سید جمال الدین۔ د سید نظام

الدین د خوی نوم محبوب شاہ وو۔ د ہفہ دوک حامن وو۔ د صاحب شاکر (لاولہ)

(۲) حضرت شاہ چہ ددک د خوی نوم حسین شاہ وو۔ او د حضرت جمال الدین خوی

نوم عرب شاہ وچہ د ہفہ د خوی نوم فضل شاہ وو۔ او د ہفہ د خوی سید اصغر نوم وو۔

د حضرت مولانا سید ولی محمد ددوی نوم سید محمد وو۔ ددوی

سید محمد

دوک حامن وو۔ حضرت سید مقظم شاہ او حضرت سید محمد سید

داد واپر و نرہ جلیل القدر عالمان د قرآن حافظ آد اوچتے مرتبہ لرونکی عرفان وو۔

سید معظم شاہ | حضرت مولانا سید محمد معظم شاہ د علم دین ابتدا الیٰ تک ابوالنور  
خپل والد ماجد نہ لوستلی وو. او د هغه نه روستو د موضع شیخ

جانا (تحصیل صوابی ضلع مردان) د حضرت مولانا محمد ضیاء علیہ الرحمۃ نه په  
ټولو دینی علومو کښ د رجه د فضیلت حاصله کړې وه. او د هغه نه روستو  
په سلسله نقشبندیه کښ د حضرت اخوند محمد صدیق د بشوړنې نه خرقه د  
خلافت حاصله کړې وه. د پښتو ژبې ادیب او شاعر هم وو. یوه منظومه پښتو  
الف نامه تر یوه یادگار پاتې ده.

۱- حضرت بدرالعلماء مولانا سید معظم شاہ شېر ځامن وو. حفیظ الله  
۲- حمید الله، حبیب الله، عبد الله، فیض الله، سعد الله د اشېر واکړ ورنه  
فاضلان عالمان و د قادریه، چشتیه، صابریه، نقشبندیه طریقې بزګران وو.  
په دوئی کښ حضرت مولانا سید اخوند حفیظ الله (متوفی سنه ۱۳۰۰هـ)

په سلسله قادریه او نقشبندیه کښ د خپل والد ماجد نه او په سلسله چشتیه کښ  
د حضرت مولانا سید ذکر میاں صاحب چشتی صابری نه خرقه د خلافت حاصله  
کړې وه. د حضرت اخوند صاحب سوات او د دوئی ترمنځه پر خاومه تعلق وو. د حضرت  
مولانا حافظ سید حفیظ الله پښتو ځامن وو. د پښتو واکړ ورنه د حضرت ذکر  
میاں صاحب شاګزان وو. او قادریه، چشتیه، نقشبندیه مسلک پلورلو. نومونه یې دادی.

له حضرت مولانا محمد ضیاء لوی عالم، کامل بزرګ تیر شوی دی. د علم فقہ په ګڼو کتابونو  
د دوئی حاشیې موجودې دي. او د محمد عمر شمسو علیه الرحمۃ سره مرید وو. او حضرت  
میا صاحب ورته د عافو مایله وه چه خلائی پاک د علماء روزگار سر آمد کړه. په دیوان  
حافظ لوی مطبوعه نسخه کښ چه د حافظ محمد معظم کومه الف نامه شامله ده اولنې شعر یې  
داده. الف اول د کائناتو. نور د پاک نبی لوی ذات وو. او په دیوان حافظ کښ د  
الف نامه دی (۱۶) یوه پکښ خپل حافظ پوری عبد المقتدر د (۲) د حافظ محمد معظم  
شاه د (۳) د حافظ حضرت شاه د چپر چور ضلع مردان ده. (اثر)

(۱) مولانا محمد اسحاق متولد ۱۲۵۴ھ دہکادوہاٹھامن وو۔ عبد الشکور مرحوم

مولانا حافظ سید امین الحق (بہ بن ورخہ جامع مسجد شیخ پور کبسن خطیب ہے)

(۲) مولانا محمد اسماعیل (متولد ۱۲۲۹ھ) ددوئی دہکادوہاٹھامن وو۔ مولانا لطف الرحمان

حافظ (مرحوم) مولانا حافظ فیض الرحمان زاد مجدلا۔ دہکادوہاٹھامن وو۔ مولانا لطف الرحمان درے

ٹھامن وو۔ ظہور الحق، نور الحق، عزیز الحق او دہکادوہاٹھامن حافظ فیض الرحمان

یوحیٰ ہے۔ سید عبد الحق سلمہم اللہ۔ حضرت مولانا سید اسماعیل (مما اثر)

استاذ وو۔ مناقب غوثیہ ددوئی تالیف دے۔

(۳) مولانا محمد اسرائیل شہید (متولد ۱۲۴۳ھ) داھوہ نامور عالم دے پجہ د

۱۲۹۵ھ نہ ترستہ پورے د وادی پینور او افغانستان پہ علاؤ کبسن پہ ہولو  
غزاکا نو کبسن شریک وو۔ او پہ روحانی طریقہ سرکھٹا (اثر افغانی) (مترجی او بشق ہے۔

(۴) مولانا عبد الجلیل (متولد ۱۲۸۵ھ) فاضل عالم، ادیب او مؤرخ، واعظ او خطیب

وو۔ دپاک وھند نامور عالمانہ ہے درس لوستلے وو۔ تذکرہ جلیل ددوئی تالیف ہے۔

دہکادوہاٹھامن دی۔ لطف اللہ، عنایت اللہ، حافظ امانت اللہ (درے وارہ ژوندی ہے)

پہ ددوئی کبسن (۱) لطف اللہ دہکادوہاٹھامن دی، سلامت اللہ، شرافت اللہ (۲) عنایت اللہ

دہکادوہاٹھامن دی، اسرار الرحمان، مشتاق الرحمان (۳) امانت اللہ دہکادوہاٹھامن دی۔

اظہار اللہ، طیب اللہ۔

(۵) مولانا عبد الجلیل (متولد ۱۲۹۶ھ) فاضل عالم وو۔ دمنقول و معقول درس

بہ ہے کولو۔ ددوئی درے ٹھامن دی۔ حافظ عبد النبی، عبد العظیم، عبد الغنی۔

حضرت مولانا حافظ اخوند سید محمد ددریم حوی نوم محمد سعید وو۔

محمد سعید | پیر لوطی فاضل عالم او کامل عارف وو۔ حضرت شیخ المشائخ فضل

احمد معصومی المعروف حضرت تاجی صاحب دپینور نہ ہے پہ سلسلہ نقشبندیہ

کبسن خرقہ دخلافت حاصلہ کرے ولا۔ ددوئی دہکادوہاٹھامن وو۔ سید محمد میر۔ سید

محمد غلام، دسید محمد میر دہکادوہاٹھامن وو۔ محمد اکرم (لا ولد) عبد الوہاب۔ او د

مولانا سید محمد غلام بخشہ حاکم و و. عطا محمد. محمد اکبر. محمد اعظم. علی اصغر۔

سید سلطان۔

### سید حافظ محمد رفیع گیلانی

حضرت مولانا حافظ سید اخوند محمد یونس گیلانی المعروف بہ خاؤ و بابا  
 دھفہ بی بی نہ چہ ام ولدہ ولا۔ دھفہ نہ چہ کوم خوی شرم و و۔ دھفہ نوم حضرت  
 مولانا حافظ سید اخوند محمد رفیع علیہ الرحمۃ و و۔ دہ دہ دہ خوی نوم و و عبد اللہ  
 دھفہ خوی و و محی الدین چہ دھفہ شہن حاکم و و۔ نیاز الدین (لا ولد) فضل الدین  
 (لا ولد) سراج الدین (لا ولد) بدر الدین، محمدین، میر ملک، بہ دوئی کبش حضرت  
 بدر الدین درے حاکم و و۔ (۱) قطب الدین چہ دھفہ حاکم و و۔ عبد الحکیم عبد العظیم  
 (۲) غفران الدین چہ دھفہ خوی و و سید شہزادہ (۳) رفیع الدین چہ دھفہ دہ حاکم  
 و و۔ قیاس الدین، سید حسین، بدوئی کبش بیاد قیاس الدین دہ حاکم و و۔ رحیم الدین  
 رحمان الدین، دریمان الدین دہ حاکم و و۔ غالب الرحمان، کلیم الرحمان، او د رفیع الدین  
 ددوئی خوی سید حسین یو خوی و و۔ سید حافظ سراج الدین۔

او حضرت مولانا سید محی الدین د پچم خوی سید محمد الدین دہ حاکم

و و۔ (۱) سید نجم الدین چہ دھفہ دہ خوی سید شجاعت نوم و و (۲) سید زین الدین  
 چہ دھفہ دہ خوی سید غلام نوم و و۔

لکہ چہ بخکبش ورتہ اشارہ او شوہر ککہ چہ دگیلا فی ساد او د دے  
 بختور خان دان د نامور و علی او عرفانی شخصیتونو بہ ذریعہ د تیر و شو  
 درے سو و کلونو ماسے بہ قول شمال مغربی پاکستان کبش د فیوضاتیو کہ لویہ  
 سلسلہ جاری دہ۔ بہ دے وجہ د دوئی حالات بہ تفصیل سرہ  
 دلتہ درج کرے شول۔ خدائی پاک دے د دوئی احبر نور ہم  
 زیات کرے۔

علیہم الرحمۃ والغفران۔



تذکرہ اولیائے پاکستان افغانستان

دشمن و اومغربی پاکستان مشاہیر  
اولیاء اللہ او عالمات حالات

روحانی رابطہ

او

روحانی ہتھون

جلد دوم

مؤلف

عبدالعلیم اشرفانی

مکتبہ حضرت سید نجات قلندر

قریہ مونی سیدکان